

6175



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَشْهَدُ بِاللَّهِ مَا اَنْتُمْ عَلَيَّ بِاَرْسَالِ نَبِيِّهِ وَاصْطِقَ حَبِيبِهِ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَنَا كَاهِنُكَ رَامِي دَوَارِ مَغْفَرَتِكَ بِرُوحِكَ
وَجِيَّةِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ رَضَوِي قَادِرِي رِزْقِي مُوَالِي ابْنِ مُوَلَوِي
سَيِّدِ مُحَمَّدٍ يُوَسِّتُ حَسَنَ خَانَ بَهَادِرِ صَدْرِ الْعَدُوِّ مَرْحُومِ
ابْنِ مُوَلَوِي سَيِّدِ حَسَنِ بَخْشِ مَبْرُورِ ابْنِ مُوَلَوِي سَيِّدِ
شَاهِ وَجِيَّةِ الدِّينِ مُحَمَّدِ طَابَ اللَّهُ ثَرَاهُمْ وَجَبَلُ الْجَبَّةِ شَوْاهِمُ
خَدَمَتِ مِينَ غُلَامَانِ أَسْتَاثَةِ حَضْرَتِ رَسَالَتِ پَنَاهِ وَ

دوران شماران با

اور مصنف اس

سبب الابرار

کے لیے جو اس کے

کے واسطے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

کے لیے اور

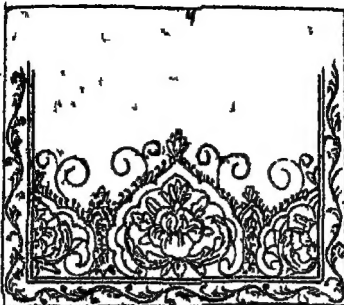
دوران شماران

و جان نثاران بارگاہ والا جاہ کے کچھ مال متوفی ہر کتاب
 اور صنعت اس تالیف مستطاب ریاض الازمان فی احول
 سید الابرار معروفة بدوازہ مجلس کا اور باعث
 ہوئی اس کتاب جامع البرکات کا پاس اپنے انہاس
 کتاب ہے اور کیفیات کتاب مسطورہ واسطے از دیار شوق
 حالبین اور ترقی ذوق والین اس طرح پیرایہ تحریر میں لاتا
 کہ متوفی اس کتاب بنایا ہے کہ نام نامی اور اسم گرامی
 اونکا مولوی خیر الدین اور کنیت ابوالعلا ہی متوسط گوج پانوں
 پہانی کے ساتھ ہجری ۱۰۷۰ء محرم الحرام میں اتفاقات اور
 حسن مقدرات سے رونق افروز قصبتہ جوان اور شریف
 فرما ہے اس کتبہ اخراں کے کہ وطن آبا سے کرام اس
 خاکسار کا اور من متعلقات شہر لکھنؤ ساست آٹھ کوس جاب
 مغرب واقع ہے ہوئے اور غریب خانہ کو قدوم منہشت
 لزوم سے منبر از کیا اور یہ کتاب کہ نگاشتہ دست
 اور برکت یافتہ تحریر یا اختصاص اونکے کی تھی اس خاکسار
 کو کمال طیب خاطر عنایت فرمائی اور نقل اسکی خود ہمراہ اپنے
 لئے گئے ہیں اوس زمانہ سے مجھ کو خیال اس کے طبع کر نہ کیا
 تھا اور ہر دم شوق دانگیہ خاطر اس کے شہرت دلوانیکا لاکھ
 قدیرات اور اتفاقات تنوعہ روزگار سے فہم حصول

تمنا ہے دل نہائی اب کہ تذبذب و افق تقدیر ہوئی میں جس نے تبت
ہمہ تن مروت منشی صاحب ذی الجود و الکرم صاحب الفضل و الشیم
کا ان ہمت و مروت بحر خیرت و وفوت اکلیل فرق عزت گوہر
تاج عفت قلبک اطلاق راغور شیدائے و غور شیدائے اشفاق
راغور منشی نول کشور صاحب زاد محمدیم میں واسطے
طبع کرنے اسکی کے تحریک کی منشی صاحب موصوف نے
کمال غنائت اور مہربانی فرمایا اور بظرافت و خلق اشہر حروف
زبان سے کمالاکہ ہم اسکو طبع کرینگے چنانچہ راقم خاکسار نے تصحیح
اسکی اپنے دہلی اور یاداد و شرکت احب الاخوان مولوی حسین
سما و اللہ من فتن الزمن ادا سعاد و اعانت ابن اخی محب قلبی
مولوی عاقظ شید نجھار ایم سلمہ الرب العرش العظیم تصحیح اس
کتاب لاجواب کی تل میں لاکراہ ذلیقہ و مشہد ابجری میں بیچ
خدمت منشی صاحب مجموع کے ارسال کی شائعمان محافل شہر کوٹلو
شریف اور طالبان اس کتاب بیعت پر واضح ہو کہ جلد ریاض الاذکار
سے تاریخ تالیف اور تحریف اس کتاب انتقد کی کہ سن بارہ سو
چہن ہجری میں تالیف ہوئی نکلتی ہے انا جاکہ مولف ہر صوف
نے اسکو اوپر بارہ مجلسوں کے مرتب اور مختوی کیا ہے اسو اس
یہ کتاب شور و معروف بہ دوازده مجلس ہوئی تاکہ ماہ مبارک میم الا
میں خرو سے تا دوازہم ہر روز ایک مجلس پڑھی جاوے چنانچہ

موقوف صاحب اپنے وطن میں اس طر سے پڑا کرتے تھے اور
 گنگا روجیہ الدین محمد غلام آستانہ حضرت نبوت ملائک خدم
 قدوسیان شتم سیاح صحرائے قدیم آشنائے بحر کرم فرماں
 ملکوتیان راہ راست نمائے ناسوتیان سلیمان و کوثرین زیکرین شاہی
 و تختش عرش برین صاحب مقام او اوتی حبیب خلوتکدہ و شہیق
 طے جناب رسالت انساب حضرت اسلم مجتہد محفل مصطفیٰ
 صلوات اللہ علیہ وسلم ہی ہے کہ یہ کتاب ستطاب و تنیاب ہوتی ہو
 ہر ماہ و بیع الاول میں غزہ سے دوازدہم تک پڑھا کرتا ہے
 اور الحق یہ کتاب ستطاب ایجاز غیر مخل اور اطناب غیر محل میں
 ہے نظیر ام زناور الوجود ہے متانت اور فراوانی مضامین
 اور ربط عبارت میں ہر فصل ایک باب ہے اور ہر باب ایک کتاب
 جذائے قدر خزانے خیر و مصنف اور قاری اور طالب کو

اللَّهُمَّ وَفِّقْ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ لِتَرْغِيبِ الْجَالِسِينَ
 ذِكْرَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَهْلَ مِثْنٍ وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
 سُبْحَانَ الْعَالَمِينَ ۝



مكتبة



وَسَكَّرُوا عَلَى مَا خَلَقُوا مِنْ أَمْرِ يَحْيَى الْإِمَامِ وَنَسُوا عَلَى مَا خَلَقُوا مِنْ أَمْرِ يَحْيَى الْإِمَامِ وَنَسُوا عَلَى مَا خَلَقُوا مِنْ أَمْرِ يَحْيَى الْإِمَامِ

لاش لا شكا في لغت مولفه و كجاني

سَيِّدُ الْغُلَامِ حَمْدًا
 تَشْتَرِي الْمَوْتِ بِحَسَنِ مَوْتِي
 وَأَنَا الْمَحْيِي فِي صَعْبِ الْقِتَالِ
 عَيْنُ الْمَكْدِينِ بِإِذْنِ رَبِّهِ
 قَتَلَ حَلِي النَّاسِ طَرَا
 مَوْلَا أَفْصَلَ الرِّسَالِ لَكُمْ

[illegible]

کرا دے سخت گمراہ ہوئے قر کے اور اوسکا کہیں نہ گناہین
 اور خبر دیتا ہے حق سبحانہ جل شانہ حال شکران بادہ مجتہد
 محمدیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فالتین آمنوا بہ
 وغرر وہ و انصر وہ و اتبعوا التورۃ الذی انزل معہ اولئک محمدیہ
 یعنی جو لوگ کرایا ان لائے ہیں صدق دے اوس نبی کریم
 یوسف علیہ السلام اور تو قیراوسکی کمال نسبت اور خلاص سے کرتے ہیں
 اور ہر ماں میں مدد اور اعانتہ اور جانفشانی جان مال سے
 ساتھ اس کے بجا لاتے ہیں اور اوسکی کتاب یعنی قرآن مجید کی
 تابعداری اور امانت میں مصروف ہیں وہی لوگ پانے والے
 ہیں دیدار خدا اور شفاعت محمد مصطفیٰ کو اور لینے والے ہیں
 نعمائے جنت کو اور دور رسپنے والے ہیں عذاب ووزخ سے
 اور ایسے آیات کلام مجید میں بہت ہیں پس ان خطابات سے
 ثابت ہوا کہ واجب ہے سب غلائق پر ایمان لانا ساتھ اوس حرو
 عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول کرنا آپ کی رسالت کو
 اور چاہنا اونکو اون سب باتوں میں کہ لائے ہیں وہ اللہ کی
 طرف سے اور پوسنچا یا ہے ہر کو پیغام اوسکا کہ بدو ن اس تصدیق
 قلبی کی ہرگز ہرگز مسلمان نہ ہوں گے اور حقیقت ایمان کی
 یہی تصدیق ہے اور زبان پر اقرار علامت اس تصدیق کی ہے
 واسطے اجراء احکام ظاہری شریعت کے اور خبر ایمان نہان

اپنی ایسے محبہ مقام میں اقرار زبانی ساقط ہے جیسا کہ وہ اور
 گوئیے کہ یہ مومن ہیں فقط تصدیقِ دل سے کفایت کرتی
 ہے اور غدار و کجاشہ و مسموم و مرتد و کفریہ کوئی چیز نہ مٹاتی
 ایمان کی مثل باندھنے نہ تار کے یا سجدہ کرنے مٹ سکے اور دیوا
 اور سکے سرزد و دھنوسے اور ہا و جو و فرصت اور سہولت اور قدر
 اور نطق کی اگر اقرار زبان سے نہ کرے اگرچہ وہ ہنیدہ و مین و شہ
 مومن ہوتا ہے لیکن دارالافتقار میں معتبر نہیں اور اربابِ شیعہ
 اور سکے مسلمان ہونے کا حکم نہ کریں گے اس واسطے کہ زبانِ حجب
 دل اور اقرار ثانی تصدیقِ قلبی پر ہے یہی سبب مذہبِ حجب کا
 مگر اسے مسلمانوں کا امان مبر نہیں ہوتا ہے اور وہ مومن
 کامل نہیں کہلاتا ہے جب تک محبتِ اہل بیت اور عالم علیہ السلام
 علیہ وآلہ وسلم سے نہ رکھے جیسا کہ روایتِ اہل بیت و اہل بیت
 حنبلیہ میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ نَفْسِهِمْ وَكَلَامِهِمْ وَوَلَدِهِمْ وَقَوْلِهِمْ
وَالنَّاسُ أَهْلُ بَيْتِي سَيَعْنِي مَن كَانَ نَسَبِي هُوَ نَسَبِي قَسَمِي كَوْنِي
جَبَّارٌ نَحْوِي مَن بَدَأَ دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي
أَوْ رَأَى دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي
أَوْ رَأَى دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي دُورِي
مَن كَرِهَ رُؤْيَايَ كَرِهَ رُؤْيَايَ كَرِهَ رُؤْيَايَ كَرِهَ رُؤْيَايَ

فہرست مکتوبات و تحریکات و مجتہدات الشریعہ، دارالکلم ۱۲

میں کب مسلمان ہوں فرمایا سبوقت کہ دوست رکھے تو اٹھ کر اٹھس
کہا کس چیز سے بچانی جاوے دوستی میری ساتھ خدا کے فرمایا
جب تو دوست رکھے اور کے رسول کو اپنے نشان دوستی ہند کی
دوستی اور کے رسول کی ہے مرنے کیا کس بات میں معلوم ہووے
دوستی اور کے رسول کی فرمایا اختیار کرنا تیرا راہ پیگیری اور عمل کرنا
اور کے کے پس سلامت محبت رسول کی یہی ہے کہ جس چیز کا اور
اگر کہا ہو وہ بجالانا اور جسے کہ منع فرمایا ہو اور کو جو ہر دینا اور ادا
کرنا اپنے مطلق کو انوار رحمانی سے اور پاک رکھنا اور کو شہوات نفسانی
سے اور فرمایا کہ دوستی تیری جسکو کہ دوست رکھے تو سبب ہے
ہو کہ وہ مجھ کو دوست رکھتا ہے اور دشمنی تیری جسکے ساتھ کہ وہی
ماعت سے ہو کہ وہ میرا دشمن ہے اور مددگار رہے اور سکا جو مدد
میرا ہے اور بدخواہ رہے اور سکا جو بدخواہ میرا ہو تب تو موثر ہو اور
سفادت میں آدمی اپنے ایمان میں بعد تقادوت اپنی کے
دوستی میں جو لوگ کہ دوستی رسول میں قوی ہیں ایمان اور کیا ہی
قوی ہے اور جو اسکی محبت میں ضعیف ہیں ایمان ہی اون کا
ضعیف ہے اور ایسی حال کفر کا ہے کہ جو دشمنی میں قوی ہے
کفر اور سکا قوی و راشد ہے اور بد عداوت میں ضعیف ہے کفر
اور سکا ہی ضعیف ہے لہذا ان تین مار فرمایا اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا حُبَّ
لِرَسُولِي سہرگرا اور ایمان کامل نصیب نہوگا جسکو رسول کے ساتھ محبت

بہارِ نبوی
مسلمانوں کے
ان کی طرف سے
تھے انھیں
سے اوصاف
اور محبت
تاکہ رسول
تو انہیں
اور کفر کا
ہے اور بد
میرا ہے
سفادت میں
دوستی میں
قوی ہے اور
ضعیف ہے اور
کفر اور سکا
اور سکا ہی
سہرگرا اور
ایمان کامل
نصیب نہوگا
جسکو رسول
کے ساتھ محبت

ہندو کی نسبت اسے مسلمانوں کا ایمان کا اور پر محبت اللہ اور اس کے
 رسول کریمؐ کے اصل ساتھ اصل کے اور کمال ساتھ کمال کے اور
 محبت کا ملو دینی ہے کہ جو کچھ اپنے تئیں دنیا اور آخرت سے خوش
 آوے اور جو چیز اپنے نام کی ہو وہ سب محبوب کو سونپ دیوے
 اور اسے اوصاف اور شہادت اور لذات نفسانی سب چھوڑ کر
 اوصاف محبوب کے موصوف ہو جاوے اور جو زہد و جفا و دست کا
 عین فاجحی اور اس کے رنج اور بلیات کو اپنی شفا جاسے اور جان
 رقیق اپنا اس کی رضا میں دیوے اور اس کی رضا جوئی سے سب سو
 شجوار اور تفاوت ہووے تب مرتبہ قرب اور محبت و شگاہ
 ساتھ محبت کے حاصل ہوتا ہے اگر چہ ظاہر میں لاکھوں کوں
 ہو اور ہووے اور بدو ان اسکے حصول اور مرتبہ کا مستحق نہیں
 لیکن ہر مسلمان کو لازم ہے کہ محبت ساتھ اس سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے ایسی رکھے تلمایان کامل اور سکو نصیب
 ہووے اور آداب اور تعظیم اور توقیر خباب پاک کی سرچیز اور شہادت
 میں کو طرک کنارہ لازم محبت سے ہے ازان جملہ تعظیم اور
 آداب روایت احادیث اور سنن اور عالی خباب میں ہے
 جیسا کہ متولی سے طرف سے کہ جب لوگ انام مالک حتمہ اللہ
 علیہ سے کہہ پوچھنے کو آتے تھے یا ندی گہر میں سے ٹھکر کھیتی تھی
 کہ انام سے پوچھا ہے کہ آیا تم کو خورشید حدیث شریف سنو کی ہے

یہ حدیث ہے

مالک نام مالک
 علیہ السلام
 حدیث نبوی

یا کو مسائل دریافت کرتا ہے میں اگر وہ لائق کہنے کہ ہمہ مسائل
 کو چھین گئے امام مالک علیہ الرحمۃ اور سیو قہ گوئے اس کے
 اور جواب مسائل کا دیتے اور اگر وہ اس سے کوئی حدیث منسخر کی
 ہوئی تو ابام غیل کر کے اور کثیر سے سے ہیں کہ اور غلام سے پڑا ہوا کہ
 اور اسے شیخ سیوط اور مطیث کر کے تشریف لائے اور سخت
 یا منیر بن کمال ادب اور خشوع اور قنوج بیٹھ کر حدیث خوب سے
 اور بخورات اور خوب شیر نبات اس جگہ پر جلائے اور لوگوں کو
 سماعت حدیث شریف سے مستفیض کرتے اور امام اس مال
 سے کہی اور وقت سوا سے قراوت اعدا دت بری نہیں کرتے
 اور کہی کہتے میں یا کثیر سے ہر کہ اسے طہارت تہذیب قراوت حدیث
 نہیں فرماتے تھے اور ایسے متقول ہے اور امام شافعی سے
 اور مشہور ہے کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت کہتے اس حدیث
 کے ہر ہر حدیث شریف پر آت پر نرم سے عمل کیا اور دو کا نظام
 اور ہمہ میں چہ کہ حدیث شریف کو لکھا اور اس طرح کیا اذانت
 اور تعظیم اور توقیر مقصد ہے نہایت کثرت اولیٰ و کون کثرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا اور جمیل و شیرازہ
 آداب اس جناب اطہر سے اعزاز اور اکرام آل الدیوریات کے
 ہے کہ جگر گوشہ اس حضرت کے ہیں آداب و دل جمہور
 آپ کی کرامات مومنین ہیں اور تعظیم اور احترام صحابہ کرام کے

حافظ محمد رفیع الرحمن
 صاحب کتب خانہ
 لاہور

حافظ محمد رفیع الرحمن
 صاحب کتب خانہ
 لاہور

اور تبرکات اوندکو اوسین رکھا تھا ناگاہ بعضی کراٹیوں میں وہ ٹوٹی
 سے گری پڑی پس حضرت خالد نے اوسکو خوب مضبوطا بندھا تا بار دیگر
 وہ گرے اور برکت اوسکی جیسے جدا ہو اور ایسا ہی حال ہے
 اور تبرکات کا اور حکایت کی گئی ہے احمد بن فضلہ زہد سے
 کہ وہ شخص خازن اور تبرکات اوند سے تھا کہا اوسنے کہ چنوا
 میں نے کہا کہ اوسے ماتہ سے بے طہارت جہنم سے سنا
 میں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ اوسنے کشتہ
 مبارک میں لیا ہے اور حال امام مالک رحمہ اللہ تھا کہ کہی مدینہ
 شریف میں جانور پر سوار ہو کر نہنگے اور کتے تھے کہ بھجوشہم
 آتی ہے کہ جس زمین پر تم مرکب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے نقش کیا ہو اور اوس زمین پر پاؤں مبارک اپنا رکھا ہو
 اوسکو میں اپنے مرکب سے پامال کروں اور ایک شخص کہ نہایت
 جلیل القدر اور ذی عزت تھا اوس نے کہیں کہا تھا کہ میں نے کی
 شئی اچھی اور خوشبودار نہیں ہے پس امام مالک رحمہ اللہ نے شکر
 فرمایا اوسکے تین درے مارے اور قید کرنے کا دیا بسبب
 شرک تعظیم اور ادب اور امانت اوس خاک پاک کی کہ جسمین ہر مرد
 عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدخون ہوئے اور یہ معتقد کمال ہے
 اوند کوں کا ساتھ اوس جناب پاک کے تھا کہ ہر دم اور ہر وقت
 پاس اودب اور تعظیم اور احترام اوندکو بخود رہتا تھا اللہ تعالیٰ

حکایت احمد بن فضلہ
 احمد بن فضلہ زہد سے
 کہ چنوا میں نے کہا کہ
 اوسنے کشتہ مبارک میں
 لیا ہے اور حال امام مالک
 رحمہ اللہ تھا کہ کہی مدینہ
 شریف میں جانور پر سوار
 ہو کر نہنگے اور کتے تھے
 کہ بھجوشہم آتی ہے کہ
 جس زمین پر تم مرکب رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے نقش کیا ہو اور
 اوس زمین پر پاؤں مبارک
 اپنا رکھا ہو اوسکو میں
 اپنے مرکب سے پامال کروں
 اور ایک شخص کہ نہایت
 جلیل القدر اور ذی عزت
 تھا اوس نے کہیں کہا تھا
 کہ میں نے کی شئی اچھی
 اور خوشبودار نہیں ہے
 پس امام مالک رحمہ اللہ
 نے شکر فرمایا اوسکے
 تین درے مارے اور قید
 کرنے کا دیا بسبب شرک
 تعظیم اور ادب اور امانت
 اوس خاک پاک کی کہ جسمین
 ہر مرد عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم بدخون ہوئے اور
 یہ معتقد کمال ہے اوند کوں
 کا ساتھ اوس جناب پاک کے
 تھا کہ ہر دم اور ہر وقت
 پاس اودب اور تعظیم اور
 احترام اوندکو بخود رہتا
 تھا اللہ تعالیٰ

سب مسلمانوں کو ایسی محبت حبیبِ اکرم اپنے کی دیوے اور حجت
لازم اذنا تمنا و محبت سے کثرت و مدد و شریف کی سب سے اور ہر
سورہ عالم علیہ السلام کے اور فوائد اور شائع اور کی حد
اور بیان سے زیادہ دین اور ضبط اور سکا زبان قلم سے دشوار ہے
لیکن جو کہ بعض علماء اور حفاظِ احادیث بنوئی سے امدادیت محمد
اور زیادت حسنہ سے ثبوت کو پوچھا ہے گویا گداز و سہین
کیا جاتا ہے کہ جملہ فوائد و درود شریف سے بجا لانا امرِ الٰہی
کا ہے اور وقت مصلیٰ کی ساتھ اللہ تعالیٰ اور ظالم و ستم کے
بہیمنی دور و اور سلام میں اور اس خیر الانام کے مہیا کہ حق سجاد
فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ عَلٰی الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم وَاٰخِرُ بَرَکَاتُہُمْ اَمَّا بَعْدُ
ایک بار پڑھنے کے بدلے اور بلند پند و ناس در جو سکا اور لکھا جانا و
لکھوں کا اور مشادش بدیون کا اور بعضی حدیث میں اَبَلِ الْکَلَامِ
درو و پڑھنے کے ثواب و نل برکات آزاد کرنے کا اور دس جہاد کا
ایک ہر صدقہ و درود شریف پڑھنے کا قبول جہاد و درود پڑھنے والے اور جہاد
شہداء و سید الانبیاء علیہ السلام کا درود پڑھنے والے کا ایمان پر اور حاصل ہونا
قریب جلی شہر علیہ السلام کا اور گزشتہ جہاد و ایمان کے اور درود و جہاد
ادب سے اس کے نصیب جہاد و صحت اور حسن خباب میں ہے
وہ نقیاست کو اور والی اور فیصل جہاد و حضرت کاسب کا مہینہ و

پُرسنے والے میں اوس روز بہر لنگ اور کافی ہونا ساری مہارت دینی
 اور دنیاوی میں اور روحانیات میں اور جامدہ کثرت درود کا مغفرت
 ہے سب گناہوں سے اور کفارہ ہے سب جہیوں کا بلکہ بدل ہے
 نیت فرائض کا اور قائم ہونا اوسکا مقام صدقہ اور خیرات کے
 اور درود پورنج اور بلا کا اور چنگا ہونا سب امراض ظاہری اور باطنی
 سے اور شمع مندی پانا اور پیرا خدا کے اور حاصل ہونا رضا اور محبت
 الہی کا اور نزع خاطر اور طہارت ذات اور صفا سے قلب اور
 نزول برکت کا سب کاموں میں ہے کہ اسباب اور اموال میں
 اور اولاد اور اولاد اولاد میں اور نبات پانا ہول قیامت سے اور آسانی
 شکر ات موت میں اور تخلصی تنگی زمانہ آفات دینا سے اور درود ہونا
 فقر اور فاقہ کا اور خوشبودار ہونا اوس مجلس کا کہ درود او میں پڑھ
 ماوسے اور جہاننا رحمت الہی کا بیٹھنے والوں اوس مجلس کو اور
 کثرت نور کی وقت گذرنے کے اوپر پھر اس کے اور طرفہ انجین
 میں اوس سے پار ہونا بر خلاف حال نہ پُرسنے والے درود کے
 اور شرف جامدہ اور مقصد اسے پُرسنے درود سے عرض ہونا نام
 درود پُرسنے والے کا حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 میں اور زیادہ ہونا محبت نبوی کا اور استحضار محاسن شریف
 کا قلب میں اور تمثیل ہونا صورت مبارک کا آنکھوں درود پُرسنے
 والے میں شہر طیکہ رجوع قلب اور حصول سے بہرہ اور حاصل

ہونا محبت مسلمانوں کی اور محبت اوس جناب پاک کی ساتھ درود
 پڑھنے والے کے اور حاصل ہونا عافیت اوس جناب اقدس سے روزِ محشر
 کو اور نصیب ہونا جمال یا کمال کا حالت خواب میں اور محبت ملائکہ
 کی مانند درود پڑھنے والے کے اور لکھنا فرشتوں کا درود حاصل
 کو سونے کے فکون سے اوپر تختہ چاندی کے اور دعا دینا فرشتوں کا
 درود پڑھنے والے کے ساتھ زیادتی خیر اور برکت کے اور پورا خیر دنیاوی
 کا حصول اور نبوی میں اسطر جبرکہ فلائی بن فلاح فیلم علیک بنو
 اور اعظم فوائد اور اسے نفع دے سے حاصل ہونا عافیت و سلام کا
 کہ فادیت مستمرہ اوس جناب پاک سے ہے اور کون سعادت
 اور نفع زیادہ تر اس سے ہے کہ دعا سے خیر اور سلامتی کی اوس
 سرور عالم علیہ السلام سے شامل حال اس شخص کے ہووے
 اگر تمام عمر میں ایک بار بھی میرا دے موجب مدد نہ کرے امت اور
 شمر انواع خیر اور سلامت کا ہووے اور حصول اس سعادت کا
 یقینیات یہ ہے کہ ہرگز اوسین شکات اور شبہ نہیں ہے
 کیونکہ بعد ثبوت حقیقت حیات اوس جناب پاک اور شہادت
 سنیّت بلکہ فرضیت و سلام کی کمال تاکید سے اور اس سنت
 میں اور سبتت اوس جناب اقدس کو سلام میں جیسا کہ شاکل
 نبوی میں آیا ہے کیا شک اور شبہ ہے اور فوائد درود سے
 باز رہنا فرشتوں کا ہے لکھنے گناہوں درود پڑھنے کے

ہونا محبت مسلمانوں کی اور محبت اوس جناب پاک کی ساتھ درود
 پڑھنے والے کے اور حاصل ہونا عافیت اوس جناب اقدس سے روزِ محشر
 کو اور نصیب ہونا جمال یا کمال کا حالت خواب میں اور محبت ملائکہ
 کی مانند درود پڑھنے والے کے اور لکھنا فرشتوں کا درود حاصل
 کو سونے کے فکون سے اوپر تختہ چاندی کے اور دعا دینا فرشتوں کا
 درود پڑھنے والے کے ساتھ زیادتی خیر اور برکت کے اور پورا خیر دنیاوی
 کا حصول اور نبوی میں اسطر جبرکہ فلائی بن فلاح فیلم علیک بنو
 اور اعظم فوائد اور اسے نفع دے سے حاصل ہونا عافیت و سلام کا
 کہ فادیت مستمرہ اوس جناب پاک سے ہے اور کون سعادت
 اور نفع زیادہ تر اس سے ہے کہ دعا سے خیر اور سلامتی کی اوس
 سرور عالم علیہ السلام سے شامل حال اس شخص کے ہووے
 اگر تمام عمر میں ایک بار بھی میرا دے موجب مدد نہ کرے امت اور
 شمر انواع خیر اور سلامت کا ہووے اور حصول اس سعادت کا
 یقینیات یہ ہے کہ ہرگز اوسین شکات اور شبہ نہیں ہے
 کیونکہ بعد ثبوت حقیقت حیات اوس جناب پاک اور شہادت
 سنیّت بلکہ فرضیت و سلام کی کمال تاکید سے اور اس سنت
 میں اور سبتت اوس جناب اقدس کو سلام میں جیسا کہ شاکل
 نبوی میں آیا ہے کیا شک اور شبہ ہے اور فوائد درود سے
 باز رہنا فرشتوں کا ہے لکھنے گناہوں درود پڑھنے کے

میں دن تک اور کھڑا ہونا درود پڑھنے واسطے کا زیر عرش میلے
 کے روز قیامت کو اور سہاری ہونا پلہ اعمال کا اور امن پیاس سے
 روز خسر کو اور کثرت از وج کی حنت میں اور سوا اسکے فوائد بشمار
 اور مقاصد حجاب میں ہیں اسے شوریہ کان عشق الہی دے
 دستگان الفت رسالت پیاجی درود بیچنے میں اور پادشہ پیغمبر
 عہدہ خصال کے کہ حق سچا نہ تھاسے ساتھ وجوب اداسکی مکے تمہیں
 حکم فرماتا ہے اشتغال رکھو اور ہمیشہ صلوات اور سلام سے طلب
 اور کذب البیان رہو تا مستحق ان عطیات الہی اور مستوجب ان
 درجہات نامتناہی کے ہو اور بے ترک کرنے اس امر پر شدیدہ
 اور عمل حسد کے وعیدات وار دہ صحیحہ اور عقوبات شدیدہ
 کا مجھ سے ڈرتے رہو کہ فرمایا رسول خدا علیہ السلام نے
 نے سن ذکر تہ عتدہ و کم فصل ایک فقہ جفائی لینے جو کوئی کہ میں
 اس کے درود ذکر کیا جائون اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے پس
 اس سے مجھ پر ظلم کیا اور لیجئے روایات میں آیا ہے فائز و فضل
 اللہ لینے اگر اس حال میں مراد اہل و ذریع ہووے گا و شقیۃ
 عتدہ و ذکر تہ عتدہ علم فصل لینے لینے بد بخت ترین لوگوں کا ہے
 وہ شخص کہ میں اس کے سامنے خدو ہوں اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے
 و من لم یصل علی نانا بری منی لینے جو کوئی نہ پڑھے درود مجھ پر
 پس میں اس سے بری اللہ ہو چون مجھ سے کچھ کام نہیں اللہ تعالیٰ

مجلس اول

یہ مجلس پہلی ہے بیان شرف اور فضائل اوس خلاصہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں کہ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثبوت کو پہونچا ہے اور کتب سابقہ میں مذکور ہے

اسے مسلمانوں پر قرآن عظیم اور فرقان قدیم میں رفعت قدر اور علو مرتبت اور حفظ آداب اور پیشوا کے مرسلان کا تصدیق اور کتابہ واقع ہوا ہے اور پروردگار عالم نے صفات اور مراتب اور درجات (اون کے) اپنے کلام مجید میں بیان فرمائے ہیں وکیل واثق اور شاہد صادق اسپرستے کہ کوئی اس عظم مرتبت اور رفعت منزلت اور جامع جمیع صفات اور کمالات کا عالم غیب سے عرصہ طویل میں نہیں آیا اور کسی کو بزرگی برابر اون کی بزرگی کے اور قدر برابر اون کی قدر کے نہیں ملی انصاف کی جا ہے کہ جب کائنات سجاوہ جل جلالہ آپ مداح اور شاہان ہوسے پر اون کی عظم مرتبت اور عافیت کو احاطہ کون کر سکے اور احصاء اون کے مدارج اور مناصب کا کس سے ہو سکے شہر کو کیا تاب و طاقت اور قلم کو کیا یار کہ اوس میں بن بان

ہاوسے شعور سے غیبی صریح ذات کبریائی کا کہ ہے
 نہ وہ گرا دسکی صریح دعویٰ سے جاائی کا کہ مگر عورتاؤں سے
 شور یہ گان الفت رسالت نبی ہی کے لکھا جاتا ہے اسے مجلس
 اول آیتوں میں سے کہ جو خیر اور باریت دیتی ہیں وجود رسالت
 اور شفقت اور رحمت اوس رحمتہ للعالمین سے اور برامت کے
 ایک یہ آیت کریمہ ہے **لَقَدْ جَاءَكُمْ ذِكْرُنَا مِنْكُمْ خَيْرُكُمْ عَلِيمًا** اے
 محمد **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے
 پامں وہ پیغمبر کہ تمہارے جنس کے ہے اور تم چاہتے ہو تمہارا
 اور جگہ اور صدق اور امانت اور سب کو کہ کہوں در بیان تمہارے
 جو شہ بنیں بولا اور جاتے ہو تم آبا اور اجداد اور سب کو کہ سب
 افضل اور اشرف اور طاہر اور مطہر ہیں اور دیکھتے ہو تم شرف
 ذات اور محامد صفات اور اخلاق عظیمہ اور افعال حسنہ اور سب کو
 اور وہ ایسا ہے کہ سخت دشوار ہیں اور سپر و سے خیرین کہ شفقت
 میں دالین تمہارے رہتیں اور زبان نکلو کریں دنیا اور آخرت میں
 اور کمال تلاش رکھتا ہے تمہاری جتنے چاہتا ہے کہ امت پر
 زیادہ ہوتی رہے اور بہت خواہش اور کسوہ ہے ذرا سطر رشہ
 اور ہایت تمہاری کے اور خایت شفقت اور نہایت مہربانی
 اور امانت رکھتا ہے اوپر مومنین کے اور یہ آیت کریمہ ہے کہ اللہ
 تمہارے اپنے بدوں پر احسان رکھ کر فرماتا ہے **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ**

جو
 خیر
 ہے

(۱) ہاوسے شعور سے غیبی صریح ذات کبریائی کا کہ ہے
 نہ وہ گرا دسکی صریح دعویٰ سے جاائی کا کہ مگر عورتاؤں سے
 شور یہ گان الفت رسالت نبی ہی کے لکھا جاتا ہے اسے مجلس
 اول آیتوں میں سے کہ جو خیر اور باریت دیتی ہیں وجود رسالت
 اور شفقت اور رحمت اوس رحمتہ للعالمین سے اور برامت کے
 ایک یہ آیت کریمہ ہے **لَقَدْ جَاءَكُمْ ذِكْرُنَا مِنْكُمْ خَيْرُكُمْ عَلِيمًا** اے
 محمد **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا** جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے
 پامں وہ پیغمبر کہ تمہارے جنس کے ہے اور تم چاہتے ہو تمہارا
 اور جگہ اور صدق اور امانت اور سب کو کہ کہوں در بیان تمہارے
 جو شہ بنیں بولا اور جاتے ہو تم آبا اور اجداد اور سب کو کہ سب
 افضل اور اشرف اور طاہر اور مطہر ہیں اور دیکھتے ہو تم شرف
 ذات اور محامد صفات اور اخلاق عظیمہ اور افعال حسنہ اور سب کو
 اور وہ ایسا ہے کہ سخت دشوار ہیں اور سپر و سے خیرین کہ شفقت
 میں دالین تمہارے رہتیں اور زبان نکلو کریں دنیا اور آخرت میں
 اور کمال تلاش رکھتا ہے تمہاری جتنے چاہتا ہے کہ امت پر
 زیادہ ہوتی رہے اور بہت خواہش اور کسوہ ہے ذرا سطر رشہ
 اور ہایت تمہاری کے اور خایت شفقت اور نہایت مہربانی
 اور امانت رکھتا ہے اوپر مومنین کے اور یہ آیت کریمہ ہے کہ اللہ
 تمہارے اپنے بدوں پر احسان رکھ کر فرماتا ہے **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ**

سن انکلمات الی انور یا دین و تدویم الی حراط مستقیم یعنی تحقیق ایمان
 تمہارے پاس امن کی طرف سے ایک نور کہ روشن ہوتے ہیں جہاں
 بالکمال اوسکو سے دید سے اہل بصیرت کے اور ایک کتاب ظاہر
 کہ پیدا ہوتی ہیں اس کے باعث کہ میں قرب اور وصول الی امن کی ہدایت
 کرتا ہے۔ قدر تھا کہ اوس سے اوس شخص کو کہ اطاعت اور فرمان
 برداری اوسکی کرے اور اوسکو راضی رکھے اور نکالتا ہے اونہیں
 کہ کون کو تاریکی کفر سے طرف روشنی ایمان کے اور دکھاتا ہے
 اور کو راہ راست مضبوط اور فرمایا یا ایہا النبی (ﷺ) انزلناک شاہدا
 و مفسرا و خیرا و داعیا الی امن یا دین و مبرا جاسیر یعنی اسے محمد
 تحقیق سچا ہے تجھ کو گواہی دینے والا تصدیق اور تکذیب مت
 پر روز قیامت کے اور خوش خبری دینے والا تا بعد از ان کو
 ثواب اور نعمت سے جنت سے اور ڈرانے والا گنہگاروں کو
 عذاب اور عقاب روزخ سے دنیا میں اور بلائے والا خلق کو
 طرف دین اور عبادت خدا کے حکم اوس خدا کے اور چراغ چمکتا
 تا کہ ایمان کو سے حالت اور ضلالت کو راہ راست ایمان پر لگا دیو
 اور فرمایا درمناکات ذکر کہ یعنی بلند کیا ہے نام اور آوازہ
 تیرا دنیا اور آخرت میں نبوت اور شفاعت سے اور نزدیک
 کیا ہے تیرے نام کو اپنے نام کے ساتھ کلمہ سلام اور اذان
 اور شہدین مروی ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ

ملاضمت اور مہربانی کے پائے جاتے ہیں اور پروردگار پر نور اور
 اہل محبت کے پوشیدہ بہنیں ہیں اور لکھا گیا نام شریعت آپ کے اور
 عرش اور کرسی اور ہر ایک آسمانوں اور بیستون کے اوپر گردنوں پر
 اور غلمان بستی پر اور حجت میں کوئی درخت نہیں ہے کہ نہ لکھا ہو
 ہر جتنے پر اوسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ روایت کی ہے ہزاروں
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے جب لکھے مجھ کو طرف آسمانوں کے گنہ دیکھا میں نے کسی
 آسمان کو مگر لکھا تھا اور پھر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور حق کی حجت
 حضرت آدم علیہ السلام کی آپ کے نام مبارک کے ذکر سے جیسا کہ
 البیہقی نے اپنی کتاب علیہ میں بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 نقل کیا ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین میں پیدا ہوئے تھے اور انکو
 دشت اور اضطراب بہشت سا ہوا تب جبریل علیہ السلام نے کلمات
 اوان کے جیسے اب کہی جاتی ہے کہ پس جیوقت کہ اشدان محمد
 رسول اللہ پر پہنچی فتح اور سرور عجیب حضرت آدم پر پڑا ہر سو اور
 وہ دشت و اضطراب بالکل اوسے جانا رہا اور نکال دیا گیا
 نے نام پاک اوشکا کہ محمد ہے اپنے نام کریم سے کہ محمود ہے اور
 اللہ اوی در میان آسمان اور زمین سے کہ وہ العرش محمود و جبرائیل
 اور نام لکھا تھا ہے نے اپنی حبیب کا ایسا حسن و جلال
 شہتر نام کے تفصیل اوسکی بیان اہل شریعت میں آدگی اور

سنا قب جلیلہ اوس خرد و عالم سے یہ ہے کہ اوسکی عظمت اور قدر
 و منزلت کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپکی حیات اور بقا کی
 قسم کھائی اور فرمایا بِذِکْرِکَ اَنۡتَ خَلَقَ سَمۡوٰتِکَ وَ اَرضَکَ یعنی قسم ہے
 تیرے حیات اور بقا کی کہ تحقیق جسے کفار اپنی گمراہی کے نتیجے
 میں بددھوش ہیں اوس میں طرعی قسم حق تعالیٰ کی طرف سے اوپر
 نہایت بزرگی اور کمال محبت ساتھ اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم کے رالات کرتی ہے جس طرح کوئی عاشق اپنے معشوق
 کی قسم کھاتا ہے کہ تیرے سر کی قسم یا تیرے جان کی قسم عید اللہ
 بن محاسن رضی اللہ عنہما اور ابوالجوز اسے کہ اجلہ تابعین سے ہیں
 مستول ہے کہ نہ پیدا کیا حق جل و علا نے کسی فرد بشر کو یا اگر ایسی
 کہ قسم کھائی ہو دے اوسکی حیات اور بقا کی سو اسے حدیثی احادیث
 علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم کھائی رب العزت نے قرآن عظیم کی دلائل
 تحقیق رسالت اوس فخر نبی آدم کے اہد شہادت اور یہ ایت
 اور اوپر ہونے اوسکی کے راہ راست پر کہ ہرگز اوس میں کمی اور
 سجاوہ حق سے نہیں ہے اور فرمایا لَیْسَ اَلْقُرْآنُ اِلَّا کَلِمَۃٌ
مِّنۡ اَمْرِ رَبِّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَکِیْمٌ یعنی اسے محمد قسم ہے کہ جو
 عظیم کی کہ تحقیق تو میرا بیجا ہوا ہے اور راہ راست تاباں والا ہے
 لوگوں کو کہ ہرگز اوس میں کمی اور سجاوہ حق سے نہیں ہے اور حق
 عز مجید نے واسطے اور کسی نبی کے اپنی کتاب کریم میں نہ کیا

ترجمہ: اوس کی عظمت اور قدر کے اظہار کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کی حیات اور بقا کی قسم کھائی اور فرمایا بِذِکْرِکَ اَنۡتَ خَلَقَ سَمۡوٰتِکَ وَ اَرضَکَ یعنی قسم ہے تیرے حیات اور بقا کی کہ تحقیق جسے کفار اپنی گمراہی کے نتیجے میں بددھوش ہیں اوس میں طرعی قسم حق تعالیٰ کی طرف سے اوپر نہایت بزرگی اور کمال محبت ساتھ اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رالات کرتی ہے جس طرح کوئی عاشق اپنے معشوق کی قسم کھاتا ہے کہ تیرے سر کی قسم یا تیرے جان کی قسم عید اللہ بن محاسن رضی اللہ عنہما اور ابوالجوز اسے کہ اجلہ تابعین سے ہیں مستول ہے کہ نہ پیدا کیا حق جل و علا نے کسی فرد بشر کو یا اگر ایسی کہ قسم کھائی ہو دے اوسکی حیات اور بقا کی سو اسے حدیثی احادیث علیہ وآلہ وسلم کی اور قسم کھائی رب العزت نے قرآن عظیم کی دلائل تحقیق رسالت اوس فخر نبی آدم کے اہد شہادت اور یہ ایت اور اوپر ہونے اوسکی کے راہ راست پر کہ ہرگز اوس میں کمی اور سجاوہ حق سے نہیں ہے اور فرمایا لَیْسَ اَلْقُرْآنُ اِلَّا کَلِمَۃٌ مِّنۡ اَمْرِ رَبِّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَکِیْمٌ یعنی اسے محمد قسم ہے کہ جو عظیم کی کہ تحقیق تو میرا بیجا ہوا ہے اور راہ راست تاباں والا ہے لوگوں کو کہ ہرگز اوس میں کمی اور سجاوہ حق سے نہیں ہے اور حق عز مجید نے واسطے اور کسی نبی کے اپنی کتاب کریم میں نہ کیا

اور وہ اسے زیادتے تشریف لے کر اپنے بنی کے اور شہر کی
قسم کھائی کہ مول اور سکین اور کھاتھا اور فرمایا لا افرتم بئذ الذلک
انت حلل بئذ الذلک ہم سب معلوم کریں کہ شرف ملکاتین ہائیں
اور بیسے قسم کھائی حق تعالیٰ نے مکان رسول کی ویسی قسم کھائی
ران رسول کی اور کہا و الغیر ان الانسان لشیء لایقہ اور قسم
کھائی حق تعالیٰ نے سورہ نون میں ہر سطرے پاک کرنے اپنے بنی کے
جنوں سے کہ گھار ازراہ جبل اور حماقت اور عناد کے نسبت اسکی
جناب پاک کی طرف کرتے تھے اور خبر دی حق تعالیٰ نے اسکی
میں ساتھ عنایت کرنے اجزائے نہایت کے کہ و ان کک کا جرا
غیر رسول اور شہا کی اپنے رسول کی ساتھ خلق عظیم کے کہ انکے
سکے خلق عظیم اور جامع تمام نعمتوں اور کرامات کو اور عادیب
انواع و غلبات اور سعادات کو یہ آیت کریمہ ہے کہ فرمایا و لکوف
لو طیک سار بک فترجئے یعنی بیشک دیگا تجکو رب تیرا اوس قدر
بہار ج اور نہایت سے کہ تو راضی ہو دے گا اور پمانہ تیری خواہش کا
بہرہ دے گا اور کفی قسم کی طلب اور خواہش تجکو باقی نہ رہے گی
تفسیر فتح الغریز میں شاہ عبدالغنی دہلوی قدس سرہ نے لکھا ہے
کہ خیال کیا جاسیے کہ جب وعدہ امتداد کا بہت بڑا ہوا اور غشائش
اسکی بے انتہا اور خواہش اور شہ فیح اہم کی ہی بیشمار کس قدر غریز
اور جناب اکرم کو عنایت ہو دین کی جو سیر ہو جا دے اور پھر

کسی چیز کی کر کے مدت سر پہن آتا ہے کہ جب یہ آیت مارل سولی
 فرمایا حساب اقدس نبوی نے کہ میں ہرگز راضی نہ ہوں گا بستک کہ
 ایک ایک کو اپنی امت سے ہٹا دین۔ یہو چناؤ نگلا اور سورہ
 والنجم نامی آیات اور اسکے فضائل اور صرف مطلقہ علیہ وسلم
 اور دوسرے مملو اور شجون میں بشیر کیا تاب و توان کہ احسا اوس کا
 کر کے اور کہ نہ حقیقت کو ہو سنے بیت تمام ان جب کا ب لہض
 و سما ہو۔ صفت اور سکی بھلا انسان سے کیا سو۔ اور منجملہ ان
 آیات کہ شعور میں تعلیم اور تکریم نبی کریم سے اور دشمن میں اور پوچھا
 اور رخصت قدر اور حرمت اور نکی کے یہ آپ کر یہ ہے این الله و ملائکته
لعلون علی السی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وکلموا السلیما یہ
 بہ تحقیق حق لہا ہے اور تمام فرستے اسکے درود بھیجے میں اور اس کا
 میں ہرگز یہ اسکے اسے مومنو تم بھی درود اور سلام بھیجو اور پنی لک
 ایسی کے اور اطاعت کرو اپنے پروردگار کی اور موافقت کرو اور
 مستون کا درود بھیجے میں اور پراوس میں پیر طیل لہد کے
 جس جمع کیا اللہ تعالیٰ نے تمام عالم علوی اور علی کو اور پرتنا اور
 دعا اپنے حبیب کے اور اعلان کیا ذکر اسکے کو اولس اور آخرین ہیں
 اور نشر کیا مناقب اونکی کو افاق من شرق سے غرب تک اور شرق
 اور آسمانوں میں اور ذالی محبت اونکی مومنین کے دلوں میں کہ
 ملاحت پانی ہیں اونکے ذکر سے ادواح مومنین اور خوش ہوتے ہیں

میں ہرگز راضی نہ ہوں گا بستک کہ
 ایک ایک کو اپنی امت سے ہٹا دین۔ یہو چناؤ نگلا اور سورہ
 والنجم نامی آیات اور اسکے فضائل اور صرف مطلقہ علیہ وسلم
 اور دوسرے مملو اور شجون میں بشیر کیا تاب و توان کہ احسا اوس کا
 کر کے اور کہ نہ حقیقت کو ہو سنے بیت تمام ان جب کا ب لہض
 و سما ہو۔ صفت اور سکی بھلا انسان سے کیا سو۔ اور منجملہ ان
 آیات کہ شعور میں تعلیم اور تکریم نبی کریم سے اور دشمن میں اور پوچھا
 اور رخصت قدر اور حرمت اور نکی کے یہ آپ کر یہ ہے این الله و ملائکته
لعلون علی السی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وکلموا السلیما یہ
 بہ تحقیق حق لہا ہے اور تمام فرستے اسکے درود بھیجے میں اور اس کا
 میں ہرگز یہ اسکے اسے مومنو تم بھی درود اور سلام بھیجو اور پنی لک
 ایسی کے اور اطاعت کرو اپنے پروردگار کی اور موافقت کرو اور
 مستون کا درود بھیجے میں اور پراوس میں پیر طیل لہد کے
 جس جمع کیا اللہ تعالیٰ نے تمام عالم علوی اور علی کو اور پرتنا اور
 دعا اپنے حبیب کے اور اعلان کیا ذکر اسکے کو اولس اور آخرین ہیں
 اور نشر کیا مناقب اونکی کو افاق من شرق سے غرب تک اور شرق
 اور آسمانوں میں اور ذالی محبت اونکی مومنین کے دلوں میں کہ
 ملاحت پانی ہیں اونکے ذکر سے ادواح مومنین اور خوش ہوتے ہیں

کان اوس کے حضرت کے ذکر سننے سے اور ذوق اور لذت اور محاتی
 میں زبانیں اونی کی آپکی یاد سے اور جملہ اظہار مراتب عظمیٰ اور فہم سے
 مستعد وہ ہے کہ فائض میں اور پر اوس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے سورہ فتح سے کہ حق تعالیٰ نے اوس میں خطبہ صبح اور شام اپنے
 رسول کا پڑھا ہے اور جمع کیے واسطے حضرت کے اوس سورہ میں
 نہا ہے کثیر و فتح عظیم اور مغفرت و نوب اور اتمام نعمت اور ہدایت
 اور رحمت سے بعد از ان منت رکھے مومنین پر ساتھ نازل کرنے
 طمانیت اور آرام اور یقین کے کہ خلاصہ سب نعمتوں کا ہے تا تصدیق
 اوس رسول کی باطنیان قلب کریں اور بیان کیے آخر سورہ میں
 شاکت اور فضائل اوس کے صحابہ کرام کے اور وعدہ کیا اوس سے
 حضرت اور اجر عظیم کا اور یہ سب موجب رفعت شان اور فضل اور
 شرف اوس ہیں سیالیں و جان کا ہے اور جملہ فضائل فحیہ حضرت
 سے سورہ کوثر ہے کہ بہری ہوں تعظیم اور تکریم نبی کریم سے ہے
 و مانا ہے اللہ تعالیٰ انا اعطینا ک اللکوثر یعنی دے ہمیں تحکو
 سنا تب کثیرہ کہ ہر ایک اعظم تمامی دنیا و مافیہا سے ہے فصل ترکیب
 و آخر کس جب دین ہمیں تحکو یہ نعمتیں مشغول ہو طاعت ہماری
 میں عبادت بدل اور مالی سے اور ذرمت دیگو یوں کے کہنے سے
 کہ کہتے ہیں تحکو اتر یعنی بے نسل اور بی برکت انا شکاکت محالہ
 برائید جو مخالفت تیرا ہے اور تجھے دشمنی رکھتا ہے وہی بے نسل

اور بے برکت ہے اس واسطے کہ قیام قیامت جو میں کہتا ہوں
ہوگا اور لا معنوی تیری ہے اور ذکر تیرا منہوں اور زبان عالم
پر آخر زمان تک بلند ہے کہ پہلے نام خدا کا لیونگی بعد اس کے
تیرا اور آخرت میں دے مراتب اور درجات تجھ کو میں گے کہ صحت
اور بیان سے زیادہ ہیں پس ایسے شخص کو اتبر نکما چاہیے
اتبر عیب کرنے والا تیرا ہے کہ دنیا اور آخرت میں کوئی اوکا
نام نہ دیوے اور اگر نام زبان چھوڑے اور اپنا عینیا کی نصیحت
مافی اس لیے ہوتا معلوم کرو کہ یہ نام ہے اور مکتا جنت نبی کریم
کو بعد وجود غفری کہ نہیں ہے میں بلکہ بیش از وجود غفری حاصل ہے
بعدا کہ حدیث شریف میں کیا ہے کہ گشت نبیہا و آدمین ان الریح و اوس
گو یا حق تعالیٰ فرماتا جو کہ یا محمد نبی کیا میں نے سب باب حجاز کا شہر
ہے قبل یہاں پہنچنے تیری کے پس کیونکر بے ہرچہ و زامین ہو گیا بعد
تیرے کے انہ خول چو تیری کہ عبادت میں آنحضرت سے پہنچے تجھ کو یہاں
اور عبادت تیری کہ بلکہ حسن فضل اور احسان ہوا ہے بے موجب اور
بے سبب کہ معنی احتیاس کر ہی ہیں اور وہ آیت کہ دلالت کرتی ہے
ثابت فضل اور کرامت حضرت پر اور حضرت کے ہی الانبیا
مہر نے پر اور چونا اور انبیا علیہم السلام کا حکم امت حضرت میں
یہ آیت کہ میرے ہونے اور اخذ انت یشکان العین لما استیکم میں کیا ہے
وہ کہ تم ہونا کہ رسول مستحق لما تمکونتموہن و انتم تمکونتموہن کے آکر

اسے محمدؐ اور سوقت کو کہ لیا پروردگار تیرے سے محمدؐ اور پیمان
 تمامی انبیاء سے جب کہ وہی گئی کتاب منزل او نکلے اور فہم اور دانا
 اس بات کی کہ آوے گا تمہارے پاس ایک رسول ہمارا کہ وہ میرا
 محبوب ترین خلق ہے جسے نام اوسکا محمد بن عبد اللہؐ اور وہ رسول
 مصدق کرے والا ہو گا اور سب چیز دنی کہ تلوک دی جہنم ہر آئندہ
 لاؤ تم ایمان اوس رسول کا اور نصرت اور اعانت اوسکے دین کی
 کرو اگر اوسکے زمانے میں خود موجود ہو ورنہ اپنی اپنی سب امت
 کو اوسکے اوصاف اور نبوت تعلیم کر جاؤ کہ حیثیت اوسکا زمانہ
 نبوت کا پادین مدد اور یاری اوسکی کریں اور اطاعت اوس کی
 اور اسے لازم جانیں قال اگر تم و آخذتم علی ذلکم و ضرعی بعد از
 کہا میں تمہارے آئیہ اقرار مضبوط کیا تھے اور اس محمدؐ اور پیمان
 کو قبول کیا تھے کہ اوسکو ہم وفا کریں گے اور اوپر ثابت قدم
 رہیں قالو اقرار کیا سب انبیاء نے خدا یا اقرار کیا سمجھنے اور اس
 محمدؐ اور پیمان کو قبول کیا سمجھنے قال خاتمہ و اوانا مکمل میں پیمان
 فرمایا میں تمہارے آئیہ اقرار مضبوط کیا تھے اور اس محمدؐ اور پیمان
 کو قبول کیا تھے کہ اوسکو ہم وفا کریں گے اور اوپر ثابت قدم
 رہیں قالو اقرار کیا سب انبیاء نے خدا یا اقرار کیا سمجھنے اور اس
 محمدؐ اور پیمان کو قبول کیا سمجھنے قال خاتمہ و اوانا مکمل میں پیمان
 فرمایا میں تمہارے آئیہ اقرار مضبوط کیا تھے اور اس محمدؐ اور پیمان
 کو قبول کیا تھے کہ اوسکو ہم وفا کریں گے اور اوپر ثابت قدم
 رہیں قالو اقرار کیا سب انبیاء نے خدا یا اقرار کیا سمجھنے اور اس
 محمدؐ اور پیمان کو قبول کیا سمجھنے قال خاتمہ و اوانا مکمل میں پیمان

وہ حضرت بنی الانبیاء میں اگر انبیاء میں آپ کے عہد نبوت میں
 ہوئے سب امان حضرت کا لائے اور نصرت اور اعانت آپ کی
 دین کی کرتے حدیث شریف میں آیا ہے کہ لو کان مؤمنی حیاً مکاً
 وحیہ الا ابتاعی یعنی اگر کسی علیہ سلام زندہ ہوتے چارہ ہوتا
 اور کو بخر بیعت میری کے لبیب اوس عہد اور بیان کے کہ اکثر
 نقاسے سے کیا تھا اور فرمایا اکثر نقاسے سے نکال کر نکالیں
 بعض علی بعض من کلم اللہ وری بعضہم درجات یعنی یہ اہمیا
 ہیں کہ تفصیل میں سمجھنے بعضوں کو اور بعض کے کسی کو خلعت
 کلیبی پہنا یا جتے یعنی موسیٰ علیہ سلام اور کسی کے مراتب اور درجات
 بلند کیے سمجھنے وہ کون یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاف
 مفسرین مراد اس بعض سے ذات پاک نبی کریم ہے اس واسطے
 کہ اس آیت کریمہ میں جو تفصیل کہ مراد ہے بعضہ انبیاء علیہم السلام
 کے اور بعض کے وہ تین وجہ سے ہے ایک یہ کہ آیات اور حوا
 اس کے انفرادی قومی ترہ و دین یا یہ کہ امت اس کی زکی اور دانا
 اور اکثر آدمیوں سے ہوئے اور اس کے لبیب مخصوص
 ہوئے سارے رفت و رعات اور نقاسے غیر نقاسے کے متوہین
 بزرگ لشک اور شہرہ بین کہ آیات اور معجزات خباب سرور عالم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر اور شہر اور اقویٰ میں اور انبیاء علیہم
 السلام سے اور امت آپ کی بہترین اور زکی اور دانا تر ہے مگر

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ہے جیسا کہ کلام مجید میں آیا ہے کہ کہنتم خیر امتو آخر حبث للناس
 الایہ اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ علماء امتی کا بنیادی اثر
 بہر حال مفہوم اس آیت کریمہ اور حدیث شریف کا مل تمام فضائل
 اور کمالات کو ہے اور ذات پاک اوس درجے ہاکی بھی افضل
 اور اکمل ہے اور جو کمالات اور فضائل کہ درگاہ الہی سے آج حضرت
 کو عنایت ہوئی کسی اور نبی کو میسر نہ ہوئی پس بیشک اوشبہ وہی
 ہے میں مراتب اور درجات میں تمام انبیاء اور مرسلین علیہم
 السلام سے اور اشرف اور افضل میں سائر مخلوقین سے اور شہ
 شاعت میں کہ بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے دیکھو تم کہ روز
 شکر کو ہی سبحانہ تعالیٰ اپنے رسول کریم کو کیا کیا درجات اور
 مراتب عنایت فرماوے گا حیووت تمام خلایق ہول قیامت
 سے ماخراوے گی اور کمال شدت رنج و غم سے آرزو کرے گی
 کہ اللہ کے پاس کیسکو شفیع اپنا مقرر کریں تا وہ درگاہ الہی میں شفاعت
 جاری کرے اور امن کا مہلناک سے آرام دیوے اور اس
 رنج و غم سے چوڑا دے میں سب خلایق آدے گی آدم علیہ السلام
 کے پاس اور عرض کرے گی اے آدم تو باپ سب آدمیوں کا
 ہی پیدا کیا تجھ کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے اور جگہ و مکان
 ہی بہت میں اور تجھ کو اپنی فرشتوں سے سجدہ کروایا اور ہر چیز کا نام تجھ کو سکھایا
 اب ہماری شفاعت اپنی رب کے پاس کرتا ہیں اس غم سے

۴۷
 فیض
 اور ادب
 اس کے
 بہرہ منی
 کے ہیں

آرام دیو سے اور اس سمیت بھرے مکان سے
نکلے تیس فراوین گئے آدم علیہ السلام کہ عجیبوہ مرتبہ
کمان جو تم گمان کرتے ہو تمہاری شفاعت کے لیے
جیات کروں اور فراوین گئے کہ میں ڈرتا ہوں اوسس
خطا جو کیوں کہایا اور پیرو کی نافرمانی کی گڑھا تو تم نے علیہ السلام کو اس
سب پیغمبروں کا ہے پس آپ کے سب اہل مشرف علیہ السلام کے
پاس تب نوح علیہ السلام فراوینگر کہ میں شفاعت کے لائق نہیں ہوں
ہیسا کہ تم سمجھتے ہو اور میں اپنی تقصیر سے شرمندہ ہوں کہ جونا ہوسے
اقدس سے اپنے بیٹے کی نجات مانگی تھی گریاؤ تم ابراہیم خلیل اثر
علیہ السلام کے پاس کہ وہ اقدس کا بڑا دوست ہے تب آدم علیہ السلام
خلیق خلیل الرحمن علیہ السلام کے نزدیک پس فراوین گئے ابراہیم
علیہ السلام کہ مجھے اس بات کی توقع نہ کہ میں لائق اس مرتبہ کے
منین ہوں جو اقدس سے التجا کر کے نکلو بچاؤں اور شفاعت تمہارا
کروں کیونکہ میں نے اپنی عمر میں تین بار جو نہ بولا ہے سو
بروم اوس سے پشیمان رہتا ہوں اسے مسلمانوں سے متنبہ
باتیں حقیقت میں جو نہ نہ تھیں لیکن غاہر میں جو نہ معلوم
ہوتی ہیں ایک بات یہ تھی کہ جب کافروں نے آپ کو عید کے
دن اپنے سایہ جنگل کے جانے کے لیے بولا یا فرمایا کہ طبیعت میری
ناورست ہے سچ ہے کہ کسی ہنسان کی طبیعت سب وقت میں

برابر رہیں رہتی ہے دو سہری یہ بات کہ جب چوٹے بتوں کو
 توڑ کر بڑے بت کے کاغذ بنے پر بزرگھ دیا اور کافرون نے جب
 اگر پوچھا کہ یہ کام کسے کیا فرمایا کہ بڑے نے کیا چوٹ کا تم چوٹوں سے
 پوچھو شاید وہ کہیں گے یہ بھی سچ تھا کہ بزرگی کی راہ سے ابراہیم
 سے بڑے تھے قیسری بات یہ کہ اپنی بی بی کو جو چچا کی بیٹی
 تھی بادشاہ مصر کے ظلم سے بچانے کے لیے بہن بولی تھی سو یہ ہی
 کہ جو نہ نہ تھا کہ چچا کی بیٹی کو بہن بولنا درست ہے القصد حضرت
 ابراہیمؑ ایسے حذر کرنے فرمایا کہ جاؤ تم سوتے کے پاس جو اشد
 اور بزرگی دی ہے اور اس پر توریہ مارل کی ہے اور اس سے
 کلام کیا ہے اور اپنا بہت مقرب بنایا تب سے علیہ السلام
 کے پاس آؤ گے اور در درج اپنا سب کہیں گے وہ فرماؤ گے مجھ کو
 یہ طاقت کہاں جو تم کو بچاؤں اور اس قید ٹھسے چوڑاؤں یہ فقط
 کہاں تھا ایسے میں اپنی خطا سے شرمندہ ہوں کہ جو قطعی کو ایک
 قرب کے سے مار ڈالا تھا تم جاؤ حضرت علیؑ علیہ السلام کے
 پاس کہ وہ شہدہ خاص اور رسول اور کے ہیں اور وہ ایک روح
 اور کلمہ اللہ کا ہے کہ بن باپ کا اونکو پیدا کیا تب سب آویں گے
 علیہ السلام کے رو برو وہ فرماؤ گے مجھے یہ ہدایت رکھو یہ
 کام مجھے نہو گا مگر یہ رتبہ خاتم النبیین کا ہے اونکے پاس جاؤ کہ
 وہ اشد کے ایسے خاص شہدہ ہیں جو اونکے اس کے پچھلے سب گناہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ میں نے اپنے پیغمبر کے پاس سے سنا کہ تم میری شفاعت کرو تا میں روزگار بنوں اور اس میں ہول محشر سے نجات دیوے حضرت فرمادیں کہ جیسے یہ کام میرا ہے میں وہ حضرت درگاہ رب العزت میں ادا طلب اولیٰ محبوب حکم جادیتے اور یاد دیکھو سجدہ کریں گے اور جب کہ اللہ چاہے گا وہ سجدے میں رہیں گے بعد ازاں رب العزت کا اسیے محمد اور شاوخوا سہرا پانا اور کہہ کر کہنا ہے کہ وہ سنا گیا اور منظور ہو گیا اور سبکی پا ہو اور سبکی شفاعت کو کہ وہ مشک قبول ہووے گی اور جو کہ مانگو تو وہ سب تم کو دیا جائے گا پس ہر روز عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے سے سر اٹھا کر اپنے پیغمبر کی شاناز دیکھنے اور کہیں گے آیات یہ ترے بندے میں ہے رب کریم + ہول محشر سے نجات یہی مقیم + تو سچا و کاج آیت سے امنیں + اور اس ہول قیامت سے امنیں + تجھ سوا کس سے کروں میں التجا + رحم کر تو رحم اسے میرے خدا + ہے مجھے امید اس درگاہ سے + تجھ سے خاطر رسول اللہ سے + پس جس سبب سے قضاے محل علامہ ایک گروہ گنہگاروں سے معین کر کے فرمادے گا کہ انکی شفاعت کر پس وہ شفیع اللہ نبی حضور پروردگار عالم سے پاسیرا کر اس گروہ کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے گا ہر دوسری بار حضور رب العزت میں جا کر سجدہ کرے گا اور اس طرح

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ میں نے اپنے پیغمبر کے پاس سے سنا کہ تم میری شفاعت کرو تا میں روزگار بنوں اور اس میں ہول محشر سے نجات دیوے حضرت فرمادیں کہ جیسے یہ کام میرا ہے میں وہ حضرت درگاہ رب العزت میں ادا طلب اولیٰ محبوب حکم جادیتے اور یاد دیکھو سجدہ کریں گے اور جب کہ اللہ چاہے گا وہ سجدے میں رہیں گے بعد ازاں رب العزت کا اسیے محمد اور شاوخوا سہرا پانا اور کہہ کر کہنا ہے کہ وہ سنا گیا اور منظور ہو گیا اور سبکی پا ہو اور سبکی شفاعت کو کہ وہ مشک قبول ہووے گی اور جو کہ مانگو تو وہ سب تم کو دیا جائے گا پس ہر روز عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے سے سر اٹھا کر اپنے پیغمبر کی شاناز دیکھنے اور کہیں گے آیات یہ ترے بندے میں ہے رب کریم + ہول محشر سے نجات یہی مقیم + تو سچا و کاج آیت سے امنیں + اور اس ہول قیامت سے امنیں + تجھ سوا کس سے کروں میں التجا + رحم کر تو رحم اسے میرے خدا + ہے مجھے امید اس درگاہ سے + تجھ سے خاطر رسول اللہ سے + پس جس سبب سے قضاے محل علامہ ایک گروہ گنہگاروں سے معین کر کے فرمادے گا کہ انکی شفاعت کر پس وہ شفیع اللہ نبی حضور پروردگار عالم سے پاسیرا کر اس گروہ کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے گا ہر دوسری بار حضور رب العزت میں جا کر سجدہ کرے گا اور اس طرح

بار بار اور ہر بار میں گروہ گروہ کی شفاعت کر کے بہشت میں داخل
 کرینگے یہاں تک کہ باقی نہ رہے گا کوئی اہل ایمان سے دوزخ میں مگر
 دے لوگ کہ بے ایمان مرے اور ہمیشہ جہنمی ہیں بعد اس بیان تک
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ پڑھی عَسَىٰ اَنْ يَّتُوبَ
 عَلَيْكُمْ مَقَامًا مَّخْصُودًا اور فرمایا یہ وہی مقام ہے کہ جس کا تمہارے
 بے تمہارے بنی سے وعدہ فرمایا ہے الصلوٰۃ والسلام
 علیک یا رسول اللہ یہ بیان تھا اون فضائل اور کمالات
 کا کہ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثبوت کو پہنچا اب اہل کتب
 و کتاب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتب سماویہ سابقہ
 میں اور تعظیم اور تکریم آپ کی اور اخبار حضرت ائمہ رسالت کی اور ذکر
 امت موعودہ کا اونہیں کتابوں میں اور اقرار کرنا علماء اہل کتاب
 کا اوس سے پس جانو تم اسے اہل مجلس کہ ذکر شریف اوس جناب
 پاک کا کتب سابقہ میں بہت سے جہاں کہ حق سبحانہ تعالیٰ اوس سے
 فرمادیتا ہے کہ الَّذِیْنَ یُطِيعُوْنَ الرَّسُوْلَ الْاَمْرَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَہُمْ
 عِنْدَہُمْ فِی الْبُحُوْرِ وَالْاَنْجِلِیْنَ یَاْمُرُہُمْ بِالْعُرْفِ وَیَنْہَاہُمْ عَنِ الْاِثْمِ الْاٰیۃ
 اور اکثر مجالس اور اوقات انبیاء سلف کی مصروف تھی چہ بہ کہ
 محبوب ترین عند اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
 یہ آیت کریمہ بہت بڑی دلیل ہے اوپر صدق حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے کہ خبر دیتی ہے کتابت احوال اور صفات حضرت

وہی کتب سابقہ
 میں اور تعظیم
 اور تکریم آپ کی
 اور اخبار حضرت
 ائمہ رسالت کی
 اور ذکر امت
 موعودہ کا

صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم سے توریث اور انجیل میں آدوہیہ مذکور ہے
 یہود اور نصاریٰ کو کہ اگر یہ مطابق واقع ہو تو موجب لغت اور تکذیب
 کا ہوتا اور یہ جان لے والا اور دانا تر ساتھ احوال حضرت علیؑ علیہ
 وآلہ وسلم کے اور صدق نبوت آپؐ کے کوئی زیادہ یہود اور نصاریٰ
 سے نہ تھا اس واسطے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں ان اوصاف
 حمیدہ اور ثنائی پسندیدہ حضرت کی دیکھی تھی اور مدینہ میں پھر
 اور ان سادات ملازمت کی اور دیکھنے ملاقات نمود حضرت کے
 سکونت کی تھی اور ہمیشہ منتظر طلوع کو کرب و دولت پھر آخر الزمان کے
 رستے تھے اور آبا اجداد ان کے وقت مرینے لڑکوں کو جو مسیح
 لکھ کر دے جاتے تھے کہ سلام ہمارا حضرت کو پہنچانا اور عرض کرنا کہ
 جسے آپ ہی کے اشتیاق میں جان دی اور یہ امر کہ آپ کی رسالت
 کے اس علم سے گئی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے الذین آمینا بہم الکتاب
 غیر ذلک لکن یغیرون انباءہم یعنی پہچانتے ہیں حضرت علیؑ علیہ
 وآلہ وسلم کو کفار دجیالہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو کہ پہچان لیں
 اور شہودی ہے خلاف قیافہ اپنے آبا اجداد کے کہ وہ سامعی
 اور اخباری ہے لیکن بعد طور اوس نور کے اپنی شقاوت اذلی
 سے اندر ہمداد و ہمداد کے دیدہ و دستہ حق کو چننا یا انحراف
 اور تبیل اپنی کتاب کی کی اور طمع دنیا اور حب ریاست میں
 اسفل سافلین کو گئی اور باوجود اس تحریف کے دلائل نبوت

الترک کل است بقط ولا ملک ولا سلطان ولا صاحب فی الامم و ان ولا حرج ہے
 بالشیعہ الشیعہ لکن یعقود و یغیر و یکن فی شیعہ اسد سے لیتے ہیں اللہ اعلم
 بان یقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله من قبل ان یسألوا عن الاما و ان لا
 علقا لے اسے بنی یحییٰ سے بچا ہے بحکومت امامت بر او بنی امیہ
 اور مکتبہ اور ہماک اور نجات میں اور شہادت دے والے اور
 کو ثواب اور نما سے جنت سے اور وہ اسے والا گندگاروں کو
 و عقاب و دوزخ سے اور پشت پناہ ایشین یعنی عرب کا کہ اکثر
 لوگ خط کتابت نہیں جانتے تھے اور توندہ غامس میرا ہے کہ اس
 صفت میں کوئی تیرا شریک نہیں اور یہ جانتا ہوں اسے عرب سے
 غلائق کے جن لوہن سے تمام رکبا میں سے تیرا بیکل کہ تمام
 کام اپنے تو نے مجھ پر چھوڑ دیے تھیں ہے تو درشت و محنت
 دل اور بیکار نے والا نہیں ہے تو بازاروں میں کہ یہ عادت آبادوں
 اور غافلوں کی ہے اور بدلا نہیں دیا ہے تو بد کا ساتھ دے گی
 بلکہ صاف کرتا ہے اور بچتا ہے اور سرگزشت اور عادت کا حکم اسد سے
 دنا ہے جب تک سپہ ہانکرے گا ذات تیری سے دین کی کوہا
 کہنے کلہ لا اله الا الله محمد رسول الله کے احسانات تو عید اور روزِ راز
 شرک کے پس کٹل جاوے گی اور کلہ کی برکت سے اکسیر یعنی
 کہ نہیں دیکھتی ہیں اور اس کو اور کان بہر سے کہیں سے ہیں
 سخن حق کو اور دل پر سفیدہ پردوں میں کہ نہیں سمجھتے ہیں اور

دریافت نہیں کرتے ہیں حقیقت حال کو اور روایت کتب اجماع
 میں بعد نقل اس عبارت کے یہ مضمون زیادہ سب سے کورہ رسول
 کریمؐ سے لگا اور جو شہ نہ ہوئے گا پیدا کروں گا میں اس کو بہت اچھی
 صورت کا اور دنگا میں اس کو خلق عظیم اور دانو کا طمانیت اور
 آرام دل کو لباس اور سکا اور تقوسے اور پیر گاری کو نمیر اور اس کا
 اور دانائی کو عقل اور سکی اور صدق اور وفا کو خلقت اور سکی اور
 عفو اور مغفرت کو خلق اور سکا اور مدد اور انصاف کو سیرت
 اور سکی اور سخن حق کو شریعت اور سکی اور ہدایت کو امام اور سکا
 اور اسلام کو ملت اور سکی اور احمد نام اور سکا راہ رست و کما ونگا
 اور عیون کو اس کے سبب سے پیدا کر اسی کے اور دانو کروں گا
 میں لوگوں کو بعد نادانی کے اس کے وسیلہ سے اور بلند کروں گا
 میں آوازہ اور سکا بعد گناہی کے اور بہت کروں گا میں لوگوں
 کو بعد کم ہو جانے کے اس کے عہد نبوت میں اور غنی کروں گا میں
 سب کو بعد فاقہ کشی اور فقر کے اور الفت دوں گا میں اس
 رسول کی سبب کی دلوں میں اور گردانو نگا میں امت اور سکی کو
 بہترین سب امتوں سے اور مروی سے عہد انبیا میں عباس
 رضی اللہ عنہما سے کہ پوچھا میں نے کہا ہمارے گیس طرح
 پاتے ہو تم صفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو
 میں کہا کہ اجماع نے تو ریت میں یہ لکھا ہے محمد بن عبد اللہ

اور اجماع اجماع اور علم و دان صفت ہی کی امت محمدیہ سلم و نور ہے

متبرنی صحیح تواتر بخیر و محابہ و لایزال لافط و لاسحابک بالانوار
 و لایخبر سے بارشیدہ استیلا و لکین تقی و کفر اور اس روایت میں
 برج اور حنا است جو موسیٰ ہی ہے ترجمہ او سکا یہ ہے
 کہ کہا کعب احبار نے فرماتا ہے اندر قاسم کہ امت او کی شجہ
 غم میں شکر گزار ہو دے گی اور تکیہ کرے گی ہر بلند می پر اور محمد
 کو گویا ہر سستی میں محافظت کرے گی اوقات نماز کو اور ادا کرے
 اور سکی وقت پر احاطہ اور نصف ساق تک تہ بند باندھے گی
 اور اطراف احضا پر اپنے وضو کرے گی اور موزن او میں
 کے در بیان انسان اور زمین کے بلند می پر چاکرین گے اور وہ
 روکی نہاں اور قتال میں کیاں جو دین گی اور تمام رات شل ادا
 زینور کے ذکر اور شانعل یاد آئی میں پرچ گے اور مردی سبے ابو
 رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 جب اتریں تو ریت موسیٰ علیہ السلام پر پڑا او سکو موسیٰ علیہ السلام
 نے اور پائے او میں ذکر میر سے امت کے تبر عرض کیا تھی
 علیہ السلام نے کہ خداوند پاتا ہوں میں ابن اوراق میں ایک
 امت کو کہ آخر ہے پیدا ہوئے میں اور سابق سب فضل اور زہد
 میں قبول شفاعت کیا دے گی او کے واسطے اور ہے گا
 پالی او کی دعا سے اور کتاب او کی ادب کے سینے میں ہوگی
 لینے دے حافظ قرآن جو دین گے اور گماٹیں گے لوگ

اوس ہست کے مال غنیمت اور صدقات کو کہ کسی است کو گناہ اور کما
 درست نہیں ہے اور جب تک گناہ نکریں اوسکے نامہ اعمال میں لکھا
 بخاؤسے اور ارادہ اور قصد گناہ سے مواخذہ اور نہ ہوگا بدست
 ایک بدی کے ایکسی بدی لکھی جاوے گی اور عوض ایک نیکی کے
 دس نیکیاں دی جاویں گی اور دیا جاوے گا اوکو علم اولین اور
 آخرین کا اور یارین گے وے دجال کو اور بعض روایات میں
 آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوراق تورات سے قریب
 ستر صفت است بنی آخر الزمان کی کرکین اور کما خداوند اتو
 یہ است میری کر حکم ہوا اسے موسیٰ کس طرح یہ است تیری کرکین
 کہ یہ است حبیب میرے احمد کی ہے جب موسیٰ علیہ السلام نے
 یہ عرض کیا یا رب مجھ کو امت احمد سے کر جب موسیٰ علیہ السلام نے
 یہ دعائے کی تب حق عزوجل نے اوکو دو خلعتیں مرحمت کیں ایک
 رسالت کی دوسری کلیمی کی اور فرمایا یا موسیٰ اتی ثم یفیک کے انکار
 یہ سلائے ویکلامی بنی نائیک وکن من لک کرکین پس عزوجل کیا
 موسیٰ علیہ السلام نے کہ خداوند اراضی ہوا میں اس تیرے جان
 کہ مجھ پر کیا تو نے اور انجیل میں ذکر شریف حضرت سلیمان
 علیہ وآلہ وسلم کا اسطور پر ہے ذکر کیا ہے ابن خیرل نے کہ
 تو خدا ایک شخص اصحاب عیسیٰ علیہ السلام سے تھا اوسنے اپنے
 انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا مسیح علیہ السلام

اور کما خداوند اتو
 یہ است میری کر حکم ہوا
 اسے موسیٰ کس طرح
 یہ است تیری کرکین
 کہ یہ است حبیب میرے
 احمد کی ہے جب موسیٰ
 علیہ السلام نے
 یہ عرض کیا یا رب
 مجھ کو امت احمد سے
 کر جب موسیٰ علیہ
 السلام نے
 یہ دعائے کی تب حق
 عزوجل نے اوکو دو
 خلعتیں مرحمت کیں
 ایک رسالت کی
 دوسری کلیمی کی
 اور فرمایا یا موسیٰ
 اتی ثم یفیک کے
 انکار یہ سلائے
 ویکلامی بنی
 نائیک وکن من لک
 کرکین پس عزوجل
 کیا موسیٰ علیہ
 السلام نے کہ خدا
 وند اراضی ہوا
 میں اس تیرے جان
 کہ مجھ پر کیا تو
 نے اور انجیل میں
 ذکر شریف حضرت
 سلیمان علیہ
 وآلہ وسلم کا
 اسطور پر ہے
 ذکر کیا ہے
 ابن خیرل نے کہ
 تو خدا ایک
 شخص اصحاب
 عیسیٰ علیہ
 السلام سے تھا
 اوسنے اپنے
 انجیل میں
 عیسیٰ علیہ
 السلام سے
 نقل کیا ہے
 کہ فرمایا
 مسیح علیہ
 السلام

نے تین مانگوں پر مانتا ہے کہ وہ دوسرے کے لیے دیکھ کر
 مار قلیطہ دوسرا کہہ دیتے ہیں وہ تھارے بابت اور تعلیم کر کے لکھ کر
 اور وہ شخص منع کرتے ہیں اور فرمایا مسیح علیہ السلام نے جو تین مانگوں پر
 ہوں اور آتا ہے بعد میرے قلیطہ لے کر وہ کہے گا تمہارے لیے
 اسرار الہی کو اور نصیر دیکھا ہر چیز کو اور گواہی دیوے گا میرے لیے
 میا کہ میں گواہی دیتا ہوں اور اس کے لیے اور میں لانا ہوں میرے
 لیے امثال اور وہ لادے گا تمہارے واسطے تاویل اور اس کی
 اور مراد تاویل سے قرآن مجید ہے کہ محفل ہے بہت تاویلات اور
 سنانی کو خیالات اور کتب سہاویہ کے کہ اوہیں گنجائش اس کی
 نہیں اور قلیطہ کو اگر تمام اہل دنیا چاہیں نہیں دے سکتے ہیں
 اگر تجھ کو تم دوست رکھتے ہو اور میری نبوت کو مانتے ہو تو تم
 کی میت کو چاہا کر کیا اور یہ نصیح ہے میرے علیہ السلام ہے کہ
 حق سبحانہ تعالیٰ بھیجے گا تمہارے پاس ایک شخص کو کہ تمام مقام
 میرے علیہ السلام کے جو دیکھا ہو سچا ہے احکام الہی اور ریاست
 خلق میں اور میری شریعت اور اس کی تابعدار رہو باقی اور جو وہ
 اس صفات سے کوئی نہیں مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور قلیطہ نعمت سرطانی میں یعنی رسول کے سچے اور اہل کتاب
 اپنے اہمال میں غلطیاں کی بول کر اس لئے کہ طرفہ اندیشہ
 کے کرتے ہیں اس واسطے کہ رندہ تغیر کی جیسے شاگرد و استاد

انصاری اپنے عطاء دین کو آباد و عاینہ کر کے خطاب کرتے ہیں
 اور انجیل میں آیا ہے کہ فرمایا مسیح علیہ السلام نے نہ آوے گا
 فارقیط جب تک میں نہ جاؤں گا اور جب آؤں گا فارقیط زجر
 اور توجیح کر گیا بلکہ کو کتمان حق اور خطا کوئی اونکی پر اور
 وہ اپنی طرف سے کچھ بات نہ کر گیا بلکہ جو اللہ کی طرف سے
 لئے گا وہی کہیگا اور خبر دیو گیا اون باتوں سے کہ ہونیوالی ہیں اور وہ عطاء
 میری بزرگی اور عظمت شان بیان کر گیا اور میری ثنا اور نعمت فرمایا
 اور رب یہ منات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں کہ مسیح
 علیہ السلام نے اونکی خبر دی ورنہ سو اے آپ کی ذات پاک کے
 اور کون شخص تھا کہ جس نے علماء بنی اسرائیل کو کتمان حق اور
 تحریف علم پڑاؤں کی جگہ سے اور بچے دین کو بہشتن قلیل زجر
 اور توجیح کی ہوا اور امور ہونے والے سے خبر دی ہوا اور عظمت
 شان اور بزرگی عیسیٰ علیہ السلام کی ایسی کہیں سو محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے بیان کی کہ اونکو رسول کہا اور اونکو اور اونکی ماکومت
 نامی کہ امت اونکی طرف نسبت کرتی تھی پاک کیا اور انجیل میں
 مذکور ہے کہ وحی کی حق تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر کہ تعقدیق
 کرو محمد کی اور ایمان اوسکا لا اور کہتی تھی امت سے کہ جب
 یاقین زمانہ اور سکی بعثت کا تھا بیان اوسکا لا دین آئے یہ تہلیل
 اگر محمد نہ ہوتا آدم اور ہشت اور وزخ کو نہ پیدا کرتا میں آؤں مجھے بیش

بتایا میں نے وہ مضطر اور بے قرار ہوا تب الہام میں آوے گا اللہ تعالیٰ
 میرے رسول کے مرتبہ وہ ساکن ہوا اور یہی ہے وہ کامل غنیۃ العزیز
 بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جبہ جاوید و طہران
 واسطے نماز متا بہرکت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے آیا اور اسلام لایا کہا اوسنے قسم ہے اوس خدا کی جیسے کہ گویا
 بعوث فرمایا یقین پانا ہوں میں روح اوشا بعثتہ کی انھیں میں کہ
 سپر قبول لینے میں علیہم السلام نے خبر دی ہے اور یہی ہے اپنی کتاب
 میں بروایت امام ربیع کے ہاشم بن العاص رضی اللہ عنہ سے
 نقل کیا ہے کہ بھیجا گیا میں اور وہ یہ کہلی پاس ہرقل بادشاہ روم
 کے واسطے دعوت اسلام کے راوی اوس مجلس کا سب بالحق
 کر کے کہتا ہے کہ بلایا بکو ہرقل سنہ ایک رات اپنے پاس جیت گیا
 میں نکالا ایک جلاصندوق زناخوہ دارا و سپین چوہے چوہے
 خانے تھے اور ہر خانے کا ایک دروازہ مقلد برآوی کشا کہ
 پس کہو لا اوسنے ایک دروازے کو اور نکالا اوس میں سے ایک
 نکلا حریر کا سیاہ رنگ اوسکو بھیجا یا اوسہیں ایک تصویر کھینچ لی تھی
 فرجہم دراز گردن گیسو بنے جو سے بہترین خلق خنہ کی گواہی
 مجھے کہ بھیجاستے ہو تم اس صورت کو کہا میں نے نہیں کہا یہ تصویر
 آدم علیہ السلام کی ہے لہذا ان کو لا دو تمرا خانہ اور نکالا اوس
 سے ایک کراحریر سیاہ رنگ اوسہیں ایک تصویر کھینچ لی تھی

بیماری سرگرداں رہی بہت اچھی صورت کہا اس تصویر کو پوچھتا ہے
 تم کہا میں نے نہیں کہا یہ تصویر فوج علیہ السلام کی ہے بعد ازاں
 اس طرح ایک تصویر اور نکالی سپید رو سیاہ موخہ ایک قسم گویا بعینہ صورت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی کہا، صورت کو پوچھا تو ہم کہا میں نے یہ صورت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور دیکھا کہ اس تصویر کو رہا میں نے برقل و انوار تقسیم کر دیا
 اور پریشانی کیا اور کہا کیا یہ صورت اسی شخص کی ہے کہا میں نے ان تو فرما تو یہ
 کہ کیا دیکھا گویا اسی شخص کو دیکھا پس برقل نے خوب دیر تک اس
 تصویر کو دیکھا اور کہا واسطیہ بنی آخر الزمان ہے مگر عیسیٰ کی سب سے
 ما معلوم کروں میں جو کہ کہہ کر معلوم ہے اور اس صندوق میں اور
 بھی تقدیریں پیغمبروں کی ہیں موسیٰ اور عیسیٰ اور سلیمان وغیرہ
 علیہم السلام سے پوچھا میں نے کہہ سنئے یہ تصاویر کہاں سے پائیں
 برقل نے کہا کہ آدم علیہم السلام نے جناب باری میں دعا کی کہ
 اے الہی دیکھا تو صورتیں انبیاء کی اولاد میری سے پس حق تعالیٰ نے
 اس کے دیکھنے کو یہ تصویریں بھیجیں وہ خزانہ آدم علیہم السلام
 میں رہتی رہیں تہ زمین بعد از ان اس کو کندہ و انقرض
 تو زمین سے نکال کر دنیاں پیغمبر کے سپرد کیں تب سے وہ سب
 خزانہ میں ہیں اور ذکر شریف اس جناب انور صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم کا زبور میں اس طرح ہے کہ مرموز چاہے کیوں میں آیا ہے
 کہ حق تعالیٰ پیغمبر آخر الزمان سے خطاب کر کے فرماتا ہے

کہ حق تعالیٰ
 پیغمبر آخر الزمان
 سے خطاب کر کے
 فرماتا ہے

[illegible]

تاج احکام سابق کے نسخے اور وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نیر و شمس خلیق کو راہ حق پر لا دین گے اور کفر سے پہرہ کر دین
 اسلام پر قائم کرینگے اور زبور میں آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ
 السلام نے جناب کبریا میں دعا کی کہ یا رب بھیج تو پیدا کرنے والا
 طریق کا تا لوگ جانیں کہ مسیح بشر ہے ابن آدم نہیں ہے اور
 یہ انبیا خاں مسیح علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 پیش از وجود ان کے سنے اور مقصود داؤد علیہ السلام کا یہ ہے
 کہ خداوند امجد کو بھیج تا لوگوں کو گمراہ کرے کہ مسیح منبر بشر ہے
 ابن آدم نہیں ہے اور جانا تھا داؤد علیہ السلام نے کہ لوگ
 حق مسیح میں دعویٰ الوہیت کا کرینگے اس واسطے یہ دعا مانگی اور
 آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے مناقب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اور ان کی امت کے ذکر کیے اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ
 نے انکو برگزیدہ کیا ساتھ صدق اور ثبات کے قول اور فعل
 میں اور برگزیدہ کیا امت انکی کو اور وہی انکو فتح مندی اور
 اور دمی انکی امت کو کرامت اور بزرگی کہ مسیح کریں گے
 تمام شب اور تکبیر کہیں گے باواز بلند اور ہاتھوں میں اون
 بلوارین ہو دین گی کہ مارینگے اون لوگوں کو جو عبادت خدا کی ہنر
 کرینگے اور ایک مرموز میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ طاہر بر نے والا
 ہے صیہون یعنی مکہ سے تاج مرصع محمود اور ہار مانج مسیح سے

حضرت داؤد علیہ السلام کو بھیج تا لوگوں کو گمراہ کرے کہ مسیح منبر بشر ہے ابن آدم نہیں ہے اور جانا تھا داؤد علیہ السلام نے کہ لوگ حق مسیح میں دعویٰ الوہیت کا کرینگے اس واسطے یہ دعا مانگی اور آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے مناقب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کے ذکر کیے اور فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے انکو برگزیدہ کیا ساتھ صدق اور ثبات کے قول اور فعل میں اور برگزیدہ کیا امت انکی کو اور وہی انکو فتح مندی اور اور دمی انکی امت کو کرامت اور بزرگی کہ مسیح کریں گے تمام شب اور تکبیر کہیں گے باواز بلند اور ہاتھوں میں اون بلوارین ہو دین گی کہ مارینگے اون لوگوں کو جو عبادت خدا کی ہنر کرینگے اور ایک مرموز میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ طاہر بر نے والا ہے صیہون یعنی مکہ سے تاج مرصع محمود اور ہار مانج مسیح سے

ریاست اور امامت ہے اور مراد محمود سے ذات پاک محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک میرزا میں لکھا ہے کہ وہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک ہوشیہ تمام روزین کے اور
 بخشش کرینگے دبا اور انہار سے انقطاع زمین تک بکریاں
 اور شیخین کے اہل جزائر ویر واد کے دوزانو ہو کر اور پائین
 دشمن اور غلی قاک کو زبان سے اور آوین گے پاس وین کے
 سلاطین خواص اور رتقا اپنے لکرا و سجدہ کرتے گے اور یہ
 اور پر زمین اطاعت کے کہیں گے اور عجز اور انکسار اور ہنگامے
 رو جو کرینگے اور وہ حضرت مظلوموں کی فریاد دہی کرینگے اور یہ
 ضعف کی بدد فرما دین گے اور یزبا اور یسا کہین پر مہربانی اور رحم
 کرینگے اور جیسا کہ توریت اور انجیل اور زبور میں ذکر صحاحیہ
 اوس مخربنی آدم کا ہے ہی طرح پر صحت اور انبیاء علیہم السلام
 میں مسطور اور مذکور ہے جاتو تم اسے اہل مجلس کہ صحیفہ اول الانبیاء
 آدم علیہ السلام سے یون نفل کیا ہے کہ پروردگار تعالیٰ نے
 وحی بھی آدم علیہ السلام کو کہ میں مالک اور صاحب کل کائناتوں اور
 اہل کہ میرے سب پر دسی ہیں اور زائران اوس کے کہ دو روز
 سے آوین گے سب میرے مہمان ہیں اور میرے ساتھ حمایت
 اور حفظ اور رہایت میں ہیں مگر وہ گمراہ گمراہ ہیں اور میں گمراہوں
 آسمان اور زمین سے کہ آوین گے اوس گمراہ کی طرف پیشانی پر

یہ صحیفہ
 پہلا ہے

غبار کو دیکھ کر اور لیکھ کتے ہوئے کا وز پلندہ اور آٹھ واکھوں سے
 جازی اور جو اوس گھر کی زیارت کو آوسنے کا اور مقصود اوس
 زائر کا تھا اوسے زیارت خانہ کعبہ اور پیری رضا کے کچھ اور نگو کا
 لیں گونا اوسنے پیری زیارت کی اور وہ مہمان میرا ہوا ستر اور
 اور لائق میرے کرم کے یہ ہے کہ اوسکو معزز اور کرم کرو دین
 اور محروم و چوڑون میں اور کارخانہ اور انتظام اوس گھر کا اوس
 پیغمبر کو اولاد تیرے سپرد کروں گا کہ نام اونکا ابراہیم ہو گا وہ
 تو اعدا اوس گھر کو بلند کرے گا اور اپنے ہاتھ سے عمارت اوسکی
 بناوے گا اور ایک چشمہ زرم کا اوسکے لیے لکھاون گا میں اور
 حل اور حرمت اوس گھر کی اوسکے میراث میں دینگا میں اور
 مشاعر اور مذاک اوس گھر کے اوس کے ہاتھ سے آشکارا کرے گا
 میں بعد اوسکے ہر قرن کے آدمی اوس گھر کو آباد کرے گا
 اور قصد اوسکی زیارت کا اطراف اور جانب سے کریں گے
 تا موت اوس پیغمبر تک بیٹوں تیری سے ہو سنے گی کہ نام اونکا
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گا اور وہ خاتم پیغمبران ہو گا
 اور انکو ساکنان اور زائران اور اہل یان اور حاجیان اور قیام
 اوس گھر سے کروں گا جو کوئی مجھے ڈھونڈے یا سہیے کہ چلو اوس
 جماعت میں تلاش کرے کہ پریشان ہو بخبار آلود اور وفا کرنے
 والے اپنے نذر کے اور رجوع لانے والے طرف اپنے پروردگار

ہودین اور صحت حضرت ابراہیم علیہ السلام من لکھا ہے کہ اے
ابراہیم عاتری تیرے درندہ آمیل کی شان میں قبول کی میں نے
اور اوپر اور اسکی اولاد پر برکات بھیجی تھیں اور اس سے
ایک لڑکا پیدا کرونگا مسلم اور مکرم کہ نام اوسکا محمد ہوگا اور جوہ
بنی مرسل اور برگزیدہ بارگاہِ وحدیت ہووے گا اودامت اوسکی
بہترین ب استون سے ہوگی اور کتاب حقیقہ چہنبر
سے کہ ہر مصر وانیال بینیہ کے تھے منقول ہے کہ اوس

کتاب میں لکھا تھا کہ جاو اشد مع النین و تقدیس من بیال کما مان
و استکات الارض من تمید احمد و قدسیہ ملک الارض و کتاب الام
تغنی اوسکے یہ ہیں کہ آیا اللہ ساتھ برکت اور بزرگی کے پہاڑ
قاران سے اور ہر گئی تمام روے زمین حمد کرنے اور پاکی پونے
احمد سے اور وہ مالک ہے روے زمین اور ب ہتون کا اور

اسی کتاب میں آیا ہے لقد انکشف السماء من بہا کہ مجید و ملک
الارض من حمد یعنی چہ تحقیق کھل گئے آسمان حمد علی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی روشنی سے اور ہر گئی زمین اوسکی
حمد سے اور اوسکی کتاب میں مذکور ہے کہ یعنی بنو سہ
الارض و بجل جیلہ فی البھر یعنی ہوشن تہو جاوے گی
سب روے زمین انوار جمال محمد سے اور اوسکی
جامدے گروہ اوسکے دریا میں یعنی دور دور سے اوسکی زیارت

صحت حضرت ابراہیم علیہ السلام

کتاب حقیقہ چہنبر

کتاب حقیقہ چہنبر

آدمین گے اور صحیفہ حقیق علیہ سلام میں آیا ہے کہ ستغریانی
 ریشیک انرا عادی تر تو سی استقامت یا مکر یا محمد ازلو آہا جسے قریب
 ہے کہ کہینچا جادو گیا تو جی پیرا بن اپنے کے سخت کہینچے
 جانے کر کے اور خوب سیراب ہو دیکھا تیر تیرا ای محمد تیری حکم تو
 اور عبارت کنایہ ہے انتہا، مرتبہ رسالت سے اور اشارہ ہے
 طرف کمال اور تمام دین ملت کے عہد نبوت حضرت میں جیسا
 کہ کلام مجید میں آیا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُم نِعْمَتِی
 وَ رِضْوَانِی لَکُمُ الْاِسْلَامُ دِیْنًا اور وہب بن منبہ سے منقول ہے
 کہ پیرہا میں نے کتب قدیمہ میں کہ فرمایا امیر تعالیٰ نے قسم کھانا ہوں
 میں اپنے عزت اور جلال کی کہ سیحون گامین پناہ عرب پر ایک نوز
 ایسا کہ سیرا دیکھا با میں شرق اور غرب اوس سے اوچد اکرون کا
 دین اولاد اسمیل سے ایک پنیمیر غربی انہی کو کہ ایمان لا دین گے
 لوگ اوسکا بیشمار ستاروں آسمان اور روئیدگی زمین کے اور
 سب اقرار کریں گے میری ربوبیت اور اوسکی رسالت کا اور
 دین اپنے آبا و اجداد کا چور دیون گے اور اوس سے بھاگیں گے
 مری علیہ سلام نے کہا اسے پاک پروردگار میرے تو نے اوس
 پیسیر کو بزرگ رکھا فرمایا اسے مری میں انتقام لینے والا ہوں
 اوسکے دشمنوں سے دنیا اور آخرت میں اور ظاہر اور خائب کرنے
 والا ہوں اوسکی دعوت کو سب دھو توں پر اور خوار اور ذلیل کرنے

نقل از تفسیر سیدنا در کتب قدیمہ و جدیدہ

والا ہون اور سکو جو مخالف اس کی شریعت کے کرتے اور اس کی
عدل سے ترتیب دیا میں نے اور واسطے عدل اور داد کے اور سکو
پیدا کیا قسم سے منجھوا اپنے عزت اور عدل کی کہ خیال ہی دو چکا پہن
بیاتس خاطر او کے امت اور سکی کو دوزخ سے شروع کیا میں نے
دنیا کو آدم علیہ السلام سے اور تمام کروں گا میں اور سکو محمد سے
ہیں جو کوئی پاوے شرف و ملازمت اور سکا اور ایمان نہ لاوے
اور سکا اور اس کی شریعت کو قبول نہ کرے وہ شخص اشد سے سزا دیا ہے
نوروز یاد منہا اور صحت شہیا علیہ السلام میں ذکر پاک حضرت کا
کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ایک نبی کیو میں نے دوست رکھا ہے
کہ خوش ہے اس سے نفس میرا دینا بخلائی اور خوشی دہی ہے
نفس کا سے نام اور سکا احمد ہے کہ خدا اور ثناء کرتا ہے وہ میری
و سبدم تازہ تازہ و نو فیض بان کروں گا میں اور شروع اپنی
اور بیچون گا میں اور شروع اپنی پس غا ہر جو گاہ ایستون
عدل اور سکا اور بدہ بندہ حقہ مار کر نہ پس گاہ ریائی نہ دے گی
آواز اور سکی بازاروں میں روشن کرے گا انہی انگوں کو اور شہنا
کرے گا ہر سے کانون کو اور زندہ کرے گا دون مردہ کو و چکا
میں اور سکو جو کہ سیکو نیا میں نے اور اسلام اور سکا صفت اور خوب
نکجا جادے گا اور بدہ بندہ اپنی ہوا سے نفسانی کی طرف میل
نکرے گا اور ذلیل اور غوار نہ رکھگا و فیض میں کو اور قوی کرے گا

کافر ہر سکی اور بدہ بندہ ہم دینے شہنا

اپنے دوستوں کو اور وہ رکن تو اضع اور ناجزی کرنے والوں کا
 اور وہ نور خدا کا ہے کہ روشنی اوسکی کہیں کم ہوگی اور اوسکے سبب
 سے ثابت اور قائم ہووے گی حجت میری اور منقطع ہوگا اوسکے باعث
 سے ہندو سب کا اور جو کتاب کہ اوپر نازل کروں گا میں سب جن
 واپس اوسکے مطیع اور فرمانبردار ہووین گے اور ایک صحیفہ
 شعبا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے
 یا محمد میں خدا ہوں بڑا کیا میں نے تجکو از روئے قدر اور منزلت
 کے اور گردانا میں نے تجکو نور سب امتوں کا تا کہوئے آنکھیں
 اندھ ہوں کی اور نکالے اسیران نفس وہو اکو عظمت نفسانی سے
 معرفت اوس نور ایمان کے اور ایک صحیفہ شعبا میں مسمو ہے
 کہ فرمایا شعبا علیہ السلام نے حکم کیا میرے رب نے کہ اوٹھ اور
 دیکھ اور جو تجکو نظر آوے نہ مجھے کہ پس اوٹھا میں اور دیکھا
 میں نے کہ دو سو ارب ساٹھ سے چلے آتے ہیں ایک چار پونہ
 اور دوسرے کامر کب اونٹ ہے ایک دوسرے کتا ہے
 کہ بابل اور ببت اوسکے کہ تراشے ہوئے تھے نہ کے بخل
 گر پڑے اور ابن قتیبہ کہ علماء امت سے اور بیت و ائمت
 کتب سماویہ سے تھے لکھتے ہیں کہ مراد صاحب ہمارے سچ بن
 مریم علیہ السلام اور صاحب اونٹ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم ہیں کیونکہ سقوط بابل اور اوسکے ہون کا حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا اور ہمیشہ قلم مابین میں سلایں
 تھے کہ وہ سبادت بنوں کی زبان ہوا جو ہم علیہ السلام میں کرتے
 تھے اور وہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ رہے اور کتبہ بنی ہاشم
 اور کتاب شیعہ علیہ السلام میں آیا ہے کہ یہ ذکر ہے کا حق تعالیٰ
 محراب اور شہر دن کو آل قیاد کے گہروں سے اور قیاد عرب
 ہیں کیونکہ قیاد اس میں علیہ السلام کے پیشے کا نام ہے جس میں وہ
 لوگ تہیج کریں گے اور بلند یوں بہاروں کی بیک بیک بچانچے
 اور پرانند کریں گے تہیج اور تکیہ اپنی جگہ اور دریا میں اور
 دور دور سے دور کر آویں گے اپنے واسطے حج کے اور کتاب شیعہ
 علیہ السلام میں لکھا ہے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ ہے بیسی قسم
 کہائی میں نے اپنی ذات کی زمانے نوح علیہ السلام میں
 کہ فرق کروں گا اہل زمین کو عوفاً ن سے وہی قسم کہنا اہل
 میں کہ ہرگز تجھے ناراض ہوں گا اور ہرگز میں تجکو بخیروں کا نام
 مبارک اپنی اپنی حکموں سے جاتے رہیں گے اور بلندیاں شیب
 پست ہو جائیں گی مگر نیت میری تجھے ایسا دے گی اسے کہ
 آگاہ ہو تو کہ بناؤں گا میں تجکو شکر خیزوں سے اور آراستہ
 کروں گا میں تجکو خواہر سے اور مرصع کروں گا میں چیت تیرا
 مریوں سے اور ڈوانے تیرے زمرے سے دور ہوگا تو
 ظلم سے اور درمت ضلوع سے کیسا ہتھیار تجھ پر اثر کرنے کا

اوشہ اور روشن ہو کہ قریب آیا ہے نور اور وقار تیرا اور عظمت
 اور بزرگی تیری اور یہ بتا رت ہے طور و رخا تم البیہین صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے مکملہ اسے مسلما تو مجھلا معلوم ہوا کہ صفات
 اوس سر و قدر مخلوقات کی اور احوال اور مناقب اوس تہ کا تھا
 کی کتب متقدمہ میں بہت ہیں کہ ہرگز اوس میں شک اور شبہ کو دخل
 نہیں اور اہل کتاب کو اوس کا علم یقینی اور قطعی حاصل تھا مگر
 ازراہ عناد اور حسد اور غلبہ شقاوت کے مرتد ہو کر تحریف اور
 تبدیل کی ہے باوجود اسکے دلائل اور شواہد اوس کے ظاہر اور باہر
 ہیں آتا مناسب یہ ہے کہ جو حافظان احادیث نبوی نے چند حکایات
 اور روایات متضمن تفصیل کی لکھی ہیں اس جگہ نقل کی جاوین اگرچہ
 ذکر اوس کا ارباب کسل اور دعوت کے نزدیک موجب تعویل ہے
 مگر چونکہ صرف اوقات اس ذکر خیر میں بہتر عبادت ہزار سالہ سے
 ہے اور موجب ازدیاد علم اور یقین اربابین اور باعث ذوق
 و نشاط بحیان ستید المرسلین کا ہے اوس کو نہ چھوڑا چاہیے
 دوست کا ذکر جب قدر ہو سکے بہتر اور خوشتر ہے ہو المسک
 مگر رتہ شیخوخ و پیرستہ تم کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے
 اپنے باپ مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے کہ شہدا و احد سے
 تھی روایت کی ہے کہ آیا میں بنی عبد الاشمل کے پاس تا بیہون
 اور کچھ باتیں کر دن اور اون دنوں میں ہمارے اور یہود سے

سند حدیث صحیح و رواں علیہ السلام است از انصاری

وہ میان صلح تھی پس سنا میں نے یوشع یہودی کو کہ کتنا تھا کہ یوشع
 آیا ہے خروج ایک پیغمبر کا کہ نام اوسکا احمد ہے پھر گاموہ کہ سے
 اور یہ شہر پہنچے مدینہ ہجرت گاموہ اوسکا ہے پس آیا میں اپنی قوم میں
 بہت ہی کلام یوشع سے پس سنا میں نے ایک شخص کو اپنی قوم
 سے کہ کتنا تھا اکیلے یوشع نے یہ بات نہیں کہی ہے بلکہ تمام یہود
 مدینہ میں کہے ہیں تہذا ان کلام میں کہ جاؤں میں بنی قریظہ کے
 پاس جس جگہ میں دسے سب نام لیکر حضرت علیؑ تاتہ علیہ السلام
 وسلم کا پکارنے لگے اور زیر بن تھا کہ ایک دوسرے یہود سے
 تھا اوسے کہا کہ یہ جھوٹ نکلا ہے ایک سارہ سچ کہ نہیں نکلتا ہے
 مگر خروج اور انورہ سمیر سے اور ماتی نہیں را کوئی پیغمبر مگر احمد اور یہ
 شہر پہنچے مدینہ ہجرت گاموہ اوسکا ہے ابو سعید راوی فرماتے ہیں
 کہ جب شہر لین لائے جاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ
 میں تب میں نے یہ سب حال حضور اقدس نبوی میں عرض کیا
 فرمایا آپ نے کہ اگر زہرا اور یار اوسکے ایمان لائے سارے یہود
 کہ تابین سے اوسکے تھے ایمان لائے اور مروی سے تباہ و تباہ
 اللہ عنہ سے کہ یہود وہ گاموہ جانتے تھے کفار عرب پر اور کہتے تھے
 کہ یہی خدا وندا اوس بنی امی کو کہ جاتے ہیں ہم ذکر اوسکا اوریت
 میں تمام اب کرے کفار عرب کو اور او کو قتل کرے اور آرزو
 اوس کی یہ نہیں کہ وہ نبی ہمارے جس جیسے نبی اسرائیل سے تمہیں

جب کہ مبعوث ہوئے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 قوم عرب سے یہود کو خدا کا ہوا اور کفر کو اختیار کیا اور مغیرہ
 بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آیا میں مقدس یہودی کے
 پاس اسے مجھے کہا کہ مجھ سے بی مرسل ہیں اگر وہ پہنچتے مصر اور روم
 کو سب شرافت اور بکری کرتے مغیرہ نے کہا بعد اس کے آیا میں ہندو
 میں اور وہ ان چند سے اقامت کی میں بنے اور کوئی معبد یہود اور
 نصاریٰ کا پتھر زمین نے کہ وہ ان بنین گیا اور دریافت کیا میں
 کہ مینوا ان معبدوں کا اہل مصر اور روم سے کون ہے کہ جس کو
 انوصات جناب پاک احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معلوم ہو
 پس پایا میں نے ایک بڑا گروہ سب کا کہ لاتے تھے اس کے
 یاس بیماروں کو اور وہ دعا تو یہ کہ دیتا تھا گیا میں اس کے پاس
 اور کہا میں نے کہ خبر دے مجھ کو آیا کوئی پیغمبر باقی رہا ہے کہ مبعوث
 ہوا ہو گا ہاں ایک بنی باقی ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے اور اس کے
 اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی بنی نہیں ہے وہ ایسا
 بنی ہے کہ تحقیق حکم کیا عیسیٰ علیہ السلام نے ہجو واسطے اس کی
 شرافت کے اور وہ بنی امی قبیلہ عرب سے ہے نام اس کے
 احمد ہو گا نہ دراز قامت نہ کوتاہ اور دونوں آنکھوں میں اس کے
 سرخی اور گندم رنگ گنجان بال ہنسیگا کپڑے گندہ اور کفایت
 کرے گا اور جس کہ اس نے کے کہ موجود ہو تو ہر اس کی کا ند ہے

۱۲۰
 صاحب شرف اند
 آفریده و داد از
 عطا کرد و ملایم
 بآن خورشید علی اتم
 واقف است که ایجا
 در کسندید و به
 درین موقعی که
 قاصد از آن قاف
 متورنست و غم
 به

ہوگی اور بنین دوسرے گا وہ کسی سے جو یا ہے وہ سائے اور کے
 آوے اور بیعت کرے گا غلب اور قتال میں غزات خود اور اور
 اصحاب اتیار کرین گے اور سیریان اور مال اپنا اور دوست کیسین
 اور سکون زیادہ اپنے بابا اور اولاد سے اور نکلے گا وہ مکہ سے
 اور ہجرت کرے گا مدینہ کو اور رہائش ہے گا تنہا نفست سابق
 پر اور اعراض اعضا کو دھو گیا اور مخصوص ہوگا اول صفات
 سے کہ نہ تھے کسی انبیاء میں اور بیعت ہو اسے ہر نبی اپنی قوم
 پر اور وہ بیعت ہوگا تمام عالم پر جن اور اس سے اور ہوگا تمام
 روئے زمین سجاو سکی اور پاک ہوگی سب میں اس کے واسطے
 جس جگہ چاہے نماز پڑھے اور پانی نہ ملے تو نیم کرتے جب ہر
 غیر اس سفر سے اسلام لایا اور سب احوال پہنچا کتابت
 اقدس نبوی اور حضور صواب بن بیان کیا اور مروی ہے
 سعید بن زید سے کہ باپ میر ازید بن عمر بن نفیل کہ مروید بن
 جالبیت سے تھا اور ذباح شکرین کہ نین کہانا تھا وہ واسطے
 طلبین کے نکلا اور گیا ایک راہب کے پاس کہ رسول میں تھا
 پوچھا راہب نے میرے باپ سے کہ کہاں سے آیا ہے تو
 کہنا کہ سے آتا ہوں کہا راہب نے کیا چاہتا ہے کہا دین کی
 خواہش ہے کہا راہب نے پھر جانے کو قریب ہے کہ جو تو
 چاہتا ہے زمین طاہر ہوگا اور مقبول ہے عبدالمعز بن یحییٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق قتل کرنے والے نے بھی اپنے پیغمبر کو واسطے
 دروازے ایک مرد کے بیٹے میں اور قصہ اوسکا یہ ہے کہ ایک دن
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک مسجد کو
 وہاں ایک یہودی توریت پڑھ کر قوم کو سناتا تھا جب کہ
 ہونچا مقام صفت بنی آخر الزمان پر وہ یہودی چپ ہو رہا
 اور پڑھنا موقوف کیا اور وہاں گوشہ مسجد میں ایک بیمار تھا
 اوسنے کہا کہ ہونچا یہ ذکر بنی آخر الزمان پر اس واسطے خاموش
 ہو رہا ہے ازان وہ بیمار کمٹنوں کے بہل میں چوسنے لڑکوں
 کے آیا اور توریت کو اٹھا کر تمام صفت اوس عالی مقام کی
 پڑھی اور کہا یہ صفت تیری سب سے بڑی رسول اللہ اللہ ان لا الہ الا
 اللہ اللہ رسول اللہ اور اسی کلمہ پر جان بحق تسلیم کیا پس
 فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہ
 تجھیز اور تمہیں اپنے بھائی کی کرو اور مروی ہے عبد اللہ بن
 عباس بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آیا شیخ بادشاہ مین کا مدینہ مین
 کہا اوسنے مین اس شہر کو خراب اور تباہ کروں گا کہتے ہیں
 کہ اہل مدینہ نے اوسکی بیٹی کو ازراہ دغا بازی اور بد عہدگی
 مار دالا تھا پس کہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑا عالم قوم یہودی سے
 تھا اسے بادشاہ دید وہ شہر ہے کہ یہودیگی اسمین ہجرت ایک
 پیغمبر کی بنی اسماعیل علیہ السلام سے مولد اون کا کہ اور نام

لکھا احمد اور محبت گاہ اور نکاح یہ شہر ہے اور قبر اہل کی بھی ہیں
 جو گئی کیا نام ہے طاقت تیری کہ اسکو خواب کر سکے تو پس تنہا بہن
 کو پہن گیا اور محمد بن احمد نے اپنی کتاب سنازی بن لکھا ہے
 کہ تیج نے واسطے آن حضرت کے ایک گھر دینے میں بنایا اور
 اوسکے ساتھ چار سو عالم توحید کے تھے سب اوسکی رفقا
 چوڑ کر بہ آرزو سے اور اک شرف محبت بنی آخر الزمان دینے
 میں رہ گئے اور تیج نے ہر ایک کے واسطے دہان گھر بنا دیا
 اور بانڈوان اور غلام ہر ایک کی خدمت کے لیے دین اور
 مال اور خزانہ بہت عطا کیا اور ایک نامہ کہ اوسین شہادت
 اپنے اسلام کی تھی اپنی مہر سے لکھا اوسین سے چند بیتیں
 ہیں سے شہادت علی احمد آیتہ و رسول شہن اشہر باری الشہد
 فاموہ عمری الی عمر و و گشت و میرا کو کو ابن تیم و اور اوس
 کو جو سہ و ارجاعت تھا اوسکو سو نیا اور وصیت کی کہ اگر
 آخر الزمان سے تیری ملاقات ہو تو یہ نامہ میرا و نکی خدمت
 شریف میں گزراؤ نہ اپنی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو
 وصیت کر کے رہنا اور منقول ہے کہ گھر ابو ایوب انصاری
 کا کہ حبشین وقت تشریف لائے مدینہ منورہ کے آپ اور
 تھے وہی گھر تھا کہ تیج سلطان یمن نے واسطے حضرت خاتم
 علیہ السلام کے بنایا تھا اور منقول ہے کہ زبیر

بقا یہودی جسکا ذکر او پر گذرا او سننے لگا کہ میرے پاس ایک
 کتاب ہے اور میرے باپ نے او سپر اپنی مہر کی ہے او سین
 ذکر احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکھا ہے کہ وہ پیغمبر آخر الزمان
 ہیں مبعوث ہونگے زمین و آسمان میں اور مدینہ ہجرت گاؤں کا
 ہو گا اور یہیہ اوصاف اون کے ہیں پس وہ یہودی ہمیشہ ذکر
 کرتا تھا جب تک کہ وہ حضرت مبعوث نہیں ہوئے تھے جب کہ
 وہ فخر بنی آدم مبعوث ہوئے اس یہودی نے راہ حسد او عناد
 سے او سکود ہو ڈالا اور ایسے یہود قریطہ و نضیر اور مذکب اور خیر
 کے اوصاف حمیدہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی کتابوں
 میں پاتے تھے اور ذکر اون کا قبل بعثت کے کیا کرتے تھے
 اور جب وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے
 حسد او عناد کا فر ہو گئے اور ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما نے
 اپنے باپ سے بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 کے نقل کیا ہے کہ مکے میں ایک یہودی تجارت پیشہ تھا جب
 شب ولادت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 آئی او سننے پوچھا اے گروہ قریش تم میں آج کی رات کوئی لڑکا
 پیدا ہوا ہے قریش نے کہا ہکو کچھ معلوم نہیں ہے او اس
 یہودی نے کہا تم جا کر دیکھو اور تحقیق کرو جو بات کہ میں کہتا ہوں
 پیدا ہوا ہے آج کی شب پیغمبر اس امت کا اور نام او کا محمد ہے

اور در میان انکو دو نوازشانوں کے ایک نشان سپت بالوں سے
 پس تعجب ہو کر لوگ اوس یہودی کے پاس سے گئے اور اپنے
 اپنے گروں میں جا کر پوچھا کہ آج کل رات کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے
 دریافت ہوا کہ عبد اشتر بن عبد المطلب کا بیٹا پیدا ہوا اور نام
 اوسکا محمد رکھا گیا پس سب قریش اوس یہودی کے پاس
 آئے اور یہ حال بیان کیا کہا یہودی نے کیا یہ واقعہ بعد جبرئیل
 دینے کے ہوا یا قبل اوسکو کہا سب نے قبل اوس کے کہا یہودی
 نے تجھ کو وہاں لیچاوتا اور انکو میں دیکھوں پس لائے اوس یہودی
 کو پاس حضرت آمنہ کے اور دکھایا حضرت علی الشریعہ و آلہ وسلم
 کو جب اوس یہودی نے ملامت نبوت کو بیش مبارک میں
 دیکھا بیوشش ہو کر گر پڑا اور بعد افاقہ کے کہا اگر گئی نبوت نبی
 اسرائیل سے اور لے لی گئی کتاب ادنیٰ اور ملی عرب کو نبوت
 یہ وہ لکھا ہے کہ ہماری ہلاکی اسی کے ہاتھ پر ہے خوش ہو تم
 معاشر قریش اور آگاہ ہو بخدا سو گند کہ غلبہ اور وہ بہتماری
 عظمت اور شوکت کا مشرق سے مغرب تک پہنچے گا اور
 مروی ہے الی ہریرہ و فی القادسیہ سے کہ ستریت لے گئے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در سہ یہودین اور فرمایا
 کہ لا اتمیر سے یاس اوس شخص کو کہ تم میں سے زیادہ عالم اور
 دانا ہو دے پس لوگ عبد اشتر بن سویرا کو لائے تباہ دے

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم
 دلاتا ہوں میں تجھ کو تیرے دین کی اور اس نعمت کی کہ دینی
 اسرائیل کو اترنے میں دلوں اور سایہ کرنے میں سے
 دون کے اوپر کہ میں رسول خدا ہوں یا نہیں عرب یا
 عجم امت نے کہ تو رسول برحق ہے اور تمامی قوم تجھ کو پہچانے
 ہیں بیا کہ میں جانتا ہوں اور اوصاف حمیدہ اور نعمت
 پسندیدہ تیرے قوریتہ میں لکھے ہیں لیکن یہ قوم تیرا احد
 کرنے میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ کو کون
 خبر مانع سے ایمان لانے سے کہ تو ایمان نہیں لانا سہے کہا
 خدا جانتا ہوں میں قوم کی مخالفت کو اور مجھ کو امید یہ ہے
 کہ یہ خیر ایمان لاوین گے اور میں ہی مسلمان ہو گا اور
 مروی ہے عیسیٰ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ گیا میں بازار
 مصر کے کو کہ ملا دشام سے بیٹے ناگاہ دیکھا میں نے ایک
 راہب کو اسکے عبادت خانہ میں کہ کتنا اتحاد یافت کرو
 سو اگر دن سے کہ تم میں کوئی مکہ کا بھی رہنے والا ہے طحہ
 نے کہا میں اہل حرم سے ہوں کہا راہب نے گیا ظہور کیا
 ہے کے میں احمد نے تھا میں نے کون احمد کہا اس راہب
 نے بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا کہ یہ دن اون کے بعثت
 ہونے کے ہیں اور وہ آخر الانبیاء ہیں بعثت سے نبوت ان کی

کے مین اور عجز کا وہ بیڑہ ہے کہا طلوع مین سے پہلے
 کی بات خوب یاد رکھی جب مین کے مین پوچھا لوگوں سے
 پوچھا کہ تم مین کوئی واقعہ نیا ظاہر ہوا ہے کہا لوگوں نے
 سچ ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب نے دعوی نبوت کا
 کیا ہے اور متابعت اذنی ابو بکر بن ابی قحافہ نے کی پس
 آیا مین ابو بکر کے پاس اور جو کچھ کہ راہب سے مین نے
 سنا تھا سنا ان سے کہا اور مین نے یہ کہا کہ کما تھے
 تا عید اسی اونکی کی ہے فرمایا ابو کر صدیق رضی اللہ عنہ
 نے کہ ان اور اس کے طلوع کو ہمراہ اپنے حضور اقدس
 موسیٰ بن اور طلوع شرف اسلام سے ہوئے اور جیسے مین
 رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جن دنوں مین بیجا
 مل جاتا ہے اپنے پیغمبر کو اور ظاہر ہوئی نبوت اونکی
 مین گیا مین جانب شام سے جب بقیع سے مین پوچھا ایک
 ساعت نصارے کی میرے پاس آئی اور کہا کہ تو حرم سے
 آیا ہے مین نے کہا ان کا اوس جماعت سے کہ
 بیچتا ہے تو صورت اوس شخص کی جس نے مکہ میں دیکھا
 پیغمبر کا کیا ہے مین نے کہا ان بیچتا ہوں پس میرا
 ہاتھ کھڑا اور ایک تھانہ مین کہ اوس میں تصویریں رکھیں
 مین نے کہا اور کہا دیکھ تو اس میں کوئی تصویر اوس
 میں ہے

ہیں دیکھا میں نے کہ اوسین صورت پاک حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی نہیں ہے میں نے کہا کہ ان مقدیرون میں چوتھا
 سارا کہ بنیں ہرے لگے جیو دو سرے بھانسنے میں کہ چلا
 سے بڑا تھا اور اوسین ہی تھا دیر بہت تین پس کہا کہ دیکھ میں
 کیا ہے تو دیر اوس پیغمبر کی نگاہ کی میں نے پس دیکھیں صورت
 خریف بنایا۔ اور عالم صلی اللہ وآلہ وسلم کو اور صورت ابلی کبر
 سیدین رمی اللہ عنہ کو کہ وہے پکڑے ہوئے ہیں زانو سے
 سارا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا اوس جماعت نے
 یہی ہے صفت اور صورت اوس پیغمبر کی کہا میں نے نہ بتاؤ گا
 میں کو جب تک نہ معلوم کروں کہ تم کیا کہتے ہو پس اونوں نے
 بیان کیے صفات حضرت کی کہا میں نے گواہی دیتا ہوں کہ یہی
 ہے جو دے کہا اوس جماعت نے کہ اونکو پہچانتے ہو جو زانو
 اونکا پکڑے ہیں کہا میں نے ہاں اون لوگوں نے کہا کہ یہ یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اوسنے کہا میں نے کہ ڈرتا ہوں کہ کفار
 قتل اوس پیغمبر کو قتل نہ کریں کہنے لگے کہ واثق دے اون کو
 باندھ لیں گے وہ پیغمبر آخر زمان ہیں غائب کیا ہے اللہ نے
 اونکو بپا اور مردی ہے ام المومنین ہدیہ بنت جحش خنثی
 ہے کہ بپا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 رہنے منور میں اور اوسے منزل قیام میں ہر باب حق خنثی

او پہچان لیا میری خطبہ دونوں حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے پاس
 کے پاس علیؓ پہنچا دیا اور تمام دن گھر میں نہ آئے جب شام
 ہوئی دیکھا میں نے ان کو کہ غایت بیخ و بنم سے پھر درود صبر
 اگر گھر میں پڑھ رہے اور میں کہ محبوب ترین اولاد سے تھی ہونے
 عداوت مالوندوں کے پاس گئی دسے دونوں اس قدر بیخ و بنم
 میں گرفتار تھے کہ اتنی فرست اور طاقت بنائی جو میری طرف
 انتقام کرنے کا مثال دین سے پہچانی میرے باپ سے پوچھا کہ جو
 لینے کیا یہ وہی پیغمبر آخر الزمان ہیں کہ جنگی طرح اولیت سمجھتے
 تو ریت میں تیر ہی ہے میرے باپ نے کہا دائرہ وہی ہے
 کہا جیسا ہے بالیقین تم جانتے ہو کہ یہ وہی شخص ہے کہ ادا اللہ
 یثبتی مجھ کو معلوم ہے کہ یہ وہی ہے تب کہا جیسا ہے کہ تم اپنے
 دل میں ہنس رہے ہو ان کے کیا پاس ہے جو محبت عداوت کہا کرتا
 واقعہ جب تک میں جیتا ہوں ان کی عداوت میں ہی اور کشت
 کروں گا پس دسے دونوں حق ازل عداوت اس فخر و دما
 میں گرفتار غالب ابدی رہے نہ تو باشر من ذلک اور سیر
 کی اخبار کتب میں بہت میں بیان اس قدر کافی ہے و باقرہ التورہ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ * * *

تمام ہونے مجلس پہلی کتاب ریاض فی الاصل
 فی احوال سید الابراہیم معروف بہ وازو مجلس فقط



نحمدہ ونصلی و
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 نسلم علی نبیہ الکریم

جلسہ دوم

یہ مجلس دوسری سیرچ نکر اوں فضائل کی کہ مشرک
 ہیں ورمیان ذات پاک حضرت اور اوریہا علیہم
 اسلام کے اور ذکر ہے فضائل مختصہ اوس
 عالی جناب اور اونکی امت مرحومہ کا اور میان
 تشریفات قیامت اور اسماء شریفیت کا
 جانو تم اسے غلامان محمدی کی حق تقاسیے جل شانہ نے اپنی
 قدرت کاملہ سے جو ہر نفوس انسانی کو مختلف پیدا کیا ہے

بعضے نہایت مرتبہ دعا اور نہایت جودت اور لہارت میں اور
 بعضے متوسط اور بعضے نہایت کدورت اور کمال روات میں
 میں اور ہر قسم کے مراتب اور درجات میں ہی تفاوت پر کہا
 اور نفوس انبیاء کرام علیہم السلام کو سب سے بہت صاف اور
 نہایت جتہ اور باہان کو اس کے کمال پاکیزہ اور سالم تر عیب
 اور نقصان سے بہ نسبت اور نفوس بشری کے ظہور میں لایا
 اور باوجودیکہ وہ سب دائرہ کمال میں داخل اور اپنے
 غیر سے فاضل اور کامل ہیں لیکن آپس میں بھی فضیلت اور تفاوت
 رکھتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اصح اور اعلیٰ درجہ کی راہ سے اور اسلام اور المریدین کی طرف سے
 اور اصفا اور ازکی بہ نسبت روح کے ادا کامل اور اتم از رو سے
 خلق کے ہیں اور کسیکا اس بات میں اختلاف نہیں کہ وہ محبوب
 یا رگاہ حدیث افضل بشر اور سید لا آدم ہیں اور جو کچھ کمالات
 اور کمالات کہ انبیاء کرام کو نہایت ہوئے تھے وہ سب تو سب
 تعالیٰ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت
 فرمایا بلکہ بعضے اوان صفات اور فضائل سے مخصوص کیا کہ انبیاء
 سابقین علیہم السلام ان سے محروم تھے اور اسی سبب سے
 آپ اور انبیاء پر فائق ہوئے لہذا آدم علیہ السلام ان کو
 یہ بزرگی تھی کہ پیدا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ہیبت

سے جیسا کہ فرماتا ہے کہ حضرت طحیة آدم سیدی اربعین اہل
 سبا کا بیٹے خیمہ کیا میں نے کل آدم کو اپنے دست قدرت
 سے چالیس ہزار برس میں و کفخت فیہ من روحی اور ڈالی میں
 اوس میں روح اپنی فقو کہ اسکا جہیز پس سجدہ کرو تم اسے فرشتوں
 آدم کو واسطے تعظیم اور بزرگی آدم کے اور جناب اور عالم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا کمال دیا کہ حق تعالیٰ خود والی ہوا آپ کے
 سینہ مبارک کی کشادگی کا اور پہلا اوس میں نور ایمان اور حکمت جیسا
 کہ فرماتا ہے اقم نصح ملک صدک الایۃ پس متولی ہو آدم علیہ السلام کی
 خلعت بروی کا اور ولی ہوا اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق ہوئی
 کا اور حکم فرشتوں کو دے سجدہ کرے آدم علیہ السلام کو اگرچہ بطا بہرہ تعظیم
 اور تکریم آدم علیہ السلام کو تھا مگر حقیقت میں اسبب ہیئت نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و سلم کو تھا و بروی آدم علیہ السلام میں اور نور اوس نور کا آدم علیہ السلام کی پیشانی
 میں اور بزرگی دینا آپ کا ساتھ خلعت اہل انصرو ملائکہ و
 صلیون علی المبینی الایۃ کے زیادہ تر ہے بزرگی آدم علیہ السلام
 سے ساتھ حکم کرنے فرشتوں کے واسطے سجدہ آدم علیہ السلام
 کے کیونکہ سجدہ آدم علیہ السلام میں حق تعالیٰ کا مکہ کے ساتھ
 شریک نہ تھا اور صلوة اور سلام میں اوپر نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و آلہ وسلم کے ساتھ فرشتوں کے شریک ہے علاوہ یہ ہے
 کہ سجدہ ملائکہ میں تعظیم اور تکریم آدم علیہ السلام کی ایک بار ہے

نیا وہ نبوی اور صلوة و سلام میں اتنا خدا نواز رحمت آور
 اسرار قدس کا دائم اور ستر ہے جسے از منہ میں اور اوپر میں بتوین
 اوہیں واسطے شریک ہوئے کے اور فضیلت آدم علیہ السلام
 کو یہ تھی کہ حق تعالیٰ نے اسے اول کو نام سب چیزوں کے تعلیم فرمائی
 کہ علم آدم الہامی اور دینی ہے اسے الفرو و کس میں کمال
 اور ارفع یعنی اللہ عزہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تعلیم کی کئی جگہ ہی مام سب شیا کے
 جیسے کہ آدم علیہ السلام کو تعلیم کی گئی تھی بلکہ حکماء و اہل کمال
 کو بھی دیا گیا ہے اور شک یہیں ہے کہ مرتبہ مشیات کا اسے
 ہے اسما کے کیونکہ مام بہر چیز کا واسطے اظہار اس چیز کے
 ہو سکتے ہیں وہ چیز مقصود بالذات ہے اور نام مقصود
 مانع اور فصل علم کا فضل معلوم ہے اسکی ہے اور مروی ہے
 عن الحسن بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ آدم علیہ السلام نے
 کہا میں سردار آدمیوں کا ہوں روز قیامت کو اگر ایک شخص
 میری اولاد سے کہ وہ ایک پیغمبر ہے پیغمبروں سے نام کو
 احمد ہے کہ اسکو نبی کی دی حق تعالیٰ نے بحیرہ دو چہ سے
 کیا یہ کہ زوج اسکی مساویں اور مددگار ہوگی ہر شے اید اور
 بیابان میں اور نہ جہ میری ہنگام نبوی بلکہ باعث ہوی
 اور پتلا سے کہ وہ گیہوں کا نام ہے اور کالاجا نامیشت ہے

یہ دولت اور کے دوسری یہ کہ حق تعالیٰ نے اوسکو اوپر اوس کے
شیطان کے فتح مند اور غالب کیا کہ شیطان اور کجا سلمان ہوا
اور میرا شیطان کا فریاد اما اور پس علیہ اسلام پس
فضیلت دی حق تعالیٰ نے اوسکو کہ فرمایا اوس کے حق میں درگشا
لگانا عیسیٰ یعنی اوشایا بیٹے اوسکو ایک مکان مالی پر اور مراد
اوس سے آسمان چارم سے اور فضیلت دی حق تعالیٰ نے
خدا پرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج سے اور لیکنا اوس
مکان پر کہ کوئی دہان نہ چھو سچا اما نوح علیہ السلام پس
فضیلت اوسکو یہ ہے کہ نوح علیہ السلام اور جو لوگ کہ ایمان اوسکا
لائے تھے عرق ہونے سے طوفان کے روز بچے اور فضیلت
دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بچایا آپکی امت کو ہلاک
ہونے عذاب آسمانی سے اور فرمایا تو گمان اللہ علیہ وسلم و امت
رفیقہ یعنی عذاب نفا و س کے گا اللہ تعالیٰ تیری امت کو
اور حال یہ کہ تو اوس کے درمیان میں ہے اور بزرگی دی حق تعالیٰ
نے نوح علیہ السلام کو کہ کشتی اونکی آب طوفان میں غرق ہو
اور شرف دیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ اس
جیسا کہ روایت کی گئی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کنارے دریا سے بیٹھے تھے اور عمر بن ابی بن
دہان حاضر تھا اوسنے کہا کہ اگر تو اپنے دعویٰ نبوت میں صادق

نہیں ہے تو اوس کے حق میں درگشا لگانا عیسیٰ یعنی اوشایا بیٹے اوسکو ایک مکان مالی پر اور مراد اوس سے آسمان چارم سے اور فضیلت دی حق تعالیٰ نے

خدا پرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج سے اور لیکنا اوس مکان پر کہ کوئی دہان نہ چھو سچا اما نوح علیہ السلام پس فضیلت اوسکو یہ ہے کہ نوح علیہ السلام اور جو لوگ کہ ایمان اوسکا لائے تھے عرق ہونے سے طوفان کے روز بچے اور فضیلت دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بچایا آپکی امت کو ہلاک ہونے عذاب آسمانی سے اور فرمایا تو گمان اللہ علیہ وسلم و امت رفیقہ یعنی عذاب نفا و س کے گا اللہ تعالیٰ تیری امت کو اور حال یہ کہ تو اوس کے درمیان میں ہے اور بزرگی دی حق تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کہ کشتی اونکی آب طوفان میں غرق ہو اور شرف دیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ اس جیسا کہ روایت کی گئی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارے دریا سے بیٹھے تھے اور عمر بن ابی بن دہان حاضر تھا اوسنے کہا کہ اگر تو اپنے دعویٰ نبوت میں صادق

ہے تو بلاؤ اور پتھر کو جو دوسری طرف دیا ہے کہ اسی پہاڑ
کو آؤ اسے لہر پانی میں نہ ڈوبے پس اشارہ کیا حضرت علی
الہدیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف وہ پتھر داسے پیر تا ہوا اور پھر
آیا اور دوبرہ حضرت علی الہدیہ وآلہ وسلم کے گنرا ہو کر شہادت
اور رسالت حضرت کے دی اور پھر حکم حضرت جان سے آگیا
مومنین پھر گیا پس مکرہ ایمان لایا پس اسے لوگو نہ ڈوبنا
کا دریا میں کچھ عجب نہیں کہ یہ خاصہ لکڑی کا ہے عجیب اس سے
نہ ڈوبنا پتھر کا ہے اور توح علیہ السلام نے واسطے اپنی قوم کے
دعا سے غائب کی کہ رَبِّهِ لَا تُغْرِغْ عَلِيَّ الْأَرْضِ مِنْ الْكَافِرِينَ كَوَيْلًا
لِقَتْلِهِ اسے ہر درگاہ چھوڑ تو زمین پر کیوں کافروں سے اور
غائب سرور عالم سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اپنی امت
کے دعا سے ہدایت فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْ قَوْمِيْ خَلَائِفَہُمْ لَا تَغْلِبْہُمْ سِوَاكَ
خدا یا ہدایت کر تو میری قوم کو کہ یہ انجان ہیں سبحان اللہ
وقتیکہ جناب رحمۃ للعالمین سے اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں کی
عند خواہی فرما دیں تو خوشا مال غلاموں کا کہ کیا کچھ پر دشمنوں کی
اما ابراہیم علیہ السلام پس حق سبحانہ تعالیٰ نے اون کی
نار نمود کو برو سالم کیا اور فرمایا مَا مَلَّکُوْنِیْ بِرَدِّکَ اَوْ سَلَّکَ اَرْضَکَ مِنْہُمْ
اور حضرت علی الہدیہ وآلہ وسلم اور اون کی امت پر مثل اون کا
اوس آگ جنگ کافروں کو کہ جبکی لکڑی تلواریں اور شعلہ اوس کا موت

تفسیر انجیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حبیب کے معنی ایک ہیں یعنی دوست لیکن فرق یہ ہے کہ
جو دوستی محض خالصاً اللہ ہو اور سکو خلیل کہتے ہیں اور یہ مرتبہ
ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور حبیب اور سکا نام ہے اگرچہ کوئی
اوشکی محض خالصاً ہو مگر صفات حب کے اوسین تجلی فرما ہوں
اور یہ مرتبہ خاص ذات مقدس نبوی کا ہے یارین وجہ لمعت
بہ حبیب اللہ جو ہے پس ذات مبارک آپ کی جامع تھی مرتبہ غلت
اور محبت کی اور مخصوص ہونا حضرت کا شفاعت عام سے اور
کلام کرنا اوس مقام میں علامت آپ کی محبوبیت کی ہے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو بتوں سے توڑا اور حضرت علی علیہ
علیہ وآلہ وسلم نے اون بتوں کو کہ دیوار کے مین مضبوط کر دیا
تھے ہمارے ایک لکڑی کے کہ دست مبارک مین تھی توڑا اور
فرمایا کہ جاؤ اے بتوں ابنا طلع ان ابنا طلع کان زہو ہوا اور نہ تھا
یہ مگر بقوت ربانہ اور قدرت الہیہ کے اور ابراہیم علیہ السلام
کو نبا و بیت الاحرام دی گئی اور حضرت علی علیہ وآلہ وسلم
کو کہنا حجر اسود کا اوس مقام مین دیا گیا مینا کہ قصبہ نیار قمر
مین آوے گا اور حجر اسود بہ نسبت بیت اللہ کے بتوں کہ قلب
بلکہ سوید اسے قلب کی ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ اگرچہ مین اللہ اور کیا ہو سٹے ہو سہ دیا جاتا ہے جیسے کہ ہوسٹاؤ
ہیں سید ہے ہاتھ وقت عہد اور یحیٰی کے اور مذکر قیامت

اللہ اعلم بالصواب

جسکی آنکھ اور زبان پہنکی کہ اپنے زائرون کو پہچانے گا اور
 شناخت کرے گا پس عن حضرت علی رضی اللہ عنہ علیہ وآلہ وسلم کا شمار
 سبب امتدین قوی تر اور کامل تر فعل ابراہیم علیہ السلام سے ہوا
 اور فضائل ابراہیم علیہ السلام سے یہ ہے کہ بدلے اون کے بیٹے
 بیٹے اہل علیہ السلام کے باوجود پیغمبر ہونے کے ایک بکری قربانی
 کی جی اور زبان حضرت علی رضی اللہ عنہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کی عوض
 میں باوجود بیگانگی کے تنو اوٹ فدا کر دیے اور وقفہ اوسکا
 علمائے سیر اور فضلاء عصر نے یوں لکھا ہے کہ ایک دن
 عبدالمطلب نے تذکرہ کی کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم
 محکومش بیٹے عنایت کرے تو اون میں سے ایک کو اپنے
 دادا خلیل رضی اللہ عنہ علیہ السلام کے طریقہ پر قربانی کروں اور اس
 نیت کو خوب ضبط کیا جب حق تعالیٰ نے اونکو قتل بیٹھے
 دیے اور دے جو ان اور بالغ ہوئے علیہ السلام نے چاہا کہ اپنی
 تذکرہ کو فدا کروں اور ایک کو اونہیں سے قربانی کروں پس سب
 بیٹوں کو حج کیا اور کہا میں نے یہ تذکرہ تھی سے عرض کیا
 کہ تم سب حاضر ہیں اگر آپ ہم سے کو قربانی کریں ہم کو کچھ عذر
 نہیں ہے آپ کو اختیار ہے عبدالمطلب اگر کون کی امانت
 اور فرمان برداری سے نہایت خوش ہوئے اور دش قرعے
 دیکر سب ایک پر ایک ایک بیٹے کا نام لکھا اور کعبے کا ایک غلہ دھماکہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ علیہ وآلہ وسلم
 پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم
 کی خبر

گنگبانی بتوں کی اور حدیثِ بیتِ الحرام اور قرعہ بیکنے کی اور سکو
 نسی عبدالمطلب مع اولاد اور اوں قرعہ بکراؤسکے یاس گئے اور
 وسے قرعے مادم کعبہ کے ماتہ میں وسیلہ کہ مخلو میں نیت بیتِ الحرام
 میں بیٹنے کے تاکر جبکا نام نکلے اوس لڑکے کو قربانی کروں جب غلام
 نے او کو پہنچا قرعہ عبدالمطلب پر بزرگوار حضرت علیؑ علیہ السلام
 وسلم کے نام کا نکلا عبدالمطلب نے باوجودیکہ سب لڑکوں سے
 زیادہ اونکو پیار کرتے تھے تقدیر کج کا کیا تب نبی مخروم اقرار ہوا
 مادمی حضرت عبدالمطلب کے عبدالمطلب کو اس بات سے مانع
 ہوئے اور کہا کہ یہ ہرگز ہوگا جو سب لڑکوں میں فصاحت اور
 بلاغت میں زیادہ اور عقل اور دانائی میں فائق ہوئے
 مقتول ہو اور قریش ہی مانع ہوئے اور کہا یہ قصد نکرو مباوا
 یہ امر تمہاری اولاد میں سنت ہو جاوے اور نسل منقطع ہووے
 اس میں تا مل اور تفکر ضرور ہے آخر الامر یہ بات ٹھہری کہ زمین حجاز
 میں ایک کاہن شعلج نام ہے بڑا دانا اور فن کہانت میں فعال
 گوئی میں بے نظیر اوسکے یاس چلنا چاہیے اور اظہار اس حال کا
 کیجیے دیکھو وہ اس میں کیا مصلحت دیتا ہے او کو کون امر خیر
 کرتا ہے عبدالمطلب ایک جماعت قریش کی حیراء لیکر اوس
 کاہن کے پاس گئے اور اوس سے سب حال کہا وہ بولا کہ
 تمہارا درمیان میں دین ایک شخص کی کہا مقرر ہے عبدالمطلب

برسے دہش اونٹ سباج سے کہا درمیان دہش اونٹ اور عبد اللہ
 کے قمرہ ڈالوا کر قمرہ اونٹ پر پڑا جنہا اور اگر عبد اللہ پر پڑے دہش
 دہش اونٹ بڑا ڈڈکیو آخر کار کہاں تک پہنچتا ہے عبد اللہ طلب
 نے موافق اس کے کہنے کے عمل کیا اور قمرہ درمیان دہش اونٹ
 اور عبد اللہ کے پہنچا وہ قمرہ عبد اللہ کے نام پر پڑا اس طرح
 ہر بار میں دہش دہش اونٹ زیادہ کیے جب نوبت تنو اونٹ
 کی پہنچی قمرہ اونٹوں پر پڑا قریش اس بات سے بہت خوش
 ہوئے اور کہا اسے عبد اللہ حق سجانہ قمار سے راضی ہوا
 ان اونٹوں پر کہ قمار سے عبد اللہ کے ہووین عبد اللہ طلب نے
 فرمایا محکو قسم ہے رب اہمیت کی کہ دل میرا ابھی مطمئن نہیں ہے
 جب تک پہرین امتحان نہ کروں پس عبد اللہ طلب نے کئے بار قمرہ
 پہنچا ہر بار قمرہ اونٹوں پر پڑتا تھا تب عبد اللہ طلب مطمئن ہو کر
 بشارت دے پاس حق قمار سے کابجا لاسے اور اونٹوں کو قربانی
 کر کے جنت میں بھیجا اور عبد اللہ نے اس رنج و غم اور قتل کے
 دہش کے سے نجات پائی اور حضرت علیؓ علیہ وآلہ وسلم
 نے اس سے خبر دی کہ انا ابن ابی حنیئ یعنی حضرت امیل و
 عبد اللہ اور صحت کو پہنچا ہے کہ قیامت کے روز ایک ایک
 مرد مسلمان کے بد سے ایک ایک کافر فدا کیا جائیگا اور کہا جائیگا ہذا
 فداک من النار اور عرض اون کے دوزخ میں ڈالا جائے گا

پس نظر کر اسے طالب صادق کہ گمان وہ دوست کہ جس کے
فرزند کے بدلے ایک سینڈ با دنیا میں قربانی کو اوسے اوکھا
برجیوت کہ اوس کے ہزاروں غلاموں کے لیے آدمی تصدیق اور
فدا کیے جادین اور دین کی پیج جادیر صرحہ بہین تفاوت
رو از کجاست تا کجا چاہا موسیٰ علیہ السلام پس او کو
حق قائلے نے یہ بزرگی دی تھی کہ عسا او کا اثر دہا خلق جو اور
وسے اوس فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بزرگی کہ
ایک ستون مسجد نبوی میں اوس محبوب کبریا کی سفارت سے
مثل رکون کے فریاد فغان کرتا تھا جیسا کہ بیان اوس کا حضرت
میں اوسے گا انشا اللہ تعالیٰ اور امام فخر الدین رازمی نے
اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ ایک ن ابو جہل
نے چاہا کہ پتھر خباب مسعود عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
ڈالے تا جسم مبارک کو صدمہ پہونچے دیکھا کہ دونوں بازو کے
مبارک پر دو اثر دہے ہیں اوس سے ذکر کیا گیا اور
موسیٰ علیہ السلام کو یہ یقین دیا گیا کہ اوس نے فرعون کے
مکان کے گرد و رکوشن کر دیا اور اوس سے دور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو وہ نور از سر تا قدم دیا کہ دیدہ اہل بصیرت کے اوس
جمال بالکمال میں خیر و چوتے مستے اور مثل آفتاب دہا ہنات
کے نمایان اور روشن تھا اگر آفتاب بشری نہ بڑا ہوتا کہ کیون

دیکھنے کی تہوتی اور قنات وہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 کہ میں ایک رات نماز عشا کی حضرت کے ساتھ بیٹھ کر رخصت ہوا اور رات بہت
 اندھیری تھی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شلخ خرمن
 کی میرے ہاتھ میں دی اور فرمایا اسکو ملے کہ تیرے آگے چلے کر
 روشن کن روشن ہو جاؤ گے گا اور جب تو اپنے گھر پہنچے گا
 تو گھر کے گوشہ میں ایک کالا سانپ دیکھے گا پس اسکو اپنے
 گھر سے نکال دینا رواہ ابو نعیم اور صحیح بخاری میں مذکور ہے
 کہ جب عباد بن بشر اور اسید بن حصیر انہ پیری رات میں
 حضور پر نور نبوی سے رخصت ہو کر چلے اور ہر ایک کے ہاتھ میں
 ایک عصا تھا پس اس میں سے ایک عصا روشن ہو گیا اور
 دوسے دونوں اسکی روشنی میں چلے جاتے تھے جب دوسے
 خد ابھوئے اور اپنے اپنے گھر کو جانے لگے دوسرا عصا بھی
 روشن ہو گیا اور ہر ایک اسکی روشنی میں اپنے اپنے گھر کو
 پہنچے اور یہی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تاریخ
 میں اور بیہقی نے حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ
 ایک بار چند صحابہ ہمراہ رکاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ایک سفر میں تھے پس شب تاریک میں ایک بار متفرق ہو گئے
 پس روشن ہو گئیں اور گلیاں میری کہ اسکی روشنی میں پہنچ
 میں ہو گئے اور ان گلیاں میری ویسی روشن تھیں اور کچھ اونپر

عسدہ منتہا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت علیؓ
 علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو واسطے دعوت ایک قم سکہ
 بھیجا اور کہنے لگے تھانی مانگی تا موجب حجت کا جو پس حضرت
 علیؓ اور علیہ وآلہ وسلم نے انگشت مبارک اپنی اوس صحابی کی
 پیشانی پر ماری کہ اوس جگہ ایک سفیدی ظاہر ہو گئی اور ایک
 نور پیدا ہوا تب اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ڈرتا ہوں
 کہ لوگ اسکو بیماری برص نہ خیال کریں پس آن حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اوس روشنی کو اوسکی کوڑھی پر نقل کر دیا پس
 احادیث بہت بڑی دلیلین ہیں آپکی نورانیت پر اور ہر شاہ
 اوس نورانیت کی خادمان درگاہ اور اوسکے عسا اور تاجدارانہ
 پر اور موسے علیہ السلام نے واسطے پارہے اپنے ہاتھ
 کے دریا کو پہاڑا کا اون کی امت اوس نور با سے پار ہو گئی
 اور دامن بھی نہ تر ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے نقدہ اپنی نبوت اور قریش کے اطمینان کیلئے واسطے
 چاند کو دو ٹکڑے کیا اور یہ آتش سے زیادہ ہوا کہ دو تھوڑے
 تھا عالم سفلی میں اور یہ تقریب سے عالم علوی میں اور بھی
 ایک روایت میں آیا ہے کہ بامین آسمان اور زمین کے
 ایک دریا سے کہ اوسکو کفوف کہتے ہیں کہ دریا زمین کا
 بنسبت اوسکے ایک قطرہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ

اور وہاں غیب مخرج میں اوس سے چار سو کر چلے گئے اور یہ عظام
 سب ہمارے موسیٰ علیہ السلام سے دریا سے زمین کو آؤں اور
 ہونا دھار ہوئے علیہ السلام کا واسطے ہلاک ہونے فرعون اور
 اور اوسکی قوم کے کہ رَبَّنَا اُنْمِثْ عَلٰی اُمُوکَ لَیْمٌ وَاَسْئِدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا
 یُؤْمِنُوْا سَیِّئَرُ وَاَلْعَذَابُ الْاَلِیْمُ پس مقبول ہونا دعائیں
 حضرت علی امیر علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ اوس سے ہے کہ شمار
 میں آوے اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے واسطے
 ماہ چھ پانی کے پتھر سے نکالے اور بیان اصحاب سال
 اب کے لیے چھ پانی کے حضرت کی انگلیوں سے جاری ہو
 پتھر سے پانی نکلا کہ عجیب نہیں ہے کہ اِن میں انجھار تو کیا شجر
 شہد لاہنا کہ میں بعض پتھروں سے چھ پانی کے جاری ہو ہیں
 محبت یہ ہے کہ گوشت و پوست اور رگ و پے سے آب صافی
 روان ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے
 تمام کلیبی کا دیا کہ فرمایا ہے وَکَلَّمْتُ مُوسٰی تَحْتَ الْبُرْجِ اور حضرت
 علی امیر علیہ وآلہ وسلم کو محرم راز غیبی کا کیا کہ فَاَوْحٰی اِلَیْہِ
 عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اور مقام مناجات موسیٰ علیہ السلام کا کہ
 طورتا اور مقام اوس فخر انبیاء کا آسمانوں اور سدرة المنتہی
 سے اوس طرف ہوا کہ وہ مقام منتہی علوم خلق کا ہے اما پارہ
 علیہ السلام پس حق تعالیٰ نے اوکو فصاحت لسانی

وہاں سے اوس کی قوم کے کہ رَبَّنَا اُنْمِثْ عَلٰی اُمُوکَ لَیْمٌ وَاَسْئِدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا سَیِّئَرُ وَاَلْعَذَابُ الْاَلِیْمُ پس مقبول ہونا دعائیں حضرت علی امیر علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ اوس سے ہے کہ شمار میں آوے اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے واسطے ماہ چھ پانی کے پتھر سے نکالے اور بیان اصحاب سال اب کے لیے چھ پانی کے حضرت کی انگلیوں سے جاری ہو پتھر سے پانی نکلا کہ عجیب نہیں ہے کہ اِن میں انجھار تو کیا شجر شہد لاہنا کہ میں بعض پتھروں سے چھ پانی کے جاری ہو ہیں محبت یہ ہے کہ گوشت و پوست اور رگ و پے سے آب صافی روان ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے تمام کلیبی کا دیا کہ فرمایا ہے وَکَلَّمْتُ مُوسٰی تَحْتَ الْبُرْجِ اور حضرت علی امیر علیہ وآلہ وسلم کو محرم راز غیبی کا کیا کہ فَاَوْحٰی اِلَیْہِ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اور مقام مناجات موسیٰ علیہ السلام کا کہ طورتا اور مقام اوس فخر انبیاء کا آسمانوں اور سدرة المنتہی سے اوس طرف ہوا کہ وہ مقام منتہی علوم خلق کا ہے اما پارہ علیہ السلام پس حق تعالیٰ نے اوکو فصاحت لسانی

اور خوش بانی دی جیسا کہ آپ اپنے قرآن شریف میں دعا فرمائی کہ
 ہوا صبح سوئی سنا تا لینے فرمایا صرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہاں سے
 ارون مجھ سے زیادہ خوش بانی ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت علیؓ کے واسطے دعا فرمائی کہ وہ
 کوہ نصابت اور بلاغت عنایت ہوئی کہ زیادتی اور سرکشوں میں
 اور ارون علیہ السلام کو نصابت و عظمت بیان بخیرانی میں ہی پائی
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ صبح سے جیسا کہ لفظ قرآن شریف ہے
 سب سے پہلے کہ وہ صبح ہی ہون پر زیادہ صبح کا وہ کہ سرور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام
 میں گفت تھی اور زبان عربی اوس سے زیادہ صبح سے اور فرمایا
 حضرت علیؓ اور موسیٰ علیہ السلام نے انا اجمع الکتاب و العلم سے
 میں سارے عرب اور عجم سے زیادہ خوش بیان ہوں اما ابو صف
 علیہ السلام میں ہی بجا ہے کہ او کو سرور و جمال دیا تھا کہ اس کے
 دیکھنے سے زمان کا مات کنندگان زینحائے اسے کہ کات اور
 اور حضرت علیؓ اور موسیٰ علیہ السلام کو وہ جمال یا کمال دیا کہ جو باقی
 اس کے علیہ سارے میں سرگزشتی شہ میں پیدا ہوئے
 اس کا مظهر البیون مثل جمالہ و کلا و صفات
 انبی اکمل محمد و لا شرف از میں و مثل جمالہ
 و لا صفات از ان کہ کریمتہ و اور حضرت یونس
 علیہ السلام کو علم تعبیر خواب اور تامل اطوار
 کا دیا گیا کہ یہ حکمت میں تامل الالہامیت و سبوت

ہر روز چھ بار ان کی دعا پڑھو کہ یا موسیٰ علیہ السلام کہ اگر کوئی کلمہ کہے اور اس کو علیہ السلام

تین چیزیں منقول ہیں ایک تعبیر اوس خواب کی کہ میں
 آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاروں کو اپنے ہیچ کر کے
 ہوئے دیکھا تھا دوسری تعبیر خواب اوں دو وقت یوں کی
 کہ پادشاہ ریان نے اوستا سید پناہ میں اونکو قید کیا تھا
 تیسری تعبیر خواب اوسی پادشاہ کی اور تفصیل اوسکی کتب
 تفاسیر میں مذکور ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو یہ علم حد سے زیادہ تھا کہ اخبار اور آثار کے دیکھنے سے معلوم
 ہوتا ہے بعضے اوس سے اوسکی جگہ پر گئے جاوین گے
 آکا واد علیہ السلام پس اوں کے ہاتھ میں حق تعالیٰ
 نے تخت لٹے تو نرم کیا کہ فرمایا **وَالنَّارُ الْخَازِئَةُ** یعنی نرم
 کیا جس نے لٹے کو داؤ کے واسطے اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے لیے سنگ غار کو کہ اوس سے زیادہ
 سخت تھا نرم کیا جس پتھر پر آپ گزر فرماتے وہ مانند
 موم کے نرم ہو جاتا اور شان قدم شریف کے اوس میں
 بن جاتے چنانچہ مقام ابراہیم میں متواتر اور اثر کہنبون
 مبارک کا غار حرام میں مشہور ہے اور پہاڑی بیت المقدس
 کی اس قدر نرم ہو گئی کہ اوس میں اپنے اپنے مرکب شریف کو
 باندھا اور تسبیح کا ہاروں نے داؤد علیہ السلام کے ساتھ
 اور تسبیح کی سنگریزوں نے ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے تخت لٹے
 کی تعبیر

اور آپ کے اصحاب کے ائمہ میں انا سلیمان علیہ السلام
 میں فضیلت دے کر گئی کلام طہور سے اور تابعدار کیا جنوں اور طہانوں
 اور ہوا کو اور دیکھو اسے اور وہ ملک دیا گیا کہ بعد اس کے کہ
 نہ ملا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بھی دیا گیا اور دنیا نہ لگا
 انا کلام طہور پس روی ہے کہ اکبر ان ایک چریا ہوا سے
 آئی اور گر و سرنگ کی پیدار اور کو عرض کیا اپنے صواب سے فرمایا کہ چریا
 فرمادی آئی ہر قوم میں کہیں اسکے بچے لیے ہیں اور اسکو دفن کیا ہے
 لازم ہے کہ اسکو بچوں کو اسکے پاس چور و داور تیج کرنا سگریزوں کا کف
 مبارک میں اور باتیں کرنا حیوانات کا اور اطمینان سید کا ناسات سر پر اور
 تخیل شیطاں اور جنہ کی پس وہ سلیمان علیہ السلام کی خدمت کر کے
 توبہ سے سلیمان علیہ السلام کی خدمت کریں اور وہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے تخیل ایمان کے لیے تھی توبہ سے اچھا ایمان لوین سو وہ بھی
 ہوا کہ جن اور شیطاں میں شبہن باسلام ہوا اور حدیث صحیح میں
 آیا ہے کہ ایک دن نماز میں رو برو حجاب سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے شیطان آیا آپ نے اسکو مسجد کے کتبہ میں
 باندھ دیا نامہ دینو کے لڑکے اس کے ساتھ کیلین اور تخیل شیطاں کی
 کہ بہو بچاتی تھی سلیمان علیہ السلام کے سخت کو صبح سے دو پہر تک
 ایک شیعہ کی راہ پر اور دو پہر سے شام تک ایک شیعہ کی راہ پر
 جہان وہ جا رہے تھے پس عرض اور اسکے براق کو سخر کیا کہ ملک

میں فضیلت دے کر گئی کلام طہور سے اور تابعدار کیا جنوں اور طہانوں اور ہوا کو اور دیکھو اسے اور وہ ملک دیا گیا کہ بعد اس کے کہ نہ ملا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بھی دیا گیا اور دنیا نہ لگا انا کلام طہور پس روی ہے کہ اکبر ان ایک چریا ہوا سے آئی اور گر و سرنگ کی پیدار اور کو عرض کیا اپنے صواب سے فرمایا کہ چریا فرمادی آئی ہر قوم میں کہیں اسکے بچے لیے ہیں اور اسکو دفن کیا ہے لازم ہے کہ اسکو بچوں کو اسکے پاس چور و داور تیج کرنا سگریزوں کا کف مبارک میں اور باتیں کرنا حیوانات کا اور اطمینان سید کا ناسات سر پر اور تخیل شیطاں اور جنہ کی پس وہ سلیمان علیہ السلام کی خدمت کر کے توبہ سے سلیمان علیہ السلام کی خدمت کریں اور وہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخیل ایمان کے لیے تھی توبہ سے اچھا ایمان لوین سو وہ بھی ہوا کہ جن اور شیطاں میں شبہن باسلام ہوا اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک دن نماز میں رو برو حجاب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیطان آیا آپ نے اسکو مسجد کے کتبہ میں باندھ دیا نامہ دینو کے لڑکے اس کے ساتھ کیلین اور تخیل شیطاں کی کہ بہو بچاتی تھی سلیمان علیہ السلام کے سخت کو صبح سے دو پہر تک ایک شیعہ کی راہ پر اور دو پہر سے شام تک ایک شیعہ کی راہ پر جہان وہ جا رہے تھے پس عرض اور اسکے براق کو سخر کیا کہ ملک

ہارنے میں فرش سے عرش تک گر گیا اور سلیمان علیہ السلام
 کے لیے زمین سحر کی کہ طے کرتے تھے حضرت جبریلؑ کہ منظر ہوتا تھا
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زمین کو جمع کیا کہ دیکھتے
 تھے آپ شرق سے مغرب تک اور بڑا فرق اسپین ہے کہ ایک
 آپ فلک زمین کو طے کرے اور یہ کہ زمین خود چل کر اوس کے پاس
 آوے اور اوطاسے مملکت سلیمان علیہ السلام کو کہ دوسرے کو بعد
 اودن کے ویسی بادشاہی میسر نہ آئی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اختیار دیے گئے در بیان پادشاہیت اور نبیدہ ہونے کے
 پس جناب سید ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندگی کو اختیار
 کیا کہ وہ ملک عظیم ہے اور اوس کو زوال نہیں اور ایسا ملک عظیم
 بہر بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکر میسر نہوا اور شمار
 کیا حق تعالیٰ نے لشکر سلیمان علیہ السلام کو جن و انس اور طینوں سے
 اور فرمایا و تحشر ان کما ان جبود و من الحق و الانس و الظفر و من و غیر
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لشکر نہارون فرشتے
 سریل و میکائیل کی ہمراہ روز غزوہ بدر کبریٰ اور احد کے تھے
 اور فتنہ کیوتر کے جوڑے کا کہ اوسنے غار حرا کے دروازہ پر چڑھ
 لگائے اور آسمانیہ نبایا تھا تا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 دشمنوں کی شرارت سے محفوظ رہیں مشہور ہے اور غایت لشکر
 سے محافظت اور حمایت ہوتی ہے سو وہ بیان بہت آسان

حضرت جبریلؑ
 اور حضرت میکائیلؑ
 کے پاس اور ان کے
 اور ان کے
 اور ان کے

طریقے سے حاصل ہوئی اما عیسیٰ علیہ السلام پس و بسے
 مردوں کو زندہ کرے تھے اور انہیں بے اور کوڑہیا کو چنگا فرما کر
 سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ آپ کے اولیاء امت سے
 زندہ کرنا مردہ کا بار بار قیام میں آیا اور کلام کرنا احادیث اور شجائے
 کامر سے مکے کلام کرنے سے ابغ و اتم ہے اور انکے بڑا ہوا
 کی کہ نخل پڑی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک
 سے اونہا کو اوسکو اوسکی جگہ پر رکھ دیا آگے سے کھڑا رہے پوچھنے
 میں پیلے سے زیادہ ہونے اور عورت مساذ بن عفران کی کوڑہیا
 ہو گئی تھی جب اوسنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 شکایت کی آپ نے ایک لکڑی سے کہ آپ کے ہاتھ میں تھی اوسکو
 چھوڑ دے مرنے کا نام لے اور جو میں علیہ السلام سمجھنے سے جانتے
 تھے کہ لوگ اپنے گمراہ میں یہ کہاتے ہیں اور پیتے ہیں اور پوچھتے
 معج کرتے ہیں یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ
 اس سے ہے کہ حرا و بیانی میں اوسے کیونکہ تمام احوال
 زمین سے آسمان تک آپ پر نکشف تھا پھر یہ کہوں کر پوشیدہ
 ہوتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو تھے آسمان پر اودھنچا لے گئے
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں اوس سے
 زیادہ بڑھ کر ایسی جگہ پر پہنچے کہ وہاں کسی کی مجال نہ تھی اودھ
 مخصوص ہوئے اولیاء میں ان کے درجہ سے اور صالح مشائخ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے بارے میں
 جو کچھ
 مذکور ہے
 وہ سب
 صحیح ہے

آپ ہی کا تھا اور اگرچہ حضور اوس یا وہ نوش و وحدت کا بعد سب انبیاء
 کے ہوا مگر عالم ارواح میں بھی سب انبیاء کی ارواح کو آپ کی تربیت
 اور فیضان سے محروم نہ رہا اور جب تک کہ آفتاب آپ کی انوار کا
 پردہ غیب میں غروب تھا کہ ایک فراقِ جفرا نے انبیاء کے دل کو
 نور میں چھیر دیا اور بعد طلوع اوس نیر اعظم کی افقِ سعادت
 سے کہ تا قیام قیامت ہر روح میں سب سے انوار اوس ستارِ روپ کی
 سحر اور معنی ہو گئے جو جیسے سلطانِ خیمہ زد تو نما نما عام راجہ جیسا کہ
 مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا حولِ خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے میں اول سب انبیاء سے پہلے خلقت میں اور
 آخر سب سے پہلے نبی میں اور جہاں فیضانِ حق تھا اوس جہاں
 پاک سے یہ سب کہ دیا گیا وہ عند لیبِ گلستانِ رسالت جو جامع الکمل
 لینے دے کلمات کہ عبارت میں مختصر اور معانی بہت ہیں اور
 مخفیات سے جالیثِ حدیث جو جامع الکمل کو امید اسکے کلمہ کے دل
 و مرہ حق حقیقہ سلی و صحیح کریمین حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
قِيَامَتِ كَوْنِ عَادَاتِ جَزَاءُ لَعْنَةُ اللَّهِ كَوْنَهُمْ لَعْنَةُ عَالَمِي اور اصل جو ہے
 لکھی ہیں اور ترجمہ مندی اور سکا واسطے نفعِ خلافت کے اور خیرِ کمال
 میں علامہ مدہ تحریر کیا ثنائی لازم ہے کہ اوسکو بھی دیکھئے
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ امْلِ اَمْرًا طَلَبَهُ وَكَرِهَ
 اَمْرًا اَلَا اَعْمَالُ اِيَّائِنَا تَدْعُوْنُ خَيْرًا لِّمَا نَمُوْهُ اَمَّا كَرِهَ لِمَا نَكْرَهُ

ان احادیث سے
 ظہور کرتا ہے کہ
 سب انبیاء کی ارواح
 آپ کی تربیت سے
 نور میں چھیر دی گئیں

خصوصاً حدیث شریف **الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ** تمام مآثر و کمالات
 اور آخرین کو اگر تمام علم و زبان و جہت و تدوین اور شیخ و ادبی کریں گے
 تو ثوابی بیان او سکا منوس کے اور جلافتا بل تحقیقہ اور سرور و شرف
 مخلوقات سے یہ ہے کہ ذکر کیا حق تعالیٰ سے تفسیر و تفسیر و شریف
 حضرت کا اپنے کلام مجید میں بسبب کمال محبت کے ساتھ اپنے
 ہی کے اور ثنائیت عنایت کی اور پر حال آپ کے مہیا کہ ذکر اور
 قلب شریف کا اس آیت کریمہ میں کیا ترک یا الرزق الامین علی
 قلبک اور ذکر اور ذکی زبان مبارک کا اس قول میں کیا ثناء یا
 یا سائیک اور تعلق حضرت کو اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا یا سائیک
 عین النبوی اور بعد شریف آپ کو اس آیت کریمہ میں مذکور کیا
 یا سائیک یا سائیک اور ذکر و بے مبارک آپ کو ان آیات
 میں بیان کیا قد تری قلبک فی السماء اور قول و تری قلبک
 شطر السجدة الخاتم اور گردن مبارک آپ کو اس آیت کریمہ میں
 ذکر کیا ولا تجعل یدک متلوکة الی تحقیق اور سبب اور شرف
 مبارک آپ کو اس قول میں بیان فرمایا انکم تنسج لکم ثيابکم
 وکم تناعثن و تری الذی الکفین لکم اور جملہ خصائص
 نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے نام و کنایہ قدس کا
 جو ہر حروف نام اپنے سے کہ محمود و شریف محمد اور احمد کہ نبی و موم
 ہوا کوئی بنی قبل اوں مالی غیاث اس نام پر اور بکمال اور

پلانا حضرت کو اطمینان اور مشرب بہشتی کے مہیا کر صوم وصال میں
 آتا ہے اور اقرار لینا حق تعالیٰ کا تمامی انبیاء سے روز ازل کی ہیکا
 کہ ایمان لاوین میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا اور وہ اور امانت آپ کے دین کی کرن اگر آپ موجود ہو دین والا
 اپنی اپنی امت سے کہہ جاوین اور لکھنا نام مبارک حضور کا اوپر
 عرشِ معلیٰ اور تمامی آسمان اور بہشت و ما فیہا کے اور لوح محفوظ
 اور طوبیٰ اور سدرة المنتہی پر اور مذکور ہونا آپ کے نام شریف
 کا اور ان اذان میں کہ محمد حضرت آدم علیہ السلام میں تھی اور اذان
 بلا کہ میں اوپر عرشِ اعلیٰ کے اور واقع ہونا اخبار اور بشارت
 دو بار وجود آپ کا کتب سابقہ میں اور ہونا نسبت شریف حضرت میں
 عبد اللہ والہ باجد حضرت سے تا حضرت آدم علیہ السلام سفاح لغنی
 اور فکھ جہد جاہلیت میں عادت تھی اور ہونا اونکا بہترین قہرون
 ہی آدم سے قمر تا بعد قرن اور پیدا ہونا اونکا اکابر اور شہر
 تامل عرب میں اور پسہ رنگون ہونا ستون کا وقت ولادت
 شریف اونکی کے اور ظاہر ہونا اونکا شکم مادر سے مخزون اور
 سرور اور ظاہر اور ساجد اور بلند رکھنے والا نظر کو جاننا
 کے اور اذخاشی والا گشت شہادت اور وقت میں اور دیکھنا
 ہند کا وقت پیدائش اونکی کے ایک نور کہ منور ہوئے روشنی
 اونکی سے قصور شام کے اور بلنا گوارہ اونکی کا بلانے ملا کہ سے

اور بابتین کرنا گوارہ میں چاہیے اور ہر حال میں جانے کا اشارہ ملتا
 ہو تو کسی سے جس طرف کو کہ چاہئے اور سائیکل اس کا سرا جیون کو کر
 کر کے آفتاب میں اور شوق ہونا صدف شریف کا گئی ناز اور شاہی
 ہونا رویت کا پیش لپس سے اور روشنی اور تاریکی میں اور گھر
 کوئی پرندے کا ہنگام پر دروازہ نہ بنا سکے پر ہرگز آواز نہ ہو
 بزل و براز اونکی کا لہجہ فراغت قضا سے حاجت کے زمین میں
 اور آیا کرنا گئی بیہوشی تک خوشبو مشک اور غنیر کی اوس جگہ سے
 اور کہیں ایک شخص نے پیشاب خست علی اقصیٰ علیہ السلام کا لیا
 اوسکی اولاد میں گئی پشت تک خوشبو آ یا کی اور شیریں ہو جانے
 آب شور کا اہل نکاحات میں شریف سے اور کفایت کا لہجہ
 شیر خواہ کو اور ہونا بجا ہے شیر اور اوسکی کے اور سائیدہ پڑنا اور
 نور خدا کا زمین پر اور محفوظ رہنا اور کجا جہا لی اور خطر و سلام
 نسیم آذر نہ بیٹھنا کہتیوں کا بدن مبارک پر اور نہ پیا چھڑون کا
 خون اطہر اونکی کو اور کپڑوں شریف میں چون نہ پڑنا اور نہ پڑنا اور
 ضیعت ہونا اوس غابور کا کہ خیر آپ ہوا رہے تھے اور ہونا
 عرق بدن اطہر کا خوشبو ترشک اور عطر سے اور سب سے اچھے
 معلوم ہونا وقت چلنے کے کو گون دماز قد کے ساتھ اور مرد سائیدہ
 سمجھ پڑنا جب کہ تنہا چلتے اور گورن مایا جبریل علیہ السلام کا
 ابتدا و حی میں اور تصرف کرنا و جو شریف اور سکے میں سب

خالص اوسى خلاصہ عالم سے ہے کہ کوئی دوسرا اوسین شریک
 نہیں اور تفصیل ہر ایک کی اپنے مقام میں آوے گی اور جملہ
 فضائل مختصہ اوسین فخر بنی آدم سے یہ ہے کہ جس پتھر پر گذر
 مبارک ہوتا نشان قدم شریف کے اوس میں بن جاتے تھے
 جیسا کہ مقام ابراہیم میں متواتر ہے اور قصہ اوسکا یوں ہے
 کہ جب حضرت ابراہیم نے نیا مکعبہ تھاگو ہو بنایا تب حکم الہی ہوا کہ
 قاتل بوجھ بیا لو کہ رجا لاؤ گئے اکل خام پر پائین بن کل کچھ عشق
 پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس پتھر پر کہ اب مقام
 ابراہیم مشہور ہے گھر سے ہو کر لوگوں کو واسطے حج کے پکارا
 حق تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی نذا اور آواز تمام عالم بلکہ
 عالم ارواح میں بھی پہونچائی اور جو بنی آدم کہ اپنی ما کے پیٹوں
 میں اور باپ کی پیٹوں میں تھے اونہوں نے بھی اوس آواز
 کو سنا اور مشہور ہے کہ جس نے عالم ارواح اور اجاد میں جواب
 حضرت ابراہیم کے پکارنے کا دیا حج اوسکو نصیب ہوتا ہے
 اور جس نے جواب نہ دیا تھا وہ سعادت حج سے محروم رہتا ہے
 اور وقت نذا ابراہیم علیہ السلام کے اثر اونسے قد میں مبارک
 کا اوس پتھر میں ظاہر ہوا کہ مدت تک زیارت کرنے واسے
 دور دور کے اوس سے مستفیض ہوتے رہے اور بسبب
 ہونے ماہوں کے اثر قد میں اطر کا کم نہا ہوا جب جناب

یہاں تک کہ قدم نزل در مقام ابراہیم علیہ السلام
 در مسطر ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیوہ جو بڑے حجۃ الوداع
 میں اشرفۃ بن ابراہیم علیہ السلام پر کھڑے ہوئے اس نے اس کے چلنے والے
 مبارک آس میں مالی خرابی کے اوس چتر میں چاہئے دے ہے اب
 گناہ سے اوس چتر کے پانڈی سے منڈو کر اور چاندی کے
 لٹند و ق من رکھ کر لکھتے ہیں سیاقہ زندوزی کا اور چتر
 والا ہے اور گرد اوس کے دو گز کے فاصلے سے چتر و غولادی
 نہایت شکست کا بنا کر جوڑا ہے اور وہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے
 مگر جو سواد مند کہ شیخ الفتح کہ معطیہ سے التما کرتا ہے تو
 نصف شب کو غلوت میں دروازہ اوس چتر کے کا کو لگا اور
 آپ زمرم سے نشان قد میں مبارک دھو کر نائروں کو دیا
 اور اشرفۃ بن مبارک کا کہ معطیہ میں محلہ رفاق الحجہ میں متصل
 گھر الی بکرمہ بن رضی اللہ عنہ کے مشہور ہے اور انہی سے
 تشریف کا حج مسجد نبی صاویہ کے مدینہ طیبہ میں واقع ہے
 اور جہلۃ صائف ذات پاک سے یہ خاکہ وقت ولادت سے
 اخبار کا بہانہ قرین سے منقطع ہوئی جیسا کہ مردی سے
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فضل اللادت صاحب
 سعد السادات کے شیاطین کو آسمان پر جاتے سے قنقاع
 نہ مٹی مان جاتے تھے اور اخبار آسمانی لاکر کا بہانہ قرین
 کہہ سجاتے تھے اور کاہن ایک قوم تھی کہ انکی اور دل کر اور علاج

اس کا بیان ہے کہ جو کچھ لکھا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے

ہمیشہ اجنبی کے ساتھ ایک مناسبت اور علاقہ روحانی تھا کہ حبیب
 اوس علاقہ کے و سے علوم اون سے سیکھتے تھے اور اپنی طرف سے
 اوس میں جو شہ بہت ملا کر لوگوں کو خبر دیتے تھے جیسا کہ حضرات
 انبیا کو ساتھ ارواح طیبہ ملائکہ کے ایک مناسبت روحی تھی کہ اوی
 مناسبت سے مورد وحی اور اخبار صادقہ کے ہونے جب وہ انما
 نبوت مطلع اجلال سے طلوع ہوا تب آمد و رفت آسمان کی
 شیاعین سے موقوف ہو گئی اور اگر قصد جانیکا کرتے شعلہ ہائے
 ناری سے مارے جاتے لیکن اون سے مر جاتے اور بعضوں
 کے منہ سیاہ ہو جاتے اور اکثر دیوانے ہو جاتے اور بعضوں
 کے اعضا میں خلل ہو جاتا پس غول بیابانی ہو جاتے اور
 جمع کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے درمیان کلام اور رویت کے اور شرف کیا اونکو
 اسی عالم میں اپنے حال لایزال کی رویت سے اور ہیجا اونکے
 لیے براق اور لیگیا اونکو شب شب مسجد حرام سے تا مسجد اقصیٰ
 اور وہاں سے ایسی جگہ کہ کوئی وہاں نہ پہنچا رہا عی موسیٰ
 سفری حرم طوز نکرہ عینی سفرے کردوسلے دور نکرہ و چہا
 سارے کہ در خلوت عرش با کفش و عصا رفت و کنی شوکر و
 اور دیکھا آپے اپنے پروردگار کو چشم مسر اور دکھائی افترنے
 اور آیات کبرے اور نگاہ رکھا اونکو نظر ماسوا سے اور حاضر کیا

و شہادت آخر علی بن ابی طالب و علی بن ابی طالب و علی بن ابی طالب

اوں کے لیے ایسا علیہم السلام کو اور اہمات کر لائی آپ سے اپنے
 انبیاء اور فرشتوں کی اور علیہم السلام کو تعلیم اور ہدایت
 و رزق سے اور یہ حضرات اہل کمال کسی ملک اور دینی اور دنیاوی
 کو میرے نبیوں سے اور انہوں میں کیا آپ کو ساتھ اپنے فرشتوں کے آپ کے
 پیچھے جان آپ جائیں اور انہیں فرشتے آپ کے ہمراہ لائیں
 میں اور دعا کی آپ کو کتاب کریم حالانکہ وہ مسدود دنیا میں
 اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی میں سے ہے لکھتے تھے اور انہوں میں کیا
 اور کو فائزہ الکتب اور اہل الکری اور اسن الرسول سے کہ یہ
 عرض مجھ کے خزانوں میں سے ہے اور دنیا کسی ہنسی کو مثل کیے
 اور عنایت میں آپ کو گنہگار تمام زمین کو خزانوں کی جیسا کہ
 فرمایا حضرت علیؓ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذیت ملے مگر خزانوں
 اللہ عزوجل علیٰ زمین اہل علیہ وسلم تھے اس لئے آپ
 اختیار میں رزق سب کا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے
 انا قاضی فی کل شئ من حقہ و اذیت دی آپ کو تعلیم کرنی ظاہر اور
 باطن تمام عالم کی اور علیہ السلام خلافت برحق سے مبعوث ہوئے
 جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ علی کل شئ قاضی اور فتح مندی دی اپنے محبوب
 کو دشمنان دین پر کہ اوں کے جہنم و دنیا و رزق سدا دیا کہ ایک
 جیسے کی راہ پر اسے آپ کی ہدایت اور جس کے حیران و پریشان
 سے جیسا کہ فرمایا کہ لعلیٰ یا ربیب ربیب قریب اور وہ شخص ایک

یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

جینے کی یہ ہے کہ شہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں
 کے شہر سے ایک جینے کی راہ سے زیادہ دور تھا اور یہ خصوصیت
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلقاً تھی کہ موقوف شکر
 اور فوج پر تھا بلکہ اگر آپ تنہا بے شکر ہوتے تو بھی وہی شہر
 تھی جیسی کہ ساتہ لشکر کے تھی اور حلال کیا واسطے اپنے حبیب کے
 مال غنیمت کو کہ حلال نہ تھا قبل اس کے کسی نبی پر جیسا کہ فرمایا اَحْلِلْتُ
 لِي الْغَنَائِمَ مَا دُرَاكِي شَرِيعَتِي مِنْ حِلْمٍ يَهْتَاكُمُ غَنِيْمَتِي لَوْ
 لَكَ اِيَّكَ حِكْمٌ يَرْجِعُ كَرْتَهُ اَوْ رَاكَ اَسْمَانُ مِنْ نَزْلِ يُوَكِّرُ اَوْ
 غَنَائِمٌ كُوَيْلًا دِيَّتِي اَوْ رَكِي لَكُمِّي تَامَ زَمِيْنُ اَبٍ كَلِيْهِ مَسْجِدٌ كَهَانَ
 جَابِسَ وَهَانَ تَارِيْزُ سَيْفٍ اَوْ مَخْصُوصٌ نَزَلَ كَمَا مَسْجِدٌ كَرْنَا اِيَّكَ
 مَكَا لِمَعِيْنَ بِرَاوِغَاكُ كُوْپَاكُ كَرْنِيْ مِيْنَ حِلْمٍ پَا سَنِيْ كَا دِيَا حَشِيْ
 مِيْنَ بَا يَابِسَ كَهْ جَلِيْلَتِي لِيْ اَلَا مَن مَسْجِدًا وَنَزَلَ بَا مَخْصُوصًا مَعِيْنَ كِيْ لَكُمِّي
 مِيْرَسَ وَاسَطَ تَامَ زَمِيْنَ مَسْجِدٍ اَوْ غَاكُ پَاكُ اَوْ رَاكُمِّي اَمْبِيَا
 كِيْ اَمْتُوْنِ كُوْبِيْ دَوْلَتِ نَفِيْصٍ نَهْوِيْ بَلَكِهْ مَسْجِدِيْنَ اَوْ رَعْبَاوُجَا
 اَوْ سَكَمُ رَسْمَتِيْ كَهْ جُوْزَمِيْنَ قَدَمُ كَا اَمْبِيَا كِيْ تِيْ اَوْ رَاوْنِ كَهْ
 قَدَمُوْنِ كِيْ بَرَكَتِ سَهْ اَوْ سَ زَمِيْنَ كُوْ شَرَفِ طَهَارَتِ كَا حِلْمِ
 بِرَا خَاوِيْ اَوْ نَكِيْ مَسْجِدٍ اَوْ رَعْبَاوُجَا فَانَهْ تَحَا سَوَا سَهْ وَهَانَ
 اَوْ رَكِهْ عِبَادَتِ اَوْ رَنَازِ جَانِزِ نَهْوِيْ اَوْ رَجُوْزَمِيْنَ كَهْ اَمْسَ سَعَادَتِ
 سَهْ شَرَفِ نَهْوِيْ هُوِيْ اَوْ سَكُوْ سَهْ پَاكُ مِيْنِ جَابِسَ تَهْ تَهْ

ترجمہ حلال کی شہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں کے شہر سے ایک جینے کی راہ سے زیادہ دور تھا اور یہ خصوصیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلقاً تھی کہ موقوف شکر اور فوج پر تھا بلکہ اگر آپ تنہا بے شکر ہوتے تو بھی وہی شہر تھی جیسی کہ ساتہ لشکر کے تھی اور حلال کیا واسطے اپنے حبیب کے مال غنیمت کو کہ حلال نہ تھا قبل اس کے کسی نبی پر جیسا کہ فرمایا اَحْلِلْتُ لِي الْغَنَائِمَ مَا دُرَاكِي شَرِيعَتِي مِنْ حِلْمٍ يَهْتَاكُمُ غَنِيْمَتِي لَوْ لَكَ اِيَّكَ حِكْمٌ يَرْجِعُ كَرْتَهُ اَوْ رَاكَ اَسْمَانُ مِنْ نَزْلِ يُوَكِّرُ اَوْ غَنَائِمٌ كُوَيْلًا دِيَّتِي اَوْ رَكِي لَكُمِّي تَامَ زَمِيْنَ اَبٍ كَلِيْهِ مَسْجِدٌ كَهَانَ جَابِسَ وَهَانَ تَارِيْزُ سَيْفٍ اَوْ مَخْصُوصٌ نَزَلَ كَمَا مَسْجِدٌ كَرْنَا اِيَّكَ مَكَا لِمَعِيْنَ بِرَاوِغَاكُ كُوْپَاكُ كَرْنِيْ مِيْنَ حِلْمٍ پَا سَنِيْ كَا دِيَا حَشِيْ مِيْنَ بَا يَابِسَ كَهْ جَلِيْلَتِي لِيْ اَلَا مَن مَسْجِدًا وَنَزَلَ بَا مَخْصُوصًا مَعِيْنَ كِيْ لَكُمِّي مِيْرَسَ وَاسَطَ تَامَ زَمِيْنَ مَسْجِدٍ اَوْ غَاكُ پَاكُ اَوْ رَاكُمِّي اَمْبِيَا كِيْ اَمْتُوْنِ كُوْبِيْ دَوْلَتِ نَفِيْصٍ نَهْوِيْ بَلَكِهْ مَسْجِدِيْنَ اَوْ رَعْبَاوُجَا اَوْ سَكَمُ رَسْمَتِيْ كَهْ جُوْزَمِيْنَ قَدَمُ كَا اَمْبِيَا كِيْ تِيْ اَوْ رَاوْنِ كَهْ قَدَمُوْنِ كِيْ بَرَكَتِ سَهْ اَوْ سَ زَمِيْنَ كُوْ شَرَفِ طَهَارَتِ كَا حِلْمِ بِرَا خَاوِيْ اَوْ نَكِيْ مَسْجِدٍ اَوْ رَعْبَاوُجَا فَانَهْ تَحَا سَوَا سَهْ وَهَانَ اَوْ رَكِهْ عِبَادَتِ اَوْ رَنَازِ جَانِزِ نَهْوِيْ اَوْ رَجُوْزَمِيْنَ كَهْ اَمْسَ سَعَادَتِ سَهْ شَرَفِ نَهْوِيْ هُوِيْ اَوْ سَكُوْ سَهْ پَاكُ مِيْنِ جَابِسَ تَهْ تَهْ

اور سفر میں تختہ لکڑی کا کہ اوپر اون کے بیٹے نماز پڑھتے تھے
ہمراہ رکھتے اور وہی بجائے اون کی مسجد کے ہوتا اور ان کی مسجد
میں تیمم بھی درست تھا اور کیا ہی تعالیٰ نے آپ کو عالم الایمان
والبرسلیین کہ بعد اوند کے کوئی ہمسر نہ ہو گا اور اور ہا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اتر کر زمین میں دین محمدی
کی مدد کے واسطے ہو گا اور دے مثل ایک عالم کے ایکی است
کے عالموں سے ہو دین کے پیش شیخ ابن حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی قیامت تک ہمیشہ رہنے والی ہے اور
ناسخ اور شامی والی ہے سب انبیا اور مرسلین
کی شہادتوں کا اور سچا اور مکبر و درکار نقاسے دے دے
رحمت اور ہمایت خلق کے چنا کہ فرمایا ہوا آری اللہ کے لئے
لے لیا لہجہ لے لے نہیں سہا میرے مگر اسے محمد کر دے اسے
رحمت کے خلق پر اور نکارا اور یاد فرمایا میں سہا میرے
تمام نبیوں کو اور کلام لیکر کہ یا آدم اسٹن است و ہو جات
الجبہ دیا توح اس خطہ اسلام سے اور نکات علیک جیسا اسما جیم
آخر من جن اللہ کو یہ عمر سے لائی اور حقیقت عمل آنا سہل
سیرت لائی اور نکات جی دیا دے دیا علینا ک علیہ توفی الارض
و یا ذکر کیا دنا مشرک نے کلام سہا جی دیا جی علی کتاب لہجہ
و یا مدنی لائی راویک کے لائی اور خطبات لہجہ دیا اسے جی کہیم کہ

[illegible]

اذکوبلایا اور مہربانی اور عنایت بہت فرمائی اور حال نہ جاننے
 ہو چکا پر پتہ سفر میں کیا یا رسول اللہ! یہ کہ میرے آب پر نازل ہوئی
 اور میں بلند آواز اور بہرا ہون پر نہ ہوں کہ آواز میری پہنچے
 اور اعمال میرے جہاں ہو جاوین فرمایا کہ تم اوں لوگوں سے
 نہیں ہو اور آب اوں سے بہت رافتی ہو سے اور اون کے
 حق میں و عارضہ خیر کی اور فرمایا زندگی کہ ستم جو تم خیر اور مرد
 حکم بخیر اور بشارت دی آب نے اذکوبلایا کی اور شہید
 ہو سے ثابت روز جنگ پیامبر کے اور ایسی حرام تھا پکار حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دروازہ حجرہ پر سے بلکہ حسن ادب
 یہ تھا کہ اگر دروازہ حجرہ مبارک پر پیچیدہ رہتے جب تک کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از خود تشریف باہر نہ لادیں اور حلال
 باکمال سے شرف فرماوین جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے
 اِنَّ الْاَذَانَ یَا دَوَّكُ مِنْ دَوَّاتِ الْحَرَمِ اِنَّ الْاَذَانَ یَا دَوَّكُ مِنْ دَوَّاتِ الْحَرَمِ
 صبر و تحمل و عزم و کمال و غیر اتم اور جملہ فضائل مختصہ
 اوس ذات جامعہ الصفات سے یہ تھا کہ قسم کمانی حق تعالیٰ
 نے آپ کی زندگی اور آپ کی شہر اور آپ کے زمانہ الی اور کلام
 کیا آپ سے جمیع اقسام وحی اور ملازم کیا اسرافیل علیہ السلام
 کو گیارہ برس کی عمر تک کہ قبل آپ کے کسی نبی پر اسرافیل
 نازل نہ ہوے جیسا کہ طبرانی نے حدیث عبد اللہ بن عمر

اذکوبلایا اور مہربانی اور عنایت بہت فرمائی اور حال نہ جاننے
 ہو چکا پر پتہ سفر میں کیا یا رسول اللہ! یہ کہ میرے آب پر نازل ہوئی
 اور میں بلند آواز اور بہرا ہون پر نہ ہوں کہ آواز میری پہنچے
 اور اعمال میرے جہاں ہو جاوین فرمایا کہ تم اوں لوگوں سے
 نہیں ہو اور آب اوں سے بہت رافتی ہو سے اور اون کے
 حق میں و عارضہ خیر کی اور فرمایا زندگی کہ ستم جو تم خیر اور مرد
 حکم بخیر اور بشارت دی آب نے اذکوبلایا کی اور شہید
 ہو سے ثابت روز جنگ پیامبر کے اور ایسی حرام تھا پکار حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دروازہ حجرہ پر سے بلکہ حسن ادب
 یہ تھا کہ اگر دروازہ حجرہ مبارک پر پیچیدہ رہتے جب تک کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از خود تشریف باہر نہ لادیں اور حلال
 باکمال سے شرف فرماوین جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے
 اِنَّ الْاَذَانَ یَا دَوَّكُ مِنْ دَوَّاتِ الْحَرَمِ اِنَّ الْاَذَانَ یَا دَوَّكُ مِنْ دَوَّاتِ الْحَرَمِ
 صبر و تحمل و عزم و کمال و غیر اتم اور جملہ فضائل مختصہ
 اوس ذات جامعہ الصفات سے یہ تھا کہ قسم کمانی حق تعالیٰ
 نے آپ کی زندگی اور آپ کی شہر اور آپ کے زمانہ الی اور کلام
 کیا آپ سے جمیع اقسام وحی اور ملازم کیا اسرافیل علیہ السلام
 کو گیارہ برس کی عمر تک کہ قبل آپ کے کسی نبی پر اسرافیل
 نازل نہ ہوے جیسا کہ طبرانی نے حدیث عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما ہے نقل کیا ہے کہ تین سٹ خباب رسول اللہ
 ﷺ کے ساتھ تھے و انہوں نے فرماتے تھے کہ آیا تم پھر اسرافیل
 علیہ السلام کو قبل میرے کہتا پیغمبر نازل ہوا تھا اور کہا
 تمہیں اسرافیل علیہ السلام کہ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمہیں
 کا ہون فرماتا ہے پروردگار تمہارے کہ میں تمہیں اختیار دیتا ہوں
 اس بات میں کہ پیغمبر اور بندہ جو تو یا پیغمبر اور پادشاہ پس
 اختیار کیا میں نے پیغمبر اور بندہ ہونے کو اور اگر پیغمبر اور پادشاہ
 ہوتا میں سب پر ہار ہونے کے ہو کر میرے ساتھ جلتے لغیر
 انان جبرئیل علیہ السلام کو گیارہ برس کی عمر سے آخر عمر
 شریف تک ملازم اور حاضر باش درگاہ نبوت کا رکھا اور
 عفو کیا اور بخشاعت تقاسے نے آپ کے اسگے بچکے گناہوں کو
 لینے اگر چہ سب انبیاء علیہم السلام بخشی ہوئے ہیں اور عذاب
 کرنا انبیاء پر جائز نہیں ہے لیکن تصریح اس طرح ہوا ہے
 آپ کے اور کسی نبی کے واسطے نہیں فرمایا اور یہ فضیلت
 خاص آپ ہی کے واسطے ہے اور جملہ فضائل مختصہ
 انہیں فخر نبی آدم سے یہ ہے کہ اسلام نایا شیطان ایکا
 اور امر حکم نہیں کرتا ہے آپ کو مگر نیکی کا جیسا کہ مروجی ہے
 عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے کہ کوئی شخص تم میں سے نہیں ہے کہ یہ کہ مقرر

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

کیجے گئے ہیں اور سپردِ ساتھی ایک جن اور ایک فرشتہ تھے
 صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا مال میں ایسا ہے
 فرمایا ہاں مگر اعانت اور مدد کی میری میرے برادر و گارے
 کہ اسلام لایا جن ساتھی میرا اور بنیں کہتا ہے وہ مجھے مجھ
 نیکی کے اور جملہ خصوصیات اور اس دورِ عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے یہ ہے کہ حرام کیا حق تھا اس نے آپ کی سب
 بی بیوں پاک و امن کو سب سلمانوں پر بعدِ آپ کے اور
 فرمایا رما کان کلم ان تزدوا رسول اللہ لا ان تکونوا اذوا
میں تیرے جو آہتا اور سب بی بیوں پاک و امن کو اقد تھا
 نے ان سب سلمانوں کی فرمایا کہ اذا ابوا انتم فی بی بی
پیغمبر کی سب سلمانوں کے امن میں اور یہ فرمانا اللہ تھا
 کا واسطے تغیر اور تکریم اپنے نبی کریم کے ہے اور جملہ
 خصال نبوی سے یہ ہے کہ جو شخص خواب میں رویت
 جمال باکمال حضرت سے مشرت ہوا اس نے پیغمبر متین
 اور شبہ آپ ہی کو دکھا اس واسطے کہ شیطان ہم صورت
 آن حضرت کے نہیں ہو سکتا ہے یعنی اگر جہ حق تھا
 نے طاقت اور سکو ہم صورت ہونے کی بصورت ہر شخص
 کے دی ہے مگر قادر اور ہر شکل ہونے اپنے حبیب صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے اور سکو نہیں کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

شریف احمد علیا نامہ ہے مگر اس کا لڑنا اور کسی قدر لڑنا رسول کو اور نہیں لائی ہے کہ مگر دراصل کی بی بیوں سے رسول کی بی بیوں کا

بھی مقبول ہے کہ جمع بین ہوئے ہیں لوگ واسطے مشورہ
 کسی کام کے اور اس جماعت میں ہشام حضرت علی ائمر علیہ
 وآلہ وسلم کا جو نائب ہے گریہ کر برکت دیتا ہے حق تعالیٰ اس
 مشورہ میں اور نائب ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اس کی شفاعت کریں گے اور بشت میں اس کو
 بچا دیں گے اور جملہ حضائیں نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 یہ ہے کہ مستحب ہے غسل کرنا اور خوشبو لگانا واسطے چہ
 حدیث شریف کے اور اس کو مکان بلند اور ممتاز میں چڑھنا
 بہتر ہے جیسا کہ حال امام مالک رحمہ اللہ کا بروایت مطرف
 ساجد کو رہا اور تہاد حنا وقت چڑھنے اس کلام خیر انجام
 کے واسطے تغیر اور توفیر کی کہ یہی اولیٰ اور انت اس
 کلام پاک کی ہے اور جملہ حضائیں اس علیہ العباب سے
 یہ ہے کہ جس کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ پکارے اگر چہ وہ غلام
 میں ہو تا جواب دینا اور سپرد واجب ہونا جیسا کہ بخاری رحمہ اللہ نے
 سعید بن المسلی سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن نماز میں
 تھا کہ حضرت علی ائمر علیہ وآلہ وسلم نے تجھ کو پکارا پس میں نے
 جواب نہ دیا اور بعد فراغت نماز کے حضور قدس نبوی میں گیا اور
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نماز میں تھا اس سبب جواب دینا فرمایا کہ
 تم کو حکم الہی نہیں پہنچا کرتا ہے یا ایہا الذین آمنوا استجبوا

ترجمہ: اے محمد بن عبد اللہ! اس نے جو نماز میں تھا اس نے جواب نہ دیا اور بعد فراغت نماز کے حضور قدس نبوی میں گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نماز میں تھا اس سبب جواب دینا فرمایا کہ تم کو حکم الہی نہیں پہنچا کرتا ہے یا ایہا الذین آمنوا استجبوا

لہذا رسول اذاد کا حکم بھی حکیم الہی ہے اجابت اوس روز عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرض ہوا تارک اوس کا گناہ ہے اور حملہ خصائص نبوی سے یہ ہے کہ جو ٹہہ باندھنا اور اوس روز عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل اور لوگوں کے نہیں ہر جگہ جو جو ٹہہ باندھنا اور اوس عالم جناب کے پیش شہادت اوس کی قبول نہیں اگر وہ بعد توبہ ہووے اور جگہ اوس کی فرض ہوگی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے من گذب علی شہد فلیکثر مقعد من النار اور مروی ہے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے جو ٹہہ باندھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس بھیا آپ نے علی بن ابی طالب اور زبیر رضی اللہ عنہما کو کہ جاؤ تم اور اگر وہ شخص سے تو اوسکو مار ڈالو اور حملہ خصوصیات سے یہ ہے کہ بھیا حق تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو ایام مرض شریف میں واسطے عیادت اوس جناب پاک اور پیمبرش احوال فراج مبارک کے اور تیر ہی گئی نماز جنازہ اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرادی فرادی بلا امامت اور دفن ہوئے بعد تین دن کے اور بچائی گئی چادر اطر فراز شریف میں کہ اوسکو حالت حیات میں بچا کر آرام فرماتے تھے اور تارک ہو گیا عالم روز وفات شریف کے اور متعین ہونا فرشتے کا مزار سطر پر واسطے پہنچانے صلوٰۃ و سلام کے زائران اور غائبان عامہ مومنین سے جیسا کہ حدیث شریف

یہ حدیث صحیحہ ہے
یہ حدیث صحیحہ ہے
یہ حدیث صحیحہ ہے
یہ حدیث صحیحہ ہے
یہ حدیث صحیحہ ہے

میں وارد ہے کہ اس لائق علامہ مسیحی ملین سید ابوالفضل علی بن ابی طالب
 رحمہ اللہ نے اس کتاب کو روایت کی ہے اس حدیث کو نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عاکم نے اور مروی ہے
 عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اشد سبوانہ کا ایک
 فرشتہ ہے کہ وہی ہے جس نے اس کو قودہ عینہ کی
 ہر تہ سے پس جو بندہ کہ درود پڑھتا ہے مجھ سے فرشتہ
 اس کو سنکر محبہ ہو جاتا ہے اور عرض کیا جانا اعمال
 امت کا اس جناب پاک پر اور استغفار کرنا اس
 روح للعالمین کا واسطے امت کے بیکہ ابن المبارک
 نے سعید بن اسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کوئی قرآن
 سنیں مگر یہ کہ عرض کیے جاتے ہیں اعمال امت کے صبح
 اور شام اور اس جناب کے پس پڑھتے ہیں انحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اس کے اعمال کو اور بعضی
 روایات میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عرض
 کیے جاتے ہیں مجھ پر اعمال امت کے پس تو اگر یہ پڑھتے ہیں چھ ماہ
 اس کو اور اگر نیک ہوتے ہیں عرض کرنا ہونے دو گاہ رب اعزتہ میں
 بعد عرض کے لکھنا تا جو میں ان اعمال نیکہ کو نامہ اعمال میں یہ شعبہ القدر
 اس غرضی آدم کو کہ میں اور جملہ قضا میں شیعہ شریعہ کو فرمایا اس رسول

کتاب الاموال والاعمال والاعمال
 والاعمال والاعمال والاعمال
 والاعمال والاعمال والاعمال
 والاعمال والاعمال والاعمال

مجلس میں ہو چکا اب جو تمہارے ہی نے بیان فرمایا مسنونہ
 تمہارے فضائل اور خصائص سے پہلے حلال ہونا غنیمتوں کا
 اور مسجد اور مسجد ہونا تمام روئے زمین کا اور ایک کر سکتے ہیں
 حکم خاک کا برابر بانی کے ہونا کہ کسی نبی کی امت کو یہ نصیب
 نہ تھا اور وہ بھی مخصوص تھا یہ سب سے پہلے اور اہم سائیکہ آئینہ
 شریک میں صبا کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اِنَّ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّيْ كَوْمٍ كَهَـذِهِمْ ^{یوم} ^{کثیر} ^{میں} ^{بھائی} ^{سے} ^{آثار} ^{الوقوف} ^و ^{زیارت} ^{میں}
 میری بولائی جاوے گی روز قیامت کو اسے پروندہ کاڑھے
 رد و روغن مٹانی آثار و منوسے اور عجیب نماز پانچوں وقت
 کی ہی تمہارے مصالح سے ہے کہ گلی امتوں میں نماز چاروں
 کی تھی اور نماز عشا کی نہ تھی اور اول جب کہ نماز مشائیر ہی تمہارے
 بنی تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے تاخیر کرو تم نماز عشا کو
 اس واسطے کہ تمہیں نصیبت دو گئی یہ اس نماز سے اور قبل تمہارے
 کسی امت سے یہ نماز نہیں پڑھی اور اذان اور اقامت اور
 آئین نماز میں ہی تمہارے فضائل سے پہلے مروی ہے ^{میں} ^{میں} ^{میں}
 مائشہ حدیثہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا اجاب رسول اکرم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہود حد نہیں کرتے ہیں ہمارا اتنا کسی
 چیز سے جب قدر کہ حد کرتے ہیں سلام اور آمن سی اور نہی ہمارے
 تمہاری سے ہے کہ منومہ تمہاری نماز اور قتال میں مائشہ حد

اوں فرشتوں کی مین کہ حج میں گرو عرش سے کے قدر اور منزلت
 اور قرب بارگاہِ وحدیت میں اور نماز جمعہ ہی مخصوص تمہارے لیے
 ہے کہ اوروں کو نہیں ہے بیا کہ بخاری رحمہ اللہ نے روایت
 کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دن
 یعنی جمعہ دو روز ہے کہ فرض کی تھی اللہ تعالیٰ نے اوس میں
 عبادت اور پرہیز و اور نصاریٰ کے بعد اوس کے مخصوص کیا و اس
 بار سے اور گردانہ روز سنچر و اس کے یوں کے اور اتوار و اس
 عبادت نصاریٰ کے اور مخصوص کی تمہارے لیے ایک ساعت
 روز جمعہ کی کہ جو اوس ساعت میں درگاہ رب العزت سے چاہو
 ملتا ہے اور اس ساعت میں اختلاف بہت ہے مگر بہت صحیح
 دو قول ہیں ایک یہ کہ وہ ساعت وقت سوار ہے نے خطیب کے
 ہے منبر پر و اس کے خطبہ کے مافراغ نماز دوسرا قول یہ ہے کہ وہ
 آخر ساعت اوس دن کی ہے اور خصائص تمہاری سے ہے
 کہ پہلی شب رمضان کو حق تعالیٰ تلو بحشم رحمت دیکھتا ہے
 اور جب کو حق جل مجدہ بحشم رحمت دیکھے اوپر کہیں عذاب ناک
 اور دخل کرے گا او کو بہشت میں اور جبہ خصائص تمہاری
 سے ہے کہ پورے روزہ دار کی منہ کن نزدیک حق تعالیٰ کن
 خوشبو تر ہے مشک اذ فریہ اور استغفار کرتے ہیں ملائکہ
 واسطے تمہارے ہر شب رمضان میں اور آخر شب رمضان میں

مجھتا ہے اس لئے کہ گناہ اس کے اوپر چلے تھارے اور تہمت
 کیے جاتے ہیں شیاطین قید خانہ میں ماہ رمضان کو اور سخت
 سحر اور جلدی کرنا روزہ کو لئے میں اور صبح سے تکو کہانا اور
 پینا اور جماع تمام رات تا صبح صادق بخلاف اہم سابقہ کے کہ انہی
 کہانا پینا سولے کے بعد حرام تھا اور خصائش تمہاری سے
 شب قدر ہے مدت شریف میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک
 شخص تھا کہ ہزار سینے اور سنے راہ خدا سے قتلے میں جا دکھا
 اور پتیار کر کے نہ کوئے معا پنے عرض کیا کہ ہم میں سے
 کو اس قدر طاقت ہے کہ ایا کر کے یس سورہ قدر نازل ہو
 کہ شب قدر بہتر ہے ہزار سینے سے اور عبادت اور شب میں
 افضل ہے ہزار سینے کے جاوے راہ ہدایت اور اوشالی
 حق تعالیٰ نے تکلیف شاقہ تھے جو کہ حق اگلی استون میں
 تعین قصاص کا قتل حم اور خطا میں اور کات ڈالنا اور عضو
 جینے خطا کی اور کات ڈالنا اور جسک کو جان بچا ہے یہی
 اور مار ڈالنا اپنے نہیں تو یہ میں اور جو شخص بنی اسرائیل سے
 شب کو گناہ کرتا صبح کو اس کے گھر کے دروازہ پر لکھا ہوتا تھا
 کہ فلا نے یہ گناہ کیا اور گناہ اس گناہ کا یہ ہے کہ دونوں
 آنکھیں اپنی نکال ڈالے پس وہ آنکھوں کو نکال ڈالتا تھا اور
 آسان کین حق سبحانہ تعالیٰ نے دے نختیان اور پتھار کے

جو اگلی امتوں پر تحقیق اور نہ رکنا تمہارے دین میں کچھ سرچشمہ
 اگر کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھے سکے بیٹھ کر پڑھے اور
 اگر بیٹھ نہ سکے لیٹ کر اشارہ سے ادا کرے اور صبح کی
 حق تعالیٰ نے مقرر و روزہ نہ رکھنا اور قصر صلوٰۃ حالت سفر میں اور
 کھانا کھانا تمہارے لیے دروازہ توبہ کا جب تک آفتاب چھم
 سے نہ نکلے اور مشروع کیے تمہارے واسطے کفار امت حقوق
 اہل دین اور بیت وغیرہ حقوق عبادین اور اوشا لیا گیا جو کہ
 تھے بول چوک اور زبردستی سے صادر ہو جیسا کہ حدیث
 شریف میں برداشت امام احمد حنبل اور ابن جبار اور خاکاؤ
 ابن ماجہ کے آیا ہے کہ ان ائمہ کرام عن ائمتہ اربعہ انہم یسئلون
 واما استغفر لہم عنہ فیسئلہ عن تعالیٰ بل جلالہ نے اوشا لیا
 میری امت سے اون چیزوں کو کہ خطا اور نسیان اور زبردستی
 سے بنا دیں کہ باز پرس اور سکی نہ کرے گا اور نبی اسرائیل
 جب خطا اور نسیان کو تہمت تھے احکام الہی میں اوپر خدا
 سخت نازل ہوتا تھا اور حرام ہو جاتا تھا اون پر کھانا پینا
 بظہر گناہ کے اور خدا انہیں کاٹھ مٹھا رہی ہے یہ ہے کہ دین اور
 شریعت تمہاری اگلی سب شریعتوں سے بہت پوری ہے
 کہ فرمانا ہے حق سبحانہ تعالیٰ الیوم اکملت لکم دینکم لا یتعدی
 کہ نبی تمہارا اکمل اور افضل ہے سب انبیاء سے اور یہ بہت شریعت

لے
 اپنے ذرا کیا لکھیں
 آج دین نازل
 تیار و اسطفا

محتاج بیان کا عین اور تھوڑے سے خصائص سے یہ ہے کہ عمر بن
 تماری کم اور محل تمہارا تھوڑا اور راجہ و ثواب نگو بہت زیادہ چاہیے
 محل ستہ میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص میں ہت کا اور انگلی استون کا مثل
 ایک شخص کے قصہ کی کہے کہ اوستہ تین مزدور مقرر کیے ایک کو
 صبح سے دوپہر تک اور دوسرے کو دوپہر سے پہرے تک اور تیسرے کو پہرے
 سے شام تک اور ہر ایک کو ایک روپیہ دینا کیا جب وقت مزدوری دینے کا آیا مزدوروں نے
 کہا کیونکر ایسا ہو کہ ہم سب محل اور کام میں کم نیا دہ ہیں اور
 اجرت میں برابر تب اس شخص نے کہا کہ میں نے جو تھے
 اقرار کیا وہ دیتا ہوں باقی رہا نیا دہ دنیا یہ میرا احسان ہے
 جب کو چاہوں گا اوسکو دوں گا لیس پہلا مزدور مثل ہیو دہی
 ہے اور دوسرا مثل نصاری کے اور تیسرا مثل مشرک کے
 ہے دلیل اہل کثیر الاچھا اور ہی خصائص تمہاری سے ہے ہونا
 اقطاب اور افتاد اور نجا اور نقیا اور ایمان کا کہ اور کسی ہت
 میں ہو سے جیسا کہ مروی ہے ابن بن مالک رضی اللہ عنہ
 سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابدال پس
 نفرز عورت ہیں جب انہیں سے کوئی مر جاتا ہے دوسرا
 اور کے قائم مقام ہوتا ہے اور طہرانی نے کتاب معجم الاوسط

قتل کیا ہے کہ خالی مین سب سے زمین چالیس مردوں سے اور
 او مین کی برکت سے دنیا قائم ہے اور جب کوئی او مین سے
 مر جائے حق تعالیٰ دوسرے کو قائم مقام اوسکے کرتا ہے اور
 ابدال اسی سبب سے نام اوتکا ہے اور ابن عدس نے کامل
 مین لکھا ہے کہ بائیس آدمی اون چالیس تین سے غام میں
 اٹھارہ آدمی عراق مین رستے ہیں جب حکم آئی اونسکے فنا کا ہوگا
 قیامت آوے گی اور عبدالعزیز عمر رضی اللہ عنہما سے منقول
 ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار میرے
 اشکی ہر زمانہ میں پانسو آدمی اور ابدال چالیس فقرہ مین نہ وے
 پانسو کم ہوتے ہیں اور نہ چالیس اور جو کوئی او مین سے مرتا
 حق تعالیٰ اوسکے بدلے میں دوسرا قائم کرتا ہے اور یہ
 لوگ تمام عالم مین رستے ہیں اور عبدالعزیز مسعود رضی اللہ
 عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے چالیس مرد ہیں میری امت سے کہ دل اوتکا او پہل حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کے سب سے دفع کرتا ہے حق تعالیٰ اون کی
 برکت سے بلا خلق سے اور نام اوتکا ابدال ہے مین پانچو
 نے یہ رتبہ اور درجہ نماز اور روزہ سے پس پوچھا یعنی یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کاتب سے اونکو یہ مرتبہ ملا
 فرمایا کہ سخاوت اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے اور تاریخ

خطیب نیز اوی سین آیا ہے کہ نقیہ میں سو اور پنجاب سے اور بلال
 مالک اور اختیار سات اور اوٹا و چار اور خوش ایک ہی جگہ رہتے
 نقیہ کی مغرب میں اور پنجاب کی مغرب میں اور اہل کی شام میں رہتے
 اور اختیار میں پر پرتی میں اور احوال تمام عالم کا دنیا فست کرتے
 ہیں اور اوٹا و چاروں کو توں پر زمین کے میں اور خوش کے میں
 پتہ رہتا ہے جب کوئی مشکل خلافت پر پرتی پہنچے گریہ و زاری
 اور دعا کرتے ہیں درگاہ رب العزت میں پہلے آتی ہے اور اس
 پنجاب اور اس کے اہل پر اختیار ہوتا دیکھ اگر ان کی دعا پنجاب
 اور قبول ہوئی اور مشکل خلافت کی حل ہوئی تو فیہا اور وہ سب اہل
 پنجاب خوش میں کرتے ہیں پس قبل تمام ہونے سوال کے
 حق قنایے دعا خوش کی ستیاب کرتا ہے اور خوش نصیب
 قہاری سے پہلے کہ جاؤ گے قبر میں باگنام اور نکلو گے بیگناہ
 بسبب تغفار مومنین کے قہار سے حق میں مدد ہے کیا ہے
 اسکو طہرانی سے حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور
 سید قیس سے نکلو گے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ
 انا من شیعۃ اللہ الا ان منی منی و منی منی و منی منی و منی منی
 رسد واسطے پرے اور میری استہ کے اور نکلیں گے قبر سے
 پہلے استوں کے اور ہوگی ایک نشان اور علامت پیشانی
 پر بعد کے اثر سے جیسا کہ حق قنایے افسر مانتا ہے

فی تجوہ بہم من اثر السجود اور دیے جاوین گے نائے اعمال
 تمہارے سید ہے ماتہ مین اور چلے گی اولاد تمہاری آگے تمہارے
 اور نور ایمان تمہارا آگے اور سینہ پہنچتا رہے ہو گا جیسا کہ
 ابی الدرداء نے حدیث امام احمد سے روایت کی ہے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچاؤن گامین اپنی امت
 کو دن قیامت کی سفیدی پیشانی سے کہ وہ اثر سجد سے ہوگی
 اور اس بات سے کہ دیے جاوین گے نائے اعمال اون کے
 سید ہے ماتہ مین اور اس بات سے کہ اولاد اون کی اگر اون کے
 چلے گی اور دوسرے گافور ایمان اون کے روبرو اور سید ہی
 طرف اون کے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے یَسْعٰی تَوْبَتِہُمْ
 اَبْرَہِیْمَ نَوْبًا یَّامُہُہُمْ اور فضائل مختصہ تمہاری سے یہ ہے کہ وہ گے
 حق تعالیٰ تمہارے نفع تمہاری عمل سے اور غیر کے عمل سے بھی اور
 ہر دولت اگلی امتوں کو نصیب ہوئی کیونکہ غیر کے عمل سے اونکو
 نفع نہوتا تھا فقط اور مبین کے عمل پر اکتفا رہی جیسا کہ صحیحین
 مین وارد ہے کہ جو مری اور رہے اور اسکے ذمہ روزہ پس کہو
 اور اسکے عمن والی اور سکا تو اس روزہ کا ثواب اس مردہ
 کو ملیگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ ارادہ
 کرے حج کرنے کا غیر کی طرف سے پس پہلے اپنی طرف سے
 حج کرے بعد اسکے غیر کی طرف سے اور صحیح بخاری مین ہے

کہ حجۃ الوداع میں ایک عورت حضور پر قربانی میں آئی اور
 عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ بڑا ہے طاقتور ہونے کی
 نہیں جو حج میں شریک ہو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے مجھے پہلے آجکل سے تھے قواد اگر حج اپنے باپ کی عزت
 اور اعتکاف کیا ام ہوسنین مائتہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
 اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے اور اون کی طرف سے
 پردہ اگرا دیا اور ایک دن سب عبادہ رضی اللہ عنہ نے
 عرض کیا یا رسول اللہ میری مائتہ وفات پائی آیا کچھ اوسکے لیے
 صدقہ دون میں فرمایا ہاں عرض کیا یا رسول اللہ کون صدقہ
 بہتر زیادہ ہے فرمایا پانی دینا پس بنایا سعد بن عبادہ رضی اللہ
 عنہ نے ایک کنواں اور کیا یہ میری مائتہ کے واسطے ہے اور عبادہ
 بن بکر کی دادی نے نکاح کی تھی کہ پیادہ پاسجد قبا کو جانوں گی اور
 قبل ادا کرنے تک کے گھوڑیں پس فتوا دیا عبد اللہ بن عباس
 رضی اللہ عنہا نے اس کے فرزند کو کہ جا اور اپنی مائتہ طرف سے
 نذر ادا کر لیس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عمل غیر کا کونفع
 کرتا ہے اور فضائل ہناری سے یہ ہے کہ داخل ہر گز
 تم بہشت میں سب سے پہلے عبادہ مروی ہے امیر المؤمنین
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بروایت طبرانی کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کی گئی بہشت سب انبیاء و

میں اوس میں جلوہ فرما ہوں اور خرام ہے سب استون پر
 جب تک میری است او میں نہ جاوے اور فرمایا کہ داخل ہونی
 بہت میں میری است سے شتر ہزار آدمی بلا حساب و کتاب
 الغرض دیا پروردگار تعالیٰ نے یہ تصدق اپنے حبیب کے مکتوب
 مرتبہ کہ ندیا اور کسی است کہ جیسا غایت کی اپنے حبیب کو
 و سے فضائل اور کمالات کہ ندیے اور کسی بنی کو الصلوۃ
 والسلام علیک یا رسول اللہ یہ ذکر ہے تشریفات
 قیامت کا کہ مخصوص ذات پاک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے ہیں اور کوئی او میں شریک نہیں مہمداون کے یہ ہے
 کہ مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اول ہوں لوگوں کا جو تخلیق کے
 اپنی اپنی قبروں سے اور خطیب او کا بیون جیوقت آوین گے
 نزدیک پروردگار کے اور میں نثار اور تالی دینے والا ہوں
 جب کہ حیران اور پریشان ہونگے لوگ اپنے کام میں اوس
 روز پر سوز کو اور اسے حمد میر سے ملے میں جوگا اور میں اکرم
 اولاد آدم کا ہوں نزدیک اپنے پروردگار کے اور یہ کلام از
 فخر کے حدیث ہے بلکہ واقعی ہے اور مروی ہے ابی سعید
 خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے میں بہترین اولاد آدم ہوں روز قیامت کو اور بیشک

وصی
 پر تشریفات
 آن حضرت صلی
 علیہ وسلم روز قیامت

میرے ہاتھ میں لو اسے حمد ہوگا اور کوئی کچھیرا دم اور نہوا
 انکو ہوگا گریہ کہ چوچے میرے کو احمد کی آواز دے دے عید
 بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے میں اوشانیوالا ہوں کو احمد کا روز قیامت کو اور اول
 اون کو گونگا کہ بلا وین گے زنجیر بہشت کو دروازے کی پس
 کھیلے گا دروازہ میرے واسطے اور ہونگے فقراء امت
 میرے ساتھ اور میں اکرم اولین و آخرین کا ہوں اور میں
 غرور سے نہیں کہتا ہوں بلکہ بیان عنایت الہی کرتا ہوں
 اور منقول ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھے امید ہے اپنے پروردگار
 سے کہ بہت زیادہ ثواب ملے کل انبیاء سے روز قیامت کو اور
 نوادرا لاصول میں حکیم ترمذی نے عبد القدر بن عمر رضی اللہ
 عنہما سے نقل کیا ہے کہ ابی بن حباب رسول خدا تشریف لائے
 گئے اور سید ہی طرف حضرت صدیق اکبر اور بائیں طرف
 عمر فاروق رضی اللہ عنہما تھے پس نہایا کہ ایسے ہی اوشانیوالا
 قیامت کو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ میں محشور
 ہونگا قیامت کو براق پر اور سب انبیاء اپنی اپنی سواریوں پر
 ہونگے اور حضرت صلح اپنی اوستی پر اور امام حسین اور
 امام حسین علیہما السلام میری دونوں اوستیوں پر

کہ قلموس سر اور غضبناک اور بلال ایک بہشت کی اونٹنی پر
 سوار ہو گئے اور حدیث کعب الاحبار رضی اللہ عنہ میں
 آیا ہے کہ ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے آتے ہیں
 اور پھر تین تین گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور ہر گروہ
 اللہ تعالیٰ و آلہ وسلم کے اور بارے میں پورا پورا بیعتیں ہیں
 صلواتہ و سلام او پر اوس سیدالساوات کے جب شام
 ہوتی ہے وہے پلٹ جاتے ہیں اور شب کو ستر ہزار فرشتے
 اور آتے ہیں اور تمام رات یہی کرتے ہیں اور یہ حال ہوگا
 اوس دن تک کہ آپ قیمر شریف سے نکلیں گے پس لیجاؤ گے
 ہرے فرشتے آپ کو بایا عزرا اور احترام و رکابہ رب العزت
 میں بیٹھے کہ دو لہجوں کو دو لہجوں کے گھر لیجا سکتے ہیں اور یہ وہی ہے
 میں یہ روایت طبرانی کہ زین العابدین میں مذکور ہے
 نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 نے حضرت علی علیہ السلام سے اسے علی آیا جانا تو نے
 کہ میں اول اون لوگوں کا ہوں جو بولاسے جاوین گے کہ
 پس اگر اہل بیت کا میں سید ہی طرف عرش مجید کے اور پہنچا جاوے گا
 کہ جو حکم ستر ہشتی بعد از ان بولاسے جاوین گے اور ایسا اگر
 دیکھے اور اگر نہیں دیکھے یا میں طرف عرش مجید کے آگاہ ہو
 اسے علی کہ امت میری اول ہوں تو مکی ہو کی حساب میں

قیامت کو پس تجارت دیتا چون تمکو اسے ملی کہ یہاں سے
 تم ہی بولایا جاوے گا اور دینا چاہو یہی تمکو میرا لو اسے حمد اور
 وہ ایسا ہوگا کہ آدم اور تمام خلق خدا روز قیامت کو اس کا
 ساتھ ڈھونڈیں گے اور درازی اس کو لو کی ایک ہزار چوبیسو
 برس کی راہ ہوگی اور قبعد اس کا چاندی سفید کا اور شان یعنی
 پہل اس کا یا قوت سرخ کا اور بیچ کا پہل اس کا زمر و سبز کا ہے
 اور ہون گی اوسین بن طابین نور کی ایک شش شرق میں و سری
 مغرب میں تیسری مکہ معظمہ میں اور اوسپن سطرین مکہ ہون گی
 پہلی سطرین ہبم اشتر الرحمن الرحیم دوسری سطرین الحمد اشتر
 رب العالمین تیسری سطرین لا آله الا اللہ محمد رسول اللہ اور
 دہانہ ہر سطر کی ہزار برس کی راہ کی اور چوڑائی ہی اس کی
 اسی قدر ہیں اسے ملے تو اس کو لیکر چلے گا اور حسن تر ہے
 سید ہی طرف اور حسن تر ہے بائیں طرف ہون گے یہاں
 کہ اس کو لیکر کھڑا ہوگا تو دریاں میرے اور ابراہیم علیہ السلام
 کے سایہ عرش مجید میں اور مینا وین کے سمجھو جگہ بہشتی اور
 حمل خصوصیات روز قیامت سے عرض کو تر ہے کہ وہ مخصوص
 بذات بابرکات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 ہے مروی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو من میرا شرا ہے ساقط

وہ من میرا شرا ہے
 ساقط

اوسکی ایک سیٹھ کی راہ کی اور چاروں کونوں سے برابر ہے
 اور پانی اوسکا میٹھا زیادہ شہد سے اور سفید زیادہ دودھ سے
 اور خوشبودار بہت مشک اور سر سے اور سونے اور سکے بھر سے ہوا
 موثرین اور جہان سے اور کوزے مانند آسمان کے ستاروں کے
 روشن اور سپر کے اور گردا گرد اوسکے قبو موقی کے اور حدیث
 انس رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے کہ میرے حوض کی چار ستون ہیں اول ابوبکر کے
 ہاتھ میں دوسرا عمر کے ہاتھ میں تیسرا عثمان کے ہاتھ میں چوتھا علی
 کے ہاتھ میں پس جو کوئی محب ابوبکر کا ہے اور بغض رکھتا ہے
 عمر سے ابوبکر اوسکو پانی ندیکا اور جو محب علی ہے اور بغض کرتا
 عثمان سے اوسکو علی پانی ندے کا روایت کیا ہے اس حدیث
 کو ابوسعید نے شرف النبوة میں جیا کہ مواہب میں ہے
 اور مشہور اور احق یہی ہے کہ ساقی کوثر امیر المومنین علی بن ابی طالب
 رضی اللہ عنہ ہوں گے اور فرمایا ہے جناب امیر علیہ السلام نے
 جو کہ بغض رکھے گا خلفائے ثلاثہ میں ہرگز اوسکو آب کوثر ندون کا
 اور مجملہ شرفیات قیامت کے شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود
 سے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ عسی ان یشیکک ربک
 شفا محمود اے عقیب اوٹھا دے گا تجکو پروردگار کا
 مقام محمود میں اور مقام محمود وہی مقام شفاعت ہے جیسا کہ

بیان شفاعت
 از شمس الدین محمد
 سلطان آبادی

حدیث بخیر لیت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ وکالہ
 وسلم نے اس آئینہ کی تعمیر میں جو القام الذی اشفع فیہ لاری
 یثیہ مقام محمود ورمی مقام ہے کہ شفاعت کروں گا میں اس
 جگہ اپنی امت کی اور لکھا ہے کہ محل شفاعت کی پانچ چیزیں ایک
 آرام دلانا اہل وقت کو شدت شہرے اور گرمی آفتاب اور
 انتظار حساب و غیرہ سے۔ دوسرے عقورانا سوال اور حساب
 اور داخل کرنا بہشت میں تیسرے شفاعت اولوں کو گونہ گونہ
 حق میں جو بعد حساب کے مستحق عذاب اور عذاب کے ہونے
 اور نجات دلانا اور انکو اس سے جو سختی جو لوگ کہ داخل دوزخ
 ہیں اور انکو نکالنا پانچویں دسے لوگ کہ بہشتی ہیں اور حساب و
 کتاب سے سروکار نہیں شفاعت اولوں کے واسطے ملیندہ
 اور ان کے حور بون کی ہوگی اور ہر ایک منہ میں اماویث موجود ہیں
 اور ہر کسی کتابوں میں مذکور ہیں اور عوف ابن مالک رضی اللہ
 عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے آیا میرے پاس فرشتہ پروردگار کی طرف سے پس اختیار
 دیا محلو کہ جا ہوں نصف امت اپنی بہشت میں ہیجو اور چاہوں
 اختیار کر دوں آیتا کیا میں شفاعت کو کہ وہ عام اور شامل ہے
 سب مومنین کو سو اسے شکر کہیں کے اور شفاعت مشرعی
 میں بروایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے

منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے
 کریمہ کو رب اشرف الملائکۃ گنوا میں، ان میں سے تیرہ جی قابل گناہ گناہ
 عساکرنا فانیات غفور رحیم کہ قول حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے
 اور اس آیت رحمت کو ان تغذیہ ہم فاء ہم عجا ذک و ان تغذیہ ہم
 فانیات آتت الغریزہ انکم کہ قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 بعد از ان دونوں دست مبارک واسطے دعا کے اور تھا۔
 اور فرمایا رب آتنی آتنی اور رب تروستے حق تعالیٰ
 نے جبریل علیہ السلام سے کہا جا میرے حبیب کے پاس اور حال
 روینکا پوچھ اگرچہ میں خوب جانتا ہوں مگر نہایت شفقت سے
 اور رحمت سے پوچھتا ہوں پس آئے جبریل علیہ السلام اور
 سبب روینکا پوچھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے جو کچھ درباب شفاعت اور مغفرت امت کے منظور تھا پھر
 پہنچا حق تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو کہ کہ تو اوس سترتین
 المذنبین میں سے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عنقریب پروردگار تبارک
 تجھ کو خوش کرے گا اور ناراض نہ کرے گا اور امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشنودی میرے بعد بزرگوار
 کی اسی میں ہے کہ کوئی کلمہ کو دوزخ میں نہ رہے اور جبری
 شفاعت کی جو صحیحین میں وارد ہے اوسکو میں مجلس اول میں
 بیان کر چکا ہوں اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ
 میری شاعت کریں گے فرمایا کرو نکاح انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ سے عرض کیا
 کہ کہاں ڈھونڈ ہوں آپ کو یا رسول اللہ فرمایا اپنے ڈھونڈو تو
 محکمہ نزدیک پل مراد کے اگر وہاں نہ ملوں نزدیک میراں کے
 تلاش کرنا اور جو وہاں نہ پاد سے تو حوض کوثر میں ملے گا اور
 میں ان میں جگہ سے تجاوز نہ ہوں گا پس اسے خلا مان محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا سب و عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کو سب جگہوں میں حاضر اور شہید
 ہمارے اور چوڑا نے والی تکلیفوں اور عیبوں سے بین اور
 نہایت شرفیاب قیامت کے وسیلہ ہے کہ واسطے اس عالم
 کے مخصوص ہے جیسا کہ مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا ہونم اللہ تعالیٰ
 سے میرے لیے وسیلہ کو عرض کیا معاہدے وسیلہ کیا چیز ہے
 فرمایا وہ ایک درجہ بڑا ہے ہفت میں کہ اس درجہ کو پہنچنا
 کوئی کمر ایک شخص اور امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں اور میں
 بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نوم اذان کہو ہم وہی کلمات
 برابر ہوں گے بعد اذان بخیر درود بھیجوا اور خیر دعا سے
 میرے لیے وسیلہ طلب کرو اور وہ ایک مقام ہے بہت تین

بالکل درست ہے اور نہایت اہم ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا سب و عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کو سب جگہوں میں حاضر اور شہید ہمارے اور چوڑا نے والی تکلیفوں اور عیبوں سے بین اور نہایت شرفیاب قیامت کے وسیلہ ہے کہ واسطے اس عالم کے مخصوص ہے جیسا کہ مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا ہونم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کو عرض کیا معاہدے وسیلہ کیا چیز ہے فرمایا وہ ایک درجہ بڑا ہے ہفت میں کہ اس درجہ کو پہنچنا کوئی کمر ایک شخص اور امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں اور میں بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نوم اذان کہو ہم وہی کلمات برابر ہوں گے بعد اذان بخیر درود بھیجوا اور خیر دعا سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو اور وہ ایک مقام ہے بہت تین

ردائیت کیا ہے کہ فرمایا حجاب سر تقویٰ علیہ السلام سے اوپر
 منبر کو فہ کے گھر سے دو گز بہت بین دو موئی بین اہل بقیہ
 و دراز و اور مقام محمود صفی موی چاہے اور او میں شتر سزار
 کہ کیا بین بر مکان او کا طول او عرض بین بمقام تین میل
 کے اور نام او کا ویسا ہے اور وہ صیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کرام کیواسے سے اوپر اور نزد
 رقی کا مکان اوس میں بھی اس قدر مکان بین اور طول او عرض
 ادخا بھی آتا ہی ہے اور یہ واسطے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن
 علیہ السلام اور اس کے اہل کے ہے واسطے تقاسم عالم بالصواب
 الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و صل
 یہ ذکر ہے اسما و شریف حجاب سر و عالم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا اشعار اسے نام تو مونس رتوانا کہ ذکر تو طرب نسیم
 چانچا + سر طائفہ در مقام دیگر نہ خواند ترا نیام دیگر نہ سر علوہ
 کہ از نو گشت پیدا چہ زان شد صفت و گر ہویدا تا آن جلوه گری
 زعد برونت + پس وصفتہ از عد و برونت نہ چانچہ
 اسے اہل مجلس کہ حق سبحانہ تقاسم نے بہت تمام رکھے
 اپنے صیب کے قرآن عظیم اور کتب سماویہ میں اور انبیاء اور
 رسل کی زبانوں پر بہت نام جاری کیے اور زیادتی ناموں
 کی دلیل واضح ہے سر ل اور برتری کی اور جو بیان سب نہ ہو چکا

حضرت مولانا کاظم رازی رحمۃ اللہ علیہ

کہ اصل او کی معلوم نہیں ہے جو نام کہ زبان غیر عربی میں ہے
 بن پیدا ہوا ہے معنی تئیں علیہ السلام میں حالتیٰ بمعنی بزرگوار
 اور معنی اور لیس علیہ السلام میں مستخرج بمعنی مستودہ اور معنی
 ابراہیم علیہ السلام میں برحق بمعنی روشن رخسار اور معنی
 موسیٰ علیہ السلام میں آخر کیا بمعنی آخرین پیغمبران اور قنیا
 بمعنی سید آفرینان اور توریت میں آخیزہ دور کرنے والا
 آتش دوزخ کا اپنی است سے اور نازناں بمعنی پاک پاک
 اور زبور میں تمنا یا بمعنی عامی حرم اور گیتا بمعنی مدلا کر نوالا
 پی کی کا ساتھ نیکی کے اور معنی عزیز میں خود را بمعنی ورنوالا
 خدا سے اور کتاب ذکر یا میں خود کا بال یعنی بہت تعریف کیا گیا
 خدا کی طرف سے اور کتب حقیقہ میں بیکارگی بمعنی حق تعالیٰ
 نے روشن کیا آسمان کو نور محمد سے اور انجیل میں قاریک بمعنی
 بمعنی جدا کرنے والا حق کو باطل سے اور حقیقہ بمعنی احاطہ کر نوالا
 تمام حقائق کو اور عاقبت طاب بمعنی پاکیزہ پاکیزہ اور وہ نام کہ
 ترجمہ زبان عربی میں اور اصل او کی معلوم نہیں ہے بارہ میں
 دو توریت میں نوح بمعنی کادہ و نوح نوح اور طیت بمعنی
 یعنی پاک سب عیوب سے اور تین دم و نور میں مقیم اسندہ
 یعنی برپا کرنے والا دسمون سنت کا اور ناجرہ بمعنی تنبیہ کر نوالا
 منافقوں کا اور قائل یعنی ماریتوالا کفار اور شرکین کو اور ایک نام

اس کتاب میں جو نام مذکور ہیں ان کے معنی اور تفسیر یہ ہیں کہ
 اس کتاب میں جو نام مذکور ہیں ان کے معنی اور تفسیر یہ ہیں کہ
 اس کتاب میں جو نام مذکور ہیں ان کے معنی اور تفسیر یہ ہیں کہ

انجیل میں روحِ اچھی اور بایچ نام مبارک کتابِ شعیب میں۔
 نور محمد سطرِ عدل موصوفی محی راکبِ انجیل اور ایک نام پاک
 کتابِ دہیال میں راکبِ اسحاب پانچویں قسم وہ سب سے کہ نام
 شریف اوس سیدالسادات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر قوم کی
 زبان پر اور ہر مکان میں عالم علوی جو یا سفلی ایک ایک نام
 پاک مشہور اور معروف ہے اور وہ ان کے رہنے والے وہ نام
 لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتے ہیں آیاتِ باہرات
 میں مذکور ہے کہ نام پاک اوس خلاصہ کائنات کا نزدیک
 رہنے والوں پہلے آسمان کے ابوالقاسم اور نزدیک رہنے
 والوں آسمانِ دوم کے عبدالحق اور نزدیک مقربانِ آسمان
 سوم کے عبد الرحیم اور نزدیک رہنے والوں آسمانِ چہارم
 کے مصطفیٰ اور نزدیک رہنے والوں آسمانِ پنجم کے مرسلین
 اور نزدیک رہنے والوں آسمانِ ششم کے حبیبِ امیر اور
 نزدیک رہنے والوں آسمانِ ہفتم کے مجتبیٰ اور نزدیک
 اور محاسن والوں عرش اور خواص بارگاہِ صمدیت کے
 اول و آخر و ظاہر و باطن اور دریا میں عبد الزواق اور جنک
 میں عبد الجبار اور پہاڑوں میں عبد المنعم اور نزدیک
 درندوں کے عبد القہار اور نزدیک و خوش کن کے عبد الطاہر
 اور نزدیک طور کے عبد الباسط اور نزدیک شیاطین کے

قسم تھیں اس بارگاہِ ایزدبان بر قوم در ملک کوئی تباہی نہ پہنچا دے ۱۲

عبدالحقیم اور نزدیک جبریل کے عبدالحقیر اور بخت بن عبدالحقیر
 اور زید بن عبدالحقیر ہے اور طیفات نامری میں لکھا ہے
 کہ نام مبارک اوس سید البشر کا آسمان اول میں عبدالحقیر
 اور دوسرے آسمان میں عبدالمالک اور آسمان سوم میں عبدالحقیر
 اور چوتھے آسمان میں عبدالحقیر اور پانچویں آسمان میں عبدالحقیر
 اور سچے آسمان میں عبدالحقیر اور ساتویں آسمان میں عبدالحقیر
 اور نزدیک آفتاب کے عبدالحقیر اور نزدیک مانتاب کے
 عبدالحقیر اور نزدیک ستاروں کے عبدالحقیر اور نزدیک
 نزدیکوں کے عبدالحقیر اور نزدیک ہر مانیوں کے عبدالحقیر
 اور مقربوں میں عبدالحقیر اور نزدیک ملائکہ حقیقہ کے
 عبدالحقیر اور نزدیک کرام کاتبین کے عبدالحقیر اور
 نزدیک ملائکہ کبریات کے عبدالحقیر اور نزدیک ملائکہ
 کے عبدالحقیر اور نزدیک سرش مجید کے عبدالحقیر اور
 نزدیک کریم کے عبدالحقیر اور نزدیک لوح کے
 عبدالحقیر اور نزدیک قلم کے عبدالحقیر اور نزدیک
 عبدالحقیر کے عبدالحقیر اور نزدیک رسولان وارثہ
 بست کے عبدالحقیر اور طوبی کے نزدیک عبدالحقیر
 اور نبیشت میں عبدالحقیر اور نبیشت عبدالحقیر اور نبیشت
 میں عبدالحقیر اور نبیشت عبدالحقیر اور نبیشت عبدالحقیر

اور نزدیک مالک داروغہ جہنم کے عبدالمتقن اور نزدیک گ کے
 عبدالقہار اور نزدیک پانی کے عبدالزراق اور نزدیک تہر کے
 عبدالکام اور نزدیک پہاڑوں کے عبدالصمد اور نزدیک حجل
 کے امی اور نزدیک درخت کے عبدالباقی اور نزدیک نہا
 کو عبدالرؤف اور نزدیک طیار کے عبدالجلیل اور نزدیک خوش کے عبدالرحیم اور نزدیک
 حوین کے رسول اللہ اور نزدیک متقین کے صفی اللہ
 اور نزدیک زاہدین کے خیرۃ اللہ اور نزدیک ابدال کے
 صفوۃ اللہ اور نزدیک اقطاب کے حبیب اللہ اور نزدیک
 جبریل علیہ السلام کے سید اور نزدیک میکائیل علیہ السلام
 کے عبدالواسع اور نزدیک اسرافیل علیہ السلام کے
 عبدالحی اور نزدیک غرانیل علیہ السلام کے عبدالمہیت
 اور نزدیک علماں بہشت کے متجب اور نزدیک نیران
 کے عبدالحق اور نزدیک صراط کے قاسط اور اعراف میں
 شافع اور نزدیک رعد کے عبدالکریم اور نزدیک بھلی کے
 عبدالقادر اور نزدیک باران کے عبدالیقین اور نزدیک
 ہوا کے عبدالحی اور نزدیک خاک کے عبدالعارف اور
 زمین پر طبقہ اولیٰ میں مقصد دو سر زمین میں جبریل علیہ السلام
 چوتھ میں جبریل علیہ السلام پانچویں میں یحییٰ علیہ السلام
 میں نور اللہ اور نزدیک دیووں کے نبی الملک اور نزدیک

فہرست

چاروں کے جی رحمت و درگزر کی ایک تازیانہ کے طور پر ہوا۔ مزید یہ کہ
 دینیوں کے فتنہ اور تفریق کیسے کیوں کیوں ہوئے اور تفریق و تباہیوں
 کے تیوان و تفریقیت پیٹیوں کے سیارک اور دنیا کیسے تھ
 ایسے ایوں کے محمد رسول اللہ علیہ افضل الصلوة و اکمل الخیرات
 و الصلوات و السلام علیہ و علیہ وسلم یا رسول اللہ

مجلس سوم

محمد و نبی وسلم | بسم الله الرحمن الرحيم | علی نبیہ الکریم

یہ مجلس تیسری ہے بیان پیدائش نور محمدی صلی
الله علیہ وآلہ وسلم اور اور حالات میں تا وقت
تشریف لانے حضور کے اس عالم میں *

جائے ان کے سیدنا نوک فرمایا اوس قافلہ سالار تو اعلیٰ وجود
اور سید سالار مشاہد شہود صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے
اول مآظن امت نورانی یعنی اول جن شاہدین نے مشاہد شہود
میں پردہ حجاب کا اپنے جمال باکمال سے کھینچا اور پہلے
جس عروس نے غلو تخانہ بطون سے میدان عالم نور میں
قدم رکھا میرا نور باس در تھا اور میں سید کا نکاح اور
سرد و قتر موجودات ہون امتحان شاد و ریل و شفیق مریل *

نور شید پسین نور اول و دہم نور و چراغ بنیش و ہیم
 چشم و چراغ آفرینش و شاہنشہ تخت آسمانی و خوانندہ
 تختہ معانی و گنجینہ گہیا سے عالم و پیش از ہمہ پیشوای
 عالم و بستہ کرا آسمان بکارش و انجمن ہمد جاو شان بارش
 بر کنار کشتید فتراک و کاخا نرسد کند ادم ماک و اور کیفیت
 پیش او س نور و افراسرورین روایات مختلفہ آئی ہیں
 سچو او سکے وہ روایت کہ معتبر اور مشہور امام نجم الدین عمر
 نسفی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب تجر العالوم میں لکھی ہے
 بیان کی جاتی ہے کہ نور حضرت سید کائنات علیہ افضل
 الصلوٰۃ و اکمل التحیات کا ایک کروچہ لاکھ ستر ہزار برس
 پیشتر تمامی موجودات سے پیدا ہوا اور اسے اس نور
 بارہ حجاب مرتب ہوئے اور ہر حجاب میں جبکہ راسخ
 تقاسم کو منظور تھا وہ نور و افراسرور را اول حجاب تھا
 اوہمین بارہ ہزار برس اس تسبیح میں مشغول تھا سبحان سبحان
 لا الہ الا انت و ستر حجاب عظمت گیارہ ہزار برس یہ تسبیح
 کہتا رہا سبحان عالم المیز و اخفی قیسا حجاب بنت اوہمین
 اس ہزار برس اس تسبیح سے ترغیم رہا سبحان اگر تسبیح
 الا ستلے چوتھا حجاب رحمت اوہمین نو ہزار برس یہ تسبیح
 پڑھتا رہا سبحان الحق القیوم پانچواں حجاب سعادت

اوس میں آٹھ ہزار برس یہ تسبیح پڑھتا رہا سبحان من ہو
 واکرم لایسود چہا حجاب کرامت اوس میں سات ہزار برس اس
 تسبیح میں ستر گم رہا سبحان من ہو عجبی لا یفقر مسا لوان حجاب
 شریعت اوس میں چھ ہزار برس اپنے خالق کو اس تسبیح سے
 یاد کرتا رہا سبحان العظیم العظیم آٹھ لاکھ حجاب ہدایت اوس میں
 پانچ ہزار برس اس دروین مشغول رہا سبحان ذی الخرش
 العظیم توین حجاب نبوت اوس میں چار ہزار برس یہ ذکر کرتا رہا
 سبحان رب العزیز العزیز دس لاکھ حجاب رفعت اوس میں
 تین ہزار برس یہ تسبیح پڑھا کیا سبحان ذی الملک الملکوت
 کیا رہوان حجاب ہدایت اوس میں دو ہزار برس یہ کتار ہا
 سبحان اللہ و محمد بارہ لاکھ حجاب شفاعت اوس میں ہزار
 برس یہ ذکر اوسکا تھا سبحان ربی العظیم و محمد جب اون
 حجابوں نورانی سے نکلا دس دریاؤں میں حضرت کو عوطہ
 دیا پہلے دریا سے شفاعت من اور اوس میں ہزار برس تیرا
 رہا اور یہ کنا کیا ربی ربی و دوسرے دریا نصیحت اوس میں دو
 ہزار برس سیر کرتا رہا اور پڑھا کیا ربی ربی و تیسرے دریا سے
 شکر اوس میں تین ہزار برس پہرتا اور پکارتا رہا یا نعیدے یا نعیدے
 چوتھے دریا سے صبر اوس میں چار ہزار برس یہ فرمایا کیا یا نعیدے
 اعد یا نعیدے دریا سے سخاوت اوس میں پانچ ہزار برس رہا اور

یہ شکر کیا یا واحد یا واحد شریف دریا سے امانت میں چہ ہزار
 برس تک یہی کہا یا علی یا علی آتشین دریا سے عالم میں آتش ہزار
 برس غوطہ خوری کیا کیا اور کہا کیا یا عظیم یا عظیم نوین دریا سے
 قناعت میں نو ہزار برس پہر کیا اور کہا کیا یا زوفا یا زوفا
 و شوقین دریا سے محبت میں دشن ہزار برس گم رہا اور شکر کیا
 شہید شہید شہید شہید یا آتش ناکیریم اوس وقت کیا
 دریا سے محبت کے دس بھاء نور کے پیدا کیے گئے
 کہ پٹائی میں ساتون آسمان وزمین سے شہر جتنے زیادہ تھے
 اور اوس بھو نے پر سات سو مقام شہر اسٹے گئے مقام
 لوسید مقام شرف مقام ایمان مقام اسلام مقام خوف
 مقام رجا مقام شکر مقام مہر مقام خضوع مقام خشوع مقام امانت
 مقام خشیت مقام ہیبت مقام حیرت مقام قناعت مقام انور
 مقام امانت اور ایسے اور مقامات مقام محبت تک کہ مقام
 اخیر ہے اور آون مقامات ہیں نور سید عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا ہر مقام میں ہزار برس رہا جب ان ساتو مقامات
 سے پار ہوا خطاب آیا کہ اسے نور حبیب میرے سکے میں
 کون ہوں تب الہام پا کر عرض کیا کہ تو خدا میلا پیدا کروں والا
 روزی دینے والا چلائے والا مارنے والا میرے لیے
 خطاب آیا ہے نور حبیب میرے بکے خوبہ چھانا نا بھگوانا

ہیسا پہچانا وہیسی پرستش میری کرتا سب ملائق جا میں کہ نشان
 خوب پہچانتے کا اچھی خدمت بجا لانا سب سے شب اوس وقت
 و نور خدمت اور عبادت الہی میں مشغول ہوا پہلے سانسے
 اکثر تھامے کے شترہ ہزار برس کثرت کا بعدہ حق جل مجدہ نے
 ایک شہی نور اپنی ذات سے لیکر اوس پر خیر کاتب نور محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر اوس عنایت الہی کے سجدہ
 تحیت بجا لایا اور سبب اوس سجدہ کے نظر خاص حق تعالیٰ
 کی متوجہ اوس نور کی ہوئی اور زیادہ مرتبہ خصوصیت کا پایا
 بحسب دریافت اس سعادت کے اور برابر اوس سجدہ کے
 نماز صبح اوس سید عالم اور ان کی امت پر فرض ہوئی پھر وہ نور
 اودھما اور شترہ ہزار برس کثرت کا اور نور خاص الہی سے خلعت
 پاکر سجدے میں گیا پس برابر اس سجدے کے نماز طہر آپ پر
 اور آپ کی امت پر فرض ہوئی اسی طور سے پانچ مرتبہ کثرت ہوا
 اور ہر قیام میں شترہ شترہ ہزار برس توقف فرمایا اور خلعت
 نو سے سرفراز ہو کر سجدے میں گیا اور برابر ہر سجدے کے
 ایک ایک وقت کی نماز آپ پر اور آپ کی امت پر فرض ہوئی
 پس پانچوں وقت کی نماز اوس وقت آپ پر فرض ہوئی
 اس حال میں اوس نور نے ادا سے دو گانہ پر بطور ان نازوں
 کے کہ غافل اور پر اہل کان معلومہ اور اذکار و صرفہ کے سب سے اپنے

رب کی جانب سے توفیق پائی مگر اس وہ گاسنے کو کئی ہزار برس
 میں تمام کیا جیسا کہ منقول ہے کہ ہزار برس میں تکبیر پچیس
 اور ہزار برس میں قیام اور ہزار برس میں رکوع اور ہزار برس میں
 قوما اور ہزار برس میں دو فون مسجد سے اور ہزار ہزار برس
 میں طے ادا کیے اور اس طرح کثرت و دم کو ادا کیا جب
 رب تعالیٰ کی پچھی ہزار برس اور میں اور ہزار ہزار برس
 دو فون سلام میں مرت کیے جب نماز سے فارغ ہوا تھا
 آیا کہ اسے نور حبیب میری کے تو خدمت پسندیدہ بجا لایا
 اب عمن اس کے مجھے کچھ غفلت مانگ کر من کیا الی ایہ
 جانتا ہوں کہ مجھ کو پیشوا ایک قوم کا کر گیا اور ان کو امت اور
 تابع میرا کرے گا اور یہ عبادت اور پھر فرض فرما دیا اور عبادت
 بشریت کے ادا کرنے عبادت اور بندگی اور بجالانے اعلیٰ
 اور فرما بیرواری میں اون سے قصور واقع ہو گا میں یہ
 عبادت اپنی آج کے دن کی اون کے کام میں دیتا ہوں
 اور غفلت مغفرت کا اون کے واسطے جانتا ہوں خطا
 آگ۔ اسے نور حبیب میری کے اچھا خلعت مانگا اور میں نے
 ہی ادا کر لیا کہ اب وہ نور خواجہ کائنات کا عیاست
 اور زرش خداوندی مشاہدہ کر کے اپنے میں آپ نازان
 ہوا اور چند ہزار قطرے نور کے اس سے نکلے حق تعالیٰ

نے ایک قطرے کو اون میں سے لیکر اپنا منظور نظر خاص
 کر کے ایک لاکھ چوبیس ہزار قسم کیا اور ہر قسم سے روح ایک
 پیغمبر کی پیدا کی پھر دوسرے قطرے کے دس ٹکڑے کیے
 اور ایک سے جبریل دو تیسرے سے میکائیل تیسرے سے
 اسرافیل چوتھے سے عزرائیل پانچویں سے حمزہ عرش
 چھٹیں سے رضوان ساتویں سے باکفان عرش آٹھویں سے
 وردائیل نویں سے ناس الدی پیدا کیے اور دسویں ٹکڑے
 کو قطر قدرت میں لاکر اس کے دس ٹکڑے کیے اور پہلے سے
 عرش دو تیسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے
 قلم پانچویں سے آفتاب چھٹے سے ماہتاب ساتویں سے
 ستارے آٹھویں سے بہشت نویں سے آٹھ ملائکہ خلیفہ
 الرضوان ہر خلیفہ کے ساتھ آٹھ ہزار فرشتے اور پیدہ اسکے اور
 دسویں ٹکڑے سے ایک جو ہر کو کو طول اس کا ساقی
 چار ہزار برس کی راہ کا اور عمر ہی اس قدر تھا پیدا کیا
 اور اس جو ہر کو نظر پریمیت سے دیکھا وہ جو ہر پریمیت نظر
 الہی جل جلالہ سے بقیار ہو کر نصف پانی اور نصف آگ
 ہو گیا اس پانی سے دریا ... نخل اور اون دریاؤں کی حرکت
 اور تمام امواج سے ہوا پیدا ہوئی اور چار پیدہ ہوئے
 اور اس آگ کی سبب اضطراب اس جو ہر کے حاصل

اسی ہی تہی پانی پر غالب کیا وہ پانی وحش میں آیا اور اس کے کھت
 سے زمین موجود ہوئی اور بخار اور سکا کر اوپر کو چڑھا اور اس سے
 آسمان طابیر جو برق عزت پہاڑوں میں پہنچی اور اس سے
 معادن طابیر ہوئے اور تو کما پتھر سے نکل آیا آگ جل اور بھی
 اور اس سے دوزخ موجود ہوئی بعد اور اس کے زمین کو پھیلا یا تاکہ
 رہنے و وحش اور بلور اور دھندے اور گرنے سے اور چار پانچ
 اور آدمیوں کی جو چیز زمین کو سات طبقے کیا اور ہر طبقے
 میں ایک جماعت کو مخلوقات سے ساکن کیا اور وقت
 آگ کے شعلوں سے نباتات کو جان دیکر زمین پر متصرف
 کیا اور محل بہشت کا بالائے آسمان جہنم اور دوزخ کا زمین
 جہنم شہر آیا اور واسطے روشنائی عالم اور حساب بیش حکم کے
 آفتاب و آفتاب تار سے مطالع حکمت اور شارقی قدرت
 سے چمکائے اور روشنی اور تاریکی کے مواد سے دن رات
 کو پیدا کیا پھر نور حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بفرمان آئے
 وہ اپنی طرف عرش کے اٹھارہ ہزار برس جلوہ گرا اور بیچ آؤریل
 سے نور گریہ لاکھ دن جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ زمین پر
 ہا کر موضع قرار مبارک سے غوثی خاک پاک واسطے بنائے
 کہو ازہ اور صاحب لولاک کے لاجوہین جبریل علیہ السلام
 نے فرمان الہی زمین کو پہنچایا زمین نہایت شوق سے خوشی

مدین اگر بہت گئی اور خاک پاک سبیل شمل کو فوراً ہیر ہوی
 جبریل علیہ السلام اوس خاک شوقناک سے مقدار ایک شقال
 کے لیکر اپنے مقام پر پہنچے پھر فرماں ہوا کہ اسے جبریل شت
 میں جا اور وہاں سے قنبر کا فوراً اور شکاں اور زعفران اور بذر
 اور باحین اور اسبیل اور شراب نیم لا اور ان سب کو اس خاک پاک
 میں ملا جبریل علیہ السلام نے حکمت اسکی پوچھی خطاب ہوا کہ
 کافور سے تھکان اور زعفران سے رگ و پے اور شکاں سے
 خون اور سبیل سے بال اور باحین سے لب و دان اور آب
 سبیل سے نطق اور شراب نیم سے حب و ظاہری اوس
 پادشاہ دو جہان کا بناؤں گا اور اوس فخری آدم کو سخن گیت
 عالم اور شفیع تمام خلایق کا کروں گا تب کار پر وازان قضا
 قدر نے ایک گویا نند قذیل نورانی کے خاک مطہر اور اشیا
 مطہر سے مرتب کر کے اوس نور کامل اسرور کو اوس میں
 رکھا اور وقت فرمان الہی ہوا کہ اسے جبریل میں اور شب
 افروز کو گرد طبقات سموات کے پہرا اور ارکان عالم ملکوت پر
 جلوہ دے اور جو باریہت میں خلایق کو دکھا اور پکار کہ خدا
 طیبہ حبیب رب العالمین و شفیع المذنبین یعنی ہے اصل
 قالب نورانی حبیب رب العالمین اور شفیع المذنبین کا جبریل
 امین نے حکم خداوندی بجالا کر اوس قذیل کو ساق عرش مجید میں

لنگایا اور وہ نور باسرو اور اس قندیل پر نور میں شل ہر دو کھلتا تھا
 جب پیدا کرنا اور اس ذات والا صفات کا صانع باکمال کو جو اس میں نور
 میں سر کوڑیو اتب اپنی قدرت کا لہر سے قالب حضرت آدم علیہ السلام کا
 بنایا اور جبریل علیہ السلام کو خطاب کیا کہ اسے جبریل اس قندیل کو
 کہ خاک پاک پر قدم نہ رکھو کہ اسے تریب کیر ساق عرش مجیدین
 لنگوایا تھا لا اور اس نور کو اوچھین نکال کر دمیانی دونوں ہویوں
 آدم علیہ السلام کے رکھ کر جبریل علیہ السلام نے حسب شہاد اور اس کو ہر
 آبار کو نامتناہی کتاب کے پیشانی نورانی آدم علیہ السلام میں چمکا پایا
 خلعت تسلیم نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قامت والا باسعادت
 آدم علیہ السلام پر شمع ہوا اور جامہ تقویٰ امانت احمدی علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کا قد مبارک معنی اللہ علیہ السلام پہنچا ہوا اور بعد و دست ہوئے
 قالب آدم علیہ السلام کے حق جل مجدہ نے روح کو اوچھین میں
 ور اس نے کا حکم فرمایا روح نے جب وقت شمع جمال باکمال
 سے ملنے سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیشانی نورانی آدم علیہ
 السلام میں روشن دیکھا فی الفور مشہد قائم اور اس قالب
 میں اگر شہادت اور افتخار حاصل کیا اور اصلاحات اپنی نظر
 اور خیال کثافت ظاہری خاک آدم علیہ السلام کو نکلیا
 اور وقت آدم علیہ السلام سر کو بلند کر کے ہی کیا دیکھتو
 عین کہ ساق عرش مجیدیر لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لہذا کہنا کہ نور کا حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ۱۲

محمد نور لکھا ہے اللہ میں کیا کہ یا خدا یا یہ کوئی ایسا عالمی مقام
 ہے کہ نام نہائی اور سکا برابر تیر سے نام گرامی سے لکھا ہے
 خداوندی اور آدم پر خاتم النبیین شیواہی مرسلین پیغمبر برگزیدہ میرا
 اور فرزند عالی نسب والا حب تیرا ہے اور ایک روز میں ہے
 کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے روح کو حضرت آدم علیہ السلام کو قالب
 میں پیوستا اور کتان عدم سے جوڑ دیا اور حق تعالیٰ علیہ السلام کو
 کو حضرت آدم کی پشت میں امانت رکھا جبوقت آدم علیہ السلام
 آسمانوں پر آئے جاتے تھے فرشتے طارا علی اور کروبیان عالم بالا
 کے واسطے تعظیم اور احترام کے چھپے آدم علیہ السلام کے چلتے تھے حضرت
 آدم علیہ السلام نے سبب اس احترام کا پوچھا جواب آیا کہ ای آدم نور محمدی
 تیری پشت سے ظاہر ہے یہ فرشتے اس نور کی تعظیم کرتے ہیں
 آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوند کیا خوب ہو جو اس نور
 کو میرے بعض اجزا پر تو دکھاوے تا میں بھی اس نور کے
 دیکھنے سے آکھن اپنی روشن کردن تب حق تعالیٰ نے
 وہ نور فیض گنجور حضرت آدم کے سید سے ملنے کے لکھ کی
 انگلی پر نقل کیا آدم علیہ السلام نے مجھ کو اس نور کے دیکھنے
 سے وہ انگلی اٹھا کر شہادتین ادا کی اور یہ وقت ہونا نام اسکا
 انگشت شہادت ہوا اور یہ سنت وقت کلمہ شہادت کے
 آدم علیہ السلام سے یادگار رہی بعد ازاں آدم علیہ السلام نے

اوس اونگلی کوچیا اور آنکھوں پر ملا اور صلوٰات پانہ رکات اپر
 رنج برمتوج سیدالسادات کے سبھی کہتے ہیں کہ اذان میں
 اشہد ان محمد رسول اللہ نہ کر چوینا انکشت شواہد کا اوپر کیا
 پر رکھا اور درود پڑھنا بھی سنت آدم علیہ السلام کی ہے
 اور بہت احادیث اوسکے مسائل میں وارد ہیں لہذا اذان
 آدم علیہ السلام نے سوال کیا کہ ادا اوس توڑے کر اور
 بھی میری پست میں باقی سے قرآن آیا نور میرے جنبے
 اصحاب کا کافی ہے عرض کیا کہ اتنی کامت اوس بقیہ کو کر
 میرے باقی انگلیوں پر منتقل کر پس حق جل مجدہ نے نور اوپر
 صبیق کا بیج کی اونگلی یاد در عمر فاروق کا بیج کی اونگلی کے
 پاس والی پر اور عثمان ذی النورین کا جینٹھیا پر اور نور علی
 مرتضیٰ کا رضوان اللہ علیہم اجمعین انگوتی پر طابریا اور جلد
 آدم صنی افتراون انوار کو دکھا کرتے آدم ہر دم وہ انوار آدم
 علیہ السلام کی انگلیوں سے چمکتے رہتے اوس روز تک کہ آدم
 علیہ السلام نے گہرون کہا یا پھر وہ نور انگلیوں سے ریشتم
 صنی اللہ میں منتقل ہوا الفصولۃ والاسلام علیا کہ دیا یہ
 اللہ وصل یہ ذکر ہے ملقت حضرت عوا کا اور سند صحیح
 اونکا ساتھ آدم علیہ السلام کے اور سکونت اول دنوں کی
 میں بعد ازان نکالا جانا اونکا جنت سے باخواسے شیطانی

یہ کتاب اونگلی کا اور
 انگلیوں پر رکھنا اور
 سنت ہے

یہ کتاب اونگلی کا اور
 انگلیوں پر رکھنا اور
 سنت ہے

اور مقامات و دونوں کی کوہ عرفات پر ربہ الطاف رحمانی اور
 بیان سے زیادتی اولاد اور کثرت نئی نوع انسانی کا رادیاں
 اخبار اور سلطان آمار سے یوں نقل کیا ہے کہ جب حق جل جلالہ
 نے آدم علیہ السلام کو خلیفہ تمام زمین کا کیا اور فرشتوں کو
 واسطے اذنی تعظیم اور احترام کے حکم فرمایا اور بہشت کے جینے
 کی اجازت دی آدم علیہ السلام بہشت میں آئے پہلے جو زمین
 اور نہون سے کہانی تین انگور اور انجیر اور خرما تھا بعد ازاں
 اور سیوہ جات اور طعام بہشتی کنی طرہ رغبت کی اور شیرین
 رضوان اور آب بہرہ سے بہشت سے اور حنائیہ منازل
 اور قصور اور شاہدہ فلک ان اور جو بہشت سے بہت مسرور
 تھے ہر چند کہ یہ سب لذائذ اور نعمتیں باکمال لطافت اور
 نزاکت میرا موجود تھی لیکن متیقنا سے معقول اس لئے
 سے ہزار شربت شیرین و مودہ شوم و چنان معینہ یافتہ کہ جو
 بہشت یارہ کوئی نہیں چاہتے تھے کہ جس سے انکو بہشت
 بہشت اور کوئی ایسا ضرورت تھا کہ خاطر اذنی آدم سے مالوت
 رہتی حضرت آدم علیہ السلام اسی خیال اور اندیشہ میں رہتے
 تھے کہ ایک دن خواہے سے اوپر غلبہ کیا اور ایک کوئی ہو
 اوس خواب میں حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی
 یاقین پسی کی اخیر ہی سے کہ نام اوس نبی کا فقیر ہے

خدا کو نصرت آدم علیہ السلام کے پیدا کیا چنانچہ اہل اللہ اور
 میں مخلوق سب نے برداشت و بہت بن مینہ کہ جان گئے اور قدرت
 اور قانت اور حسن و جمال میں آدم علیہ السلام سے بہت شام
 تھیں اور کئی چیزوں میں اور برتری تھی کہ کئی تھیں ایک
 کہ میرا حوا کا بہت نزدیک تھا حضرت آدم علیہ السلام کے حجرے
 سے آواز گونگ میں بہت صاف تھیں آدم علیہ السلام سے
 اور پناہت خوش آواز آواز گونگ میں آواز کی نہایت سہا
 اور دماغ اور نکاح و نسا اور دولت اور سکے بہت لطیف آدم
 علیہ السلام کے دانتوں سے آواز ٹیلیان آواز کی نرم زیادہ
 آدم علیہ السلام کی پہیلیوں سے آواز گونگ سے سات سو گونگ
 برص بہت کے یا قوتوں سے اور خوشبودار مشک آواز
 سے جبروت بہت میں میرا اور تھی تین تمام جبروت
 اور خاص و جمال دیکھ کر دجین اگر کہتے تھے جب نظر آدم
 علیہ السلام کی آواز پر پڑی وہ گاہ کبریا میں سوال کیا کہ اے
 یہ کون حسن و جمال ہے کہ مجھ کو تو نے اس سے کمال دے
 اور الفت دی حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم یہ میری
 لوثی اور تو میرا بند ہے میرا نام آدم رکھا اس لئے کہ آدم
 زمین سے مجھ کو پیدا کیا اور اس کا خوا نام رکھا اس لئے
 کہ میری حیوانیت سے میں نے آدم کو پیدا کیا میرا آدم علیہ السلام

نے عرض کیا خداوندی عجیب حالت ہے کہ دل میرا اسکی طرف
 نہایت مائل ہے گویا میری پارہ جگر سے نڈا ہوئی کہ اسے
 آدم میں نے اسکو تیرے لیے پیدا کیا تاں تجھ کو اس سے تسلی
 اور لہنت حاصل ہو اب تو ہماری درگاہ سے اسکو طلب کر
 عرض کیا آدم علیہ السلام نے خدا یا میں تیری درگاہ سے طلب
 اسکا ہوں اور عابد اور شاگرد بننا اور تو اس کے بدلے میں مجھے کیا
 عطا فرمائے حق تعالیٰ نے فرمایا تقویٰ اور عمل شایکہ اور پیکہ اسکو
 احکام دین کی تعلیم کر آدم علیہ السلام نے سب قبول فرمایا حق تعالیٰ
 مجدد نے حکم دیا کہ آدم کو جو اس بات کی کرسی پر بٹھاؤ اور سب
 رشتے حاضر ہوں جب مجلس نکاح کی مرتب ہوئی حق سبحانہ
 نے آدم علیہ السلام اور جو اس کے نکاح کو اپنی حمد اور ثنا سے فرمیں
 کیا اور انما نکاح میں نام اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا اسطور پر بیان فرمایا کہ اسے آدم حبیب میرا اور بنی
 میرا اور صنی میرا اور خلیل اکبر میرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم ہے کہ ابتدا پیدائش عالم کی میں نے اس سے کی اور
 ختم بھی اسی پر کروں گا اور یہ نور کہ تیری پیشانی میں چمکتا ہے
 اوسکا نور ہے اور نام اوسکا قبل پیدائش آسمانوں اور
 زمینوں اور فرشتوں اور نور اور ظلمت اور رشت اور دونوں
 کے مشہور اور مذکور کیا میں نے اور اسی وقت میں وہ بنی

یہ نکاح جو دعا علیہ السلام

[illegible]

ہوتا ہے چین اور آرام سے بہشت میں گذرنا تھا کہ ناگاہ آفتاب
دولت اور اقبال آدم و حوا علیہما السلام کا زوال میں آیا اور
دونوں نے بہشت غنیمت سے سبب بیکاسے ابلیس پر
تلبیس کے قدم دنیا سے محنت آباد میں رکھا آدم علیہ السلام
زمین ہند میں سراندیپ کے پہاڑ پر کہ چوٹی اوسکی دنیا سے
آسمان سے نزدیک ہے پہنچے گئے اور حوا جدی میں کہ مقلہ
اوسکا سراندیپ سے سات سو کوں پہنچے ڈالی گئیں و سہے
دونوں آفت زدہ جدائی جو رات ہی کے در دو عالم اور مفارقت
فیما بین کے رنج و غم سے فریاد و زاری کرتے تھے اور انواع و اقسام
و شہقت اور اصناف شہائد و محنت سے کہ اوسکی تحریر سے
جگر پارہ پارہ ہوتا ہے اوس گناہ کے بدلے میں قبل کا ہو
اوس وقت تک کہ آدم علیہ السلام حکیم خدا ہندوستان سے ہمراہ
اوس فرشتے کے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی رہبری
کے واسطے مقرر کیا تھا بیت المقد کو تشریف لیگئے اور اسی
فرشتے کے سکھانے سے مناسک حج اور زیارت خانہ کعبہ کی
بجالاتے مروی ہے راویان معتبر سے کہ آدم علیہ السلام
ہندوستان سے واسطے زیارت اور حج بیت المقد کی پانچ
بار پیادہ پاتشریف لیگئے اور سہ بار کہ تشریف لیجاتے تھے
بعد فراغت مناسک حج کے ہندوستان کو پراسے تھوچاپوین

حج میں آدم علیہ السلام جبریل علیہ السلام کے اشارہ سے عرفات
 کے پہاڑ پر چڑھتے اتفاقاً خدا ہی جگہ سے سے ٹکڑے تبارک
 آدم علیہ السلام پر پڑتے پھرتے اسی پہاڑ پر آئیں چونکہ صوفی
 مبارک آدم علیہ السلام کی تسبیح شدت گرمی آفتاب اور محنت
 درج سالہا کے دوران کی تسبیح غنی خدا نے آدم علیہ السلام کو بیجا
 جبریل علیہ السلام دیلے ان کے پیچانے کے ہوتے اور دونوں
 کو ایسے ہی ملا یا اسی لیے وہ پہاڑ جبل عرفات اور وہ دن بروز
 عرفہ موسوم و مشہور ہوا پس اوس دن وہ غم اور بیخ سالہا کے
 بہران کا خوشی و فرحت اور سرور و راحت سے تبدیل ہوا
 سے خرم آن روز کہ مشتاق پیار سے ہر سہ پہر آرزو مند نگار
 بہ نگار سے ہر سہ پہر لذت و صل نہ اند مگر آن سو خوشگوار کچن دوری
 بسیار بہ پیار سے ہر سہ پہر بعد اذان دو نون با جم ہو کر عرفات
 سے مینا کو آئے اور توبہ آدم علیہ السلام کی اوس جگہ قبول ہوئی
 اور مسرت اور رحمت الہی سے سر فراز ہوئے ایسا ہی
 نام اوس کا مینا ہوا کہ آدم علیہ السلام اوس جگہ اپنی تمنا کو پونچے
 بعد از ان دن ماسی سبب کی اجازت چاہی اور بعد حکم کے دو نون
 سید بن سہو اند بیک پہاڑ پر آئے اور بغیر غم خاطر خدا کی
 عسایت سے بہت محنت اور شقت کی بعد وصل کی رحمت
 سے ہر وہ مند ہوئے اور باقی عمر فراغت اور رفاہیت سے

گذرانی اور احکام الہی کے بجالانے میں اہتمام جیسا چاہیے
 دیا ہی کیا اور سرسواوس سے تجاوز اور ثقافت نکلیا اور تمام
 روئے زمین میں بجز آدم اور حوا علیہما السلام کے کوئی انسان
 نہ تھا اور سوائے خانہ کعبہ کے کوئی اور عمارت نہ تھی پہر اولاد
 حضرت آدم علیہ السلام کی بہت ہوئی اور زراعت اور عمارت
 میں اہتمام بہت کیا تنقول سہتے کہ خواہش بار حائل ہوئیں اور
 ہر مرتبہ اون سے ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتا تھا اول
 حمل میں قابیل اور اقلیمابین اونکی اور دوسرے میں ہابیل اور
 لبتوذا اونکی بہن پیدا ہوئی اور حکم الہی ایسا تھا کہ اقلیمابین
 کے ساتھ اور لبتوذا کو قابیل کے ساتھ بیاہ دو آدم علیہ السلام نے
 بموجب حکم الہی اوسطیچ دونوں کا نکاح کر دیا چونکہ اقلیمابین
 خوبصورت اور بہت نیک سیرت تھی اور لبتوذا بدصورت اور
 شدخوارس سبب سے دونوں بھائیوں میں لڑائی ہوئی آخر
 قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ایک روز پہاڑ پر سوتا پایا کہ شعلیم
 شیطان چھر سے مار ڈالا قصداً اسکا مفضل کتب تو اسخ
 میں لکھا ہے القصہ بعد وقوع اس واقعہ کے آدم علیہ السلام
 کو ہابیل کے مرنے سے نہایت رنج اور حزن اور ملال ہوا اور
 رات دن جبرج اور فرج بہت کیا کرتے تھے کہ جبریل علیہ السلام
 واسطے اون کی تسلی اور دلآسی کے تازل ہوئے اور بشارت

دی کہ مخترب حق سبحانہ تعالیٰ مگو ایسا لڑکا دیگا کہ تمہارے
 تمام اولاد کا۔ ۱۱۔ جو گا اور ساری خلق اور کی مخرج ہوگی مٹی ہے
 نایہ و آلہ وسلم الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
 و تسلی یہ ذکر سے انتقال نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 پشت آدم علیہ السلام سے رحم تو امین اور بیان تاویل کے
 قتل ہونے سے پانچ برس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام
 کے پیدا ہونے کا اور عہد نامہ محافظت نور محمدی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا شیث علیہ السلام سے لینے کا قضا سے عرصہ اور
 علماء سیر نے یوں لکھا ہے کہ ایک دن آدم علیہ السلام خواب
 کے ساتھ ایک مکان پاکیزہ میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ دریا کے
 غیب سے ایک نہر آب صاف کی بھی اور جبریل علیہ السلام
 مع ایک جماعت فرشتوں کے ایک طبق میوہ بہشتی سے
 ہر ایک کو پہنچے اور کہا السلام علیک یا ابا محیہ علیہ السلام
 و آلہ وسلم اسے آدم علیہ السلام اس میوہ کو پہنچاتے ہو کہ
 ان یہ میوہ بہشت کا ہے کہ میں نے حق تعالیٰ سے مانگا تھا
 کہ مرنے سے پہلے تم کو عنایت کرے فرشتوں سے کہہا کہ حق تعالیٰ
 نے مطلوب تمہارا میر کیا اب اس میوہ کو کہاؤ تا نور محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہاری پشت میں ہے زیادہ ہو اور
 اپنے تین پاک اور خوشبو دار کرو اور خواہ کے پاس ہو

یہ ایک بیان تھا کہ نور محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 پاس سے ایک نہر آب صاف
 کی بھی اور جبریل علیہ السلام
 مع ایک جماعت فرشتوں کے
 ایک طبق میوہ بہشتی سے
 ہر ایک کو پہنچے اور کہا
 السلام علیک یا ابا محیہ
 علیہ السلام و آلہ وسلم
 اسے آدم علیہ السلام اس
 میوہ کو پہنچاتے ہو کہ ان
 یہ میوہ بہشت کا ہے کہ میں
 نے حق تعالیٰ سے مانگا تھا
 کہ مرنے سے پہلے تم کو
 عنایت کرے فرشتوں سے
 کہہا کہ حق تعالیٰ نے
 مطلوب تمہارا میر کیا
 اب اس میوہ کو کہاؤ تا
 نور محمدی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جو تمہاری
 پشت میں ہے زیادہ ہو
 اور اپنے تین پاک اور
 خوشبو دار کرو اور خواہ
 کے پاس ہو

کہ آجکے دن وہ انتقال فرمادی علیہ السلام کا تمہارا
 پشت سے رحم خواہین پہنچا ہے آدم اورہ علیہا السلام نے
 بموجب حکم الہی یہ دہشتی تیار کی اور نہشت میں نہا
 اور ریحان بشتی بن گیا کہ حسن و جمال اور قوت و کمال اور کمالیت
 زیادہ ہوا اور نور اور دانستہ نور کا اس درجہ کہ ہر اکہ مشرق سے
 مغرب تک اس کے نور سے منہ پہنچا گیا جب آدم علیہ السلام کو
 اتفاق قربت کا ہوا نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشت
 آدم علیہ السلام سے رحم تو امین انتقال فرمایا اور مدت عمل میں
 وہ نور دونوں پستان خواہ سے مانند آفتاب کے روشن تھا
 مزی سے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت سے
 جب تک نور محمدی اس کے پیشہ میں رہا نہ فرشتوں کا آدم
 علیہ السلام کی طرف تھا اور آدم علیہ السلام ان فرشتوں کی
 نظر میں احقر اور مکرم تھے وہ نور آدم علیہ السلام سے
 خوا کی طرف منتقل ہوا سب فرشتہ خوا کی طرف متوجہ ہوئے
 اور اعزاز اور اکرام خوا کا کرنے لگے آدم علیہ السلام نے شکایت
 اسکی حق غر مجیدہ سے کی خطاب آیا کہ اسے آدم یہ فرشتہ
 تابع اور ملازم نہ فرمادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں جب تک
 وہ نور تمہارے پاس تھا سب فرشتہ تمہاری طرف متوجہ
 تھے اب وہ نور خواہین جلوہ گر بنے سب کا توجہ خوا کی جانب

اور شغل ہے کہ جب سے نور محمدی رحمہ اللہ میں آیا اور حضرت
 شیش علیہ السلام پیدا ہوئے تب تک شیطان کو اوس پر
 میں کہ مٹایا اور کسا سو برس کی راہ کا نیا بند کیا اور جب تک
 شیش علیہ السلام جوان ہوئے تب تک وہ دلیا ہی بند رہا
 اسے پورے جب کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سال
 سے دوسرے لین کو منتقل ہوتا تھا شیطان یحییٰ کو قید
 رکھتے تھے جب تک وہ لڑکا پیدا ہو کر چانی کو نہ ہو جیتا تھا
 اسے اہل مجلس جیش علیہ السلام پیدا ہوئے نور محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پیشانی نورانی سے مانند آفتاب
 کے تابان اور روشن تھا اور شیش علیہ السلام حسن صورت اور
 صفائی سیرت اور کثرت فضائل اور شاہدیت ظاہری اور
 باطنی میں ساتھ آدم علیہ السلام کے ان کی سب اولاد میں ممتاز
 تھی اور حضرت آدم علیہ السلام ان کو بہت چاہتے تھے اور
 اوس فرزند ارجمند کا نام آدم علیہ السلام نے شیش رکھا
 اور سنی شیش کے لغت سرانی میں رشتہ اندھین یعنی سچا
 ہوا جب شیش علیہ السلام بالغ ہوئے جبریل علیہ السلام
 آئے اور آدم علیہ السلام سے کہا کہ کل شیش علیہ السلام
 کو جو من اعظم پر اچھا کر میں وہ ان باجماعہ ملائکہ مقرب اور کائنات
 اور عہد و پیمان واسطے محافظت اس نور کے شیش علیہ السلام

نور علیہ السلام

سے لونا کہ حکم پر دروکار عالم کا ایسی ہی ہے صبح کو آدم علیہ السلام
 پر حجب فرما کر حق غر مجیدہ کے شیت علیہ السلام کو حوض اعظم پر
 لینگے اور روح الامین بیٹھے جبریل علیہ السلام مع شتر نزار
 فرشتوں اور وہ خلعت سبز کے کہ روشنی اور نکی آفتاب سے
 زیادہ تنی تشریف لاسے اور وہ خلعت شیت علیہ السلام
 کو پہنایا اور عہد نامہ مضبوط و تاکید شیت علیہ السلام سے
 اس مضمون کا لیا کہ اس نور کی حفاظت میں بہت گوش
 کریں اور یہ نور انہیں عورتوں کو دین کہ تمام زمانے کی خوشیوں
 سے زیادہ پاک و صاف دار اور پرہیزگار ہوں اور اس عہد نامہ
 کو باقوت کے قلم سے بہشت کے ریشمی کپڑے پر لکھا اور مقرب
 فرشتوں کی گواہی کروا کر خوب مضبوط پٹیا اور جبریل علیہ
 السلام نے اس پر اپنی مہر کی اور ایک صندوق شمشاد
 کی لکڑی کا دو گز چوڑا ایک گز لمبا سونیکا کام اوپر بنایا ہوا
 کہ اس میں نبیوں کی تصویروں میں تحقیق اور اس کو تا پورٹ سکیں
 کہتے تھے بہشت سے لاکر آدم علیہ السلام کے سپرد کیا
 اور کہا کہ یہ عہد نامہ اس مضبوط صندوق میں رکھو اور
 اپنے فرزندوں کو وصیت کرو کہ ہنسیہ اس طرح ہر ایک اچھے ازنا
 لکھا کرے اور اس صندوق میں رکھ دیا کرے اور یہ طریقہ
 ہر زمانے میں جاری رہے اور ہر زمانے کے نبی کو سپرد

کرتے ہیں اس لیے یہ طریقہ اقرار نامہ سے گاہر زمانہ میں حضرت
 شہید علیہ السلام کے زمانہ سے قید میں حضرت حسین
 علیہ السلام کے زمانہ تک برابر چلا آیا پھر قید کی جہی حمل
 کے زمانہ سے آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب
 کے زمانہ تک بغیر نسل کے جو سب سے زیادہ مضمون اقرار نامہ مذکور
 کا بطور وصیت کے چلا آیا ایصالۃ والسلام علیک
 یا رسول اللہ وصلی علیہ وسلم یہ ذکر ہے نبی شریف جناب
 خیر و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اثبات ہے حضرت
 کے آباء اور اہل بیت کرام کے اسلام کا آدم علیہ السلام سے
 حضرت عبداللہ تک معلوم کرو تم اسے حاضران مجلس مقدس
 کہ نبی شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا باپ کی طرف سے یہ ہے محمد بن عبدالمطلب
 عند المطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب
 بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک
 بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن یثربہ بن الیاس بن مضر
 بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک ارباب سیر و علم
 انساب متفق ہیں اور اوپر اس کے معلوم اور صحیح نہیں مگر
 اس پر اتفاق سب کا ہے کہ جناب خیر و عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور ابراہیم

اس پر اتفاق سب کا ہے کہ جناب خیر و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور ابراہیم

اور نوح اور ادریس اور شیث علیہم السلام حضرت کے
 احدا سے ہیں صلوة اللہ وسلامہ علیہم وعلیٰہم اجمعین اور
 مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر اپنے نسب شریف کا
 فرماتے بعد بن عدنان سے آگے نہ بڑھتے اور یہاں تو
 فرما کر کہتے کہ کذب الکتابوں اور منقول ہے امیر المؤمنین
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ جانتے ہیں ہم نسب اپنا
 عدنان تک اور اس سے آگے نہ جاسکتا ہے اور ایسی منقول
 ہے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہ نہیں پایا ہے کسی
 کہ جانے نسب اپنا بعد بعد بن عدنان کے اور عدنان سے
 اسمعیل علیہ السلام تک اور اسمعیل علیہ السلام سے آدم علیہ
 السلام تک اختلاف بہت ہے بعضوں نے عدنان سے
 اسمعیل علیہ السلام تک تین آدمی ذکر کیے ہیں کہ احوال اور
 شمار اونکا معلوم نہیں اور بعضوں نے کم اور بعضوں نے
 زیادہ شمار کیے ہیں اور یہ کچھ قابل اعتماد اور ملوث سند
 نہیں اور مخالفت اقوال علماء معتبر کے ہے واللہ اعلم اور
 نسب شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکی طرف
 سے یہ ہے محمد بن آمنہ بنت زہب بن عبد مناف بن
 زہرہ بن کلاب بن مرو بن کعب تا آخر نسب شریف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسب امی و ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

یعنی مشرک نجس ہی ہوتے ہیں اور سجدہ اور اخبار صحیحہ کے
 یہ ہے کہ مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میرے رسول
 بن گئے منی الا تمکتاب الطیبہ الی الارحام الطاہرۃ
 مہذبہ لا یشوب شقیۃ ان الا کنت فی خیر بما یعنی اللہ
 تعالیٰ ہمیشہ مجھ کو پاک پیٹھوں اور پاک پیٹھوں میں اولاد لپٹا
 رہا اور رب غیبوں سے پاک اور رب اچائیوں سے
 آراستہ رکھتا چلا آیا اور جب برادری میں دو شاخیں پہون
 تو میں اوس میں ہوا جو دونوں میں بہتر تھے دوسری حدیث
 یہ ہے کہ مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر العرب
 مضر و خثعم و غنم و عذیمات و خثعم و خثعم و خثعم
 بنی کثر و عذیمات و عذیمات و عذیمات و عذیمات
 آدم الا کنت فی خیر بما یعنی بہترین عرب کے مضر اور
 بہتر اولاد مضر سے عذیمات اور بہتر اولاد عذیمات
 سے کثر اور بہتر اولاد کثر سے عذیمات میں قسم ہے
 خدا سے عزوجل کی کہ ہوسے دو فرقے وقت پیدا ہوں
 آدم علیہ السلام سے مگر یہ کہ تم میں بہتر فرقے میں حدیث
 تیسری منقول ہے واللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا

علیٰ امتہ علیہ و آلہ وسلم نے انا اللہ اعظمیٰ ابراہیم و احمذہ
 خلیلہ و اسطفیٰ بن ولدا ابراہیم اسمعیل ثم اسطفیٰ بن ولدا
 اسمعیل نزار ثم اسطفیٰ بن ولدا نزار مضر ثم اسطفیٰ بن ولدا
 مضر کنانہ ثم اسطفیٰ بن ولدا کنانہ قریش ثم اسطفیٰ بن ولدا
 قریش ہاشم ثم اسطفیٰ بن بنی ہاشم عبد المطلب ثم اسطفیٰ بن
 من عبد المطلب یعنی یہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا
 ابراہیم کو اور اسکو اپنا دوست بنایا اور برگزیدہ کیا اولاد
 ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے نزار کو
 اور برگزیدہ کیا اولاد نزار سے مضر کو اور برگزیدہ کیا
 اولاد مضر سے کنانہ کو اور برگزیدہ کیا اولاد کنانہ سے قریش
 کو اور برگزیدہ کیا اولاد قریش سے ہاشم کو اور برگزیدہ کیا
 اولاد ہاشم سے عبد المطلب کو اور برگزیدہ کیا اولاد عبد
 المطلب سے محمد کو حدیث چوتھی مروی ہے عبد اللہ بن عباس
 رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
 وسلم نے لگا خاق اللہ آدم را بنی ہاشم بنی ضلیہ الی الارضین و بنی
 بنی مصلوب نوح بنی السعیدیۃ و قد بنی النار بنی مصلوب ابراہیم
 ثم لم یزل یقلع بنی الاما قتلاب الکر تیر الی الارضام و النصار
 حتیٰ اخرت بنی بنی الکر حتیٰ ولم یبق علی سطح قط یعنی جسوقت
 کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو دالا مچکوست آدم میں بنی پر

اور گردانا بجوشت نوح میں بیچ گشتی کے اور ڈالا بجو نمرد
 کی آگ میں ساتھ ابراہیم کے پس ہمیشہ سلا بعد نسل نقل کرنا
 بجو افتدقا سے اصحاب طیبہ سے طرف ارحام طاہرہ کے
 بیان تک کہ پیدا کیا بجو میرے باب سے اور ان لوگوں
 نے کبھی زنا یعنی بدکاری نہیں کی حدیث پانچویں یہ ہے
 کہ روایت کی ہے ہاک العلماء مولانا عبد العلی لکھنوی نے
 بیچ شرح اسما و اصحاب بدر کے ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ
 سے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
 نعلین میں صلیب آدم الی خیر ایل الارضین ثم وثم الی ان
 وکدث یعنی تحقیق میں نعل کیا گیا پشت آدم علیہ السلام
 سے طرف بہترین مردم روئے زمین کے قرنا بعد قرن
 بیان تک کہ پیدا ہو امین حدیث چھٹی یہ ہے کہ روایت
 کی ہے شیخ بن حجر کی نے شرح قصیدہ خنوع میں کہ ام
 البشر خا کے ہر حمل میں دوڑ کے پیدا ہوتے تھے مگر شیت
 علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے تا نور پاں رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان اپنے اور غیر کے مشترک نہو
 اور شیت علیہ السلام نے وقت وفات کے اپنی بیٹی
 آنوش کو وصیت کی کہ اس نور کو زمانے کی اچھی عورتوں
 میں رکھے اور یہ وصیت ہمیشہ شیت علیہ السلام کی اولاد

جاری رہی اور اس زمانے تک کہ وہ نور عید المطلب کی چٹائی میں
 چکا قید ازان اول سے منتقل ہو کر عید الفطر حضرت علی امیر علیہ
 وآلہ وسلم کے حالہ و عید کو پہنچا پس ایک رکعت ادا کی گئی تھی
 شریعت کو سفاح یعنی نماز سے چنانچہ سنن ہی میں آیا ہے
 کہ قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو کئی مرتبہ
 الخیر علیہ السلام تھا و نماز کئی الّا رکعات الا سلام یعنی سب نماز کو سلام
 حاجت سے کسی نے اور نہ نماز کو مگر کچھ نے جوابی سلام میں
 جاری ہے اور روایت کی ہے ابن سعد اور ابن عساکر نے
 محمد بن سائب سے اور انہوں نے کلبی سے کہ تہجد میں
 اگلی کتابوں میں اور گنا یا شواہات رسول کریم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو طہا بعد پھر اور سب کو نماز یعنی بدکاری وغیرہ سے
 پاک صاف کیا کسی میں کچھ عیب نہ تھا پس ان میں حدیث ہے
 ثابت ہوا کہ سب ماہی و ماہی کے سبب تین میں سے
 بین آدم کوئی اول میں سے مشرک نہیں ہے اور سب ایمان
 والوں کے نزدیک ستانا اور ایذا دینا اور سب ضرر نہیں ہوا
 کا سبب خرابی دنیا و آخرت کا سبب ہے جیسا کہ حق ہر مہر نے
 فرمایا ہے ان الذین یؤذون الصّٰلِحِیْنَ یؤذون انفسہم اللہ تعالیٰ تعالیٰ
 واکا جزا ہے اعوذ بکم عنہ آبا تمہیں بتا رہے ہو لوگ کہ ایذا دینا
 اللہ اور اس کے رسول کو گستاخ ہے ایہ کہ اوپر دنیا اور آخرت

میں اور میا کرتا ہے اور نہ اس سے فذاب سخت اور کوئی تکلیف
 زیادہ اس سے ہوگی کہ جن لوگوں سے پیغمبر خدا پیدا ہوا ہوں
 ان کے حق میں لفظ جہنمی ہونے کی کوئی جاوے بغیر ذاب شدہ
 من ذلک اور نقل کیا ہے شیخ محمد الدین احمد طبری نے ذخائر
 العقبیٰ میں الی ہریر و رضی اللہ عنہ سے کہ جب سببہ ابی لب کے
 بیٹھی نے حضور اقدس اب ہریر و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و
 سلم میں قوم کی شکایت کی کہ یا رسول اللہ لوگ مجھ کو مٹی سے
 کی ستھتہ اور اس کلمہ سے مجھ کو بیخ و غیرت دلاتے ہیں رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمال غضب سے اٹھ کر فرمایا کیا ہوا
 قوم کو کہ میرے بھائی و اولاد کو طعن اور تشنیع دیکر مجھ کو تکلیف دیتے
 ہیں اور میری ایذا سے کہ اذیت خدا کی ہے نہین ڈرتے
 اس بگ سے جاننا چاہیے کہ جب سببہ کے بڑا کہنے میں کہ
 ما باپ او کے یقینی دوزخی تھے اور جو عداوت کہ اس خطاب
 پاک سے رکھتے تھے اور جو اذیت کہ دیتے تھے کلام الہی
 اور ہر ناطق ہے ایذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو
 پس دوزخی کہتا اس سرور نام کے باپ و دادا کو کہ اخبار صحیحہ
 اور آثار صحیحہ ان کی نجات میں وارد ہیں کہ قدر باعث اذیت
 اور بیخ و رجس و غضب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا ہوگا اور آبا سے صحیح بخاری اور مسلم میں کہ لوگوں نے ابو لب

اوسکے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا مال پوچھا کہا کہ نہایت
 عذاب میں گرفتار ہوں لیکن جن وقت کہ میری لونڈی ثویبہ نے
 خبر پیدا ہوئے محمد بن عبدالصمد کی محکومہ بنائی تھی اور اوس جبرجت
 اثر کے سننے سے اوسکو میں نے انگلی کے اشارہ سے آزاد
 کیا تھا اور دودھ پلانے کے لیے اعانت دی تھی اب اوس
 انگلی کے چومنے سے پیاس میری بجھی ہے اور اوس انگلی میں
 اشک کا نہیں ہے سبحان اللہ رب الارباب اسکا کافر کمال
 عداوت اوس عالی جناب سے رکنا تھا تو کیجئے آزاد کرنے سے
 عذاب میں تخفیف پادے پس کیا گمان ہے لوگوں کو حضرت
 امیر کے حق میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اوسکے
 پیٹ میں رہے اور بعد پیدا ہونے کے کئی برس اونکی گود میں
 پرورش اور آرام بائی اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو ایسے بڑے
 عقیدے سے بچا دے اسے مسلمانوں میں انقدر محبت ہے
 اور اگر زیادہ تفصیل اور توضیح درکار ہے تو مطالعہ کتاب
 کردہ خصوصاً رسالہ تنبیہ الغفول کہ تصنیف قدوة العلماء فی فضل
 قاضی القضاات محمد ارفضا علیخان بہادر کا اس مطلب میں نہایت
 مفسر اور مفصل اور دلائل واضحہ اور براہین ساطعہ سے ثبوت
 مستحکم ہے و اللہ ولی المتوفین بالصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
 اتمام ہوئی مجلس تیسری کتاب ازہ مجلس کی *

مجلس چہارم

نحمدہ و نصلی و سلم بسم اللہ الرحمن الرحیم علی نبیہ الکریم

یہ مجلس چوتھی ہے سب سے پہلے ذکر احوال والدین شریفین
اوس خیر الانام کے اور بیان ہے اون واقعات
کا کہ قبل ظہور اوس عالم مقام کے وقوع میں آئے
اور بیان ہے ولادت باسعادت اور اور حالات
حضرت سرور عالم نحر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منقول ہے کہ جب نور باسور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا پیت عید المطلب سے رحم فاطمہ بنت عمر و مخزومی
زوجہ عبد المطلب میں منتقل ہوا اہل کتاب کہ ہمیشہ سے متعطر
خروج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور ہتھکڑیاں پہنے

نور نور کا کرنے سے اوس شب کہ عبد اقصی پیدا ہوئے اول
لوگوں نے شام میں آپس میں خبر دی کہ اس رات کو پدر پیغمبر
آخر الزمان کے گھر میں پیدا ہوئے اور ان کے پاس آپ
جبریل صوف سفید کا تھا حسین حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام
کا خون بہا تھا اور اسی میں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے
شہادت پائی تھی اور ہو دو کو کتب آسمانی سے معلوم تھا کہ جب
یہ جبہ بخون تازہ سرخ ہو گا اور خون کے قطرے اوس سے
پھینکیں گے تب اوس پیغمبر آخر الزمان کا باپ پیدا ہو گا پس
جب یہ علامت ہو دے دیکھی اور کو ولادت عبد اقصی
کامل ہوا اور ان کے قتل اور دفع کی فکر میں ہوئے اور عداوت
پر کربانیدے اور کئی بار اس قصد سے گرد گئے کہ اُسے
حق قتل کرنے پر برکت نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
عبد اقصی کو ان کے شر سے محفوظ رکھا منقول ہے کہ غیب سے
عبد اقصی کی پرورش اس قدر تھی کہ ایک دن جب اقصی نے اپنے
باپ سے کہا کہ اے پر جب میں اطعمہ اؤکی میں اور پھاڑ پر
جاتا ہوں میری پیٹھ سے ایک نور نکلا دو ٹکڑے ہوتا ہے
اور آدھا مشرق اور آدھا مغرب کو جاتا ہے عبد اقصی کے گول
ہو کر مانند ابر کے میرے سر پر سایہ کرتا ہے اور دیکھتا ہوں
کہ دروازے آسمانوں کے کھل گئے اور وہ نور با دل شکر

آسمان کو جاتا ہے اور پہر پہٹ کر میری پیشینہ میں ملتا ہے اور
جب زمین پر بیٹھتا ہوں زمین سے آواز آتی ہے کہ اے
وہ شخص کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری پشت میں آنا ہے
میرا سلام تجھے پہنچو اور جو خشک و رخت کے تلے جاتا ہوں
وہ وہ خشک سبز ہو جاتا ہے اور بچہ سایہ کرتا ہے اور جب اوس
موجود ہوتا ہوں پہر بدستور خشک ہو جاتا ہے تو عبدالمطلب
نے کہا اے عبد اللہ بشارت ہو تجھ کو میں اسید کامل کہتا ہوں
کہ تیری پشت سے اسید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہو میں نے بھی کئی خزاں پہی دیکھیں کہ آثار اور علامات
اوس کے دیکھتا ہوں القصبہ جب عبد اللہ بالغ ہوئے اسباب
حفظ الہی اور حمایت خداوندی کے کہ اوس کے شاہلحال تھی
سرگز تھانوں میں نہ جاسکے اور اگر کہی تھانہ کا قصد کرتے
بتوں سے فریاد آتی کہ اے عبد اللہ تم ہمارے پاس
نہ آؤ کہ تمہاری پیشانی سے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چمکتا ہے
اور وہ ایسا سلطان عظیم الشان ہے کہ ہلاک ہمارا اور سب
بت پرستوں کا اوس کے ہاتھ سے ہوگا اور ان کے عبد اللہ
کمال حب اور جمال نسب اور لطیف گفتار اور نیک کردار اور
مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمائل مطہرہ اور حکمت
موضوع میں جو انسان قریش سے مستثنیٰ اور ممتاز تھے اور خوبی

اور ملاحت مین یگانہ آفاق اور نور کو کب محمدی ادنیٰ طلعت
 زریا سے غایب اور شعاع آفتاب احمدی اوسکے چہرہ و خرقہ سے
 باہر تھا عورتیں قوم کی صاحب حسن جمال بیابھی اور کنوارمی اوسکے
 حسن و جمال کی عاشق تھیں اور ہمیشہ اپنے تئیں آراستہ اور
 پیراستہ کر کے نہایت عشوہ و ناز سے مانند محبوبان و نواز کے
 مقام جلوہ گری مین ناگر کثری ہوتیں مگر عید الفتح و توفیق ربانی
 اور تائید سبحانی کے مخالفت اول گل خان ماہ نسا اور پری خان
 زریا کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور دامن بہت کو بجاست
 تہمت سے پاک رہ سکتے تھے اور عزیز اور یگانہ سے سب طرف
 و جانب سے میل و ملاقا رب اور ایام ب ادنیٰ کی دامادی کی خواہش
 کرتے تھے اور اکثر امیر و نادر و شاہوں نے عید الفتح
 سے خواہش میں امر کی کی مگر عید الفتح نے ادنیٰ خانہ آباد مین
 توقف فرمایا یہاں تک کہ تین شریف عید الفتح کا پیش پیش کا
 ہوا جب وقت آپ کی پیش کش کا نزدیک آیا شریف و شاہوں نے
 عید اور بیان آپ مین کیا کہ جب تک عید الفتح نہ ڈالیں گے کہ
 نہ پیرین اور اس اقرار پر شام سے کے مین آئے اور منتظر
 فرست کے تھے ایک دن عید الفتح کو تنہا نکار مین پایا اور
 فرست نہایت جانکر عید الفتح کے ادا سے پرستہ ہوئے
 اتفاقاً اسی دن وہ ب بین عید الفتح زہری بھی ادنیٰ خان

شکار کو گئے تھے دور سے دیکھا کہ یہودیہ انجام تلوارین بہر
 کی بھی کینچ کر کیا رگی عبداللہ کی طرف آئے ہیں اور اوس کے
 مارنے میں کوشش بہت کر رہے ہیں اور انوں نے بمقتضا
 حیت عرب اور غیرت قوم کے چاہا کہ اپنے چند بہر اسوں
 اوکو وقع کریں مگر یہودیوں کے بہت بولنے سے اندیشہ گیا
 اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ناگاہ ایک فوج عالم غیب سے نمود
 ہوئی کہ ہرگز دنیا کے لوگوں سے مشابہ نہ تھی اور ابلج گھوڑے
 سوار آسمان سے زمین پر آکر اور یہودیہ پر حملہ کیا اور
 سب کو ایک آن میں قتل کیا وہ سب بن عبد مناف سے
 جو یہ حال دیکھا متحیر ہوئے اور قصد مصمم کیا کہ اپنی لڑکی آمنہ کو
 عبداللہ کے ساتھ بیاہ دوں گا جب شکار گاہ سے گئے آئے سب
 حال اپنی بی بی سے کہا اور اوکو عبدالمطلب کی خدمت میں
 پہنچ کر کہلا بھیجا کہ میرے ایک لڑکی ہے اگر اوسکو عبد اللہ
 کے ساتھ بیاہ لیوین اوسے اور نسب معلوم ہوتا ہے جی آمنہ
 کی ماں نے یہ حال عبدالمطلب کی خدمت میں عرض کیا اور
 عبدالمطلب نے جو بی صورت اور پاکیزگی طہینت آمنہ کی اپنی
 بی بی اور سوا اوس کے اور لوگوں سے باہر پہنچی تھی اور اور
 قبیلہ کی عورتوں نے یہی بالاتفاق احوال آمنہ کا اور قابلیت
 اور لیاقت اوسکی عبدالمطلب سے بیان کی اور فی الواقع اوس

زمانے میں آمنہ کی ایسی حکمت اور ہوشیار اور صاحب حسن
 جمال کوئی عورت قابل عرب میں نہ تھی جبکہ مطلب اس سے
 پر راضی ہوئے اور عبداللہ کو واسطے نکاح کے اپنی بہن
 شعبہ ابی طالب میں لے گئے اٹار راہ میں ام قتل و رقہ بن
 نوفل کی بی بی نے کہ جمال اور کمال میں لگانہ روزگار اور مال و
 مثال میں ہیثالی اور کتب آسمانی پڑھی چوٹی اور علم کمانت
 میکان تھے اور بالیقین جانتی تھی کہ وہ نور با سہر عبداللہ
 میں سے عبداللہ سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ اسے
 عبداللہ اگر تم مجھے نکاح کرو تو تنخواہ دے کہ تمہاری قربانی میں
 صرف ہوئے ہیں تلو دوں اور منوں احسان ہوں عبداللہ
 نے کہا کہ میں اس وقت اپنے باپ کی سہرا ایک کام کو جاتا ہوں
 چٹ کر اسکا جواب دوں گا قصہ جب عبداللہ نے نکاح عبداللہ
 کا آمنہ بہت دیر سے کر دیا اور اسی رات وہ نور با سرور
 رحم آمنہ میں منتقل ہوا عبداللہ اس کے عبداللہ کو ام قتل کی بات
 یاد آئی اور انکی خوبصورتی کا وہ بیان آیا تب اس کے گھر گئے
 اور نکاح اس کے ساتھ قبول کیا جب ام قتل کی نظر عبداللہ
 پر پڑی اور اس نور کو انکی میثانی میں بنایا کہا اسے
 عبداللہ نور کہ تمہیں بچا کیا ہوا جواب دیا کہ آمنہ بہت
 دیر سے کی طرف منتقل ہوا ام قتل بہت تناسف ہوئی

آؤر کہا کہ میں اوس نوکی طالب تھی اب جو اس دولت سے
 محروم رہی تو مجھکو تم سے کچھ کام نہیں آؤرا یہی حکایت فاطمہ
 شامیہ کی کہ ایک عالم شام کی لڑکی تھی نقل کر سکتے ہیں کہ وہ
 اسی تمنا میں شام سے لے کر کو آئی تھی اور سپطرح محروم شام
 کو پٹ گئی تھتے ہیں کہ جس رات آمنہ حاملہ ہوئیں دوسو عورتیں
 اسی رشک و حسرت میں مر گئیں اور بہت لوگ قریش کی شہر
 اور طیش کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور وہ رات کہ حسین نطفہ
 ترکیہ مصطفویہ اور وہ بڑی نقیۃ مجدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے رحم آمنہ میں قرار پایا بقول اصح اوسط ایام تشریق شب
 جمعہ تھی اسی سبب امام احمد حنبل رحمۃ اللہ شب جمعہ کو شب
 سے بہتر کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ برکات اور خیرات اور
 کرامات اور سعادات جہت قدر اس رات میں تمام عالم پر
 اترتے ہیں اور کسی شب کو نہ روز قیامت نہ اوترین گے
 منقول ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 رحم آمنہ میں بستھے عبداللہ واسطے تجارت کے شام کو کوئٹہ
 اور دہان سے پہر کر مدینہ طیبہ میں آئے اور وہاں بیمار ہوئے
 اور قوم بنی نجار میں کہ اوسکے ماحو ہوئے تھے رہے اور باقی
 مخالفہ مکر لگو گیا اور عبداللہ نے اسی بیماری میں وفات پائی
 اور وارثانہ میں مدفون ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ

انکو امین کہ وہ ایک موقع سے قریب دینہ کے رہنما ہیں
 اور شہور لوگوں میں بھی سہ سے جب عبداللہ کے ساتھی تھے
 کو اس نے عبدالمطلب نے عبد اللہ کا حال پوچھا اور انہوں نے
 کہا کہ رہنے میں بیمار ہو رہا ہے میں عبدالمطلب نے اپنی بیوی
 بیٹی عاتق کو عبداللہ کے لاسے لے کر لے کر بھیجا وہاں قبیل
 پہنچنے عاتق کے عبداللہ نے وفات پائی تھی جب عاتق
 نے تبا کر یہ حال سنا وہاں سے پہر کر باپ سے خبر وفات
 عبداللہ کی کہی عبدالمطلب اور ب اقرار کو اس واقعہ
 جان سوئے رنج و اندوہ بہت ہوا اور مدت عمر شریف
 عبداللہ کی بچپن برس کو پہنچی تھی اور آپ پیدا نہ ہوئے تھے
 اور اس روایت یہ بھی ہے کہ نافی زاد المعاد اور منقول ہے
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب وفات پائی
 عبداللہ نے فرشتوں نے کہا اے یار غذا یا تیرا معنی اور
 جبب یفنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم ہوا حق غریبوں نے
 کہا کہ میں حافظ اور ناصر اور کفیل اور سکا ہوں اگر یتیم ہو گیا
 کہ غم نہیں کہ یتیم بیش قیمت بہت ہوتا ہے اور کفر مزہم
 میں زیادہ مغرور اور گرم تم صلوة اور سلام اور سپر بھیج اور انکو
 وجود باحو سے برکات چاہو اور اس کے باپ کے حق میں عا
 کرو کہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور وہ عجا ئب کہ قبیل

ایک پیدائش کے وقوع میں آئے اور ان کو اتر اوصات بنوی
 کہتے ہیں سچلہ اس کے ایک یہ ہے کہ ایک رات عبد المطلب نے
 خواب میں دیکھا کہ ایک زنجیر باندی کی میری پشت سے نکلی اور
 دوسری رات عبد المطلب نے دیکھا کہ میری پشت سے ایک
 درخت پیدا ہوا ہے کہ وہ ایساں اوسکی آسمان تک پہنچیں اور
 پھیلانے مشرق سے مغرب تک گیر لیا اور ہر پتے سے
 ایک نور روشن ہے کہ اہل عرب اور عجم اوسکو سجدہ کرتے ہیں
 اور ایک روایت میں ہے کہ عبد المطلب نے یہ خواب دیکھا کہ
 عبد المطلب کے گھر سے ایک ستارہ سرخ روشن اور چمکتا نکلا
 اور جاتا ہے اور جب قدر بلند ہوتا ہے پڑتا ہے یہاں تک
 کہ آسمان تک پہنچتی ہے تمام دنیا کے برابر ہو گیا اور آفتاب
 آفتاب اور سب ستارے اوسکی روشنی میں چپ گئے
 ہر قدر کا ہنسان قریش نے تعبیر خواب کی یہ کہی کہ تیری نسل
 ایک لڑکا پیدا ہو گا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی اطاعت کریں گے
 اور سچلہ اوس کے واقع ہونا واقعہ اصحاب خیل کا اور وقع ہونا اوس
 بلا کا طفیل اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سچلہ
 ان عجائبات کے یہ ہے کہ جس رات وہ نور فطین طہور عبد اللہ
 سے آمنہ میں آیا تمام فرشتے زمین اور آسمان کے خوشی میں
 آئے اور ملک اور ملکوت میں ندا دی گئی کہ عالم کو انوار قدس

منور اور طرح طرح کی خوشبو اور نئے سے معطر کرین اور دار و ستار
 بہشت کو مکمل ہوا کہ حد درجے بہشت کے کہول و سے اور ان
 بہشت کو آراستہ کرے اور تمام آسمان اور زمین میں بشارت
 دی گئی کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج کی رات رحم آئمہ
 میں قرار پایا قریب ہے کہ صدر عظامی خیرات اور برکات اور
 جامع جمیع کرامات اور فیوضات اور مبدء ایجاد عالم اور اصل
 اصول نوع بنی آدم کا عالم نور میں جلوہ افرا ہوا اور تمام عالم کو
 اپنے نور اور نعمتوں اور خوشبشون سے منور اور شرف کرے
 اور مردی سے کہ اس رات کو شیطان کا تخت اوندھا ہو گیا
 اور چالیس رات دن وہ لعین دریاؤں میں سمرگ و ان اور طغیان
 پر کیا بیانتک کہ جل کر سیاہ ہو گیا بعد ازاں کوہ بوقیئیس پر آکر
 فریاد کی تمام اولاد اس کی جمع ہوئی اور حال بوجھا کہا اسے
 ملعونو جانو کہ اسباب ہماری ہلاکت کے چیخ ہوئے اور محمد بن
 عبد اللہ نے رحم آئمہ میں قرار پایا کہ شرف اولیٰ اور آخرین
 ہے اور انوار اور زلموار اس کی مشہور ہوئی بتوں کو توڑے گا
 اور باخبر آسمانی ہے چوڑا وے گا اور لہ بہشت کرے گا
 اور ظلم نہونے دے گا اور لوگ اس کی امت کے اگلی امتوں سے
 بہتر ہونگے کہ راہ دین میں اعلا س کرینگے اور زمین و سجد
 سے ایسی ہو جو سے گا جیسا آسمان ستاروں سے بہرہ ہے

اور تمام دنیا میں توحید فاعل ہر کسے کا اور اوسکی امت کے
لوگ ہرگز شرک کو دخل نہ دینگے اور اہل تقویٰ اور اہل نجات
ہونگے اور تمام بدلائیاں دنیا کی اور زمین ہونگی اور کوئی چہرہ
کہا نے پینے کی بغیر اللہ کے نام لیے ہوئے نکھائیں نہیں
اور سب کو اچھے کا سونکا حکم کرینگے اور بری باتوں سے منع
کریں گے اور نیکیاں کرنے میں بہت جلدی کرینگے اور فقرا
اور ساکین کے دینے سے بہت خوش ہونگے اور صلہ رحمی
بجالاتینگے اور بہکوں سبب ان باتوں کے اور کچھ قابو نہوگا
اور منقول ہے کہ اوس شب کو سب پادشاہوں کے تخت
ادلت گئے اور کوئی گہرا اور کوئی مکان باقی نہ رہا کہ روشن نہوا
اور اربعین رات کی صبح کو جتنے بت تھے سرنگوں ہو کر گر پڑے
اور وحوش و طیور اور درندے اور چرندے آپس میں بشارت
دینے لگے کہ وقت ظاہر ہونے ہی آخر الزمان کا نزدیک
آیا قریب ہے کہ تمام دنیا اون کے نور سے منور ہو جاوے
اور مردی سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
ایک نشان حمل آمنہ کا یہ تھا کہ چو نور قریش کے گہرون میں
تھے اوس شب کو بائیں کمرے لگے اور کہنے لگے کہ آمنہ عالمہ
ہوئیں اور اونیں نبی آخر الزمان آیا قسم رب کعبہ کی کہ وہ امام
تمام دنیا اور چراغ ہر ملت و مذہب کا ہے اور کئی برس سے

قریش تمھارا سال سے تنگی اور تکلیف میں تھے اور سبب تکلیف
 کے جانور ڈوبے اور درخت خشک ہو گئے تھے تب آمنہ
 حاملہ ہوئیں پانی برسا اور زندیاں جا بجا جاری ہوئیں اور حیرت
 سرسبز اور جانور فرہ ہوئے اور خیر و برکت بہت آتش سال
 سے آدمیوں میں ظاہر ہوئی اسی سبب سے نام اس بھال کا
 عام الفتح والا تہاج رکھا گیا آدمی آمنہ والدہ شریفہ حضرت علیؑ
 علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے حمل میں کوئی لذت
 اور تکلیف اور بزرگی طبیعت جیسی خورقوں کو ہوتی ہے نہیں
 اور کوئی علامت حمل کی مثل درد اور ضعف اور بوجہ کے محظوظ
 نہ تھی اور چہ بیٹے تک مجھ کو معلوم نہوا کہ میں حاملہ ہوں اور فرمایا
 حضرت آمنہ نے کہ میں کچھ سوتی اور کچھ جاگتی تھی کہ ایک شخص سے
 پاس آیا اور کہا اسے آمنہ تو اپنے حمل سے آگاہ ہے یا نہیں
 میں نے کہا نہیں اس شخص نے کہا تو حاملہ ہوئی اور بہترین خلق
 تیرے پیٹ میں ہے آمنہ سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میں حاملہ
 ہوں اور فرمایا حضرت آمنہ نے کہ میں ہر بیٹے میں ایک ہوا
 آسمان اور زمین سے سنتی تھی کہ بشارت ہو تجھ کو اسے آمنہ
 کہ وقت ظہور نور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریب آیا
 اور جب دن و نفع حمل کے قریب ہوئے تھے مجھے وہی کہنے والا
 کہتا تھا کہ تو کہہ اسے آمنہ اُجَیْدُ اَیْمَیْنِ اَلْاَحْزَانِ شَرِّ خَلْقٍ مَا سِوِیْہِ

۱۸۲

تھے میں سوچتی ہوں اوسکو افسر واجد احمد کو ہر حسد کرنے والا کہ
 بڑائی سے اور جب یہ لڑکا پہلے ہو سکا نام محمد رکنا پس میں نے
 اس گلہ کو خوب یاد رکھا اور اپنے پاس بیٹھنے والی عورتوں سے
 بیان کیا دے بولیں تجکو اس سبب جن سے لوبا ہاتھ اور گردن
 پہن لے جب اون کے کہنے سے میں نے لوبا پہنا اوسی
 شخص غیبی نے وہ لوبا مجھے دور کیا اور کہا اب پھر کہہ دیتا ہوں
 اور یہی حضرت آمنہ سے منقول ہے کہ میں نے شروع حمل میں
 خواب میں دیکھا کہ ایک نور مجھے جلائے گا اور تمام عالم کو منور کیا
 اور میں نے اوسی روشنی میں پہاڑیاں بصری کی دیکھیں اور
 بصری ایک شہر ہے ملک شام میں اور اس واقعہ کو ہی وقت
 ولادت شریف کے نقل کرتے ہیں واصل رباعی پیش از
 ہمہ شایان غیور آمدہ ہر چند کہ آخر بطور آمدہ اسے ختم رتل
 قرب تو معلوم شد دیر آمدہ زراۃ دور آمدہ اسے عاشقان
 جمال نبوی واسے مشتاقان بقا سے مصطفوی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جانو تم کہ ولادت باسعادت اوس فخر بنی آدم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام اہل میں بعد چالیس یا پچیس دن
 کے تھی اور بیالیسواں سال تھا حکومت نوشیروان سے
 اور زمانہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے آپ کے زمانہ تک پہنچے
 برس اور وفات سکند ذوالقرنین سے آٹھ سو بیاسی برس

وصل
 بیان ولادت
 شریف حضرت
 علیہ السلام

اور زمانہ وادو علیہ السلام سے ایک ہزار آٹھ سو برس اور
زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار تین سو برس اور زمانہ انبیا
علیہ السلام سے تین ہزار ستر برس اور وقت طوفان نوح علیہ
السلام سے چار ہزار چار سو نوے برس اور زمانہ آدم علیہ السلام
سے چھ ہزار سات سو پچاس برس گزرنے سے کہ مروجہ
بارہویں بیع الاولی وقت بیع صادق کے اوس خورشید فلک
رسالت اور ماہ سپریادت نے مطلع وجود سے جلوہ نمود فرمایا
اور مکیں قیام سے عالم شہادت میں اگر سایہ گستر امت ہوا
خوشا قیام اوس امت گنگار کے کہ ایسا شفیق محشر و دن
افروز ہوا خدا نذا از عالمان عرش آمد کہ درخت زانی تقطیر احمد

<p>وَلَدِ الْخَبِيثِ وَهَلْ يَتَوَرَّوْ وَالْمُؤْمِنِ وَجَنَابَةِ يَتَوَقَّعُ كَلَامَ وَلَا يَذْكُرُ لَسْكَ وَانْعَمَ كَلَامَ وَلَا كَانِ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ وَالْخَبِيثِ حَقًّا قَالِ امْتُتِ مُحَمَّدٌ بِأَيِّ خَلْقٍ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ وَالْخَبِيثِ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ بِأَيِّ خَلْقٍ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ وَالْخَبِيثِ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ</p>	<p>وَلَدِ الْخَبِيثِ وَهَلْ يَتَوَرَّوْ وَالْمُؤْمِنِ وَجَنَابَةِ يَتَوَقَّعُ كَلَامَ وَلَا يَذْكُرُ لَسْكَ وَانْعَمَ كَلَامَ وَلَا كَانِ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ وَالْخَبِيثِ حَقًّا قَالِ امْتُتِ مُحَمَّدٌ بِأَيِّ خَلْقٍ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ وَالْخَبِيثِ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ بِأَيِّ خَلْقٍ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ وَالْخَبِيثِ الْخَبِيثِ الْخَبِيثِ</p>
---	---

هَذَا الَّذِي مَلِئْتَ عَلَيْهِ كَلَامِي
خَيْرٌ نَادِي فِي مَنَاقِبِ خَشِي
يَا مَعْشَرِ قَوْمِ تَوَسَّلْ فِي خَشِي
سِرِّ رَايِدِ وَاسْتَوْجِبْ الْجَامِي
وَقُولْ يَا عَشْقَاءُ بَدَأَ الْخَلْقَ
يَا نَارِ لَيْلِي الْمَخِي خَشِي
يَا سَمْعُ الْخَمَارِ كَمْ لَكَ مِنْ شَأْنِ
لَمْ يَتَفَنَّيْ أَوْلَادُ أَوْ مَمْ بَشِي
قَالَتَ لَأَكَلِي السَّوَاءَ بِسِرِّ رِي
صَلُّوا عَلَيْهِ كَبُورَةٌ وَخَشِي

یا بنی اند سلام علیک
سلام آدم جوابم ده
بس بود جاهد احترام مرا
خواهم از شوق و ست ای کور
مهر روی تو هوس بردن
چون تویی دیده در بیاع بلغ
سویم افکن ز رحمت نظر
مهر کیش از حق یا قوت
زاری من شنو تکلم کن

وَقَالَسَ قَضِيرُهُ لَا يُؤْخِرُ
بَدَأَ رَجْعُ الْكُلُونِ بَدَأَ خَشِي
بَدَأَ حُسْنُ الْجَمِيلِ الْمَقْدُ
بَعْدَ لَيْلِي بِاللَّحُونِ وَخَشِي
وَقُولْ يَا شَانِ بَدَأَ خَشِي
إِنَّ النِّتْمَ يَا نَفْسَاقِ يَدُ
وَدَرَجِ تَعْلُو ذِكْرِي
يُنَا مَعْنَى بَدَأَ خَشِي
وَلَدَ الْخَبِيرِ بِشَلَا لِي
أَلْفَ الْفَلَاوِي سَلَامِ وَارِي

اینا الفوز و افضل سلام
مرسے بدل خسرا تم نہ
یک علیک از تو صد سلام مرا
دست بیرون کن از یانی بُرد
یتاروی خود ز بُرد یمن
یچو ز گس ز سر من مازاغ
باز کن بر رخم ز لطف و ر
روح را کام بخشم دل را تو
گر یمن نگر تبش کن

ساز شیرین بلبل مشک خند منگر برگناہ و طاعت من ہستم از عاصیان امت تو	ساز شد کام من از بخت ترند لب بچینان پی شفاعت من گیر ز فتنہ طغیان سنت تو
--	---

ہر دو غزال مولانا شاہ سلامت اللہ قدس سرہ

کستی بین اسی رو چہ بیان پرستی وہ جسم کمان ادکمان جانی جان تم دیکھو آگہو کمر کراہن سوداں بہر خور سے دیکھو تو این آ و آن آت اسکاسے ہوا رین ہر کوئی کان شفاق تری وصل کا ہر پیر جوان یہ دل ہر کہہ ماما ہی بی آب تیاں آت وان ایکہ بر سر تک بہر چہ امان لو ملد خبر کسی کہے نہ تات تو ان آت	کیا نور خدا از رخ فوجی بیان آت کتب دیوسف تری ہوا نظر سے بٹے شہشا دیندر شہر فرشتک منور مٹہ او کمانہ چار دیا ہر خندان یہ مستحق ہو کہ مقدر پر شہر شد دینا نابین جگر کی از پرہ جدا سچ مال لالہ پر کا چو گیم چہ نیم سہل ہو جان مجلس میلاد و نیت دستی ہلاک شفی و نخستہ جہ گوید
--	--

ایضا

یہ شادی میلاد رسول عربی آت کچھ کہہ سنن مکتا کہ کیا ہو لہجہ یہ تھل مراد چمن مطلبی ہے فردوس سہانتا کی خوش تہی ہے	یہاں ہوا بدست محمد باغی ہے آتش زہر سے پید کیا او کو آٹھ از خلیلی کا یہی ہر گل شاد آب سر سبز و آتش دین انکی قدم سے
---	--

<p>تعلیم کثرت ہو سکے بجا لاؤ اور شکایت ہے شب و روز شکر نام سے اور</p>	<p>اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے حرفوں میں محمد کی یہ شیریں بھٹی ہے</p>
<p>الصلوة والسلام علیک یا رسول الله ایسا بدر شیر افق عرب سے طلوع ہوا اور ایسا آفتاب جاگیر مشرق عنایت سے چمکا کہ متحد فلک الافلاک سے نقطہ مركز خاک تک اور سطح عرش سعلے سے معن فرش عجز تاک نام و نشان تاریکی کا باقی نہ رہا اور اس کے فیض منور سے ظلمت کفر اور عصیان کی بنور ایمان اور احسان بدل گئی اور ایام شقاوت کے ساتھ دن سعادت کے تبدیل پائے اور تمام زمین حرم کی ادسکی روشنی سے منور ہوئی آجہ اور طین آسمان پر جانے سے باز رہے اور اخبار اس کے کاہن ان پیش سے منقطع ہوئی اور تدریس ابلیس کی اس کے مدرسوں اور مجلسوں سے موقوف ہوئی اور ایک دن تمام بادشاہ روسے زمین کے گوشے گوشے کے طاقت بات کر نیکی نہ ترو تھے یہ ہی بسبب نہایت ہیبت اور کمال دبدبہ اور عظمت اوس شہنشاہ کو مین کے تھا اور تمام بت روسے زمین سے منہ کے بھل کر پڑے چنانچہ منقول ہے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک بت قریش کا تھا کہ سال میں ایک دن اوس بت کا طواف کرتے تھے اور اوس دن کو اپنی عید جانتے تھے</p>	

آوراوٹ فوج کرتے آور دعوت عام کرتے آور شراب پی سقے
اتفاقاً ایک شب کو سامنے اوس بت کے گئے دیکھا کہ منہ
کے بہل زمین پر پڑا ہے یہ حال دیکھا اور کو نہایت رنج ہوا اور
بت کو آونکارا اوس کے مقام پر رکھا بعد ایک لمحہ کے پھر بت
گر پڑا اسے بیچ تین بار گرا اور اوس جماعت نے اوس کو آونکار
نمائت مستحکم اور مضبوط ٹکاڑا مارنے سے محفوظ رہے تب ایک
آواز سب نے سنی کہ اوس بت کے پیٹ سے آتی ہے آور
اوس سے یہ شمار معلوم ہوتے ہیں **۱۔** تیرہ ٹی ہلو توڑ افتاد
۲۔ پتھر **۳۔** عتیق کھاج **۴۔** الارضین **۵۔** الارشقی **۶۔** الغریب **۷۔** وخرت کہ
الاولیٰ **۸۔** اور **۹۔** اور **۱۰۔** اور **۱۱۔** اور **۱۲۔** اور **۱۳۔** اور **۱۴۔** اور **۱۵۔** اور **۱۶۔** اور **۱۷۔** اور **۱۸۔** اور **۱۹۔** اور **۲۰۔** اور **۲۱۔** اور **۲۲۔** اور **۲۳۔** اور **۲۴۔** اور **۲۵۔** اور **۲۶۔** اور **۲۷۔** اور **۲۸۔** اور **۲۹۔** اور **۳۰۔** اور **۳۱۔** اور **۳۲۔** اور **۳۳۔** اور **۳۴۔** اور **۳۵۔** اور **۳۶۔** اور **۳۷۔** اور **۳۸۔** اور **۳۹۔** اور **۴۰۔** اور **۴۱۔** اور **۴۲۔** اور **۴۳۔** اور **۴۴۔** اور **۴۵۔** اور **۴۶۔** اور **۴۷۔** اور **۴۸۔** اور **۴۹۔** اور **۵۰۔** اور **۵۱۔** اور **۵۲۔** اور **۵۳۔** اور **۵۴۔** اور **۵۵۔** اور **۵۶۔** اور **۵۷۔** اور **۵۸۔** اور **۵۹۔** اور **۶۰۔** اور **۶۱۔** اور **۶۲۔** اور **۶۳۔** اور **۶۴۔** اور **۶۵۔** اور **۶۶۔** اور **۶۷۔** اور **۶۸۔** اور **۶۹۔** اور **۷۰۔** اور **۷۱۔** اور **۷۲۔** اور **۷۳۔** اور **۷۴۔** اور **۷۵۔** اور **۷۶۔** اور **۷۷۔** اور **۷۸۔** اور **۷۹۔** اور **۸۰۔** اور **۸۱۔** اور **۸۲۔** اور **۸۳۔** اور **۸۴۔** اور **۸۵۔** اور **۸۶۔** اور **۸۷۔** اور **۸۸۔** اور **۸۹۔** اور **۹۰۔** اور **۹۱۔** اور **۹۲۔** اور **۹۳۔** اور **۹۴۔** اور **۹۵۔** اور **۹۶۔** اور **۹۷۔** اور **۹۸۔** اور **۹۹۔** اور **۱۰۰۔** اور **۱۰۱۔** اور **۱۰۲۔** اور **۱۰۳۔** اور **۱۰۴۔** اور **۱۰۵۔** اور **۱۰۶۔** اور **۱۰۷۔** اور **۱۰۸۔** اور **۱۰۹۔** اور **۱۱۰۔** اور **۱۱۱۔** اور **۱۱۲۔** اور **۱۱۳۔** اور **۱۱۴۔** اور **۱۱۵۔** اور **۱۱۶۔** اور **۱۱۷۔** اور **۱۱۸۔** اور **۱۱۹۔** اور **۱۲۰۔** اور **۱۲۱۔** اور **۱۲۲۔** اور **۱۲۳۔** اور **۱۲۴۔** اور **۱۲۵۔** اور **۱۲۶۔** اور **۱۲۷۔** اور **۱۲۸۔** اور **۱۲۹۔** اور **۱۳۰۔** اور **۱۳۱۔** اور **۱۳۲۔** اور **۱۳۳۔** اور **۱۳۴۔** اور **۱۳۵۔** اور **۱۳۶۔** اور **۱۳۷۔** اور **۱۳۸۔** اور **۱۳۹۔** اور **۱۴۰۔** اور **۱۴۱۔** اور **۱۴۲۔** اور **۱۴۳۔** اور **۱۴۴۔** اور **۱۴۵۔** اور **۱۴۶۔** اور **۱۴۷۔** اور **۱۴۸۔** اور **۱۴۹۔** اور **۱۵۰۔** اور **۱۵۱۔** اور **۱۵۲۔** اور **۱۵۳۔** اور **۱۵۴۔** اور **۱۵۵۔** اور **۱۵۶۔** اور **۱۵۷۔** اور **۱۵۸۔** اور **۱۵۹۔** اور **۱۶۰۔** اور **۱۶۱۔** اور **۱۶۲۔** اور **۱۶۳۔** اور **۱۶۴۔** اور **۱۶۵۔** اور **۱۶۶۔** اور **۱۶۷۔** اور **۱۶۸۔** اور **۱۶۹۔** اور **۱۷۰۔** اور **۱۷۱۔** اور **۱۷۲۔** اور **۱۷۳۔** اور **۱۷۴۔** اور **۱۷۵۔** اور **۱۷۶۔** اور **۱۷۷۔** اور **۱۷۸۔** اور **۱۷۹۔** اور **۱۸۰۔** اور **۱۸۱۔** اور **۱۸۲۔** اور **۱۸۳۔** اور **۱۸۴۔** اور **۱۸۵۔** اور **۱۸۶۔** اور **۱۸۷۔** اور **۱۸۸۔** اور **۱۸۹۔** اور **۱۹۰۔** اور **۱۹۱۔** اور **۱۹۲۔** اور **۱۹۳۔** اور **۱۹۴۔** اور **۱۹۵۔** اور **۱۹۶۔** اور **۱۹۷۔** اور **۱۹۸۔** اور **۱۹۹۔** اور **۲۰۰۔** اور **۲۰۱۔** اور **۲۰۲۔** اور **۲۰۳۔** اور **۲۰۴۔** اور **۲۰۵۔** اور **۲۰۶۔** اور **۲۰۷۔** اور **۲۰۸۔** اور **۲۰۹۔** اور **۲۱۰۔** اور **۲۱۱۔** اور **۲۱۲۔** اور **۲۱۳۔** اور **۲۱۴۔** اور **۲۱۵۔** اور **۲۱۶۔** اور **۲۱۷۔** اور **۲۱۸۔** اور **۲۱۹۔** اور **۲۲۰۔** اور **۲۲۱۔** اور **۲۲۲۔** اور **۲۲۳۔** اور **۲۲۴۔** اور **۲۲۵۔** اور **۲۲۶۔** اور **۲۲۷۔** اور **۲۲۸۔** اور **۲۲۹۔** اور **۲۳۰۔** اور **۲۳۱۔** اور **۲۳۲۔** اور **۲۳۳۔** اور **۲۳۴۔** اور **۲۳۵۔** اور **۲۳۶۔** اور **۲۳۷۔** اور **۲۳۸۔** اور **۲۳۹۔** اور **۲۴۰۔** اور **۲۴۱۔** اور **۲۴۲۔** اور **۲۴۳۔** اور **۲۴۴۔** اور **۲۴۵۔** اور **۲۴۶۔** اور **۲۴۷۔** اور **۲۴۸۔** اور **۲۴۹۔** اور **۲۵۰۔** اور **۲۵۱۔** اور **۲۵۲۔** اور **۲۵۳۔** اور **۲۵۴۔** اور **۲۵۵۔** اور **۲۵۶۔** اور **۲۵۷۔** اور **۲۵۸۔** اور **۲۵۹۔** اور **۲۶۰۔** اور **۲۶۱۔** اور **۲۶۲۔** اور **۲۶۳۔** اور **۲۶۴۔** اور **۲۶۵۔** اور **۲۶۶۔** اور **۲۶۷۔** اور **۲۶۸۔** اور **۲۶۹۔** اور **۲۷۰۔** اور **۲۷۱۔** اور **۲۷۲۔** اور **۲۷۳۔** اور **۲۷۴۔** اور **۲۷۵۔** اور **۲۷۶۔** اور **۲۷۷۔** اور **۲۷۸۔** اور **۲۷۹۔** اور **۲۸۰۔** اور **۲۸۱۔** اور **۲۸۲۔** اور **۲۸۳۔** اور **۲۸۴۔** اور **۲۸۵۔** اور **۲۸۶۔** اور **۲۸۷۔** اور **۲۸۸۔** اور **۲۸۹۔** اور **۲۹۰۔** اور **۲۹۱۔** اور **۲۹۲۔** اور **۲۹۳۔**

غائبی یہ محل اور پکان کہ دجلہ پر بنایا تھا اور اسکی مضبوطی میں بہت
 کچھ صرف کیا تھا گر نثر اور دیران و خراب ہو گیا کیا وجہ ہے جو میر
 نے کہا کہ اس شب کو سفیر بفتح و نشان اور بنی آخر الزمان سے
 اس جہان میں قدم رکھا ہے پس اسی سبب یہ واقعہ گذرا
 اور اسی رات کو آتشکدہ پارسیوں کا کہ ہزار برس سے جلتا تھا
 اور دسے پرستش اور سکی کرستے تھے بجھ گیا بہر چند چاہا ہر روشن
 ہو تو ابلیکہ تمام ولایت زبیر و ان میں آگ جلانا خیر ممکن ہو گیا
 اور عراق جمع میں درمیان ہمدان اور قم کے ایک دیر چڑھ کر
 کا چوڑا ایسا خشک گچ تھا کہ اب اوس میں شہر سادہ بنا ہے اور جنگل
 سادہ کہ اوس میں ہزار برس آگے آگے ولادت شریف سے پانی
 جاری نہ تھا اتنا جاری ہوا کہ اب ایک ٹھوٹک شام کی شہر ہے
 اور بقول سہتے عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما
 کہ مرائطہ ان میں کہ وہ جگہ قریب ہے کے ہے اور لوگ اوسکو
 وادی قاطعہ کہتے ہیں وہاں ایک راہب شام کا رہنے والا تھا
 نام اوسکا عیس وہ کہتا تھا کہ اسے اہل مکہ نزدیک ہے کہ
 تم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا کہ سب عرب و عجم اسے اوسکی
 تابعداری کریں گے اور یہ زمانہ اوسکی پیدائش کا ہے اور جہاں کا
 کے میں پیدا ہوتا تھا وہ راہب اوسکا احوال پوچھتا تھا براہ راست
 کہ جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے

اوسے راہب کے پاس گئے اور خبر ولادت شریف کی پہنچائی
 حقیق سے کہا کہ یہ وہی لڑکا ہے کہ جب پیدا ہونے کی میں نے
 تمکو خبر دی تھی اسے عبدالمطلب نام اوسکا کیا رکھا گیا محمد بن عبد
 کبار نامکرمین جانتا تھا کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوگا تیس بائیں ہونگی
 ایک پیدا ہونا اوسکا کل کی راس میں دوسری وہ رات دوشنبہ
 کی ہوگی تیسری نام اوسکا محمد ہوگا اور عبد الرحمن بن عوف نبی
 سے اپنی مائے کے شفا نام تھا نقل کرتے ہیں کہ وقت پیدا ہونے
 اوس خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں آمنہ کے پاس
 تھی اور وہ سرور النس و جان میرے لاکھوں پر پیدا ہوئے
 اوس وقت آپ نے الحمد للہ کہا اور کسی نے اسے جواب میں
 یہ کہا الحمد للہ اور حضرت کے فور سے مشرق سے مغرب تک
 روشن ہوا چنانچہ میں نے اوس روشنی میں مکانات شام
 کے دیکھے اور خوف اور لرزہ مجھ پر طاری ہوا بعد ازاں ایک نور
 داہمی طرف سے پیدا ہوا اور گئے والا کتا تھا کہاں گیا
 تو اوسکو دوسرے نے جواب دیا کہ مغرب کی طرف اور بتبرک
 بگھن میں نے اوسکو پراپا پر یا میں طرف سے ایک نور ظاہر
 ہوا اوس میں بھی گئے واسے کہا کہ اوسکو کہاں لیگیا تھا مشرق
 کی طرف اور تبرک مکانوں میں اوسکو پہنچایا اور ربوہ ابراہیم
 خلیل اللہ علیہ السلام کے لیگیا اونوں نے سینہ سے لگایا

اور بہت دعا مانگنا دین راویہ کہ تم میں کہ ہمیشہ میں نے اس حدیث
 کو یاد رکھا جب وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئے
 میں سب کے پہلے ایمان لائی اور منقول ہے حضرت آمنہ والدہ
 ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وقت وضع حمل کے
 میں تنہا گھر میں تھی اور جب المطلب طوائف گھر میں کہ ناگاہ ایک
 آواز عظیم اٹان باہر سے سنی اس کے سننے سے مجھے خوف
 آیا پس دیکھا میں نے کہ ایک سرخ سفید نے اپنے بازو میرے
 پیٹ پر ملے وہ خوف جاتا رہا اور ایک پیالہ سفید شربت شگایب
 سے ظاہر ہوا میں نے وہ شربت پیاشہد سے زیادہ میٹھا اور
 مشک سے زیادہ خوشبودار تھا بعد ازاں ایک نور عظیم مجھے
 ظاہر ہوا اور تمام گھر اس سے روشن ہو گیا اور رک گیا بہت
 خوبصورت بلند قامت مثل زر کیون عجب منافع کے میرے
 پاس آئیں اور تکفل برکام کی ہوئیں اور میں حیران تھی نہیں
 جانتی تھی کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے آئی ہیں ایک نے کہا
 میں آسیہ عورت فرعون کی ہوں دوسری بولی میں برہم ٹبی
 عمران کی ہوں اور باقی سب یہیشت کی ہیں اور گھر میں آواز
 چلنے پہرنے کی پاتی تھی لیکن مجھ کو کوئی نظر نہیں آتا تھا آخر میں
 ایک ٹکڑا بادل سفید بڑا آسمان سے اتر آیا اور ایک آواز میری
 کان میں آئی کہ اس کو سب کی انکوں سے چہار کہنا اور چہان بنر

کہ مکی جو کچن تیل یا دوسرے کے سرخ شس نظر آئیں اور ایک
 مرتبہ ترووں کی ہوا پر دیکھی کہ آقا سبے جاندی اسکے ہاتھوں
 میں لیے کھڑے تھے یہ دیکھ کر اسے ڈر کے سرا بدن پسپا ہوا
 ہوا اور جو قطرہ اس سے ٹپکتا تھا اس سے شک کی پوتی
 تھی پہری تھا اس نے یروہ سری آنکھوں سے اونٹھالیا تھا
 اور مغارب زمین کے بھیر کھل گئے اور شمس طرہ دیکھے امانت
 مشرق میں دو مسر مغرب میں مترا سکے کی فہم پر اور
 بس گھڑی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور افرا سے
 جوان دنیا اور اس گشت رخا کا مان امت سوسے میں سے
 دیکھا کہ آپی عاجزی سے سر سجے سے رکھا اور دونوں ٹکلیاں
 کھ کے کی اونٹھال تھی اور وقت ایک گزرا سعید علی کا آسمان سے
 اترتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرد میں سکر میری نظر
 سے غائب ہو گیا کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو مشرق و مغرب اور چاروں طرف دنیا کے ہزار
 نام سب اونکو نام اور صورت اور صفت سے پہچان میں بعد
 اس کے وہ علی روکن ہو گئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
 میں نے سعید کپڑے میں لپٹا ہوا اپنے پاس پایا بعد اس کے
 ایک ٹکڑا اور علی کا کہ بچے ٹکڑے بہت بڑا تھا غریب اور
 میں نے یاقین آویس کی اور آواز گھوڑوں کی سنی پس دو

آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادھکا کر میزری نظر سے تھاب
 ہو گیا اور کوئی غیب سے پکارنا تھا کہ اس لڑکے کو گردن تمام عالم
 کے پہرہ اور سب کمالات اور صفات جو اور امینا علیہم السلام کو جدا
 جدا دی گئی ہیں اوسکو دو آوروں کے اور مراتب اور فضائل
 ظاہری اور باطنی اور محبوبیت مطلق اور مطلقاً اور قرب اتم اور
 شفاعت عظمیٰ وغیرہ کہ کوئی آج تک اون سے مشرف نہیں ہوا
 اوسکو مخصوص کرو تا کوئی کمال ادسکی ذات پاک سے چٹ
 سجاوے اور غوطہ دو اوسکو سب پیغمبروں کے اخلاق کے
 دریا میں بعد از ان شویشی ویزجین وہ بدلی جاتی رہی اور محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ایک یشی کپڑے کے ٹکڑے میں
 مین نے لپٹا ہوا پایا اور اس سے قطرے پانی کے ٹپکتے تھے
 اور کہنے والا کہتا تھا کہ مجب یہ لڑکا ہے کہ تمام عالم کا حاکم ہو گا
 اور سب اوس کے قبضہ قدرت میں سپرد ہو گا پھر مین نے
 اس کے منہ کی طرف دیکھا تو چوہوین رات کا ایسا چاند نظر آیا
 اور اس سے مشک کی بو آتی تھی بعد از ان تین شخص بہت
 خوبصورت دیکھے ایک کے ہاتھ میں آفتاب چاند کا آب کوثر سے
 بہا ہوا کہ اس سے بوشک کی آتی تھی اور دوسرے کے پاس
 ایک طشت زعفر و سبز کا کہ اوس کے چار گوشے تھے اور ہر گوشے
 میں ایک گوسہ آبدار جڑا تھا اور تیسرے کے پاس ٹکڑا حریر ہر

اور ایک میزبانہ کی حمایت روشن کر دیکھنے والوں کی نظر اس کے
چہکے جاوید ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس ہشت
میں بٹھلایا اور سیاتہ بار اوس دانی سے بٹھلایا اور چہرہ شریف
اور دست مبارک کو بوجہ دیا اور آپ کے دونوں شانوں سے کچھ مین
بھی نور کی جہر کی اور اوس کچھ سے مین لپیٹنا اور اپنے پر سے
بچے بھیا یا کہتے ہیں کہ وہ میکائیل سے تھے بعد اذیکے اپنا منہ آپ کے
منہ پر دکھا جیسے کیوتر اپنے بچے کو بھرا تا ہے اور آپ طلب
زیادتی کی فرماتے تھے ہا اوس کے مجھے سوچنا میں انہیں ردا
میں تھی کہ عبد المطلب تشریف لائے اور کہا میں اس وقت کعبہ
میں تھا کہ یکایک خانہ کعبہ نے مقام ابراہیم میں سجدہ کر کے

کہا اَتَا الْکَبْرَاءُ الْکَبْرُوتُ مُحَمَّدٌ اَلْمُطَفِّعُ لَلْاَن قَدْ طَرَفَیْ رَبِّیْ
مِنْ اَنْجَافِی الْاَصْنَامِ وَارْجَافِی الْکُفْرِ کَیْنِ یعنی بڑا ہے خدا
محب کا جس نے مجھ کو اس وقت تیون کی ناپاکی سے پاک کیا اور بجایا
شرکین کی نجات سے اور دیکھا میں نے کہ بٹل بت پرست
بڑا تھا سر کے بھل گر بڑا اور خدا ہی غیب نے خدا کی کہ اسے
عبد المطلب آمسکر بیٹا پیدا ہوا اور رحمت الہی اوپر نازل ہوئی
وہ دیکھا مالیم مقام ہے کہ خلق کو تاریکی کفر سے نکال کر راہِ راست
ہدایت پر لاوے گا اور تمام جنوں اور آدمیوں کا بنی ہوگا
آمنہ میں اس باریدات سے نہایت تحیر ہوا خیال کیا کہ شاید

خواب دیکھتا ہوں مگر اثر نہیں دے گا آنکھوں میں پنا یا پس مضطر ہو کر
تیرے گہر کی طرف متوجہ ہوا آج سے آئندہ یہ بات چہ ہے یا میرا
خواب و خیال ہے یا سو اس خط کے تخمین کوئی اثر اور علامت لڑکا چلی
نہیں پاتا ہوں حضرت آئندہ نے فرمایا سب صحیح ہے اور جو وارث
کہ آؤں گے بڑی توفیق و نفع عجا کبات اور ہوں نے دیکھے تھے سب
مفضل عبد المطلب سے بیان کیے عبد المطلب نے شکر کہا
وہ لڑکا کہاں ہے میرے پاس لاؤ کہ دیکھوں اور اس کے دیدار
کرامت آثار سے اپنی آنکھیں روشن کروں حضرت آئندہ نے
فرمایا ابھی تمہارے دیکھنے کا وقت نہیں آیا ہے کہ اس کے
پیدا ہونے کے وقت ایک شخص غیب سے ظاہر ہوا اور مجھ کو منع
کیا کہ تین دن اس لڑکے کو نہ دیکھو نہ دیکھنا تب عبد المطلب ناخوش
ہوئے اور تلوار کھینچ کر آئندہ سے کہا کہ مجھ کو دیکھاؤ والا تجھ کو یا آپ کو
ہلاک کروں گا تب آئندہ نے مجبور ہو کر کہا کہ وہ فلاں مکان میں
لیتا ہوا ہے جا کر دیکھو عبد المطلب اس مکان کی طرف چلا
کہ اس سید مختار کے دیدار سے اپنی آنکھیں روشن کریں کیا
ایک شخص باعظمت اور ہیبت کہ دیکھا کہ ہونڈ لکھا تھا تلوار کھینچے ہوئے
سیاہ بنے اگر کہنے لگا کہ اسے شخص کہاں آتا ہے عبد المطلب نے
کہا اپنے لڑکے کو دیکھتے آتا ہوں کہا پر حاجت تک فرشتے اس کی
زیارت سے فارغ ہوں گے گیسو بجالا دیکھنے کی نہوگی عبد المطلب

کہ یہ ماجرا دیکھ کر ثابت خوف آیا تمام بدن میں زبردہ ہڑا اور
 تلوار ہاتھ سے گر پڑی پس وہاں سے ہوسے اور چاہا کہ پیش
 کو اس ماجرے سے ہوسے چکرین گو سنگے ہو گئے اور بات ٹکر سکے
 جیسا کہ ابن جوزی نے حدیث ابن مالک رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے کہ میری امت تمہارے سنگے نزدیک پڑی غرت اور آرد ہوئی
 یہ بات ہے کہ مجھ کو آؤں نال سکے اور عتہ کیے پیدا کیا کہ کھینے
 میرے ستر کو نہ دیکھا اور مردی سے پہلے ناظم عثمان بن العاص
 کی ماسے کہ میں حضرت کی پیدائش کے دن آمنہ کے پاس
 حاضر تھی میں نے ایک نور دیکھا کہ تمام گہر آمنہ کا اس سے
 روشن ہو گیا اور آسمان کی طرف دکھا کہ ستارے زمین
 کو ایسے جگمگے ہیں گویا زمین پر گر پڑیں گے اور منقول سے
 سفیان بن عیینہ سے کہ ہم راوتام میں مع قافلہ چلے جاتے تھے
 ایک جگہ صبح کو اترے کہ سودہ بن عائذ سے دیکھا کہ ایک
 سوار در بیان آسمان اور زمین کے کٹر اکتا ہے کہ ابے
 سونے والو اوٹھو یہ وقت سورنے کا نہیں کیونکہ سید کاٹا
 اور افضل مخلوقات نے ظہور فرمایا ہے اور سب حیات
 مرد و اور مطرود ہوسے پس ہم سب اس وارہات سے
 ڈوسے اور جب اپنے اپنے گھر پہنچے سنا کہ عیہ لہ طلب کے یہاں

طواف کو آئی اوس نے اوس گھر کو اوس محلہ سے پیاس اوب
 ملحدہ کر دیا اور ایک مسجد سونے کے کام کی نہایت آراستہ اور
 منسوب بنائی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل یہ ذکر ہے آپ کی رضاعت
 شریف سینے دودھ پینے کا مروجی ہے عبد اللہ ابن عباس
 رضی اللہ عنہما سے کہ جس گھری آپ پیدا ہوئے غیب کے
 لوگوں نے آپ کو والدہ کی آنکھ سے چہا کر مشرق سے منرب
 تک تمام عالم میں پھرایا اور کہا یہ محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ہیں خوش قسمت اوس دانی کی جو انکو دودھ پلاوے
 اور بڑے نفیب اوس حوریت کے جو انکو گود میں رکھے
 اور بشارت برک سے وہ مکان حسین یہ زمین پس اس آواز
 کے سنتے ہی تمام چرند اور پرند اور جن اور باؤل اون کے
 دودھ پلانے کی خواہش اور تیار کرنے لگے اور آپس میں جھگڑنے
 لگے ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ دولت ادبی اور سعادت سہ عدی
 بھی کوٹے تب غیب سے آواز آئی کہ اے خلائق تم آپس میں
 نہ جھگڑو اور اس لڑائی سے باز رہو کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو
 دودھ پلانے والی انسانوں میں سے مقرر کی ہے اب جاننا چاہیے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات دن اپنی والدہ تہر لیلیہ
 بی بی آمنہ کا دودھ پیا بعد اوسے کچھ روز آپ کو تویہ سنے

حیدر
 بیان غیبی
 حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ

وودہ پلایا اور توقیر ابولہب کی لوٹدی تھی جب اس سے آپ کے پیدا
 ہونے کی خوش خبری ابولہب کو سنائی کہ تمہارے بہائی عبداللہ کی گہریشیا
 پیدا ہوا ابولہب نے خوش ہو کر اوسکو آزاد کیا اور کہا جا اور اس ترے کو
 وودہ پلا میں ابولہب نے اوسکا بدلہ بیایا کہ دوشنبہ کی رات کو اس پر عذاب
 کم ہوتا ہے جیسا کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے
 ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد ایک رات خواب میں کیا پوچھا تیرا کیا حال
 ہے کہا جس میں میرا ہونے کا طمع کے عذاب اور خستوں میں گرفتار ہوں
 لیکن ہر دوشنبہ کی رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کی خوشی
 کی بدولت مجھ پر عذاب کم ہوتا ہے اور جو میں نے کلمہ کی انگلی ڈالنا ہے اسے
 اپنی لوٹدی آزاد کی تھی اس سے اسے اور اس کی جو بیٹے سے پاس میں
 تسکین ہوتی ہے جو ان اللہ جل جلالہ کا فرشتہ ہے اپنی تمام عمر آپ کے
 تکلیف میں رہا اور اوسکی حقین ہو رہے ہیں یہاں تک کہ آپ کے
 پیدا ہونے کی خوشی سے عذاب میں تخفیف پادری تو مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ آپ کی محبت
 اور اطاعت کے بدلے میں نیا اور آخرت میں کیا کیا دیگا اور آپ کی پیشین گوئی
 خوشی کرنے والوں کو آخرت میں کیا کیا دے گا یہ غایت ہونے کے بعد انہوں
 نے لادت شریف کو شب قدر سے زیادہ جاننا اور جان و مال پنا اس
 خوشی میں شمار کرنا قصہ حبیبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
 خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے جب انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے
 گہرائی وہ اوسکو بہت تعظیم اور توقیر سے بشخص امتین اور بہت مہربانی

فراتین اور حضرت علی باقر علیہ وآلہ وسلم ہی اور سپہر نہایت
 شفقت اور رحمت فرمائی تھی اور بعد ہجرت کے مدینہ منورہ سے
 اوسکے لیے تحفے بھیجتے تھے اور نہ سات ہجری میں جلیاب
 خیر فتح کر کے مدینہ میں پہونچے تو یہ کہ مرنے کی خبر پائی
 اس پر آپ کو بڑا رنج اور ملال ہوا اور پوچھا کہ اب اوسکے سردار کا
 کوئی باقی ہے یا نہیں اگر ہو تو موافق عادت کے میں اوسکی
 خبر گیری کروں تو کون نے عرض کیا کہ کوئی نہیں ہے اور تو یہ
 کے اسلام میں اختلاف ہے اور بعد تو یہ کہ علیہ جنت
 عبد القدر بن ابی قویہ بن عمار بن جابر بن فہام بن نضر
 بن سعد بن بکر کو یہ دولت ملی اور قصہ اوسکا یہ ہے کہ کئی
 لوگوں کی یہ عادت تھی کہ ٹوکوں کو دایوں کے حوالے کر کے
 اوپر اوپر کر دیاں کی آب و ہوا اچھی ہوتی بیچ دیتے تھے
 کہ وہاں بخوبی پرورش پاوین تو ہر سال میں دو بار بیع اور
 خرید میں دسے ٹوٹیاں سکے میں آتیں اور اشراٹ اور
 مالداروں کے بچوں کو پرورش کے لیے بیجا بن اور اگر وہ
 پہلے سے اپنی اجرت اور ضروری شہر اہل قنین مگر آدھ کے علاوہ ہی
 انکو بہت فائدے پہونچتے اور وہ وہ پلانے کے زمانہ تک
 پرورش کر کے پراٹکو اوسکے بابا کا سپرد کر مائیں اتفاقاً
 جس سال میں حضرت علی باقر علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ

نہایت شفقت فرمائی تھی

عرب میں بڑا ٹھکانہ تھا کہ حور تون کی چھاتیوں میں دودھ نہڑتا تھا
 اور جنگل کی گھاس اور باغوں کے درخت خشک ہو گئے تھے
 اور عورتیں شیر داری سے بچنے کے لیے لڑکوں کی تلاش میں
 میں انہیں بتا رہی تھی کہ میں بھی مع اپنے شوہر اور لڑکوں
 کے اور عورتوں کے ساتھ تھی لیکن یہ سبب قحط سالی کے
 میری چھاتیوں میں اس قدر دودھ نہ تھا کہ میرا لڑکا بھی پیٹ بھر کے
 پتیا اور میں اس کے رونے سے نجات پاتی اور میری سواری
 میں ایک گدہ بھی تھی کہ بارے بھوک کے چل نہ سکتی تھی اور ایک
 اونٹنی نہایت ڈبلی میرے ساتھ تھی کہ ہزار وقت چند قطرے دودھ
 دیتی تھی الغرض میں گرتے پڑتے پیچھے پیچھے قافلے کے چلی
 آتی تھی اور ہزار محنت و مشقت شام تک منزل پر پہنچتی تھی اور
 اس مشقت سے مجھ کو نہایت رنج تھا ناگاہ میں نے اپنے دوست
 یاسین سے ایک آواز سنی کہ اے حلیمہ تیرے بچے نے نصیب کہ
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا دودھ پینے میں نوجھتا ہے
 ایدہر اوہ پر دیکھنی لگی ناگا دیکھا کہ پیاز کی گھانٹی سے ایک مرد
 لہنگا اس کے ہاتھ میں نور کا ہتھیار ہے میرا دھڑکا آتا ہے
 یہاں تک کہ قریب آکر وہ ہتھیار میری سواری کے پیچھے پھرا اور
 کہا اسے حلیمہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجی دی ہے اور مجھے
 فرمایا ہے کہ شیطانوں کو مجھے دور کر دے اور سب بڑی باتوں

سے محفوظ رکھوں اس بات سے میں بہت خوش ہوئی اور جلد
 جلد جان لگی بیان تک کہ جب کہ دو کوس دہلی میں دکان اور تری
 اور سرل کی رات کو خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک درخت
 سبز بہت سایہ والا سرے سر پر سایہ کیے ہوئے ہے اور آؤتہ
 طرح طرح کے خرے سے لگے ہوئے ہیں اون میں سے ایک خرہ
 میرے گود میں گر امن سے اوسکا اور تھا کر کہا لیا نہایت شیریں
 اور خوش مزہ تھا اور جب تک حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم
 میرے پاس رہے اوسکا سرخ زماں سے لگیا انہیں چپ
 چپ ہاگی اس جواب کو کسی نے کہا اور اپنے دہلیں سوچا کہ انتہ
 تقاضا نے مجھ پر رحم کیا سوچو اور سنبھل کے روڑ میں کے بن
 داخل ہوئی اور ساتھ دل حور تین کہ مجھے پہلے پہنچن تین ہر ایک
 نے الدار قریشوں کے ٹرے کے لیے بیان تک کہ محمد علیؑ
 علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی لڑکا مراد سو یہ بھی اس جہت سے کہ
 اونکی جیہی کے سبب سے کہینے اوسین قبول نکلیا اور کہا کہ تم اور
 بے باپ کے ٹرے کی پرورش سے کیا فائدہ ہوگا علیؑ کہتے ہیں
 اوس دن میرا لڑکا بہت بیمار تھا کہ لنگھیں نہیں کھاتا تھا اور وہ
 نہیں بیٹا تھا میں جیہی کہ غریب مرچاٹیکا کچا کچا اوسنے لنگھیں
 کھولیں اور ہا میں خوش ہوئی اور اوسکو چوڑ کر ٹرے کی
 ٹکاس میں چلی اگرچہ جاتی تھی کہ بچی سعد کی سرور تون نے

مالداروں کے لڑکے پہلے سے پہلے میں ہر چند تلاش
 کیا کوئی لڑکا نکلا اس سبب سے میں بہت غمگین ہوئی اور اپنے
 آنے سے پشیمان تھی ناگاہ میں نے ایک شخص کو کہ اوس کے
 چہرے سے آثار عظمت اور جلال اور انوار کرامت اور شہادت
 کے نمایان تھے دیکھا کہ بکارتا ہے کہ اسے بنی سعد ثمین سے
 کوئی عورت باقی رہے کہ جسکو کوئی لڑکا نکلا ہو میں نے لوگوں سے
 پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کیا عبد المطلب بن ہاشم سردار قریش
 کے پڑپڑ ہیں، اوس کے نزدیک گئی اور سلام کیا عبد المطلب نے
 مجھے پوچھا تو کوئی ہے میں نے کہا کہ میں ایک عورت بنی سعد
 کے قبیلے سے ہوں میرا نام حلیمہ ہے عبد المطلب منکر اسے
 اور بہت خوش ہوئے اور کہا اسے حلیمہ میرا ایک لڑکا بن جائیگا
 ہے اوسکا محمد نام رہے میں نے سب بنی سعد کی عورتوں کو
 دیکھ لایا کچھ اور بیکر قبول کیا اور کیا یتیم کی پرورش سے کیا فائدہ
 ہوگا تو اگر اوسکو قبول کرے اقدقہا لے سے امید ہے کہ تجھکو
 بہت فائدہ ہوگا میں نے کہا کہ میں اپنے شوہر سے پوچھ لوں
 پھر جواب دون کی آہوں سے کہا تجھ پر کچھ ہر نہیں رہے
 بہرین وہاں سے اپنے مکان پر آئی اور شوہر سے یہ سب
 ماجرا بیان کیا اقدقہا لے نے اوسکے جبین آن حضرت صلی
 اقدقہا لے و آرزو سے تم کی محبت ڈال دی اوسنے کہا کہ جلد جا اور

ابھی لایا اب ہنو کہ کوئی اور عورت اوسکو لئے لیو سے اور تو بھڑک
 رہی اسچہ میری بہانہ بنی کہ کما کہ اسچہ کہ تو بن باپ کے لڑکے کو لیتی ہو
 سکو محنت اور شفقت کے اوس سے کچھ حاصل ہونگا اور یہ سب نبی خدا
 کی عورتوں نے اشرافوں اور مالداروں کے لڑکے لئے اور وہ
 مہین حلیہ کتنی ہیں کہ اوسکے کتنے سے محکوبی تامل ہوا اور
 اپنے بیٹے پس پیش کر کے لگی اتنے میں مہم غیبی نے میرے
 سین ڈالا کہ اسے حلیمہ اگر تو محمد کو نہ لیگی زندگی بہر تیری مجلس
 رہ پڑا نہ وہ وہی بہر تو میں نے بہانہ بنی کا کہنا کچھ دھیال
 لیا اور اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ کس نے
 مالی پر جاؤں اور کوئی لڑکا اپنے ساتھ نمون اب بہتر ہی معلوم
 ہوتا ہے کہ اس یتیم ہی کو لے لوں یہ مصلح کر کے میں آئیہ
 پس گئی اور اوس سب حال کہا اور وہ بہت خوش ہو کر اوس
 لئے گئیں جان وہ فخری آدم رہتے تھے میں نے اوس کے
 لئے کہ کو دیکھا کہ ایک سفید کپڑے میں لپٹا ہوا ہے اور آواز
 نے کی گویا سے آ رہی ہے اور اوسکے بدن کی خوشبو سے
 ہاں مہک رہا ہے میرا دل اس پر فرقت ہو گیا اور اثر محبت
 اور میری چاہتیوں سے اوس نے لگا آہستہ باکر میں تھے اور
 پھر اتر کر کما اوسوں نے آنکھ کھول دی اور مکرانے
 نے پار سے دونوں آنکھیں چوم لین اور گود میں لئے لیا

اور دو دو پاسنے لگی اور مون نے ایک جانب کا دو دو پیا اور
 دو پھر دوسری جانب کا نہ پیا اور یہی حال رہا جب تک وہ میرے پاس
 رہے نہ اپنی طرف وہ پھرتے تھے اور بائیں طرف میرا بیٹا پٹیا تھا
 سینے کے علاوہ اس کے منہ میں داخل تھی کہ وہ دھڑکی بہائی کا
 حق چہرہ دیکھتے تھے میں اور نگو گو د میں اوٹھا کر جہاں اوٹری تھی
 وہاں لائی اور اسے خاوند کو دکھلایا وہ بھی دیکھتے ہی بعد جہاں
 شیفہ اور فریفتہ ہو گیا اور کہا اسے علیہ اب ہمارے خاوندان
 میں برکت آئی اور اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت ہماری طرف متوجہ
 ہوئی کہ ایسا لڑکا تیری گود میں آیا اور اسی دن میری اور مٹی ہری
 سازنی معلوم ہونے لگی اور اسی دن اوس نے اتنا دو دو
 دیا کہ سب نے پیٹ بھر پیا اور نیند بھر سوئے اور صبح تین دن پہلے
 سات دن میں کے میں رہی ہر روز آمنہ کے پاس جاتی اور جو
 عجائبات کہ مدت محل میں اور بعد ولادت کے گزرے تھے
 سب ان سے سنا کرتی اور آمنہ مجھے آپ کی پرورش اور
 دیکھائی کی تاکید کیا کرتی تھیں بعد اسکے میں آپ کو لیکر اور حضرت آمنہ سے
 رخصت ہو کر قافلہ کے ساتھ گھر کو چلی اور وہ دن بلال خانو جیسے ان حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں لیکر سوار ہوئی بہت چست چالاک
 ہو گیا اور چلتے وقت نہایت خوشی سے کہہ کی طرف تین بار سجدہ
 کیا اور سب کی سوازیوں سے آگے آگے جاتا تھا ساتھ اسے

جب کرتے تھے کہ ہمیں اپنی طاقت کہاں سے آگئی اور کہتے تھے اے علمبر
 ذرا اپنی سواری روک کہ ہم بھی تیرے ساتھ پہنچیں اور کہتے کیا یہی ساری
 بات کرتے تھے وقت چل نہ سکتی تھی اور سب سواروں کے پیچھے بڑی
 تھی استغنین اور سواری نے اذکی طرف منہ کر خیر یا فسخ چلا کر
 کہا کہ اے قوم بنی سعد میں ہی ہوں و اللہ یہی بڑی شان ہے اور
 تم میرے حال سے ناخوش ہو نہیں جانتے ہو کہ مجھ پر کون سوار ہے
 یہ سید المرسلین خیر الاولین و الاخرین حبیب رب العالمین ہے کہ
 تمام عالم کیا دنیا کیا آخرت سب اللہ تعالیٰ نے اسی کے سپرد
 پیدا کیا اور تمام غریبان اسکی ذرات بابرکات میں جمع کیں جب
 اور ہونے یہ بات سنی افسوس اور حسرت سے اپنے ماتھے
 لگیں اور کہا اے علیہ دنیا اور آخرت میں قہالہ ارہوئی اور وہو
 حیان کی تو نے سعادت حاصل کی اور ہم سب اپنی نادانی سے
 اس دولت ابدی اور سعادت ہمردی سے محروم رہے اور روایا
 ہے علیہ سے کہ راہین ایک جگہ بہت سی بکریاں چلتی تھیں ایک
 اونچین پہرے پاس آکر کھنے لگی ہے علیہ تو بانٹی ہے کہ یہ بڑا کون ہے
 یہ حبیب پروردگار و سید اولاد آدم پر علیہ کہتی ہیں کہ ایک نعلین
 ایک بڑا قبیلہ تبدیل کا ملا ساتھ والی حورتوں نے مجھے کہا کہ وہاں
 اس نرسے کی ماں نے تجھے کے بین اس پہرے سے بیان کر
 بہرین نے سب حالات اور عجائبات کو آمنہ سے سنے تھے

بیان کیے وہ بڑا چلا یا کہ اسے آل نذیل میں اس لڑکے کو مار ڈالو کہ تمام
زمین کا مالک ہو گا اور قریب ہے کہ آسمان سے اوپر روحی اور مادی
تب میں نے ملے ہی سے آپ کو گو دین اور اٹھا لیا اور اس سے
کہا کہ تو دیوانہ ہے کہ ایسی باتیں کرتا ہے الغرض میں جس منزل
میں پہنچتی تھی لوگ آپ کی نبوت اور رسالت کی خبر دیتے تھے
اور جس رستے پر گزر رہتا اور جہاں ٹھہرتی وہاں کی سو گئی گھاس مری
ہو جاتی اور خشک درخت سرسبز ہو جاتے تھے جب گھر میں پہنچی
تو ایک عجیب رونق میرے گھر میں ہو گئی ہر چیز میں برکت ہی
برکت نظر آنے لگی بکریاں میری جو بیت دہلی اور بے دو دہلی
سب موٹی تازی دو دہار ہو گئیں اور سب قبیلے والے اپنے
چرواہوں سے کہتے کہ جہاں علیہ کے جانور چرتے ہیں وہیں ہمارے
جانور بھی لیجا یا کرو یہ ادھونوں نے بھانا کہ چراگاہ دوسرا نہیں بلکہ
صاحب تبارک الہی بیدہ الملک کے قدموں کی برکت سے
اور علیہ کہتی ہیں جتنا کوئی مہینوں میں بڑھتا ہے اتنا ان حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں بڑھتے تھے اور جب بوسنے لگے

سینچے اشد اکبر اشد اکبر الحمد للہ رب العالمین سبحان اللہ مکرمہ و صلیا
کہا دو مہینے کے سن میں ہاتھ ٹیک کر کھینچوں کے ہل زمین پر
چلنے لگے اور تیسرے مہینے کھڑے ہوئے اور چونے تھے
مہینے دیوار پکڑ کر چلنے لگے اور پانچویں مہینے سیلے مہار سے

نیلے اسپر طرح ہر دن اور ہر لمحہ میں طاقت زیادہ ہوتی تھی
 بیان تک کہ زمین میں سے اچھی طرح انصاف تمام باتیں کرنے
 لگے اور ایک نہایت نین آیا ہے کہ چلے پہل آتے ہوئے لا الہ الا
 اللہ سائنات العیون والرحمن لا تاخذ وستہ ولا نوم اور زمین
 دنوں میں کو گون نے آپ سے پوچھا کہ تم کون ہو فرمایا میں محمد امین
 عبد اللہ ابن عبد المطلب اور جب سے یوں شروع کیا
 جو چیز لیتے لبم اللہ کہ سید ہے ہاتھ سے لیتے اور جب
 ترکوں کو کیلئے دیکھتے آؤں سے دور ہاگے اگر وہ کیلئے
 بلا تے آپ فرماتے محمد و اللہ تعالیٰ نے کیلئے کے پس زمین
 پیدا کیا ہے اور آپ کے پانچ نامہ اور مہتاب کا وقت مقرر تھا
 آپ کے کپڑے بخش زمین ہوئے اور اگر آپ کا ستر کبھی کھڑا
 غنیمت کرتے اور دوست تھے جب بین چپا دیتی تبتک میں ہوتی
 اور اگر محب کو چپا نے میں دیر ہوتی تو غیب سے فرشتہ
 چپا دیتا اور فرشتے آپ کے چوہے کو ہلاستے تھے اور
 رات کو آپ چاند سے باتیں کرتے اور وہ ہی آپ سے
 ہم کلام ہوتا اور جب ہر آپ اشارہ فرماتے اودو میر سو جاتا تھا
 ہے کہ ایک دن عباس ابن عبد المطلب آپ کو شہر نکالا
 دیکھ رہے تھے آپ نے اون سے پوچھا کہ آپ کو کچھ حاجت
 ہے کہ میری طرف دیکھ رہے ہیں عباس نے کہا

میں سے ایک بات پوچھا ہوں کہ جب تم حلیہ کے پاس چالیس دن کے تہہ میں نے دیکھا تھا کہ تم چاند سے بائیں کرستے تھے اور وہ تھکے کچھ کہہ رہا تھا کہ میں اوسکو نہ سمجھا اگر یا دہو تو بیان کرو آپ نے فرمایا اسے چچا میرا ماتہ مضبوط بندھا تھا اور میں اوسکے دروسے رویا چاہتا تھا پس چاند مجکو منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اسے محمدؐ سے اگر ایک قطرہ تمہارے آنسو کا زمین پر گر گیا کہیں زمین جز گہا کس نہ سمجھے گی عباس نے تعجب سے زانو پر ماتہ مارا آپ نے فرمایا کہ میں اوسکے کہنے سے چپ ہو رہا اور اپنی امت پر شفقت کی عباس نے پھر تعجب سے زانو پر ماتہ مار کے کہا اسے فرزند تو نے اس عمر میں اپنی امت کو کیونکر جانا فرمایا اسے چچا قسم خدا کی جب میں ماسکے پیٹ میں تھا اور لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا میں اسکا آواز سننا تھا اور کہو تو اس سے زیادہ کوئی اور بات کہوں گا عباس نے کہا ہاں کہو یا رسول اللہؐ فرمایا قسم خدا کی جب میں ماسکے پیٹ میں تھا اور سورج اور چاند عرش کے نزدیک مجھ پر کرتے تھے میں اوسکے سجدے کی آواز سننا تھا اور کہو تو اور اس سے زیادہ کہوں عباس نے کہا ہاں کہو یا رسول اللہؐ فرمایا قسم اوس خدا کی کہ میری جان اوسکے قبضہ قدرت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار و پچیس ہزار کیے اور میں سو اسے دو کے کہنے چالیس برس کی عمر تک بچا نا کہ میں ہی ہوں

سو پہلے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے پیدا ہو ستم ہی کہتا
 اِنِّیْ عَبْدُ مَعْنٰی اَنِّیْ الْکِتَابُ وَجَعَلْتَنِیْ بَیْنَهُمْ مِّنْ اُمَّةٍ کَانِیْ
 ہوں اور کئے مجھ کو کتاب بیٹے انجیل دی اور مئی کیا اور دوسرا
 تیرا بیٹا ہے کہ پیدا ہونے سے پہلے ماننا تھا کہ میں بنی ہوں
 اگر کو تو اس سے زنا وہ اور کوئی بات تباہوں عباس نے
 کہا ان کیسے فرمایا جب میں پیدا ہوا دو شبہ کی رات تھی
 اور اسی رات کو اللہ تعالیٰ نے ساتی آسمانوں میں سنا
 پیدا ہونے کے اور ان کو اس قدر ششون سے معمور کیا کہ
 گنتی اونٹنی وہی جانتا ہے وہ فرستے یا دانی میں مشغول تھے
 اللہ تعالیٰ ان کے ذکر کا ثواب دس ہند سے کو دیتا ہے
 جو مجھ کو بہت یاد کرے اور خوشی اور رغبت سے مجھ پر درود
 سلام بھیجا رہے ہیں اسے مسلمانو آپ کا ذکر ہمیشہ کر رہو
 اور دل سے درود و سلام بھیجئے رہو الصلوٰۃ والسلام علیک
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل یہ ذکر ہے
 شوق صدر شریف کا علامہ احمد پیر سے منقول ہے
 کہ صاحب سہ در عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کین سے
 سیکری اور سستی کو برا جانتے تھے متین یا پار پیرس کی عمر
 میں مجھے پوچھا کہ اے مین دین ہر اپنے بانیوں کو گھر میں
 نہیں دیکھتا ہوں یہ کہاں جانتے ہیں مین نے کہا ان بھیر

و صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنگل میں کیریاں چراتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کل میں بھی بیٹوں
 کے ساتھ کیریاں چراتے جاؤں گا میں نے ہر چند منع کیا آپ نے
 زمانا میں سے لاچار ہو کر اجازت دی اور صبح کو سوچ نکلتے نکلا
 دہولا کر انگنوں میں سرسبز لگایا اور ایک بار سہرہ میانی کا حٹا
 کے لیے سنگ میں ڈال دیا آپ نے اسکو جھٹ پٹ توڑ کر ہینیک
 دیا اور فرمایا اسکی کچھ حاجت نہیں میرا شہر میرا گناہ بان سہے
 پھر آپ نے ایک لکڑی ہاتھ میں اڑھالی اور خوش خوش بہائیوں
 کے ساتھ شہر لے گئے اسٹیو سے چند بیت آپ بہائیوں
 کے ساتھ دن کو کیریاں چراتے اور رات کو پھرتے ایک دن
 سیری لڑکی شہاد دوپہر کو جنگل سے آئی میں نے اس سے
 پوچھا کہ محمد علی اختر علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں اس نے کہا کیریاں
 چراتے ہیں میں نے کہا مجھکو بڑا رنج ہے کہ اس دوپہر اور
 گرمی میں وہ جنگل میں بڑی تکلیف اٹھاتے ہوں گے اس نے
 کہا کچھ رنج اور غم کی بات نہیں ہے اسواسے کہ اونکو دہو پہ
 صدمہ نہیں ہوتا میں برابر دیکھتی ہوں کہ ہر روز دوپہر اور
 گرمی کے وقت ایک بدلی کانگڑا اون کے سر پر سایہ کرتا ہے
 اور حیرت وہ جاتے ہیں وہ بدلی ہی اس کے ساتھ رہتی ہے
 میں نے کہا تو سچ کہتی ہے کہا میں سچ بولتی ہوں اللہ تعالیٰ
 جب دو تین سینے اسے طرح گزرے ایک روز وہ پھر کانگڑا

منہرہ کیا تا لینے گھر میں آیا تو آن حضرت کو اکیلا بکریوں کے پاس
 چھوڑ آیا ناگاہ دو شخص نمودار ہوئے اونہوں نے آن حضرت کو
 پکڑ کر بیڈ پر لیجا کر جٹاں دیا اور سیٹ آپ کا چٹری سے جاک
 کیا اس اثنا میں وہ لڑکا کہا نا لیکر آہتجا بیان ہو یہ حال دیکھا
 کہ بڑا گرگڑتا ہوا ہر گھر کو پٹ گیا اور اپنی ماں علیہ سے جا کر کہا کہ
 وہ ہمارا دودھ ششہ کا بھائی تلف ہو گیا ملکر دیکھو میں نے اس
 حال پر چہا اور سننے سب بیان کیا پس اسکے سختے ہی میرے
 ہوش اور گئے روتی بھتی گھر سے نکلی اور سہرط و ڈھولے ہا
 کہیں نہ پایا تب بہا پر چڑھ گئی دیکھا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم صحیح و سالم کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں
 مگر رنگ مبارک دوسے فح سے مین نے گودین اور ٹھالیا
 اور پیار کیا اور حال پر چہا آن حضرت نے فرمایا کہ دو شخص آئے
 ایک سے دوسرے سے پوچھا کہ یہ وہی لڑکا ہے دوسرے
 نے کہا ہاں وہی ہے میں ادن سے فدر کہا گا اونہوں نے
 جٹ کر مجھ پکڑ کر لایا اور سینہ سے ناف تک میرا سیٹ چا
 کر ڈالا کہ مجھے کچھ درد نہیں معلوم ہوا پھر ایک سے دوسرے سے
 پانی مانگ کر لیا اور میری آئین نکالیں اور پانی سے
 کہرت سے زیادہ سمیرا دھو کر پھر اسی جگہ بیکہ دین الہاد
 دوسرے شخص اور ٹھال دوسرے سے کہا کہ اوٹھہ شجر کو جو کچھ حکم آئی تھا

سو کر چکا پہاڑ سے میرے نزدیک اگر میرے دل کو کمال کر چیرا
 اور اس کے اندر سے کچھ سیاہ سا نکال کر ہینک دیا اور کہا یہ خدیو
 کا تھا جو میں نے تجھے دور کیا تھا اور اس کے ایک بے دوسرے سے
 کہ میرے دل پر چیر کی اور نور بنو اور حکمت الہی سے معمور
 کر کے اس کی جگہ پر رکھ دیا اور ایک مہر نور کی اوپر کی کہ میں آپ
 اس کی سرودی اور نبی اپنی پناہ ہوں پہاڑ اس نے اپنا
 میرے پیش پر سیرا کہ وہ زخم اور سیوق چنگا ہو گیا پہاڑ
 کھڑکے ٹھکڑا ہوا اور میرے ہتھ کو چوم کر کہا اسے حبیب اللہ کے
 نور کو خوف نہ کر یہ لکھ میری فطرت سے غائب ہو گئے جاگیر کشتی
 کہ میں آپ کو پناہ سے اور خاک میں گہرائی قسم خدا کی جبرئیل
 میں آپ گزرتے تھے بدو تو دمان شک اور غنیر کی بوا آیا کرتی تھی
 شوق ہے کہ اثر اس زخم کا سینہ سے ناف نکلا ہے میرا
 نے دیکھا تھا اور یہ واحد شوق صدر کا کئی بار وقوع میں آیا ایک بار
 اس مرتبہ جو یہاں پہنچا وہ شری بار و شربس کی عمر شریف
 میں تشریف فرما قریب زمانہ نبوت کے چوتھی مرتبہ طب معراج
 میں اور تشریف فرما ایک کی ایسی جگہ میں بیان ہوگی القصہ
 حکیمہ فرماتی ہیں کہ جب یہ مہالہ گزرا میرے خاوند اور اور کو
 نے مجھے کہا کہ اس رشتے کو اسکی مان اور دادا کے پاس بچا
 لیا ہو کہ اسے کہ صدقہ پہنچے سو میں اور نہیں لکھ سکے کہ علی

راستے میں بہت جبر واری کرتی تھی اور ایک لمحہ اس سے جہا
 نزول تھی جب کے کے قریب پہنچی تو ایک جگہ میں آدمین تھنا
 بٹھلا کر ٹھارتا کے کے کنارے اڑھین ہو گئی جب فانیغ ہو کر
 آئی تو میں نے اونکو اس مقام پر پناہ پر طرف ڈھونڈنا کچھ پتا
 ملا تب تو میں ڈاکٹرین مارا روئے لگی اور کہتی تھی داکٹر داکٹر
 سے ایک دل راجہ جان تیسری سے قلعہ ہستہ گانی میں یہ
 غم و اندوہ و محنت آمد و رفت و طرب و عیش و کامرانی میں یہ روز
 و سلم تب جہاں گشت و شام تہ صبح تا دانی میں یہ اور اسقلہ
 گمہ و تازی اور اضطراب و سقراری کی کہ ایک عالم کو میر ہے
 حال بر وقت آئی اور سیر و جوان سے میرے ساتھ گریہ و زاری
 کی اسے میں ایک لونا آدمی آنا اور مجھے پوچھا کہ اسے حلیم تیرا
 کیا حال ہے اور کیوں اس قدر سے آرام اور بقرار ہے میں نے
 اباسا راقصہ اس سے بیان کر کے کہا کہ قسم ہے خدا کی اگر میں
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاؤنگی تو اپنے شکن پہاڑ پر سے
 گرا کر ہلاک کروں گی اور اس کے پسے میں سیری و بھسی اور نسلی
 کر کے کہا کہ میں تجھے ایک بڑے شخص کے پاس سے چاؤں کہ
 وہ مجھے بتا دیگا میں نے کہا سیری جان تجھے قربان وہ کوئی شخص
 ہے کہا وہ جرات جسکا نام ہل ہے میں نے کہا نود با ہل
 میں ذلک شاید تو اس حال سے راحت نہیں ہے کہ جس میں

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے یہ پہلی اور لات اور
 غری اور سارے بہت روئے زمین کے خار و ذلیل اور نہایت
 گریہ سے تھے اور نہایت بڑے نے کہا تو دیوانی ہے اور تیری عقل
 جاتی رہی ہے آپ میرے ساتھ چل ابھی تیرا لڑکا پہل سے مانگ
 دیتا ہوں پس وہ بڈھانز بردستی مجھ کو پہل کے پاس لیگیا اور
 سات بازاروں کے گرد ہرگز اوس کے سیر کو چوما اور کہا اے سردار
 تیرا فضل و احسان ہرگز کبھی قریش سے کم نہیں ہوا اور کوئی غرض
 والا اس دروازے سے نامراد نہیں پہرا اس عورت کا بیٹا
 کو لگیا ہے اور یہ نہایت مضطرب و بیقرار ہے تو اس کے حال پر
 رحم کر اور تبادلوں کے کہ محمد کہاں ہیں جو ہیں اور نہایت بڑے نے آپ کا
 نام لیا و بہت کہ سب سے بڑا تھا اور نہایت گریہ اور اس کے
 اندر سے آواز آئی کہ اے بڈھے یہاں سے دور ہو اور یہ نامت
 ہے یہ وہ لڑکا ہے کہ ہم سب بتوں اور بہت پرستون کو ہلاک
 کرے گا اور جو شخص اس کو تابع داری کرے گا نجات پاوے گا اور اوس کا خدا
 کا بیان ہی ہرگز اوس کو ضائع نہ کرے گا پس وہ بڈھانز کانٹے لگا
 اور لاشی اوس کے ہاتھ سے گریہ پڑی پر جب وہاں بھی آپ کا
 تپانہ لگا تو میں روتی ہوئی عبدالمطلب کے پاس آئی اور سب
 حال بیان کیا عبدالمطلب نے یہ گمان کیا کہ ایسا نہ ہو کہ کہنے
 اوس کو بچا کر ہلاک کیا ہو پس کمال غصہ میں آکر تلوار اٹھائی اور

کوہ مناسپہار کیا آل قاب کہ کہ کہ کہ کہ اس کی پیش چھپو اور مرز کیا
 کراہی مرز اور تم سوار جو ہم تمہارے ساتھ ہیں ہمارے ہمارے ہم ساتھ ہیں
 اور بل جان اوس فرزند کو ڈھونڈو کیس عبدالمطلب کہو ساتھ لیکر سوار ہو
 اور کوئی جگہ ڈھونڈو جو خودی جبکہ بین تیانہ کا تب عبدالمطلب ہے جسے
 چاکر اواف کیا اور رو رو کر مقامات میں دخول ہو ناگاہ غیبت آواز آئی
 کراہی عبدالمطلب مقام ہمارے میں ایک بہت کی کچھ کڑی بن سستو پچھلے
 دھڑے جب وہ ان سے دیکھے دیکھا کہ کیا لڑکا و صورت مسرور رہیں
 پانہ دھڑے کی غیبت آل بکر سے مرزا سے عبدالمطلب سے کہا
 تو کہن سے آپ سے فرمایا میں خیر اب عبد اللہ ابن عبدالمطلب
 ہوں عبدالمطلب نے آپ کو کہہ دیا میں ادھالہ اور پیشانی پر
 پس دیکر فرمایا کہ میں عبدالمطلب تیرا دادا ہوں کہ شریعت سے
 سرگردان اور پریشانی ہاں جہاں سا پہر تا ہوں بہر بہت پاس ہے
 اسے آگے گور سے پر ہاں لیا اور سنے میں سے آئے اور تب
 دھوم دھام کی اور بہت مال لٹایا اور بہت اوتھ خندہ کی
 اور علیہ کو بہت سامان و شمع دیکر خوش کیا اور چشت فرمایا
 بعد اوسکے ام اسن لوٹدی جو ان حضرت کو باج کے ترکہ سے
 بھیجی تھیں آپ کی کہلائی کے لور پر بہتر جو میں بہت قول چھپے
 کہ وہاں کے قتل ایک بار علیہ سے میں آئیں اور آپ سے
 فقر و فاقہ کی مسکایت کی آپ نے اذکو ایک اوتھ ادھالہ

کریمان دین اور علیہ کے اسلام میں اختلاف ہے بعضوں نے
 علیہ اور اس کے خاندان حارث کو کہ اذکی کینت ابو ذویب تھی چاہا
 کیا ہے اور غالب یہی ہے کہ وہ ایمان سے محروم نہ رہے
 ہوں گے اور عیسیٰ کا بیٹا ضرور آپ کا دودھ شرب کیا ہوگا اور
 خیر امہ آپ کی دودھ شرب کی ہیں دونوں اسلام لائے اور صحابیوں
 میں داخل ہوئے منقول ہے کہ جب سے ام امین آپ کی
 کہلائی مقرر ہوئیں اور انہوں نے کبھی آپ سے ہوک کی شکا
 نہیں سنی اکثر آپ ہوتا کہ وہ کھانا آپ کے سامنے رکھتیں آپ
 فرماتے ہو کہ کھانے کی عزت رغبت میں سے اور بار بار صبح کو
 تھوڑا ترغرم کا پانی پی لیتے پزدن رات کہ کھانے الصلوٰۃ
 والہ اسلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم و قتل یہ بیان ہے حضرت آمنہ اور عبد المطلب
 کی وفات کا اور ذکر ہے عبد المطلب کی وصیت کرنے کا
 ابو طالب کو آپ کی پرورش کے لیے منقول ہے کہ جب
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن شریف چہ سات
 برس کا ہوا آپ کی والدہ شریفہ آپ کو ام امین کے ساتھ لے کر
 اپنے عزیزوں کی ملاقات کے لیے مکہ سے مدینہ طیبہ کو تشریف
 لے گئیں اور ایک مہینہ وہاں رہیں جب وہاں سے پھرین راہ
 میں منزل ابو امین کہ وہ بستی مدینہ کے نزدیک ہے پہنچیں

جلد
 باب وفات
 حضرت امیر المومنین

اور یکایک سید پوشش ہو گئیں توڑی دیر میں جب پوش آتا تو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سر سے بیٹھے دیکھا اور آپ کی
 طرف دیکھ کر فرماتے تھے کہ جو بیٹا ہے پرانا ہونے والا ہے اور
 جو زندہ ہے وہ مرنے والا ہے اگر میں مر جاؤں گی تو میرا رتہ
 یہ ہوگا کیونکہ تجھ ایسا پاکیزہ تھا دیکھا چوڑی ہون یہ لکھنا انتقال
 فرمایا اور اسی منزل میں دفن ہوئے بعد اسکے ام امین آپ کو
 مکہ میں لائیں اور عبد المطلب کے سپرد کیا عبد المطلب دن رات
 آپ کی پرورش اور نگہبانی میں مشغول رہتے اور ہمیشہ آپ کو
 اغزاز اور کرام سے رسکتے اور بغیر آپ کے کھانا نہ کھاتے
 اور آپ عبد المطلب کے پاس مسند پر بیٹھے اگر کوئی براہِ ادب
 آپ کو براہِ بیٹھنے سے منع کرتا عبد المطلب اوس سے کہتے منع
 مت کر کہ بیشک میں اس میں ایک شرف اور بزرگی پاتا ہوں
 اور امید ہے یہ لوگ اس مرتبہ کو پہنچے کہ کوئی عرب والا اسکے
 قبل اس مرتبہ کو نہ پہنچا ہو اور جب آپ سات برس کے ہو
 گئے میں بڑا غم پڑا اور پانی بہہ رہا اور مطلق کہتی نہ تھی اور
 فاقہ کشی انتہا کو پہنچی ایک رات بقیۃ جنت ابی صفی بن ہاشم
 عبد المطلب کی جہت میں سوئے جاسکے میں آواز سنی کہ جو شخص
 تھے سردار خوب صورت حسب نسب درست چودہ اپنی لڑکی
 کو لیکر اور غسل کر کے اوپا کیزہ کپڑے پہن کر کچھ سے گرو سات بار

طوائف کر کے کوہ ابو قیس پر جا کر دعا کرے اور سب ساتھی امین
کہیں تاکہ پانی برسے اور ارزانی ہو جب رفیقہ نے یہ خواب بیان کی
ہر شخص کتنا تھا کہ ایسا مرد سوا عبد المطلب کے کوئی نہیں پس سب
قریش نے عبد المطلب کے پاس آکر یہ ماجرا بیان کیا عبد المطلب
نے سب چوٹے بڑوں کو ساتھ لیکر اور ان حضرت حبلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو گود میں لیا اور کعبہ کا طواف کر کے کوہ ابو قیس پر گئے
اور آپ کو گندہ سے پر چڑھا کر یہ مناجات کی کہ اے پر لائے وہاں
حاجتوں کے اور اے دور کرنے والے بلاؤں کے فقر و فاقہ
اور غم و اندوہ سب سے دور کر اور یہ لوگ تیرے بندے ہیں اور
تخت کی شکایت کرتے ہیں اور رنج و مصیبت سے ہلاک ہو رہے
ہاں تے ہیں الہی تو اپنے رحم کر اور اپنی رحمت سے پانی برسا کہ ہم
سب کی زندگی ہو شمس خدا کی ایک گہری نگہداری تھی کہ اس قدر پانی
برسا کہ گئے کی کلیان خیز ہو گئیں اور چند روز میں آپ کی ہرکت
سے نہایت ارزانی ہوئی اور قریش نے غم و اندوہ سے نجات
پائی روایت ہے کہ بعد اس ماجرے کے عبد المطلب آپ کو
زیادہ سچنے لگے اور ام امین کو تاکید فرماتے کہ گویا وقت آپ کے
حال سے غافل نہ رہنا اور پرورش اور خدمت آپ کی بخوبی
سجالانا جب عمر عبد المطلب کی ایک سو دس برس کی ہوئی اور
زمانہ مرثیہ کا نزدیک آیا اور ایک روایت میں ہے کہ عمر اولیٰ کی

ایک سو بیس یا ایک سو چالیس برس کی تھی اور جو نون آنکھوں سے
 مہندہ ہو گئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور
 اپنے پاس بٹھا کر اپنے چاروں بیٹوں یعنی ابولہب اور جہش
 اور عباس اور ابوطالب کو جمع کیا اور کہا میرا وقت دنیا سے
 کوچ کا قریب آیا اور کوئی نصرت سوا مے اسے نہیں رکھتا ہے
 کہ اگر میری وفات کرتی تو پرورش اس نخت جگر کی بچوں کرتا
 لیکن کیا کروں کہ عمر نے جواب دیا اب یہ علم اور حسرت دنیا سے
 لیے جاتا ہوں دیکھا جا پیو کہ میرے بعد کون اسکی پرورش
 کا ذمہ دار ہوتا ہے ابولہب کہ سب بیٹوں میں بڑا تھا اور بٹھا اور
 عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپکی سب مرادیں پوری کرے اور عمر
 برکت فرما دے اگر اسکی پرورش میرے سپرد ہو جائے تو خدا
 اسکی میں جان و دوسرے بھالاؤں عیدہا مطلب سے کہا کہ اگر میرا
 مالدار رہے اور طاقت پرورش کی رکھتا ہے لیکن سخت عمل
 اور بے رحم ہے اور یتیم لوگ شکستہ دل بھر مرج خاطر تھوڑے
 جی سے ہوتے ہیں ذرا سی تکلیف نہیں اٹھاسکتے بعد اوسے
 حمزہ اوسے اور ابی مذمت کے بھالا کر التماس کیا کہ اسے
 آبرو دے عرب واسے سید عالمی نسب اگر مجھ کو لائق اس خدمت
 کے سمجھتے تو انکو میرے سپرد کیجیے عیدہا مطلب نے کہا اگر میرا
 تم ایسا کام کے لائق ہو لیکن تمہارا کوئی لڑکا نہیں تم اس پر زور کے

رنج و مصیبت کو کیا جانوس گئے جسکے لڑکا نہیں ہوا وہ درود فرزدی
 نہیں با شاعلا وہ اسکے تم سپاہی اور شکار باز ہو شاید تم کو اسکی جہیز
 سے غفلت ہو جائے اور یہ دشمنوں سے کہ باتہ سے تکلیف پاسے
 اور محکو قبر میں ایذا ہو لے اسکے عباس اوسے اور ماتہ باندہ کر
 کیا کہ اسے اسد گاہ ملکے دولت واسے پشت پناہ دین و مات
 اگر میں کیا قت اس خدمت کی رکھتا ہوں تو یہ خدمت میرے سپرد
 فرمائیے کیا اسے عباس اگر چہ تم لائق اس خدمت کے ہو اور
 اسکی رعایت اور ہم دردی کر سکتے ہو مگر تمہارے لڑکے بہت ہیں
 ایسا کون سبے کہ اپنے لڑکوں کے آنگے یتیم کی پرورش اور دینی
 کرے پھر انوطالب اوسے اور عرض کیا اگر چہ میں غفلت اور غریب
 اور کم مایہ ہوں لیکن دل سے آرزو اس خدمت کی رکھتا ہوں اور
 سب بہا میوں کے اوبے کے پہلے عرض کر سکا عبدالمطلب نے
 کہا تمہیں لائق اس خدمت اور سزاوار اس دولت اسکے ہو سکا
 تمہارے کوئی اس لائق نہیں کہ یہ خدمت اوسکو سپرد کی جائے
 کیونکہ دل تمہارا نرم اور زبان تمہاری مٹھی ہے اور تم عہد و پیمان
 پورا کرنے واسطے ہو لیکن جو میں ہر مشکل کام میں محمد سے مشکل
 اور مشورہ لیتا ہوں اور جو غیب اوسکے فرمانے کے کرتا ہوں اب
 اس کام میں بھی میں نے محمد کو اختیار دیا کہ تم چاروں میں سے
 جسکو چاہو اختیار کرو پھر عبدالمطلب نے ان حضرت علی علیہ

والدہ وسلم سے فرمایا کہ اسے خوردیہ واسے فرزند برگزیدہ بنیائے
تیرہویں جدائی کا اس جہان سے بیٹے جاتا ہوں اب تو حکم اختیار
کریں میں تجھ کو اس کے سیر و گون آپ اور شکر ابوطالب سے
لے اور اس کے زانو پر مشجہ گئے عبدالمطلب نے کہا احمہ قدر محمد
نے ہی اوسکی و اختیار کیا جبکہ میں نے اختیار کیا تھا بعد اس کے
عبدالمطلب نے ابوطالب کو وصیت کی کہ اس لڑکے نے در سپنے
باپ کی مہربانی کی پونہیں سو گئی اور ان کی شفقت نہیں دیکھی
تو اس فرزند کو جان کے برابر رکھنا اور جہان تک ہو سکے اسکی
تالباری اور مرد اور پرورش میں کی مگر ناقرب ہے کہ یہ لڑکا
اپنی قوم بلکہ تمام اولاد آدم اور سید و خبار عالم کا سردار ہوگا اور
جو بزرگیان ہاوسے کسی باپ دادا نے پائی ہوگی اسکو
ملین گی تم اسکی بیٹی پر رحم اور اسکی تنہائی پر نظر رکھنا ابوطالب
نے باپ کا کہنا سب قبول کیا اور حق تعالیٰ کو اس پر گواہ کیا
پھر عبدالمطلب نے کہا اب ہرنا بھیر آسان ہوا اور آپ کے
سر اور منہ پر بے دینا شروع کیے اور کہا میں نے حج تاکے
کسی فرزند کے سر اور منہ کو نہیں چوما کہ اس نے زیادہ خوشبودار اور
خوب صورت ہوتا ہے ہم بوقت خوش ہم روت خوش ہم شیوہ ایت
خوش ہم تقاضا ہم مہر تو خوش ہم غضب ہم طاعت تو خوش ہم رننا
اسے صورت عشق احمد و حسن تو سرور و زعد اسے ماہ جو

سہرہ قد اسے جان فرمائے و لکشا۔ اسے جان باغ یا سین کو
 شیخ افلاک وزمین جو اسے مستعات ہار طین اسے شہسوار
 ملی اتی ہے اسے حوران لطف انداختہ و شے بالیمان ساختہ جو
 طوطی و کبک ہم فاختہ گفتہ ترا دح و شہاد القصبہ عبد اس
 گفتگو کے عبد المطلب نے اس جان سے سفر فرمایا اور حور
 میں کہنے والوں کا قہرستان ہے دفن ہوئے ام ایمن سے
 منقول ہے کہ عبد بن عبد المطلب نے وفات پائی میں نے
 دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے جنازے کے
 پیچھے روئے جاتے تھے اہل صلواتہ و السلام علیک
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمل
 یہ بیان ہے ابو طالب کی خدمت گذاری اور پرورش میں
 کہ موجب اپنے باپ کی اوصیت کی آن حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے لیے کرتے تھے اور ذکر ہے حضرت کو اپنے بنات
 ملک شام کے سفر میں یحانیکا اور بحیرا رہب کے کھنے پر راہ
 سے ہر آنیکا اسے اہل مجلس جب عبد المطلب نے وفات
 پائی تو آپ کے چچا ابو طالب نے بسبب فحاشی عبد المطلب
 کے آپ کی پرورش اور پرورش اپنی ذمہ لی اور محافظت اور
 دلہاری ان کی جیسی چاہیے کی اور آپ کو اپنے سب لڑکوں سے
 زیادہ عزیز رکھتے اور دن رات دلجوئی اور خاطر داری میں

و صل
 بیان پرورش
 ابو طالب

شعور دستے اور چٹھے اسے پاس سلائے اور دہر مجلس اور محفل
 میں سیاتے جاتے اور کریم اور تعلیم آجکی اسپنے اوپر واجب
 جانتے اور ابو طالب نے آپ کی شان اور تعریف میں بہت
 قصیدہ کہے ہیں اور ابو طالب آپ کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانا
 کھاتے اور جس کھانے میں آب ہاتہ نہ لگاتے وہ اس کو سرگرم
 نکھاتے اور پہلے آپ کھانا کھا لیتے پھر ابو طالب کے لڑکے
 باسلے اور بگروا لے کھاتے جس کھانے میں آب پاشا ہوتے
 لگا دیتے اگر کم ہی ہوتا تو سب لوگ کھا ہوتے اور باقی رہ جاتا
 اور اگر آپ اور سین ہاتہ نہ دہاتے سب ہو کے رہ جاتے
 اور اس زمانے میں بھی کچھ پڑا آپ عا کر نہ
 عرفہ سے قتل کیا ہے کہ میں اور سین مختار کے دونوں میں
 کچھ تین آیا اور دیکھا کہ سب لوگ قریش کے ابو طالب کے
 پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آپ پانی برسنے کے لیے دھائیجے
 پھر ابو طالب اوسٹھے اور اوسٹے اس پاس قریش کے
 بے لڑکے تھے اول میں سے ایک لڑکے کا شہہ مثل آفتاب
 کے جھلکتا تھا اس کو ابو طالب نے اٹھا کر اوسکی پیچھے کیجے
 کی دیوار سے ملائی پھر اوس لڑکے نے اپنی انکھی سے آسمان کی
 طرف اشارہ کیا اور آسمان پر کہیں بادل کا نشان نہ تھا کیا
 ابر کے ٹکڑے آ آ کر جمع ہوئے اور اس قدر پانی برسا کہ

کو چہ بند ہو گئے اور منقول ہوئے ابو طالب سے کہ میں ایک ن
 سفر ذی حجاز میں کہ وہ ایک عرب کی بازار سے محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو ساتھ لیے تھا بھوکو پیاس بہت محلوں میں آوروں
 کی پانی نہ تھا آخر میں آپ اوستھے اور دوزانو ہو کر بیٹھے میں نے
 دیکھا کہ آپ کی اشریوں کے پاس سے ایک چشمہ پانیکا نمود ہوا
 میں نے خوب جی بھر کر اوسکا پانی پیا ایسا میٹھا اور شہد اپانی
 کبھی نہیں پایا تھا اور سوائے اسکے بہت عجیب باتیں کہ ابو طالب
 نے دیکھیں تاریخ کی کتابوں میں لکھی ہیں اور جب آپ گیارہ برس
 کے ہوئے دوسری بار سینہ مبارک شق کیا گیا قصہ اوسکا برو
 آئی ابن کعب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے یہ ہے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میں دس برس کا
 ہو چکا ایک دن دو فرشتے آئے اور بھوکو لٹا کر میرا پیٹ چیرا
 مگر میں نے کچھ ایذا اور تکلیف نہ اٹھائی پہرا دونوں نے میرا
 دل چیر کر اس سے کینہ اور حسد دور کیا اور رافت اور رحمت
 بھری اور ذرا سا کال لالہ نکال کر ہینک دیا اور اوسکی جگہ پر
 ایک سفید خیر رکھ دی ہر پیٹ پر ہاتھ پھیرا زخم برابر ہو گیا اور
 میرے پانوں کی انگلیاں پکڑ کر اٹھایا اور غائب ہو گئے
 اور جب آپ بارہ برس دو مہینے دس دن کے ہوئے
 ابو طالب نے سو داگر کیلے ملک شام کے سفر کا ارادہ کیا

اور چاکر آپ کو گھر چھوڑ جائیں آپ کو اس بات سے بہت
 رنج ہوا اور عبدالی اوطالب کی خوش آئی آپ نے اوکا دین
 اور انکی سواری کی ہاگ پکڑ کر فرمایا کہ اسے چچا جھکو کے سر پر
 کرتے ہو جان باب میرے شفقت کرنے والی ہیں رہا می
 تو کہ ہر زمان بجا ہم حق باز میگنداری + تو روئے تازہ دما رہا تازہ
 میگنداری + تو خوش و میخامی سوئے بلخ و سن تدا ہم بد کہ مرا
 یتیم و بیگس بہ کو باز میگنداری + اوطالب کو آپ کی باتوں پر
 رونا آیا اور گناہین تھکوساتہ بھلون کا اوصالی ہیں اوطالب
 کے افسوس کرتے تھے کہ اس بارہ ہزل کی عمر میں اس سفر
 و دور دراز کا تحمل کیونکر ہوگا اسپر نہر اوطالب نے چاکر آپ کو
 گھر میں چھوڑ جائیں پس دیکھا کہ آپ گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھے
 بیٹھے روئے ہیں اوطالب نے حال پوچھا آپ جب چہرے
 تب اوطالب نے کہا شاید تم میری عبدالی سے روئے ہو
 آپ نے فرمایا مان او سوقت اوطالب نے قسم کھائی کہ میں
 تمکو ہرگز چھوڑوں گا اسپر آپ خوش ہو کر باہر آئے اور اوطالب
 کے ساتھ ہوئے وہ ہمیشہ آپ کی خبر گیری اور نگہبانی کرتے
 اور کہتے تھے رہا می اسے ہزار جان دلم ست دعا می رو تو
 خانہ دل بجا رحد وقت ہوا سے روئے تو چہ رشہ جان یون
 کشم ہر رشہ سوز سے کشم + چشم بد ورم از میان ہر دعا می رو تو +

جب مقام کفر میں کہ وہ ملک شام کا ایک گانوں سے اور در
 اوسکے اور بغیر کے چہ کو مس کا فرق ہے پہنچے وہاں پھر آیت
 کہ کنیت اوسکی ابو عبدہ اور لقب اوسکا جبریش تھا رہتا تھا
 اور قوم نصاریٰ سے تھا اور اگلی آسمانی کتابوں کا بڑا عالم
 اور زاہد اور مابد اور اپنے قوم کا بڑا پادری تھا اوسنے آسمانی
 کتابوں سے معلوم کیا تھا کہ ایک وقت خاتم الانبیاء کہ اوسکی بھی
 ایسی صفتیں اور علامتیں ہونگی یہاں تشریف لادیں گے اور
 شہرین گے پس آپ کی زیارت کے اشتیاق میں وہیں پہنچا
 عبادت خانہ بنایا تھا اور ہمیشہ آپ کے تشریف لانے کا منتظر
 رہتا تھا اور جو قافلہ وہاں آتا وہ اوسمیں آپ کو تلاش کرتا
 اور کھتا تھا غرض جو نے زچشم میرود انا انتظار کیت این *
 عمار کجائیم محلہ تا غار کیت این * ہر شب بجا کی ہنر لم ہزم
 غیاہا علم * اسے خاک برفرق دلم آخر غبار کیت این *
 گو خدگراں خوش پس آید چارے در نظر * در چشم من چندینا
 کہ ہر نہار کیت این * گلگون تار انگختہ گیسو کند آویختہ دل
 خستہ و خون ریختہ چاک سواری کیت این * آستین میں قافلہ
 پہچا بھیرانی ایسی عبادت خانہ کے بالا خانہ سے دیکھا آفتاب
 کی طیش میں ایک ٹکڑا بادل کا قافلہ پر سایہ کیے ہوئے ہے
 اور مدبر وہ قافلہ گزرتا ہے اودہر کے درخت اور پتھر اوس

قافلہ میں ایک شخص کو سجدہ کرتے میں اور دو ختون اور پتھر سے
 اسلام ملک یا رسول اللہ کی آواز بلند آتی ہے پھر اگر ان آثار
 سے یقین ہوا کہ جبکہ ہشتیاں نے میرا دل جلا یا اور مجھے دیدار
 کی آرزو نے مجھ کو دیوانہ بنا با وہ اسی قافلہ میں پہنچے اور شعلہ
 آتش شوق کا پھیرا کے سینہ میں بٹک اٹھا اور کمال ذوق
 اور سرور سے یہ شعر زبان پر کیا بیت اذ اذنت النازل
 را و شوقی لا یستیجا اذ اذنت النعام چہ آخر کتاب نہ لاکر منظر
 اپنے مکان سے باہر نکلا اور اس قافلہ میں آکر آثار نبوت اور
 علامت رسالت کے کراہلی کتابوں میں دیکھے تھے ہر ایک میں
 ڈھونڈ رہے اور مواذات پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے اور کہیں نہ پائے تب اس نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر پکار کر
 کہا کہ اے قافلہ والو جانو اور سمجھو کہ یہ وہی سید انبیاء مہیا
 بادہی سبل خاتم رسل ہے کہ اگلی آسمانی کتابوں میں اونکا ذکر اور
 حال مفصل لکھا ہے قافلہ والوں نے پھر اسے پوچھا کہ تو نے
 یہ حال کیونکر جانا اور انکو کس چیز سے پہچانا اس نے کہا جس وقت
 تم اس مبدان میں پہنچے میں نے دیکھا کہ تمام درخت اور پتھر
 اسکو سجدہ کرتے ہیں اور بدلی کا ٹکڑا اس کے سر پر سایہ کرتا تھا جب
 تم بیان اس درخت کے نیچے اترے اس نے بیان جبکہ نیالی
 اور دھوپ میں جا بیٹھا میں نے دیکھا کہ تمام شامیں انہی اسی

سے ہرگز اس پر سایہ گستر ہو میں اور سوا سے اسکے اور بہت نیا
 اسکے نبوت اور ختم رسالت کی ہیں اب میں امیدوار ہوں کہ
 تم سب کل میری دعوت قبول کرو اور کھانا کھانے کے لیے
 میرے مکان پر تشریف لاؤ کہ جو عقد می میرے دل میں ہیں تمہارے
 کرم سے حل ہو جاؤ میں ابو طالب اور سب لوگوں نے قبول کیا
 دوسرے روز صبح کو سب قریش کھانا کھانے کے لیے ہجر کے
 مکان پر گئے مگر اوس سرد و فتر اباب مناقب اور شرف و وہان
 عبد المطلب کو بسبب ترکین کے مکان پر چوڑ گئے جب ہجر نے
 دیکھا کہ گوہر مقصود ماتہ نہ آیا پوچھا کہ تم سے کوئی اور بھی باقی رہا ہے
 سب نے کہا ایک لڑکا کم عمر کہ اوسکو اسباب کی نگہبانی کے لیے
 مکان پر چوڑ آئے ہیں اور کوئی شخص قافلہ میں نہیں رہا ہے
 اوسنے کہا کہ میری یہ تمنا تھی کہ تم سب تشریف لاؤ تعجب ہے کہ تم سب
 آئے اور ایک شخص اپنا ساتھی نہ لائے اوسکو بھی بلانا ضرور ہے
 اور اسباب کی نگہبانی کو میں اپنے آدمی سیجا ہوں الغرض
 اوسکی تاکید سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف
 لائے ہجر آپ کو دیکھتے ہی تعظیم کے لیے اوشہ کھڑا ہوا اور
 خوب غور و تامل سے آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور سب
 علامتیں ختم نبوت اور رسالت کی آسمانی کتابوں سے مطابقت
 کر کے کہنے لگے کہ اے خداوندی کہ باوجود تو نشانے نہ رسید

مردہ آل من کہ بد و خرد و جانی نرسید و سیدہ آن روز کہ بلو فر
 جمالت گزند و بیچ از مطیع تو کاسہ و خوانی نرسید و اورعبتہ
 فراغت کمانے کے بچیر نے ابوطالب سے پوچھا کہ یہ لڑکا تہار
 کون ہے کہا میرا بیٹا اور بچا ہے بیٹے کے ہے اوس نے
 کہا یہ گوہر بھر نبوت قسم معلوم ہوتا ہے ابوطالب نے کہا سچ ہے
 یہ میرے سانی عبد اللہ مرحوم کا بیٹا ہے کہا اسے ابوطالب
 زاید العالمین نذر رسول رب العالمین نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رحمۃ اللعالمین کہتے یہ تمام جان کاسہ دار اور افتخار رسول
 بنے اور یہ وہ شخص ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر
 رحمت اور مہربانی کے لیے بھیجا ہے عنقریب شریعت اسکی
 تمام عالم میں پھیل جائیگی اور اسکے دین کی روشنی سے سارا جہا
 روشن ہو جائیگا اور دین اسکا سنگلے دینوں کو شاد و مسرور
 اور اسکی ہیبت اور شوکت اور عظمت اور جلالت اور دیدہ
 بیکے دونوں میں سما جائیگا خدا کے لیے اسکو دشمنوں کے ملک
 میں نہ بیٹے پیر و اور یہود اور نصاریٰ کی دشمنی اور بدادت سے
 محفوظ رکھو جب ابوطالب نے بچہ اسے یہ باتیں سنیں اللہ
 کر کے شام کا ارادہ سو قوت کیا اور سوداگری کا مال بصرے
 میں بیچ کر کتے کا راستہ لیا منقول ہے کہ ملک شام کے سات
 یہودیوں نے اگلی آسانی کتابوں سے دریافت کیا کہ کج کل

پیغمبر آخر الزمان بحیرا راہب کی عبادت خانہ کے قریب درخت
 کے نیچے اور اسے پس آپ کے قتل کے واسطے شام سے آئے
 جب اس عبادت خانہ میں پہنچے بحیرا نے اون سے کو منع کیا
 اور کہا اس خیال خام سے درگزر اور بیوقوفی سے تم کو اسے
 کہ اگر یہ شخص وہی پیغمبر ہے جس کا ذکر تم نے آسمانی کتابوں میں
 دیکھا ہے تو ہرگز تم اس کو نہ مار سکو گے اور اگر یہ وہ پیغمبر نہیں ہے
 پس ناحق خون کرنا آدمیت سے بعید ہے پس نصیحت بحیرا کی
 کارگر ہوئی اور اون ساتوں یہودیوں نے بامید بہشت اس
 آزادہ فائدہ سے باز اگر بحیرا سے بیعت کی اور تمام عمر بحیرا
 ساتھ اس عبادت خانہ میں بسر کی بعد اس کے ابو طالب نے
 میں آئے اور جب پھر کبھی سفر کا قصد کرتے اور وہ سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ چلنے کو کہتے ابو طالب اسے ساتھ
 نہ لے جاتے اور کہتے مجھ کو قول بحیرا راہب کا اور حال یہود و نصاریٰ
 کی خباثت کا یاد اور معلوم ہے بلکہ جب تک ضرورت شدید
 نہ ہوئی ابو طالب آپ بھی سفر کرتے اور جوانوار و آثار فضل و کمال
 کے آپ کے چہرہ مبارک سے نمایاں اور فرشتوں اور غیب
 کی صورتوں کے آئے جاسے سے حال آپ کا متغیر تھا ابو طالب
 آپ کو بیمار سمجھ کر کامیون اور طبیبوں کے پاس لے جاتے وہ
 سب کہتے اسے ابو طالب اس ٹرس کے کو بدن کی کوئی بیماری

میں اور تیغافون کے دوسو سو گج ہی پاک ہے آرومیدم
 مارخیر است اور انوار برکات کے اسے طرح اسیر غاہر ہوتے
 رہیں گے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
 علی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط یہ چوتھی مجلس تمام ہوئی

مجلس خیم

محمد مصطفیٰ وسلم | بسم اللہ الرحمن الرحیم | علی نبیہ السلام

یہ مجلس پانچویں سہ ماہی بیان سفر حضرت سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملک شام کو حضرت
خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے مال کی تجارت
کیواسطے سمراہ خزیہ کے اور بیان ہے مقدمات
شادی ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ
حضرت خدیجہ خاتون رضی اللہ عنہا کے اور ذکر ہے
نبار خانہ کعبہ اور اسکی اقداد کا حضرت آدم علیہ السلام

کے زمانہ سے اور حال استبداد و حی و اسے اہل
 مجلس مروی ہے نصیب بنت منیہ سے کہ جب بن مبارک
 رسول مایہ مقام علیہ اٹھل اہل و اسلام کا پیش بر سر کا ہوا
 فقر و فاقہ اور ضعف و سبے طاقتی نے ابو طالب پر غلبہ کیا
 اس اثنا میں ماتکہ بنت عبد المطلب بھی بھی حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی اپنی بہائی و بی طالب کے پاس آئیں اور کہا
 اسے بہائی اسے نونال باغ زندگانی اور شجرہ و روضہ کامرانی
 یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ وقت آیا ہے کہ کسی دور
 باد آویسے ہو نہ کیا جاسیے اور اس آفتاب دل افروز کو
 کسی ماہتاب عالمات کے ساتھ بیت الشرف از و لاج میں
 بچلایا جاسیے ابو طالب نے کہا یہ سگریدہ دل و جان میں
 اس نکرسی پر غافل نہیں ہو کر کیا کر دینا کہ غیر قوم میں کرنا منظور نہیں تو تم
 کرنے کا مقدور نہیں سالہا سال گزیرے ہیں کہ تکی معاش
 نے لذت زندگانی کی کہ وہی عامکہ نے کہا کہ میں نے ایک ہاتھ
 تجویز کی ہے اگر تمہارے پسند ہو تو میں اوس میں کوشش کروں
 ابو طالب نے کہا وہ کیا ہے تب عامکہ نے کہا کہ میں نے
 سنا ہے کہ خدیجہ اپنا مال تجارت کیوں سٹے شام کو بیچا تھا
 اور اسکے واسطے کسی امین کی تلاش میں ہیں اگر تم کہو تو
 میں اسکا ذکر حدیچہ سے کروں ابو طالب یہ سن کر بہت روئے

یہاں تک کہ اس کے بعد ابو طالب سے اس کا ذکر ہوا کہ اس کا دل بڑھ گیا

اور کہا اسے بس کہیں ہمارے برادری میں سے ضروری نہیں
 لی ہے اور میں کسی کو اپنے عزیز و قریب میں سے ضروری کرنا
 روا نہیں رکھتا پس ایسے اپنے نوید و مگر گوشہ کے واسطے
 کیونکر یہ امر میں تجویز کروں لیکن حکم الضرورات منتج المخطورات
 تم جاؤ اور خدیجہ سے اسکا مشورہ کرو دیکھو وہ اس بات میں کیا
 تجویز کرتی ہیں کہتے ہیں کہ خدیجہ عرب میں شہی ہر قسم تعین
 اور حسن و جمال ہیں طاق اور کثرت مال میں بے نظیر آفاق اور
 پادشاہ لوگ اور بزرگان قریش اون کی نسبت کا پیغام کرتے
 تھے اور اون کے وصال کے طلبکار رہتے تھے مگر وہ اپنی
 فائزہ کے مرتبہ کے بعد ہوا سے عبادت الہی اور مطالعہ
 کتب سماویہ اور توریت کے کسی طرف دھیان نہ کرتی تھیں
 اور اونوں نے اسی عرصہ میں خواب دیکھا تھا کہ ماہتاب سہا
 سے اگر میری گود میں گرا اور اسکے نور نے میری لعل سے
 خلک تمام عالم کو روشن کیا جب خواب سے چوکیں ایک شخص
 کو اپنے خواب کی تعبیر پوچھو گے واسطے مجھ راہب کے پاس
 بھیجا رہے گا تبصر اس خواب کی یہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان جو
 پیدا ہوئے ہیں تم کو اپنے کھل میں لاوین گے اور تمہارے
 پاس اور پیروں اور ترے گی اور تمام عالم اون کے دین کی راہ
 سے نورانی ہوگا اور اول جو اونکا ایمان لاوے گا متین ہوگی

۱۲۱ بیان خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۱

بانا تاکہ اس میں سے ایک اور بڑی خدمت کے لئے اس کا استعمال کیا جاسکے۔

اور وہ پیغمبر قبلہ قریش اور لاہی با شرم سے اور تمہارے قرائین
 سے سب سے خدیجہ یہ تعبیر اپنے خواب کی شکر شکر الہی بجا لائیں اور
 اس دولت اور رحمت نامتناہی کے آثار ظاہر ہونے کی ہمیشہ
 رہتی تھیں کہ ناگاہ مانکہ واسطے مشورہ سفر رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے اون کے گہرائیں خدیجہ نے آنا اور لکھنؤ
 کا اپنے گھر کی دولت اور سعادت بھی اور بہت تعلیم و تکریم کی
 اور یوں ہم مہمانی کے بجا لا کر عرض کیا کہ اسے سیدہ حور
 اشرف اور ی سے کیا مقصود ہے فرمائے مائیں اور اس کو
 بجا لاؤں کہ فرمانبردار سی تمہاری اپنا فخر و سعادت بنتی ہوں
 مانکہ نے کہا اگر چہ حیا اور خیرت قوم کی حقیقت مان کہنے سے
 مانے بنے مگر ضرورت گذارش یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہوگا
 کہ میرے بھائی عبد اللہ کا ایک لڑکا ہے محمد نام اور میرے
 باپ عبد المطلب نے اس کی پرورش اور پرورش بہت لی
 اور رستہ وقت میرے بھائی ابوطالب کے سپرد کیا اور اس کے
 حق میں بہت وصیت کی اب وہ جوان ہوا ہے اور بھائی ابوطالب
 سے بسبب تنگدستی اور تنگی دستی اور بے قیودری کے فکر
 اور کے خانہ آبادی اور شادی کی نہیں ہو سکتی اور اب سنا گیا
 ہے کہ قافلہ کے کاروانہ ہوا چاہتا ہے اور تم کو بار و فدا ماننے
 درکار ہے اس خیال سے میں تمہارے پاس آئی ہوں کہ اگر

شان کو معاف تو رہے اور خوش ہوتا اور شکر

اوس فرزند ولید کی تم کوئی کام سپرد کر دو تو ہم سب بنی ہاشم
 تمہارے ممنون منت ہو سکتے اور تمام عمر احسان مائیکے خدیجہ
 کو اس بات سے کہ اپنی خواب کی سچائی کی بوائی اور دل خوشی
 باغ بلغ ہوا اور چراغ سینہ و دل کا آتش شوق سے روشن ہوا
 گھٹا اسے سیدہ قریش میں نے تشریف محمد صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کی سنی ہے کہ ویا منت اور امانت میں کوئی اوس کے
 برابر نہیں اور حسن اخلاق اور کمال نسب میں بمثل میں دوسرے
 شخص سے دون ضروری میں اونکو دونگی اور احسان مانوں کی
 لیکن جو خبر گیری قافلہ کی اونگھ بانی مالکی بہت مشکل ہے اونکو
 میرے پاس لاؤ تا طور اور طریق اونکا میں دیکھوں اور جانوں
 کہ یہ کام اون سے ہو گا یا نہیں تاکہ حضرت کے بولا میں کو
 گھر آئیں اور خدیجہ نے اپنے گھر کو خوب سنوارا اور آراستہ کیا
 اور اپنے تئیں پاک صاف کر کے مسند جلالت پر آپ کے
 آنے کی منتظر بیٹھیں اور ایک پردہ باریک سند کے آگے
 لٹکایا اور توریت سامنے رکھ کر علامتیں اور صفتیں پیغمبر آخر الزما
 کی مطالعہ کرنا شروع کیا اور خدیجہ متکاروں سے کہدیا کہ جیوت
 آپ یہاں تشریف لاوین اونکو صدر میں کہ بیٹھے لوگوں کے
 بیٹھنے کی جگہ ہے بٹھلانا اس اثنا میں جناب رسول اکرم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک کے ساتھ تشریف لائے خدیجہ نے تعظیم

مکرم حسب حال اور مناسبتاً ان حضرت کے کی اور ہر ایک اپنے
اپنے مقام میں کھڑا ہوا اور جب کہ ملاک عرب بیٹھے خدیجہ خاتون
حضرت کے جمال جان آما کو ملاحظہ کیا اور سب علامتیں اور
صفتیں بنی آخر الزمان کی کہ تو ریت میں لکھی تھیں آپ کی صورت
میں دو کھینچیں بہت سا خوش ہوئیں اور کہتی تھیں کہ تبصرہ
کی سچ سچے لیکن ابھی اس بید کو پوشیدہ رکھنا اور منتظر وقت
کے رہنا مناسب ہے پس اجرت میں دو ادھت مقرر کیے تاکہ
نے حضرت کو کھرا کر اور پوشاک لائق سفر کے پہنا کر خدیجہ کے گھر بھجوا
جائے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم قوم کی ضروری اور
نوکری کی شرمندگی سے نہایت رنج اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بظہر
پتھری انجام کار کے از سر خوشی تھی القصدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
کا ایک غلام تھا میسرۃ نام کہ سب کاروبار اور سارا اسباب و مال
اوسکے سپردگی میں تھا اوسکو بولایا اور ایک خلعت بہت عمدہ
پیشی اوسکے سپرد کیا اور ایک ادھت ساز و عراقی بادشاہ سے
آراستہ کر کے ہمراہ کیا اور کہا اسے میسرۃ جو جب کے سے نکلتا
مہار ادھت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دینا اور
جب شہر اور قوم سے علیحدہ ہونا تب یہ خلعت اوسکو پہنانا اور
اہں پہنچے ہوئے ادھت پہنچھلانا اور مہار اوسکی تو اپنے ہاتھ
میں لینا اور اپنے تئیں اوسکا چند شکار اور چاکر جاننا اور اوسکو چاہا

بزرگوار خدیجہ کو کھرا کر اور پوشاک لائق سفر کے پہنا کر خدیجہ کے گھر بھجوا جائے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم قوم کی ضروری نوکری کی شرمندگی سے نہایت رنج اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بظہر پتھری انجام کار کے از سر خوشی تھی القصدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام تھا میسرۃ نام کہ سب کاروبار اور سارا اسباب و مال اوسکے سپردگی میں تھا اوسکو بولایا اور ایک خلعت بہت عمدہ پیشی اوسکے سپرد کیا اور ایک ادھت ساز و عراقی بادشاہ سے آراستہ کر کے ہمراہ کیا اور کہا اسے میسرۃ جو جب کے سے نکلتا مہار ادھت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دینا اور جب شہر اور قوم سے علیحدہ ہونا تب یہ خلعت اوسکو پہنانا اور اہں پہنچے ہوئے ادھت پہنچھلانا اور مہار اوسکی تو اپنے ہاتھ میں لینا اور اپنے تئیں اوسکا چند شکار اور چاکر جاننا اور اوسکو چاہا

مالک اور حاکم اور آقا سمجھنا اور خرید و فروخت میں بغیر اونکی اطلاع کے تصرف نہ کرنا اور دن رات اونکی خدمتگاری اور محافظت اور ولہ آری میں مستعد اور حاضر رہنا اور حلیہ صحیح و سالم اونکو منجھ سکتا ہو سچا نا اور حتی الامکان اونکی رضا جوئی میں کوشش کرنا ایسا نہو کہ سادات قریش سے کہ بنو ہاشم میں میں مشہد نہوں اگر میرے کو پر تو عمل کرے گا اور اونکو راضی رکھیں گے میرے مال و متاع سے جس قدر تو مانگے گا دونگی اور تجھکو آزاد کروں گی یہ کہہ کر میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رخصت کیا پھر اتفاق حکم ملک کے مہارادنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہہ رہے ہیں کہ رادانہ ہوا شہر کی غیر لوگ کہ اپنے اپنے بھائیوں عزیزوں کی رخصت کر نیکو جمع ہوئے تھے یہ حال کچھ حضرت کی غربت اور بیکسی پر روضہ تھے اور خون جگر کھانے کا کہنے جو مہارادنت کی آپ کے کندھے پر دیکھی جیوشن ہو کر گرین اور خون آنکھوں سے بہا کر کہنے لگیں کہ اے عبد اللہ خاک لحد سے سر نکالو اور اپنے فرزند دلہند کو اس بیکسی اور سبب بی میں دیکھو اور ابو طالب بھی اس حال کے دیکھنے سے گریان اور آتش ناسحت و رنج سے دل بریان تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بسبب غیرت اور شرم قوم کے آہ سرد سینہ پر دروستے کی پچی اور آنکھوں میں

آنسو بہہ کے فرمایا اسے یار و بھگونہ بھولنا اور وقت مہمیت
 کے میرے دردِ غربت کو یاد کرنا تمام خوشیوں و اقربا یہ حال دیکھ کر
 روتے تھے اور فرشتے بھی شکبار تھے اور کہتے تھے خداوند
 یہ وہی محمد تیرا محبوب ہے کہ تو نے اس کی شان میں لو لاک
 لیا خلقت اللہ تعالیٰ فرمایا اور اس کے وصف میں سبحان کوئی
 اس کے پیچھے نہ کہا خطاب آیا اسے فرست تو میری میرا محبوب
 ہے مگر اس نے اس سے تم کو کیا خبر اور اس میں ہبید کے کوئے سے
 تم کو کیا کام ہے الیٰھا اصل جب قافلہ شہر کے باہر ہوا اور جب
 لوگ اپنے عزیزوں کو رحمت کر کے اپنے گھر کی طرف
 پھرتے ہوئے بوجہ حکم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے و بخلت
 نکالا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم کو پہنایا اور اس سے بچے ہوئے
 اونٹ پر سوار کیا اور ہمارا دوسکی خدمت گزاروں کی طرح اپنے
 کندب پر رکھی اور روانہ ہوا ابو جہل اور قتبہ اور شیبہ گراؤں
 قافلہ میں تھی اور حضرت سے دلی دشمنی رکھتے تھے پھر
 سے کہنے لگے کہ اس یتیم کو موٹے اور بڑے کپڑے نہیں
 اور اس سے سخت سخت کام سے لایا یہ تیرا بعد ارس ہے اور
 کام اور خدمت خوب کرے پھر سے لے لیا کہ میں کچھ تھاں
 غلام خنیز ہوں حدیجہ کا غلام ہوں ادھون سے جیسا مجھ
 حکم کیا دیا میں بجالا یا مقول ہے کہ خزیمہ بن حکم سلمیٰ

اصل درود میں لکھا اور اس میں شیبہ کا نام بھی ہے

رشتہ داروں میں تھا اوسکو بھی خدیجہؓ نے اس سفر میں ہمراہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا اور وہ بھی حضرت سے
 محبت بہت رکھتا تھا اور کوئی لحاظ حضرت سے جدا نہیں ہوتا تھا
 اوسنے راہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزے
 بہت دیکھے تھے اس سبب اوسکو روز بروز محبت حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہوتی جاتی تھی مگر اون حجرا
 کے ایک یہ تھا کہ خدیجہ کے دو اونٹ راہ میں ایسی تھک گئے
 کہ اونکو طاقت جنبش کی نہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اپنا ماتہ اون اونٹوں پر رکھا اور دعا کی اونکی ماندگی جاتی ہی
 اور اوسوقت اونٹھ کھڑے ہوئے اور آگے آگے قافلہ کے
 چلنے لگے خدیجہ اویس کو دو نو اس حال سے بہت تعجب ہوئے
 اور جانا کہ یہ سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک
 کی برکت سے ہے جب قریب شہر بصرے کے پہنچے
 پھر اراہب کے عبادت خانہ کے نزدیک اونٹوں سے اون
 دنوں میں پھر امر چکا تھا اور دستور اراہب کہ بڑا عالم نصرانی تھا
 قائم مقام اور جانشین اوسکا ہوا تھا عرض کہ آن حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خشک درخت کے نیچے جا بیٹھے وہ درخت
 فی الفور سرسبز اور بار آور ہو گیا اور گرد اوسکے سب گلزار ہوا
 دستور اسنے کو بھی پرسے جو یہ حال دیکھا بی طاقت ہوا اور

اور اوسوقت اونٹھ کھڑے ہوئے اور آگے آگے قافلہ کے چلنے لگے خدیجہ اویس کو دو نو اس حال سے بہت تعجب ہوئے اور جانا کہ یہ سب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کی برکت سے ہے جب قریب شہر بصرے کے پہنچے پھر اراہب کے عبادت خانہ کے نزدیک اونٹوں سے اون دنوں میں پھر امر چکا تھا اور دستور اراہب کہ بڑا عالم نصرانی تھا قائم مقام اور جانشین اوسکا ہوا تھا عرض کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خشک درخت کے نیچے جا بیٹھے وہ درخت فی الفور سرسبز اور بار آور ہو گیا اور گرد اوسکے سب گلزار ہوا دستور اسنے کو بھی پرسے جو یہ حال دیکھا بی طاقت ہوا اور

اور تکرار نزدیک جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا
 اور دوست کے اتنے میں ایک کتاب تھی اور کو دیکھتا تھا اور پیرا تحفہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف نگاہ کرتا تھا بعد
 مطالب کرنے کے مدتوں کنیز کے ادب سے کہا قسم ہے اس فدا
 کی جس نے عیسیٰ علیہ السلام پر پھیل بھیجی یہ جی پیئر آخر الزماں ہے
 کہ جس کی تعریف اور صفت اس کتاب میں لکھی ہے خرمیہ نے
 جب یہ کلام راہب سے سنا اس خیال سے کہ شاید راہب
 کچھ بے ادبی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرے تلوار
 کھینچ کر ٹسٹھو مارا پر پوچھا راہب خوف سے اس نے عبادت
 میں بہاگا اور دروازہ بند کر کے گوشے پر چڑھا اور پکار کر کہا کہ
 اسے خرمیہ تم مجھے کیوں اندیشہ کرتے جو خدا کی قسم کو قافلہ
 میرے نزدیک اس قافلہ سے بہترین اور یہ قافلہ مجھ سے
 زیادہ محبوب ہے میری اس کتاب میں لکھا ہے کہ یہ خرمیہ
 شخص اس درخت کے نیچے اترتا ہے پیئر آخر الزماں اور خاتم
 پیئر ان سے جو کوئی اسکی تعابری اور فرمان برداری کر گیا
 اور حکم مانگا چسکا راہا دیکھا اور جو نافرمانی کرے گا مارا مایا دیکھا
 ای خرمیہ تم کو اس بات اور طرقت پر خرمیہ نے کہا میں کاغذ نگاہ کرتا
 تھا کہ اس میں سورستہ آیتوں کے کمال اور آیت
 ہاتھ رکھ کر پڑھتا تھا اور کاتہزیا لاک جو بنانا بیان کیا

دستور اسے کہا و اندر اس شخص کی بڑی شان سے بین ایک
 ہوت سے انہیں کی زیارت کے اشتیاق میں یہاں بھیجا ہون
 الحمد للہ کہ آج اپنے مقصد کو پہنچا اور جو صفات پاکیزہ پیغمبر
 آخر الزمان کی آسمانی کتابوں میں دیکھی نہیں خوب اچھی طرح سب
 انہیں پائی اب اسے خیر میں تحکیم و صحت کرتا ہوں کہ تو اس
 جہان ہونا اور قصد شام کے ملک کا ہرگز نہ کرنا کہ وہاں اس خاتم الالہ
 کے دشمن بہت ہیں اور انکی شرارت سے تم خبردار ہو بعد ازاں
 راہب بولا کہ افسوس کاش میری عمر اس کے بنی ہونے تک وفا
 کرتی تو میں اس کے دین کو اختیار کرتا القصدہ میسر و اور خیر میہ
 نے اوس پاوری کے کہنے سے شام کا جانا موقوف کیا
 اور مال سوداگری کا وہیں بصری میں بیجا اور ان حضرت
 علی نقی علیہ السلام کی برکت سے نسبت اور سال کے
 اس سال تجارت میں نفع بہت پایا نہرومان سے قافلہ پرا
 اور رستی میں طبع طبعی حیرات اور برکات اوس صحیح کرامات
 سے ظاہر ہوئے اکثر وقت حرارت آفتاب کی دو مرغ سفید سرسبز
 پر سایہ کرتے اور جس پتھر اور درخت پر گزرتا السلام علیک یا رسول
 کی آواز آتی جب بعد قطع منازل اور طے مراحل کے مرا نظر ان
 میں کہ کہ مسطر وہاں سے تین راتوں کی راہ ہے پہنچے
 تیسرا بوبکر صدیق نے کہ وہ بھی اوس قافلہ میں تھے یہ ہے

یہاں تک کہ اس شخص کی بڑی شان سے بین ایک
 ہوت سے انہیں کی زیارت کے اشتیاق میں یہاں بھیجا ہون
 الحمد للہ کہ آج اپنے مقصد کو پہنچا اور جو صفات پاکیزہ پیغمبر
 آخر الزمان کی آسمانی کتابوں میں دیکھی نہیں خوب اچھی طرح سب
 انہیں پائی اب اسے خیر میں تحکیم و صحت کرتا ہوں کہ تو اس
 جہان ہونا اور قصد شام کے ملک کا ہرگز نہ کرنا کہ وہاں اس خاتم الالہ
 کے دشمن بہت ہیں اور انکی شرارت سے تم خبردار ہو بعد ازاں
 راہب بولا کہ افسوس کاش میری عمر اس کے بنی ہونے تک وفا
 کرتی تو میں اس کے دین کو اختیار کرتا القصدہ میسر و اور خیر میہ
 نے اوس پاوری کے کہنے سے شام کا جانا موقوف کیا
 اور مال سوداگری کا وہیں بصری میں بیجا اور ان حضرت
 علی نقی علیہ السلام کی برکت سے نسبت اور سال کے
 اس سال تجارت میں نفع بہت پایا نہرومان سے قافلہ پرا
 اور رستی میں طبع طبعی حیرات اور برکات اوس صحیح کرامات
 سے ظاہر ہوئے اکثر وقت حرارت آفتاب کی دو مرغ سفید سرسبز
 پر سایہ کرتے اور جس پتھر اور درخت پر گزرتا السلام علیک یا رسول
 کی آواز آتی جب بعد قطع منازل اور طے مراحل کے مرا نظر ان
 میں کہ کہ مسطر وہاں سے تین راتوں کی راہ ہے پہنچے
 تیسرا بوبکر صدیق نے کہ وہ بھی اوس قافلہ میں تھے یہ ہے

میں مہاراونٹ کی پکر کر راہ سے بہکا دیا حق تعالیٰ نے جبریل
 علیہ السلام کو نبی و جبریل علیہ السلام نے اگر شیطان کی ایک لپٹ ماری اور اوسکو
 حبشہ کی زمین پر پھینک دیا بعد ازاں بحکم خدا مہاراونٹ کی پکر کر
 رستے پر لائے اور ایک خط میں تین دن کی راہ طے کر دی اور
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے سَأَلْتُ اللَّهَ شَيْئًا دَوَّيْتُ أَنْ لَا أَسْأَلَ لَعْنَةُ سَوَالِ
 کیا میں نے اللہ سے ایک چیز کا اور بعد جواب پاسنے کے میں
 پچھنا یا کہ کاش نہ مانگتا میں قُلْتُ اَلَّتِي كَلَّمْتُ مُوسَىٰ هَلْ كَلَّمْتُ
 وَاعْظِيَّتْ سَلِيمَانَ مَلِكًا عَظِيمًا فَأَنَّى شَيْءٌ أَعْظِيَّتُهُ بِمَقَابَلَتِهِ
 یعنی میرا سوال یہ تھا کہ اسے پروردگار موسیٰ کو تو نے طاعت
 حکم کا پہنایا کہ تو نے اوس سے باتیں کیں اور سلیمان کو تو نے
 ملک عظیم دیا پس مجھ کو اوس کے مقابلہ میں کیا عنایت کیا
 قَالَ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ شَيْئًا فَأَوَىٰ نُووحًا جَدَّكَ مَنَا لَّا فَتَدْنِي نُووحًا جَدَّكَ
 مَنَا لَّا فَتَدْنِي نُووحًا جَدَّكَ مَنَا لَّا فَتَدْنِي نُووحًا جَدَّكَ
 یہیم لوگوں کی آنکھوں میں حقیر و ذلیل ہوتے ہیں اور کوئی
 اونکی پرورش اور ولداری نہیں کرتا اور تو عبد اللہ کا تیمم
 سو میں نے تمکو عزت دی اور محبت اور شفقت تیری عجب
 اور اسطیلا کے جبین ڈالی کہ اونہوں نے جان و مال اپنا
 تحیر نہا کیا اور دشمنوں سے تیری حفاظت کی اور تمکو

نہیں معلوم ہے کہ شام سے آئے وقت تیرا اونٹ راہ سے
 تھک گیا اور جبریل کو کہ اس کے پیچیدہ نبوت کے اوس کے دیدار
 کی تمنا کرتے تھے اوس کو پہنچے نبوت سے پہلے تیرے اونٹ
 کا مہاروار اور خدنگار مقرر کیا اور تو بہول گیا کہ پہلے تو بہقدور
 تھا سو خدیجہ کے مال سے پہنچے تجھ کو مالدار کیا القصد جب آئے
 قافلہ کی نزدیک پہونچی ہر روز خدیجہ خاتون اپنی خواہوں کے
 ساتھ بالا خانہ پر قافلہ کے انتظار میں بیٹھی رہتی تھیں نفیہ کہتی ہیں
 کہ میں اوس دن خدیجہ کے پاس حاضر تھی دیکھا میں نے کہ مالک شہ
 استغفار سے نہایت بے چین اور بیقرار ہو کر اس نعمہ جان سوز
 اور ترانہ جاووز سے مہر غم تھیں غزل خوش آنکھ تو باز آئی ہوں
 پامی تو بوسم + درجہ فتم خاک قہما می تو بوسم + ہر جا کہ نور
 نفسی جاسی گرفت + آنجا روم و جدہ کسان جاسی تو بوسم + بدوی
 تو سورگم و لاکہ و گل را + در دست رخسار لاکہ تو بوسم + ہر جا کہ
 غزالیست جو مینوں سر خوش پیش + دراز روی نرگس شامی بوسم +
 سن اہلی و دلش تو آفتاب تنگ + دستی کہ بوسم ہنسائے
 تو بوسم + کہ ناگاہ ایک شتر سوار کہ تیز رفتاری میں پہنچا سے زیادہ
 تھا نمود ہوا اور ہوا اوس وقت نہایت گرم اور طیش آفتاب بہار
 تھی دیکھا پہنچے کہ اوس سوار کو سر پر ایک ٹکڑا بلی کا سایہ کیے تھا
 خدیجہ نے خدنگار روئے سے پوچھا کہ یہ سوار کس پیش گری میں

پہونچا آن حضرت حسن انصاریہ والدہ اکبر شہزادہ اکبر خدیجہ کے پاس ۱۱

راہ راست پر ثابت قدم ہیں یہ دیکھ جواب میرے خط کا خدیجہ
کی مہر سے لاسٹ مین اوس مرد و سنے شرسندہ ہو کر کہا کہ میں
اس خط پر اعتماد نہیں کرتا کیونکہ اسنے دنوں کی راہ ایک دن کیا
سے کرنا دشوار ہے میں اپنا غلام ملک کی خدمت میں بھیجا ہوں
وہ بھی خبر لا دے گا جب غلام ابو جہل کا خدیجہ کے پاس سے خبر لایا کہ
شیخ محمد علی اشد علیہ وآلہ وسلم یہاں آئے اور خط مستر و کلام
تیا اور میرا مہر ہی خط لیکے میں تب وہ طوالت شدہ سندہ ہوا
اور کئی روز کے بعد کاغذ نصیحت و سلامت سکے میں پہنچا خدیجہ
نے مستر و اور خیر سے حال آن حضرت علی اشد علیہ وآلہ وسلم
سلم کے پہنچنے کا اور انبر کا سایہ کرنا آپ کے سر مبارک پر اور
تیز ملنا اونٹ کا سب ایک ایک بیان کیا اور اونٹوں سے بھی
چوچیزات اور خرقہ عادات آنحضرت علی اشد علیہ وآلہ وسلم
سے روہ میں دیکھی تھی اور جو نفی سوداگری میں آپ کی بدلت
اوشائے ستھب خدیجہ کے حضور میں عرض کیے ملک نے
دس ہزار درم دیکر مستر و کو آزاد کیا الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اشد و علی ستر ذکر کناح خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہوتے
ساتھ غلاب رسالت پناہ کے اسے اہل مجلس نقیہ بنت منیر
سے مروی ہے کہ خدیجہ بہت دانا اور ہوشیار اور عقلمند ہوت
تین جب اونٹوں نے حضرت علی اشد علیہ وآلہ وسلم کی عظمت

مجلس ہفتم
میں حضرت علی اشد علیہ وآلہ وسلم کی عظمت
کا بیان کیا گیا ہے

اور کراست میں خوب غور و تامل کیا تو آپ کی محبت اور الفت
 نے اُن کے جبین غلبہ کیا اور آرزو و نکاح کی حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادنیٰ خاطر میں دلچسپی ہوئی میں گشتِ شہر
 اور ہجرتِ خدیجہ کی تھی مجھے اپنے دل کی بات کہی کہ کیا خوب
 ہوتا اگر یہ ہمارے ہمایوں بالی مجھ پر اپنا سایہ ڈالتا اور میرے گھر
 کو اپنے قدموں سے متبرک فرماتا جب میں اُس کے مطلب
 سے آگاہ ہوئی میں نے اُس کا ذمہ اٹھایا اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے برگزیدہ
 عالم آپ کو نکاح کرنے سے کون چیز مانع ہے آپ نے فرمایا
 تعلیٰ اور ہمقید و رسی کہ اس بوجہ اٹھانے کی میں طاقت
 نہیں رکھتا میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی عورت خوب صورت
 مالدار اشرف تمہاری قوم سے ہو آپ قبول فرما وینگے
 حضرت نے تامل کر کے فرمایا کہ ایسی کون عورت ہے میں نے
 کہا خدیجہ بنت خویلد فرمایا میرا وہاں کون وسیلہ ہے کہ اُس
 سبب یہ امر قرار پاوے میں نے کہا کہ میں خدیجہ کو غنیمت
 والا کراؤں گی آپ نے نفیہ وہاں سے اوس وقت خدیجہ
 کے پاس گئیں اور اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 رضامندی کی خوش خبری خدیجہ کو پہنچائی خدیجہ بہت خوش
 ہوئیں اور ساعت نیک مقرر کر کے عمر بن اسد اپنے چچا کو

اور رعد بن نوئل اپنے چچا زاد بھائی کو ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بھیجا کہ فلاں دن فلاں وقت جس کیسے کے ساتھ کہ صلاح ہووے قدم رنجہ فرما کر سر فراز فرما۔
ابو طالب اور امد جچا آپ کے اس سبب کے کہ آپ کی پاس یو شاک مناسب شادی اور قابل کھدائی کی منتی اور جو کچری کرہنے ہوئے تھے اور اس سے غدیجہ کے گرجانا مناسب نہیں معلوم ہوتا تھا اور کچر نہ نقد ہی خرچ کے واسطے نہ تھا نہایت ٹھگین تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اسی فکر میں تھے کہ ناگاہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا کہ اے برگزیدہ عالم واسے فخر بنی آدم اور مال کا میں چہرہ مبارک میں پانا ہوں اگر میرا جان کام آئے آپ پر تصدق سے اور اگر مال جاسیے سب اشار سے آپ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب حال ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا ابو بکر صدیق ہنسے اور عرض کیا کہ جب طلب نے ہزار ارشاد رفیان اور چند کپڑے قیمتی میرے سپرد کیے تھے اور وصیت کی تھی کہ اسکو اپنے پاس امانت رکھو جبوقت مجھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درکار ہوں دیجو اب وہ مال موجود ہے اور اوسہن چند کپڑے سے ہوئے ہی ہیں پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا

جا کر تو راجہ اشرفیون کا اور عین کپڑے نفیس کہ ہر ایک
 پائو دنیا کی قیمت کا تھا سائے آئے اور اس وقت خدیجہ سے
 بھی ایک خلعت بادشاہانہ آپ کے لیے بھیجا تھا حضرت سلی
 م علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ابوبکر کے کپڑے کے آگے
 کیسے کپڑے کو نہ پہنوں گا کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
 عبدالمطلب کا نام اس لیے لیا تھا کہ آپ اوسکو احسان سمجھ کر
 قبول فرما دیں گے ورنہ حقیقت میں وہ مال ابوبکر رضی اللہ
 عنہ کا تھا ورنہ مصلحت امیر بہ ازراستی فتنہ انگیز کا بھی
 مطلب ہے القصہ وہ شہنشاہ کو بن ابوبکر رضی اللہ عنہ
 کی لائی ہوئی پوشاک پہن کر اور ابوطالب اور حمزہ بن عبدالمطلب
 وغیرہ اپنے چچاؤں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمراہ
 لیکر خدیجہ کے گھر تشریف لے گئے اور او وہر ملک سے بیٹے خدیجہ
 نے بھی گہرا پناہ بادشاہانہ اور عروسانہ آراستہ کیا اور فرش
 نفیس بچھوایا اور خوان اشرفیون اور جواہر آستہ کے بہرہ
 آپکا سہر مبارک پر تیار کرنے کے واسطے خواہوں کو
 ہاتھوں میں دیئے تھے اور کہتے ہیں کہ اون خواہوں کو
 اوسیدہ شکرانے میں آزاد کر دیا پس ابوطالب نے
 سب خویش و اقربا اور قریش کے رئیسوں کو جمع کیا
 اور خطبہ کمال حضرت کا بلوغ و فصیح پڑھا ترجمہ اوسکا یہ ہے

کہ خدا اور شہداء اوس پروردگار کو جسے پہلو ابراہیم اور ایل
 کی نسل سے کیا اور بخدا اور لشکر اہل سے پیدا کیا اور
 اپنے خرم لینے کعبہ کا پہلو محافظ اور پیشوا کیا اور مہربان سب پر
 حاکم فرمایا اما بعد حمد اور ثنا کے بیت چامیر امجد بن عبد القدوس
 بلند رتبہ ہے کہ اگر اوسکو قریش کے ہزار شہزادوں کے ساتھ
 تولین تو وہی بہاری سنگے اگر بہ مال میں کم ہے کچھ غم نہیں
 اسوا سے کہ مال مانند سایہ کے ہے کہ گھٹ جاتا ہے
 اور اوسکی قرابت میرے ساتھ سب کو معلوم ہے سو آپ
 وہ جانتا ہے کہ بعوض میرے بیٹے اوسٹون کے خدیجہ بنت
 خویلد کے ساتھ نکاح کرے اور قسم خدا سے عذر دہل کی کہ محمد کو
 ایک مرتبہ عظیم درپیش ہے فقط جب خطبہ ابوطالب
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے تمام
 کیا خدیجہ کی طرف سے اوسنے چچا زاد بیانی ورقہ بن نوفل
 نے اور شکر خطبہ پڑھا اور خدیجہ کے چچا عمر بن اسد نے
 ابوطالب کے کہنے سے ورقہ کے ساتھ موافقت کی اور
 کہا کہ اسے گردہ قریش میں نے اپنی بیٹی خدیجہ کو محمد
 بن عبد اللہ کے نکاح میں دیا پس دونوں طرف سے
 ایجاب و قبول متحقق ہوا اور مہرام المومنین خدیجہ رضی
 اللہ عنہا کا پانسو درم یا چار سو شقال سونے کے کراؤن

خطبہ ابوطالب
 ۱۲

خطبہ ابوطالب
 ۱۲

وہی سب سے اونٹوں کی قیمت تھی قرار پایا بعد اسکے ابو طالب
 نے ولیمہ میں ایک اونٹ بیچ کیا اور کھانا پکوا کر اپنے عزیزوں
 اور سارے قریش کے رئیسوں کو کھلایا اور وہ توڑا نہرا
 اشرفیوں کا کہ ساتھ تھا اس خوشی میں صرف کیا اور خیر
 کبریٰ رضی اللہ عنہا نے اوس ن خوشی میں اپنی لونڈیوں
 کو آزاوا اور سب خزانہ مالی و متاع کا آپ پر تصدق کیا اور
 باقی مال و اسباب حضرت کو دیکر فرمایا کہ میں ہنیں جاتی ہوں
 کہ تم امور معیشت میں کسی کے محتاج ہو یہ سب مال تمہارا
 اور میں تمہاری ایک کترین لونڈی ہوں مجھ کو تمہارے
 سوا کسی کے درکار نہیں ابو طالب اس بات سے بہت
 خوش ہوئے اور ان حضرت کی معیشت کی فکر سے
 چھوٹے اور فرمایا بشکر اوس خدا کا جس نے مجھ کو
 دور کیا پس خدیجہ کبریٰ نے اپنی کمر آپ کی خدمت گاری
 پر مضبوط باندھی اور دین و دنیا کی سعادت حاصل کی اور
 مدۃ العمر اس ثرائے عاشقانہ سے بہتر نہ رہیں اشعار
 ربیبہ خدیجہ بنت آن قہارہ و لنواز بنینہ قہارہ و سائے آن
 فسرار من ہما سے قدم کہ بودیم سایہ پرور او
 ہزار شکر کہ افگند سایہ باز من ہما اگر پائیہ جاہ بہت
 فوق نہ طارم ہما خدمت تو رسید است اعتراف من

اور اتفاق ار با ب ر سیر کہ اسے حضرت محمدؐ کی عمر مبارک خباب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش پیشی کی
اور عمر شریف ام المومنین خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کی حیات
بہیں کی تھی اور سب اولاد ان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وہ لم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی مگر حضرت ابراہیم
کہ ہمارے قبیلہ سے پیدا ہوئے تھے اور سات برس کے
ہو کر وفات پائی اور ذکر آپ کی اولاد کا آگے آوے گا
الحمد للہ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی
یہ ذکر ہے تبار خانہ کعبہ کا قیام اور اسکے گرد چائیکلی اور سب
اس کے گرد جانے کا بعض مورخین نے یوں لکھا ہے کہ کعبے
کے اندر ایک کنواں تھا کہ لنگے پاؤں شاہوں نے اکیسویں
ہجری کے بچے کی سونے کی بنا کر اور اس کو جو اس وقت میں
قیمت سے آراستہ کر کے اوسمین دفن کیا تھا جب
قریش اس حال سے سرگاہ ہوئے وہ کنواں کو دیکر
اوس تصویر کو نکال لیکے اس سبب خانہ کعبہ کے
اساس میں تزلزل پڑا تھا کہ قریب گرنے کے ہو گیا
اور ایک روایت میں آیا ہے کہ چونکہ خانہ کعبہ کی
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وقت سے بنی تھی اور اندر
خانہ کعبہ کے پانی جاتا تھا رفتہ رفتہ دیواروں کو صدمہ پہونچتا

یہ خانہ کعبہ ہے جس کو
ابراہیم علیہ السلام نے بنایا تھا

اور گرنے لگیں قریش چاہتے تھے کہ اسکو پھروا دے مگر یہی مرتبہ
 بنادین اور چوہاٹ کو ملیندا اور اونچی کرین تاکہ اندر کے پانی جاوے
 محفوظ رہے مگر اوسکا سامان زمین میں پڑتا تھا آپ کی پیشانی
 سے بیسویں سال میں قریش نے قصہ مصمم کیا کہ بیت المقدس
 کو از سر نو بنادین اور دیواروں اور چوہاٹ کو بلند کر دیں اور
 اوسکی چٹ بھی بنادین کیونکہ پہلے اس سے فقط چار دیواری تھی
 تھی اور چٹ نہ تھی اور بلند ہی دیواروں کی قد آدم سے
 زیادہ نہ تھی وہ بھی شکست و سخت ہو گئیں تھیں ہا انہیہ پرانی
 عمارت کے کوہونے کی اونکو جرات نہوتی تھی کہ بناداد اسکے
 کوہونے سے کچھ غلاب اور خرابی ہو سہئے اسی ترو دین
 تھے اور بعض چاہتے تھے کہ پرانی عمارت کو جسے دین
 اوسکی صورت نہ بدلیں اور بعض نے سرے سے درست
 کرنی اور بنانے کو اچھا مانتے آخر الامریہ قرار پایا اور یہ صلاح
 شہری کہ حقوڑا حقوڑا بنوانا ہر ایک قبیلہ کے سپرد ہوتا کہ خرابی
 یا قیاب اوسکے کوہونے اور بنانے میں ہوسب کو شامل رہے
 پس رکن جبراسو دھو رکن عراقی تک بنی عہد مناف اور بنی زہرہ کے ٹکے
 ہوا اور رکن عراقی سے رکن شامی تک بنی اسد بن عبد العزی
 اور بنی عبد الدار کے سپرد ہوا اور رکن شامی سے رکن یانی
 تک بنی تمیم کے نامزد ہوا اور رکن یانی سے رکن جبراسو تک

بنی سہم اور بنی عدی کے حصہ میں پڑا پس یہ سب قبائل یکجا
 کعبہ کے گھاسنے کی طرہ سے توجہ ہوئے اور عمارت قدیم کچھ بچھڑی
 جب غوث حضرت ابراہیم کی نیو پر پہنچی چند پتھر منبر مانند
 زمرہ سے لے کر ہوئے کہ انہیں سے ہوئے تھے ولید بن
 مغیرہ نے ایک پتھر میں تیر مارا اور ایک ٹکڑا زمین سے
 ٹوٹا جب ابو ذہب نے اس کو اٹھایا اس کے نیچے سے
 ایک ایسی روشنی نکلی کہ دین تہا کہ سب کی نظریں جاتی ہیں
 پھر اسی وقت وہ ٹکڑا ابو ذہب کے ہاتھ سے گر پڑا اور
 اسی پتھر میں لکھا منقول ہے کہ اس پتھر کے ٹوٹنے پر
 تمام مکہ میں زلزلہ پڑا قریب تھا کہ ساری مکہ کی عمارتیں مسمار
 ہو جاوین تب لوگوں نے کہا کہ یہ بنیاد ابراہیم علیہ السلام
 کی ہے اس کو بچھڑو اور اسی پر عمارت بناؤ اس وقت
 سب نے اسی بنیاد پر بیت اللہ بنایا اور دیواروں کو بلند
 کر کے مقام حجرا سو قمت ہو گیا تب قریش کے آئینہ
 جگڑا پڑا ہر ایک قہر چاہتا تھا کہ ہم حجرا ہزد کو اٹھا کر
 اس کی جگہ چر کہیں کہ اس کی برکت چاروں طرف شامل حال ہو
 آخر شش زیت اس جگہ سے کی یہاں تک پہنچی کہ حجر لڑ
 مرنے لگا کچھ چارہ نہ تھا اور بعد گفتگو سے بسیار اذیت
 وقال کے ولید بن مغیرہ کہ ٹھیک اور ہو شیار تھا اس نے

یہاں تک پہنچی کہ حجر لڑ مرنے لگا

اس کا

اس لڑائی میں یوں فیصلہ کیا کہ صبح کو جو شخص پہلے نبی شہید کے دروازے
پر پہنچے وہی اسکام کا انجام کرے اور یہ کام اوسکی راس پر کرنا جو وہ اسکا
فیصلہ کرے اور پھر راضی ہو علیٰ اہل صلیح سورج کے نکلنے قریش لوگ کہ
مترود اور فطر سے تہنظر میں بیٹھ کر دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم اوسے دروازے سے تشریف لے جاتے ہیں سب لوگ اس بات
پر حیرت و حوش ہوئے اور سب حال حضور پر فزون کیا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک بھائی اور اپنے ہاتھ سے اوس پتھر کو اڑا کر
سچ میں رکھا اور فرمایا چار شخص ہر چاروں قبیلہ کے چاروں کو نے اس چادر
کے پکڑ کر اوشاد میں تاک کر کھڑے ہو کر سب کو شامل ہو کر اپنے خوش ہو کر
ہو جب آپ کے حکم کے عمل کیا اور چاروں کو نے چادر کے چاروں دواروں پر
پکڑ کر اوس پتھر شہر کو اڑا کر اس کے مقام تک پہنچا یا پھر اوس کے کہنے
اوس کے مقام پر جا کر اہوا تب نے یہ امر ہی حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر کہنا کہ جیسا آپ فرمادیں یہاں ہم سب جلا دین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوس پتھر کو اپنے دست مبارک سے اڑھا کر اوس کے مقام
پر رکھ دیا اور ایک پتھر عباس کے ہاتھ سے لیکر آپ اوسکی صلیبی کیوں
دعا کر رکھا اوسکو استحکم کیا قریش اس معاملے سے بہت خوش
ہوئے اور آپ سے لڑائی موقوف ہوئی الصلوٰۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ و صلیٰ یہ ذکر ہے تعداد و شمار
کے کتبے کا کہ کئی بار حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے

یہ پتھر اوس کے مقام پر رکھا گیا تھا جس کا ذکر ہے

عیاج بن یوسف کے زمانہ تک دنیا علیا سے سیر اور تواریح
 نے لکھا ہے کہ جب آدم علیہ السلام اپنے گناہ بخشنا سے تنگ
 ایسے حکم نیکے گئے کہ کعبہ کی زمین کی زیارت کریں اور قحاش
 نے بیت اُسے ایک یا قوت بھیجا کہ ایک کعبہ کے مقام پر
 رکھ دیں اور وہ یا قوت لبنانی اور چٹائی میں کعبہ کے برابر
 تھا اور اس کے دو دروازے زمر و سبز کے تھے ایک پوز
 اور دوسرا چیم کی طرف اور اس میں دل ہزار قندیلین جو
 اور یا قوت اور غیون کی لٹکی تھیں کہ روشنی ہر ایک قندیل کی
 آفتاب کے نور پر فائق تھی اور اس کو بیت المہور کہتے تھے
 اور آدم علیہ السلام ہمیشہ اس کا طواف کرتے تھے جب وہ
 بیت المہور سے تھے آسمان پر اٹھایا گیا اور ہاں مقابل
 خانہ کعبہ کے رکھا گیا اور فرشتوں کا کعبہ کے مشہور ہوا
 تب آدم علیہ السلام نے اور ایک روایت میں ہے کہ شیش
 علیہ السلام نے بعد اسے باپ آدم علیہ السلام کے اور سن
 عمارت کو گارے اور پتھر سے بنایا تھا کہ حضرت نوح علیہ السلام
 کے طوفان سے وہ عمارت گر گئی اور تفسیر فتح الغفر میں
 لکھا ہے کہ یہ جو بعض مورخوں نے کہا ہے کہ حضرت آدم
 کی اولاد نے بعد وفات حضرت آدم علیہ السلام کے کعبہ کو
 گارے اور پتھر سے بنایا اور بیت المہور اسی مقام میں حضرت

آدم علیہ السلام کی زندگی تک رہا اسکی کچھ اصل نہیں ہے اور تحقیق
 یہ ہے کہ بیت المعمور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ تک موجود
 تھا اور طوفان نوح علیہ السلام میں اوجھالیا گیا بعد اوس کے مگر
 کعبہ مکہ پہلے کے مانند تمام زمین سے بلند اور ممتاز تھا اور
 اوس پہلے پر کچھ عمارت نہ تھی اور قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے کہنے اوس گھر کو بنین بنایا تھا بعد ازاں حضرت ابراہیم
 علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام اپنے صاحبزادے
 کے ساتھ بلکہ کعبہ بنایا پس کیا عرش خانہ کعبہ کا رکن حجر اسود
 سے رکن عراقی تک بتیں گز اور اوس سے رکن شامی تک
 بائیں گز اور رکن شامی سے رکن میانی تک کہتیں گز اور رکن
 میانی سے رکن حجر اسود تک بتیں گز اور نو گز اوس گھر کو بلند کیا
 اور اوس میں دو دروازے رکھے ایک چم کی طرف دوسرا
 یورب کی طرف اور چہت اوسکی نہ بنائی بعد اوس کے علاقہ
 یعنی اولاد علقین بن لاذر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام
 نے کہ یہ علاقہ پہلے کے دینے والے تھے انہوں نے
 اوس عمارت کو بنایا بعد ازاں جریم یعنی اولاد جریم بن جحطا
 بن عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام نے
 وہ عمارت بنائی اور بعضی روایات میں آیا ہے کہ پہلے
 جریم نے بنایا پھر علاقہ نے اور یہ عمارتیں کہ نئی بنین اوی حضرت

بیان بنا کعبہ
 از دست ابراہیم
 علیہ السلام

بنایا علاقہ جریم
 بن جحطا

ایراہیم علیہ السلام کی عمارت کے مطابق تھیں اور یہاں آدین
کی زیادتی تھی بعد ازاں کے قصبے میں کلاب نے کہ آپ کے چار
میں سے مجھے کوئی دیا اور غریبوں کی شاخوں اور مقلی کی لکڑی
سوا کی چٹ بنائی تھا۔ اور اسکے قریش نے آدین زلمے میں
کہ ان حضرت علی ابتر علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف پچیس
برس کی تھی آدین عمارت کو جسے سکا ہے بتایا اور حضرت
علی ابتر علیہ وآلہ وسلم ہی آدین بزرگ تھے جیسا کہ
اور زبان جو چکا بس قریش نے حضرت ایراہیم علیہ السلام
کی عمارت کو بالکل بدل دیا چنانچہ بلندی سکے کی نوکر اور پہلے
سے زیادہ کی اور لبانی میں سات گز کم کر کے اس قدر کہ
خانہ کعبہ کے باہر نکال کر حطیم عزو یا اور حج واسطے ہر وارہ کو
نید کر دیا اور چونکہ کعبہ کی زمیں سے اونچی کر دی جو نہ عمارت
قریش کے خلاف عمارت حضرت ایراہیم علیہ السلام کے
تھی حضرت علی ابتر علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس
صدیق رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا کہ کو لا جگریت عند ذلک
إلا سلام کنیت فیت علی تو ایذا اگر ہم و او خلعت الخیر استے
حطیم فی اللعین و تحت الباب العزلی من البقور
لعین کا لارمن استیہ میسر اللہ اخلین ولستیلاً للآخر
یعنی اسے جائزہ اگر یہ نیاز مانہ تمہاری قوم کے اسلام کا

تو میں کعبہ کو موافق عمارت ابراہیم علیہ السلام کے بنانا اور
 حکم کو کعبے میں داخل کر دیتا اور پیکم کے دروازہ کو کھول دیتا
 اور چونکہ کعبے کی زمین سے ملا دیتا کہ آسنے جانے والوں کو
 آسانی ہوتی جب سن چوتھم ہجری میں حصین بن نمیر طعن
 نیرید کی طرف سے عبداللہ بن زبیر کے قتل کے واسطے
 مکہ میں آیا تھا اور وہ بزرگوار مسجد حرام میں جا چھپے تب اس
 بے نصیب نے پتھروں سے کعبے کی دیواروں کو گرادیاتھا
 اور بعضوں میں سوراخ ہو گئے تھے اور پردے اور لکڑیا
 اوسکی جل گئیں بہتیں اس اثنا میں اوسنے نیرید پلید کے
 مرنے کی خبر سنی اور پلٹ گیا پس عبداللہ بن زبیر نے
 قریش کی نیائی ہوئی جو عمارت کے گئی تھی سب گروا کر موافق
 حدیث شریف مذکور کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمارت
 کے طور پر کعبہ بنوایا بعد ازاں حجاج بن یوسف نے سن
 چوتھم ہجری میں عبدالملک بن مروان کے حکم سے بن
 زبیر کی نیائ کو توڑ کر موافق عمارت قریش کے کعبہ کی تعمیر کی
 جب وقت سلطنت ہارون رشید کا آیا ہارون نے
 چاہا کہ بنام مروان کو مٹا کر بدستور قدیم حسب قواعد ابراہیم
 علیہ السلام کے بیت اللہ کو بناون اور اس باب میں امام مالک
 رحمۃ اللہ علیہ سے فتوے پوچھا امام مالک نے فرمایا کہ

اے امیر المؤمنین خانم کعبہ کو اب اسی حال پر چوڑا کرنا کہ پادشاہ
 کا کہیل بنو جائے تارون رشید نے اس بات کو پسند کیا
 اور خانہ کعبہ کو ویسی چوڑا کیا چند ایک دو ہی بنا و حجاج بن یوسف
 کی باقی سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
 و حاصل یہ ذکر ہے ابتدا نزول وحی کا جاتو تم اسے
 اہل مجلس کو اہل حدیث اس پر متفق ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کسی بیعت پستی نہیں کی اور کوئی رسم یا تمجیدیت کی عمل میں
 نہیں لایا اور یہ بیعت گناہوں سے محفوظ ہے اور ایام جاہلیت میں پکا اہل
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر اور اوصاف برس کی عمر گئی اور برس کی
 عمر تک آپ کی خدمت میں اس فریل علیہ السلام حاضر و متین رہے اور کبھی کسی
 دکانی بھی دیتی تو وہ آپ کو دو ایک باتیں ہی کرتے تھے بعد ازاں کہ جبریل علیہ السلام
 خدا کے حکم سے و تالیس برس تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف
 میں حاضر ہو کر پڑھتے تھے کبھی ظاہر نہیں کیا جب یہ تالیس برس گئے جبریل
 نے اپنے تئیں خدا کے حکم سے ظاہر کیا اور مروی ہے کہ بارہ برس مرنے سے پہلے کہ فرمایا حضرت
 جبریل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے مائے میں مین بنی ہوئے وہ آقا
 اس سے کئی دن رات پیشتر یہ حال تھا کہ جب میں
 کسی درخت یا پتھر کے پاس ہو کر گذرتا تھا تو اللہ تعالیٰ علیک
 یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی اور جب رستے میں تنہا چلتا تھا
 آواز یا محمد کی سنا تھا ہر چند وہ پہنچے بائیں نگاہ کرتا تھا کہ کیو

حاجیان اعتبار
 نہیں دیتے

میں دیکھتا تھا لیکن اس سبب سے وہ ہم ہمہ گیر غالب ہوتا تھا اور میں
وہاں سے دور رہا کرتا تھا اور اپنا حال خود بخود سے کتنا تھا کہ میں
ڈرتا ہوں کہ کوئی آفت نہ جھکونہ ہو پہنچے خود بخود کہی تین کہ ہرگز
ایسا نہ ہو گا تم خاطر جمع رکھو اللہ تعالیٰ سے تمہارے ساتھ بہتری لگا
اور ایک روایت میں ہے کہ پندرہ برس وحی اور ترے سے
پہلے غیب سے بہت آواز میں سناتا تھا مگر محکوم کوئی نظر نہیں
آتا تھا اور سات برس وحی اور ترے سے پہلے میں بہت نور
اور روشنی دیکھتا تھا اور اس سے میرا جی خوش ہوتا تھا
اور مروی ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریب اور ترے وحی کے
پہنچے خواب میں براہ کھائی دینے لگیں اور وہ وار سے کرت
اور بہت مقامات ظاہر و باطن کی حضرت پر کھینچنے لگی اور حکمت
سچے خوابوں کے دکھانے میں یدہ تھی کہ آپ کو وحی والہام
عادت ہو وے اور دل آپ کا فرشتے کے اور ترے سے
نہ کہہ لائے جب وقت انس کا خباب قدس سے نزو کیا ہوا
اور زمانہ مصاحبت کا ساتھ فرشتوں کے قریب آیا تب
آپ کو خلوت اور تنہائی خلق سے نہایت محبوب و مرغوب
ہوئی اکثر غار حرا میں کہ وہ سکے سے پورب کی طرف تین
کوس ایک پہاڑی پہنچے اور وہ میں ایک غار ہے نہائی میں

بیان روایات
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
علیہ السلام

بیان خلوت
و غار حرا

چار گز اوچوڑائی میں کہیں ایک گز اور کہیں اسی سے کم وہاں
 نشہ دین لہجہ سے کہے اور دن رات وہاں عبادت کرتے اور
 اکثر وہیں رہتے مگر کم تشریف لاتے جب بین شریعت پورا
 پانچویں برس کا ہوا تو روحی سے عالم کو منور کیا اور آفتاب
 نبوت کا مطلع عنایت سے چمکا اور اکتالیسویں برس
 شیریں یا آٹھویں تاریخ بیچ الاول کی مدشبہ کے روز بروز
 عالم غیب سے ظاہر ہوا اور بعد گز دسے مراثب روحی کے
 کہ آگے بیان ہونگے ایک دن جبرئیل علیہ السلام غار حرا میں
 اوس حال میں کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیلو
 کے واسطے تکیہ دیے ہوئے بیٹھے تھے پیچھے سے آئے
 اور حضرت کو آگاہ کر کے چلے گئے آپ سید سے ہو بیٹھے
 اور ہر طرف نظر کی کہ سیکونڈ کیا اور سر جھکا لیا ایک گھنٹی
 کے بعد پھر جبرئیل آئے اور کہا تم یا محمدؐ بیٹھے اور اسی جگہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا دیکھا کہ
 ایک شخص ہے آدمی کی صورت پس وہ شخص آگے چلا اور
 آپ اوس کے پیچھے چلے جب دونوں مارجر اس کے باہر نکلے
 صفا اور مرقہ کے بیچ میں پہونچے اوس شخص نے بڑھنا
 شروع کیا یہاں تک کہ پاؤں اوس کے زمین پر رہے اور
 سر آسمان تک پہونچا اور جب اپنے پروں کو پھیلایا تو

یہاں تک پہونچا

نہا و نہا
 دیکھو کہ چھ

مشرق سے مغرب تک گیسر لیا ننگ اوکے پاؤں کا زرد آؤ
 پڑکا سبز اور پشانی صاف اور چہرہ بہت نورانی اور دانست
 سب سفید بھراق اور کمر بال سرخ جیسے موگا اور گلو بند
 سرخ یا قوت کا گردن میں بندھا تھا اور اس کے ہاتھ پر لا آ کہ
 الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے اس کو اس قطع اور اس ہیئت سے دیکھا پوچھا تو کون
 ہے کہ میں نے کبھی ایسی صورت کا کوئی شخص نہیں دیکھا
 اوسنے کہا میں جبریل ہوں کہ پہلے سب نبیوں اور رسولوں
 پر وحی لاتا تھا اسے محمد تم پر ہو آپ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوں
 ہونگا پڑھا پڑھا پڑھا علیہ السلام نے ایک خط بشت کے ریشمی کپڑے
 کاٹا ہوا اور موتی اور یا قوت کا جڑاؤ اپنے پتہ کے نیچے سے
 بنگال کر دیا اور کہا پڑھا ہوا اے محمد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوں اور اس خط میں میں
 کچھ لکھا نہیں پاتا کیا پڑھا ہوں پس جبریل علیہ السلام نے
 حضرت کو اپنی گود میں آسے اور فرمایا کہ آپ بیجاقت ہو گئے
 اور بند بندہ حید ہو گیا قریب تھا کہ بیوش ہو جاوین ہر چہ
 دیا اور کہا پڑھا ہوا محمد پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 یہی جواب دیا کہ میں ان پڑھا ہوں تہر کو دین لیکر دیا اور
 چہرہ کر کہا پڑھا ہوا اے محمد پڑھا جواب پایا آخر اللہ شہید

خود جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ہوا قرآنِ مجید ربیع الثانی
 خلق الخ انسان بن ملک اور وہ ملک الکریم الدینی علم
 بالعلم حکم الانسان فاکم تعلم پس اسکو ان حضرت صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم نے پڑا بعد ازاں جبریل علیہ السلام نے اپنا
 پاؤں زمین پر مارا وہاں ایک چشمہ پانے کا پیدا ہوا وہ
 دمنگیا اور طریقہ دمنگو کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھایا
 اور دو رکعت نماز پڑھی اور آپ نے جبریل علیہ السلام کے
 پیچھے نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ تم کو
 پڑھنا ایسا ہی ہے اور سچلے گئے پس ان حضرت صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم پر دہشت اور ہیبت ایسی غالب ہوئی کہ حضرت
 کی جبت کے آپ نے ہا ہا کہہ پڑا پڑ چڑھ کر اپنے سینہ پھاڑ
 کے نیچے گرا دیوین اور اس قصد سے پھاڑ پڑھنے سے تین
 پھر جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ کہتے ہیں یا محمد اناک رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ علیٰ خیر الانبیاء واکرم المرسلین یعنی
 اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقینی آپ اللہ تعالیٰ کے
 رسول اور بھیجے ہوئے ہیں اور میں جبریل روح الامیں ہوں
 کہ تمام نبیوں اور رسولوں کے پاس آیا کیا پس آپ ان
 شہر گئے اور جس طرف آئکہ اوٹھا کہہ دیتے تھے جبریل کی
 صورت نظر آتی تھی بیان تک کہ شام ہو گئی اور حضرت پڑھیں

رضی اللہ عنہا کے آدمی کہ آپ کی تلاش میں پہنچے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملے تھے اور ان لوگوں کے ملنے کے
جبریل علیہ السلام کی صورت آپ کی نظر مبارک سے غائب
ہو گئی پس ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان آدمیوں کے
ساتھ خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور تمام دن
آپ کا خوف سے تہرہ راتا تھا آپ نے فرمایا زَلُّوْنی زَلُّوْنی
یعنی بھگو کچھ خوب اوٹ دو جب وہ خوف اور لرزہ موقوف ہوا
خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا حال پوچھا آپ نے بحال
بیان فرمایا اور کہا کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں
میں کا بن نہو جاؤں خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا معاذ اللہ ہرگز
آپ نہو گا اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ اور دیکھ رہا ہے اور کو
ساری خلق سے بہتر پیدا کیا اور تم لوگوں میں طاب کرو تم ہو
اور امانت میں خیانت نہیں کرتے اور یتیموں اور یتیموں
کی پرورش کرتے ہو اور غریبوں محتاجوں کو کھانا کھلاتے
اور دار و مدار کی ممانداری کرتے ہو اور قوم کی خستیاں اور
کلفیں ستے ہو پس ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے کچھ ڈر کا
مقام نہیں رہتا تم خیر و برکت کے منتظر ہو اور محبوس ہو
کہ غریب خدا کی عنایت تمہارے شامل حال ہو پس حضرت
خدیجہ رضی اللہ عنہا ایسی ایسی باتوں سے آپ کی تسلی کرتی تھیں

اور آپ کو اپنے چچا زاد بھائی درود بن نوفل کے پاس لے گئے
 اور سب مال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان کیا ورنہ
 نے کہا کہ وہ تنہا آئے والا ہی جبریل تھا کہ موسیٰ اور ہارون
 اور تمام نبیوں کے پاس آتا تھا اور خوشخبری ہوتی تو اسے
 کہ تم سب پر سوائے اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری خبر جو راویہ
 اور اکیل میں دی ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو کافروں
 سے نکلنے اور جان کر شکاک حکم دے اگر میں ادھر وقت تک
 زندہ رہوں گا تو تمہاری مدد کروں گا لہذا اس کے ورنہ نے آپ کے
 سر اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رحمت کیا پھر بعد چند روز
 ورنہ نے انتقال کیا اور آپ کی دعوت اسلام کو زمانے تک
 زندہ نہ رہی مگر بعد مرنے ورنہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا کہ میں نے ورنہ کو بہشت کے سنیر کپڑے پہنے ہوئے
 دیکھا کیونکہ وہ میرا ایمان لائی تھی اور میرے رسول ہونے کی
 گواہی دیتی تھی الغرض بعد اوس کے تین برس تک ہی نہ
 اترتی اور اوس کے نہ اوترنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آلہ وسلم نہایت مایل و غمگین رہتے تھے کئی بار آپ نے
 چاہا کہ اپنے تین بھائیوں سے گرا کر ہلاک کریں جو میں نے
 قصد فرماتے غیب سے آواز قسلی بخش آئی کہ انکے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برحق ہیں یہاں تک کہ سورہ

یہاں پر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی

مذہب نازل ہوئی اوس دن سے پردی کی گاتا بند ہوا اور
برابر آئے لگی اور نزول وحی کی کئی قسمیں ہیں پہلے وحی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چہ پہلے تک بصورت خواب تھی اور
کبھی جبرئیل علیہ السلام اپنی صورت نہیں دکھاتے تھے صرف
معنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ڈال دیتے
تھے اور عقلمن ہوتی تھیں جیسا کہ روایت کی ہے جاکم نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان نوح اللہ
نفسانی کردی ان نفسا ان توت حتی تشکیل رزق
یعنی جبرئیل نے میرے جبین ڈالا کہ کوئی جائد اویسے اپنی
روزری پردی کیے ہوئے نہ ہوئے گا اور کبھی جبرئیل علیہ
السلام صحابہ کی صورت پر نمود ہو کر وحی لاتے چاہے اکثر وحی
کبھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت نہا کہ وہ نہایت خوبصورت آدمی
تھے آتے تھے اور بعض صحابہ نے اسی صورت میں جبرئیل
علیہ السلام کو دیکھا ہے اور بعض اوقات میں مثل آدمی
گھٹے کے آپ پردی آتی کہ اوس سے کلمات الہی کہ آپ کو بھیجے
نہ تھے تھے اور یہ صورت وحی اور ترسنے کی سب صورتوں سے
زیادہ سخت تھی یعنی اگر اس حال میں آپ اونٹ پر سوار ہوئے
وہ فون ماتہ اوس اونٹ کے وحی کے بوجہ سے جم ہو جا
اور اگر کسی صحابی کے زانو پر ماتہ رکھے ہوتے تو اوس

کی ان یا زانو کے ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور کرکڑے جاتو دن
میں آپ کی بیٹانی سے پسینا ٹپکنے لگتا اور کبھی جبرئیل علیہ السلام
اپنی اصلی صورت سے ظاہر ہو کر وحی لائے گئے۔ دوسرے مرتبہ ہوا ایک
پیلے غار جہاں میں دوسری بار آسمان پر معراج میں قریش کے کائناتی
کے اور ایک صورت وحی کی وہ تھی کہ حق تعالیٰ نے معراج کی کتب
کو خود ہی واسطہ فرشتے کے بابتین کین اور جیاد و ہاں کہا اور
علماء سیر نے لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جو بیش ہزار چہرے
مندی اکثر علیہ وآلہ وسلم پر تارل ہوئے کہ اس قدر کسی نبی پر پہن
نازل ہوئے جتنے آدم علیہ السلام پر بارہ بار اور ادریس علیہ
السلام پر چار بار اور نوح علیہ السلام پر پچاس بار اور ابراہیم
خلیل علیہ السلام سیالیس بار اور موسیٰ علیہ السلام پر چار
مرتبہ اور عیسیٰ علیہ السلام پر دس بار نازل ہوئے اور اس
قول کو صاحب مواہب اللدین نے فعل اور بیان کہا ہے
واقتر اعلم بالصواب الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

مجلس ششم

محمد مصطفیٰ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم علی نبیہ الکریم

یہ مجلس چٹی سیچ ذکر دعوت اسلام اور صحابہ کرام کے ایمان لانے میں اور بیان سے اندازہ سی
کفار اور ہجرت صحابہ کبار کا بجانب حبشہ اور شتر
ایمان اجاب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
حالت کو اور واقعہ جنون کی بیعت کر نیکا *
جانو شمس اسے سلمانو کہ اتفاق تمامی علماء سے سیر اور توحید
پر ہے کہ جب وہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مخاطب پنجاب خطاب کرم فائز اور ساموریا میرٹھی ما اترل
 کے ہوسے اور انہوں کی کمرست اور ہدایت کی باندہ ہی اور
 دعوت خلق پر قیام کیا پہلے سب سے جس نے کہ شرف دعوت پایا
 اور خلعت سبقت ایمان کی اس کے قامت رخسار نیز بیاہی
 خدیجہ خاتون تین کہ بے توقف اور بے تردد دین اسلام
 کو قبول کیا اور زمرہ سابقین میں شمار کی گئیں حضرت علیؓ
 علیہ وآلہ وسلم نے او کو اپنے ساتھ لیا اور اسی چشمہ پر کہ کثرت
 جبریل علیہ السلام حوالی غار حرا میں نمود ہوا تھا شریف لکھنے
 اور اسی طریق پر کہ آپؐ نے تعلیم دینا اور نماز کی جبریل علیہ
 السلام سے اومٹائی تھی تعلیم فرما کر نماز اور نیاست سے
 خبر لکھا اور جو غم اور اندوہ خواہ امور دینویہ سے یا دنیویہ سے
 پیرامون خاطر سوارک کے ہوتا تھا یا استہزاؤ اور تحریف اور
 انکار منکرین سے مجروح خاطر اور شکستہ دل ہونے سے تھک چکا
 رضی اللہ عنہا کی تسلی اور دلاسی سے وہ سب رنج و غم جاتا رہتا
 اور بعد ایمان لانے خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے اکملان کے
 بعد جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ
 برس کی عمر شریفین میں شرف اسلام ہوسنے اور فتنہ
 ایمان لانے جناب امیر علیہ السلام کا یہ سہنے کہ ابو طالب کو
 قلت مال اور کثرت عیال سے اضطراب بہت تھا اور کرب

پیرامون خاطر سوارک کے ہوتا تھا یا استہزاؤ اور تحریف اور انکار منکرین سے مجروح خاطر اور شکستہ دل ہونے سے تھک چکا

تو پڑا تھا کہ اہل مکہ ایسی ہیئت تکلیف میں نہ آئے ایک دن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیال کو
کہا کہ اسے چچا بھائی بھائی سے ابو طالب عیال کی کثیر روک تھام
اور خرچ بہت اور آمدنی کم اور ایام گرانی کے ہیں یہاں تک کہ
مناسب وقت یہ ہے کہ ہم انکی معاوضت کریں اور ہر ایک کو
ادرن کے ترکون کو اوٹھالیوں سے تا ابو طالب کو غنیمت خرچ
کی ہوئے یہ خرچ ابو طالب کو پونچھی ابو طالب سے کہا عقل
میں دیکھا چار ہون باقی ترکون کے تم مختار ہو جہاں سے چاہو
اگر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہی کہ اوڑھناؤں سے غنیمت
کو لے لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کی پیرہن
اور تربیت جیسی چاہیے وہی رکھی اور کمال شفقت اور کرم
مرحمت میں لیکر دس برس کی عمر کو چھوٹا یا ایک سال و چھ ماہ
امیر علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر لے گیا
کہ خباب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام
خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا یا ہم جاتے تھے کہ یہ سب سے بہن اکبر
کیا یا رسول اللہ یہ کون دین سے ہے قرآن پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا
سے کہ اس نے اسکو پسند کیا ہے میں تجھ کو سر دین کی
دعوت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے کہ ایک کہ ایک جان کہ
دو تنہا ہے اور شریک نہیں رکھتا ہے اور اس نے غرض

حضرت علی

اللہ تعالیٰ

پرستش چو بختیاب امیر علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے
 اس دین کو قبل اس سے کسی نے نہ سنا تھا اور میں کوئی کام
 بے مشورہ ایضاً اب اسے باپ کے منہ کرتا ہوں اگر حکم
 ہو تو ان سے مشورہ کرو میں فرمایا اس نے علی یوں فرمایا
 کہ اگر اسلام نہ لاؤ تو اس راز کو کسی سے اظہار نہ کرو بختیاب امیر
 علیہ السلام نے اس رات کو توقف کیا مہینہ الا بواب سے
 دروازہ اوٹنے دل کا گولا اور نورِ ایت سے منور کیا جب
 صبح ہوئی خدمت شریفین میں اگر عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 اسلام مجھ پر عرض کرو اور فی الحال مسلمان ہوئے فتنا میں
 اہل بیت میں آیا ہے کہ حضرت علیؑ امیر علیہ السلام
 پر فتنہ و شبنہ مبعوث ہوئے اور ایمان امیر المومنین علی
 کرم اللہ وجہہ کا روزِ شنبہ کے واقع ہوا بعد ازاں زید بن
 حارثہ کہ ان کو حضرت علیؑ امیر علیہ السلام نے خدیجہ رضی اللہ
 عنہا سے لیکر آنا دیا تھا مسلمان ہوئے اور سوم اہل اسلام
 سے شمار کیے گئے اور یہ تینوں شخص اپنے تئیں پوشیدہ
 رکھتے تھے اور جب کہ نماز کا وقت آتا تھا حضرت علیؑ رضی اللہ
 عنہ و آلہ وسلم علی کو بھرا لیکر اویس کے میں تشریف لے جاتا
 اور وہاں متفق ہو کر نماز پڑھتے ایک روز ابیطالب بختیاب
 امیر کو دھونڈتے تھے فاطمہ بنت اسد نے وجہ انکی پوچھی کہ

ایمان امیر علیہ السلام پر فتنہ و شبنہ مبعوث ہوئے اور ایمان امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا روزِ شنبہ کے واقع ہوا بعد ازاں زید بن حارثہ کہ ان کو حضرت علیؑ امیر علیہ السلام نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے لیکر آنا دیا تھا مسلمان ہوئے اور سوم اہل اسلام سے شمار کیے گئے اور یہ تینوں شخص اپنے تئیں پوشیدہ رکھتے تھے اور جب کہ نماز کا وقت آتا تھا حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم علی کو بھرا لیکر اویس کے میں تشریف لے جاتا اور وہاں متفق ہو کر نماز پڑھتے ایک روز ابیطالب بختیاب امیر کو دھونڈتے تھے فاطمہ بنت اسد نے وجہ انکی پوچھی کہ

کہ میں علی کو بہت ملازم اور متابع محمد کا دیکھتی ہوں ڈرتی ہوں
 کہ وہ الزام پسند امر کا ٹکڑے کہ محل ملت آباد کا کام ہوئے
 ابو طالب سے کہا کہ میرے بیٹے علی نے کبھی بے میرے مشورے
 کوئی کام نہیں کیا ہے اتفاقاً ایک دن ابو طالب کسی کام کو
 باہر کے گئے تھے رفتہ رفتہ اوس دواوی میں پہنچے
 دیکھا کہ حضرت علی امیر علیہ وآلہ وسلم اور علی دونوں بجماعت
 نماز پڑھتے ہیں ابو طالب متعجب ہو کر آہستہ جا کر دیان بیٹھے
 جب آپ نماز سے فارغ ہوئے پوچھا اسے محمد یہ کون دین ہے
 کہ نیا اختیار کیا تم نے اور یہ کیا عمل ہے کہ تم کرتے ہو فرمایا کہ
 چچا یہ دین افتدقائے کاس ہے کہ اس سے راضی ہے اور دین
 اوس کے انبیاء اور رسل اور ملائکہ کا اور دین باپ میرے ابوسعید
 خلیل الرحمن کا ہے اور افتدقائے کاسے مجھ کو برسات برگزیدہ
 کیا اور واسطے بلند کرنے اس دین کے مجھ کو اپنے بندوں
 کی طرف بھیجا اسے چچا اب میں تمکو اس دین کی دعوت
 کرتا ہوں کہ بتی تمہارے ٹوا ایک جانو اور اوس کا کیا کوشش
 خانو تو رہیں عبادت پر تخلص اور ترخیص دلاتا ہوں اور
 تم سب سے سب شراوار تر ہو کہ ابتدا فصاحت کی میں تمہیں سے
 کروں تمکو دائیں ہست کہ بدوہ و رعایت میری اس بات میں
 کر اور اس بکواس حق کے بلند کرنے میں کہ جس کے واسطے

میں سبوتا ہوا ہوں اہتمام فرماؤ ابو طالب نے کہا اسے
 ذرا تھویر سے توجھ کتا ہے مگر نفس میرا اپنے بزرگوں کا دین
 چھوڑ کر کوہنیاں مانتا ہے اور اعراف ملت عبدالمطلب سے
 منہ چاہتا ہے ورنہ میں متابعت تیری کرتا لیکن تو
 بذر غمطاط و پتہ کام میں مشغول رہ جب تک کہ میں زندہ
 ہوں کیا باپ و طاقت کیسی کہ تیری طرف آنکھ اٹھاؤ
 ویکہ کے اور نگر قصد ایت دیے گا کرے بعد ازان
 ابو طالب نے طرف علی رضی اللہ عنہ کے متوجہ ہو کر حال
 پوچھا کہا اسے پدریہ دین حق ہے اور میں ساتھ خدا اور
 پیغمبر کے ایمان لایا ہوں اور یہ نماز کہ میں پڑھتا ہوں نہیں
 ہے کہ حق خدا سے اپنے بندوں پر اسکو واجب کیا
 کہا اسے آپ کے تھویر لازم اور غرضتگذار محمد کا رہ کہ وہ
 تجھ کو سوا نیکی کے اور کسی بات کا حکم کرے گا حق تعالیٰ
 حافظ اور ناصر تھا راستے اور میں تابذلت اپنے قوم و دون
 کی محافظت میں قصور نہ کروں گا اور جان گرامی اپنی
 شہرہ نہ کروں گا یہ کہ ابو طالب اپنے گھر کو چلے گئے اور
 بزور نے پوچھا کہ علی کہاں ہے ابو طالب نے کہا
 کیا کروں گے مجھ کو میری ماندی نے خبر دی ہے کہ وہ
 محمد کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور اپنے باپ و دادا کے

دین سے پر گیا ہے ابی طالب نے کہا چپ رہو علی کو ہی
 لائق سمجھو کہ اپنے بھائی یعنی محمد کی مددگاری کرے اور اگر نفس میرا
 ترکہ دین عبد المطلب پر راضی ہوتا ہر آئینہ میں بھی متا بہت
 اذکی کرتا جب یہ سب باتیں ابو طالب کی قریش کے کاٹن
 پڑیں اذکو سخت رنج ہوا اور بہت ہراسان ہوئے منقول
 ہے کہ ایک ن ابو طالب نے ساتھ اپنے بیٹے جعفر کے ایک
 گھانٹی گھانٹیوں پہاڑ کے میں جا کر دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اور علی غازی پڑتے ہیں ابو طالب نے جعفر سے
 کہا کہ جا کر میرے بھتیجے کے بازو کے برابر کھڑے ہو جعفر اشارت
 پدر کے پہلو سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جا کر کھڑے
 ہوئے اور غازی پڑ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر
 کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو دو بازو دیوے کہ اوس سے
 بہشت میں اڑتا پھرے جب جعفر رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں
 کہ قر یہ پہنچے بلا دشام سے شہید ہوئے دعا مقبول اوس
 سید النبی وجاہ سے حق تعالیٰ نے اذکو دو بازو دیئے
 کہ اون سے بہشت میں اڑتے ہیں اسی سبب اذکو لقب
 جعفر طیار ہوا اور بعد اسلام جعفر طیار کے ابو بکر صدیق ایمان لائے
 تھے اونسکے اسلام لاسنے کے بہت میں تنہا اونسکے ایک میرے
 کہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبل موت کے پیر ہیں

تصدیق ابی طالب رضی اللہ عنہ

کی عمر میں خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے کعبہ پر گر سکے گا اور
 ٹکڑے ہوا اور ایک ایک ٹکڑا اوس میں سے سب کے گہروں میں
 پڑا بقدر اس کے پیر و سے ٹکڑے جمع ہو کر چاند کی صورت آسمان
 میں مل گئے گا وہ ٹکڑا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حجر سے
 میں پڑا تھا وہیں رہ گیا علی الصباح ابو بکر نے اوشہ کر ایک عالم
 یہودی کے پاس جا کر تعبیر اپنے خواب کی پوچھی اوس نے کہا یہ
 خواب و خیال ہے کچا اسکا اعتبار نہیں تھا ایک مدت کے
 جب ابو بکر کو اتفاق سفر شام کا پڑا اور صحیحہ اراہ سے ملاقات
 ہوئی ت اوس سے آپ نے تعبیر اپنے خواب کی پوچھی صحیحہ
 نے کہا کہ تم کون ہو اور وہاں تمہارا کامان ہے کہا میں ہے
 کہ رہنے والا قوم قریش سے ہوں کہا براہب سے خضر یہ
 سہیے کہ درمیان تمہارے ایک خیمہ بنا میرا ہو گیا اور لوہا اسکا
 ہایت کا کے سب گہروں میں پھوسپنجے گا اور تو اوسکی
 حالت حیات میں وزیر اوسکا اور بعد اوسکے خلیفہ اوسکا
 ہو دیکھا صدیق اکبر فرماتے ہیں کہ یہ حال میں نے کسی سے
 نہ سنا تھا تا وقتیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم صبیحہ سے
 جب میں نے اس امر کے ظہور کی خبر پائی جلد اذکار خیر مت
 مبارک میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تین ٹکڑا اس دین کی
 دعوت کرتا ہوں عرض کیا میں نے بہرہ نہیں کواپنی نبوت پر

دلیل ہوتی ہے آپ کی کیا دلیل ہو فرمایا کہ دلیل میری نبوت کی ہے
 خواب سے جو تو نے دیکھی اور عالم یہودی نے اسکی تعبیر میں
 تجھے کہا کہ اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے اور تجھ پر اب اسباب نے
 یہ تعبیر بھی عرض کیا میں نے کہ اس حال سے آپ کو کسے خبر ہو
 فرمایا جبرئیل فی التماس کیا یا رسول اللہ اب اس سے زیادہ
 کوئی دلیل درکار نہیں اشد ان لآ لہ الا اللہ وحده لا شریک

لہ و اشد انک عبیدہ و رشو لہ اور دوسری روایت یہ ہے
 کہ نقل کیا ہے عبد اللہ بن مسعود نے ابی بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ سے کہ فرمایا آپ نے کہ قبل بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم کے میں لقمہ تجارت جانب میں سے لے گیا تھا اور
 وہاں ایک بڈھے کے پاس کہ قبیلہ آذر سے تھا اور تہامین شمر
 اوس بڈھے کی مین سو تو سے برس کی تھی اور آسمانی کتابوں
 سے واقف تھا جب اوس بڈھے نے مجھ کو دیکھا کہا گمان
 میرا یہ ہے کہ کسے سے آیا ہے تو کہا میں نے یہ بات سچ ہے
 پوچھا کہ قریش سے اور قبیلہ بنی تمیم سے ہے تو کہا میں نے
 ان کتاب ایک نشان اور رہا ہے کہا میں نے وہ کیا ہے
 کہا کہ اپنے پیٹ سے اوشا کہا میں نے کیا کرے گا تو کہا
 اوس بڈھے نے کہ میں نے آسمانی کتابوں میں دیکھا ہے
 کہ حرم میں ایک پیغمبر جو شہر کا اور ادب کے دو مرد کا جو دیگر

روایت نامی
 در بیان آوردن
 ابو جہل بن حنیف
 غنہ ۱۱

ایک جان دوسرا مرد میانہ سال آوروہ جوان دستوار یکا مول
 میں در آویگا اور بہت بلاؤں کے دفع کر کے گا آوروہ مرد میانہ
 سال ایک مرد جو گا سفید رو باریک بن اور حکم پراو سکے ایک
 داغ سیاہ ہوگا اور ران پراو سکے ایک نشان گمان میرا ہے
 کہ وہ شخص تو ہی ہوگا جانتا ہوں میں کہ وہ داغ اور نشان
 تیرے شکم پر دیکھوں آج بکرے فرمایا کہ جب شکم اپنا بچھا گیا
 میں نے اور ران کو کہولا اوس بڈھے نے دیکھا کہ میری
 ناک پر ایک بل سیاہ تھا اور ران پر میرے ایک نشان کہا
 اوسنے قسم ہے رب الکعبہ کی کہ تو وہی مرد میانہ سال ہے
 اور مجھ کو وصایا متفقہ نہ کیے بعد اوسکے جب میں نے سب کام
 سے فراغت کی واسطے حضرت کے اوس بڈھے سے
 پاس آیا کہا تجھے کہ چند بیتیں اوس مغیرہ جلیل القدر کی نعت
 میں رکھتا ہوں میں میری طرف سے انکو پڑھنا اور بار بار
 بتین اوسنے بڑھین میں نے انکو یاد کر لیا اور حضرت
 ہو کر کے کوہ راجب اسے گہرا یا عجب بن بیٹھا اور ابو جہل
 بن ہشام اور شیبہ اور ابو النخعی مع چند نفر دوسرا قریش
 کے واسطے میری ملاقات کے آئے میں نے ان سے
 پوچھا کہ کوئی نئی بات تمہارے درمیان میں ظاہر ہوئی ہے
 کہنے لگے کہ کون واقف اس سے زیا وہ غریب ہوگا کہ بتیم اور

لاؤ

کیا دعوے پیغمبری کا کرتا ہے اور پہلو کہتا ہے کہ تم سب
اور آجاء اور اخذ و تمہارے دین باطل پر ہوا ہے ابی بکر اگر پہلو
پاس جاؤ تمہاری ہنوتی تو ہم اس میں تم کو مار ڈالتے اب کہ تم
آئے ہو جو دین کا ہم کو کافی ہو کہ وہ تمہارا دوست ہے فرمایا
ابو بکر صدیقؓ نے کہ جب میں نے یہ کلام قریش سے سنا اور نکو
خیلہ اور عذر سے رخصت کیا اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا ان میں معلوم ہوا کہ خدیجہ کبیری رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف
لے سکتے ہیں زمان گنا میں اور بنی نضیر و بنو اسد کی ہلائی جناب
سیدہ زور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے عرض
کیا میں نے یا محمدؐ یہ کیا بات کہتے ہو کہ لوگ تم سے نقل کرتے ہیں
فرمایا اے ابی بکر میں رسول خدا ہوں تم اور سب لوگ میرا
ایمان لاؤ تمہارا خدا ہے رحمانی پاکو اور دوزخ و جہنم دانی سے
ایمان میں رہو کہا میں نے یا محمدؐ کون دلیل سے تمہارے
اس دعوے کے سچ ہو سنے پر فرمایا وہ بڑا یہ کہ میں میں بکھیا
تھنے کہا میں نے بہت بدستے اور جوانوں سے ملاقات اور
اون سے یہ سچ اور پھر اکی میں نے فرمایا وہ بڑا یہ کہ جسے تمہارے
بابت ایسا کہچو بھی میں اور بارہوں میں خود حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے شہداء میں عرض کیا میں نے یا رسول
اللہ کو اس حال سے کہنے خیر و ہی فرمایا اس فرشتہ نے کہ

قریش اور عینادید عرب سے آپ کی ہمت مبارک کی برکت سے
 بادیدہ فتالت اور گمراہی سے بخش کر راہ راست ہدایت پر پہنچے
 اور متعاقب ایک ایک بعد دوسرے کے ایمان لائے اول
 ان سب کے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا علیہا وسلم کے پانچ آدمی
 عشرہ مبشرہ سے زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن
 ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان رضی اللہ
 عنہم شرف اسلام ہوئے اور قصہ عثمان رضی اللہ عنہ کے
 ایمان لائے کا یوں منقول ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا
 سیری ایک خالہ بعد یہ نام تھی کہ فن کمانت میں دستگاہ
 کامل رکھتی تھی ایک دن اس کے گھر گیا میں مجھے بطریق خال
 گوئی کے کہنے لگی کہ شکوہ ایک دولہن سے کی بہت خوب صورت
 اور پانہ سا کہ شکوہ قبل اس کے دولہن اور نہ اس کو قبل اس کے
 دوا نہ ہو دیکھا اور وہ لڑکی ایک پیغمبر حبیب اللہ کی ہو دیکھی میں
 اس بات سے بہت متعجب ہوا پھر کہنے لگی کہ وہ پیغمبر خدا ہے
 اور اوپر آسمان سے وحی آتی ہے کہا میں نے اسے خالہ
 یہ بات فقط تمہیں سے سنا ہوں میں اور شہر میں اس کا
 کچھ چرچا نہیں ہے یہ خالہ سفید بیان کر رہی تھی خالہ نے کہا کہ
 محمد بن عبد اللہ خلق کو اپنے دین کی دعوت کرتے ہیں کچھ عرصہ
 گزرے گا کہ تمام عالم اس کے نورانی سے روشنی ہو جاوے گا

اور جو کوئی اونکی اطاعت اور فرمانبرداری ہے ہر گناہ سزا دے گا
 قلم ہو دیکھا جو ہیں یہ باتیں اپنی خالہ سے سستی میں نے کچھ اثر
 ہیبت حق کا میرے دل پر ظاہر ہوا اور انڈیا پتیاک ہوا میں نے بعد
 وہ روز کے پاس وہ سستی اور ہنسنی بنی میں نے کہا ابو بکر صدیق
 ہر گناہ گریا میں اسی سخن اپنی خالہ کا اون سے کہا ابو بکر نے
 مجھے کہا اے عثمان تم مرد قاتل اور ہوشیار اور قلم اور خط
 میں گناہ نہ دیکھا ہو تم پر چہا نہیں ہے کہ کہتے ایک چتر کر
 نہ پولین نہ سینین نہ دیکھیں اور نفع اور ضرر کیونہ ہو چکا
 کیونکہ خدائی کے لائق ہو دین گے کہ میں نے سچ ایسی ہی
 بات ہے ابو بکر نے کہا کہ تمہاری خالہ نے سچ کہا ہے حق جان
 تھا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ پہلے پہاڑ ہے کہ
 خلق پر بھیجا ہے غنیت جانو اور قبول ایمان میں دیر نہ کرو
 کہ مع درکار خیر حاجت پہنچ استخارہ غنیت ہے انصاف ہم اور
 ابو بکر یہی بامین کر رہے تھے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما ابو بکر کو
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ بات پوچھنا
 کہی آپ نزدیک ہمارے اگر بیٹھ گئے اور میری طرف مناجات
 ہو کر فرمایا اسے عثمان خدا تعالیٰ سے شکوہ دے سکے نہائی غنیت
 کے بولتا ہے تو یہی ابو بکر قبول کرنی الحال فرمانا ابو بکر

دہلین اثر کر گیا اور نور ایمان کا اوسین پہر گیا نہایت وجد اور ذوق
 سے سیرانہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سر نہم ہوا میں تہذیب اور
 حب کہ شرف فراش رقیہ بنت رسول اللہ کی شرف بیویں
 بار بار سخن اپنی خالہ کا یاد کرنا تھا میں اور اوس سے یقین میرا
 ترا وہ ہوتا تھا اور تمام باقی لوگوں کے منجملہ میں تالیس آدمیوں
 کے سید میں عمرو بن عیینہ ابو سعید بن الجراح عثمان بن مظعون
 الزکم بن ابی العازم ابو سلمہ بن الاسد عیینہ بن الحارث
 بن عبد المطلب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فاطمہ بنت کلاب
 حواہ عمر زوجہ سعید زکوریہ قتادہ بن مطلقون خطاب بن الاش
 عبد اللہ بن مظعون عمر بن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود
 مسعود بن الربیع النخعی سلیمان بن عمر عباس بن ابی یحییٰ
 خلیس بن خداقہ عامر بن ربیعہ عبد اللہ بن جعفر بن
 ابی طالب اسماء بنت جمیل زوجہ جعفر زکوریہ عاتق بن
 ابی ہارث خطاب بن الحارث سمیر بن جب سائب
 بن عثمان بن مظعون نضر بن عبد اللہ عامر بن سعید عاتق بن
 عمرو بن عبد اللہ بن خالد بن سعید ابو حذیفہ بن عیینہ بن ربیعہ
 واقد بن عبد اللہ عامر بن یاسر حبیب بن سنان ایاس بن
 ابوبکر خالد بن بکر ابو ذر غفاری طلحہ بن عبید اللہ مصعب
 بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سہارنیک کے ایمان لانے کا

[illegible]

اور شیخ ترشچامان عرب سے تھے پس جناب رسول اکرم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب اسلام لانے ان دونوں بزرگواروں
 کے سال ششم نبوت میں قریش پر زیادہ غالب اور قوی ہوئے
 منقول ہے کہ ایک شبانہ روز حضرت صفی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے یہ دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْاَسَدِ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 یعنی خداوند اقویٰ اور غالب کر تو دین اسلام کو ایمان لاکر جاہل
 سے کہ نام اوسکا عمر بن ہشام ہے یا اسلام لانے عمر بن خطاب
 سے اور یہ دونوں آدمی اشد اور قوی اپنی قوم میں تھے چونکہ
 ابو جہل اور لوگوں میں سے تھا کہ حق تعالیٰ اُن کے حال سے
 خیر و نیکی سے سوا کوئی چیز دیکھتا تھا اُن کو تیرا اُمّ کلمہ سنو زہم لایو بیون حتم
 اللہ تعالیٰ قلوبہم وکلی سمیعہم وکلی البصائر ہم غشاوہ وکلی اللہم عذابہم
 اجابت دے مانتے اوسکے حق میں راہ نیا حق عمر بن خطاب
 یعنی جنابات کے ہوقوت وقت پر تھی مستجاب ہوئی اور
 بزرگ حضرت عمر سے مدت کفر میں ایذا اور جفا اور کوئی کلام
 بے ادبی کا بہ نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے
 اصحاب کے واقع ہوا اور قصہ اسلام لانے عمر کا روضۃ الانبا
 میں یوں لکھا ہے کہ جب یہ آئے کریمہ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ دِیْنَکَ
 دین اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا اور دونوں نازل ہوئے
 اسے کفار قریش تحقیق ہم اور جن بتوں کی تم پرستش کرتے تھے

قصہ اللہ تعالیٰ عذابہم غشاوہ وکلی اللہم عذابہم

سب بکریان آلشیرینم کی ہیں تم سب اوس آگ میں جا سنے
 واپس نہ آؤ گے جو جہل نے کہا اس نے معاشرہ ویش مجھ تمہارے دین
 طعن اور تشنیع کرتے ہیں اور تمہارے خداؤں کو گالیوں پر تڑپتے
 اور تمہارے آباؤ اجداد کو تشن جنم میں نہریں اور مقام شہر
 زمین غیرت اور مردی سے بہت بعید ہے کہا یا منت آباؤ اور
 اجداد کی سنگرکان اسے ہرے کر لیوین ہم اوداوسں شہر
 آتوین لب کیریون میں چوڑ دیوین جو غصن تم سے محمد کو قتل
 کر سنے میں اوسکو انعام میں سونا قہ حرا اور ہزار و قیہ فقرہ
 بتیقا کہ چالیس ہزار درم پہنچتے ہیں دو گنا عمر اوشہ کرے
 ہوے اور کہا اسے اباالحکم یہ وعدہ پورا کر چکا تو یہ فقط بہت
 زبانی لہر کلام لایعنی ہے ابو جہل نے کہا خواہ خواہ اوسے
 دو گنا عمر دے یاد ابو جہل کا لیکر کر اور کہے میں لیجا کر رو بریل
 بت کے کہ سب بنون میں شرا متا اوس وعدہ دے کے
 دغا پر قسم لی اودیا ہر ٹکڑ شمشیر حائل کر کے عقیقہ قتل اوس محبوب
 الہی کے چل دیے اور لالت و غرے کی خیم کمالی کہ نہ ہر دو گنا
 میں اور پاؤں سے نہ چھوون کا جب تک کہ سر محمد کا نہ لادو
 اور حق سبحانہ تمہارے نے قسم اپنے ذات پاک کی یاد کی کہ
 جیتنے دن کا میں تجھ کو جب تک سر تیرا لحد یقین اور قہر
 میں نہ لادوں گا اسے عمر تو نے عقیقہ قتل محمد تیخ احسان

میں اویسی تیغ تو طوق تیر سے شوق کا کرون کا اور تجکو ذوق
 عشق محمد رسول اللہ سے شیرین کام کرون کا قسم ہے مجکو
 اپنے عزت اور جلال کی کہ ایک ہزار چار سو چالیس شہزادار
 کو تیری تیغ سے شہادت آتا ہے تو سے نرور اور نیت
 اسلام کے مزین کرون کا اور ہزاروں کو سن تک تیر سے
 درہ احتساب کی دہشت سے مسخر اور فرمانبردار کرون کا
 القصہ راہ میں ایک شخص بنی زہرہ سے کہ اسلام لایا تھا
 لیکن خوف قریش سے اپنے دین کو چھپاتا تھا عمر سے
 ملاقی ہوا تو چھپا اے عمر کہاں جاتے ہو کہا بارادہ قتل محمد
 کے کمر باندھی ہے اس مرد زہری نے کہا اگر اس امر پر
 جرأت کی تمہنے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے لڑائی
 بین کیونکر میرا جو گے عمر سے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے
 دین محمد کو قبول کیا ہے اگر ایسا ہے تو پہلے سچھی کو مار ڈالو
 اوسنے کہا میں نے اپنے آباء کے دین پر ہون اور مراد
 آواز سے ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کی تعبہ ازان و ہان سے
 آگے چلے اور رہتے ہیں ایک شخص بنی عبد المطلب سے کہ نام
 اوسکا نعیم بن عبد اللہ تھا ملاقات ہوئی پوچھا اے عمر کہاں
 قصد ہے کہا وہ اسے قتل محمد کے جاتا ہوں میں نعیم نے
 کہا کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے نہیں ڈرتے ہو کہ ایسے

امیر عظیم کا خیال رکھتے ہوئے عمر نے کہا معلوم ایسا ہوتا ہے کہ
 تم نے محمد کا دین اختیار کیا ہے اگر ایسا ہے ابتدا قتل کی
 تہین سے کروں میں نعیم نے کہا نہیں تو میں اپنے بزرگوں
 کے دین پر ہوں بعد ازاں کہا اسے عمر نکو ایک عجیب امر سے
 آگاہ کروں میں کہ بہن تمہاری فاطمہ نے اور شوہر اوس کے سعید
 بن زید بن عمرو بن نفیل نے بھی دین محمد کا اختیار کیا ہے
 اول اصلاح اپنے خاندان کی کرو بعد اوس کے دوسرے کا
 ارادہ کرو عمر نے تعجب کر کے ۱۰ پر صدق قول نعیم کے گواہ مانگا
 نعیم نے کہا اگر تحقیق اس بات کی چاہتے ہو تو ایک بکری
 اپنے ہاتھ سے بیچ کر و اگر دسے دونوں بیچ کیا ہوا تمہارا کہنا
 تو جانو کہ تمہارے دین میں ہیں نہیں تو دین محمد کا کہتے ہیں
 پس عمر اول اپنی بہن کے گھر آئے اور اوس وقت سورہ
 النحل پڑھی اور فاطمہ اور سعید دروازہ گھر کا بند کر کے
 خباب بن الارت کو تعلیم کر رہی تھی عمر نے دروازہ پر ایک
 ساعت توقف کر کے آواز اذکی سنی بعد ازاں دروازہ کھولا
 اوسوں نے جانا کہ عمر ہیں پس اوس حیفہ کو کہ حسین سورہ
 طہ لکھی تھی چھا ڈالا اور خباب کو کہ شہ گھر میں پنہان کیا
 اور دروازہ عمر کے خاطر کھول دیا جب عمر گھر میں آئے بہن
 اور بہنوئی سے پوچھا کہ ایک آواز سنی میں نے تم کیا پڑھ کر

کہا اور ہنوں نے ہم کو آپس میں بائیں راستے میں تھکے بعد اسکے عمر
 نے ایک بکری منگا کر اپنے ہاتھ سے ذبح کی اور اس کو بون کر
 بہن اور بہنوئی سے کہا اس کو کھاؤ اور نہ ان سے منکر کیا کہ ہم نے
 منکر کی ہے کہ گوشت کھاؤ دین کے اور بابت روایت یہ ہے
 کہ کہا اور ہنوں نے ذبیحہ تمہارا ہم کو کھا دین سے نہ بابت
 سے قول نعیم کا چ معلوم ہوا بہن نے فرمایا نہ منع کیا نہ منع
 اپنی زوجہ صالحہ کو بچانے اس لئے اور وہاں کے لیے درمیان
 میں آئے عمر نے کمال غضب سے اور بکری کے بال بکری کر
 خوب مارا بہن جب اپنے شوہر کو بچانے لگی اس کے ساتھ تو
 زخمی کیا اور لہوا اس سے بہرہ چلا تب بہن نے فریاد کی کہ
 اسے عمر تو دین باطل کے لوگوں کو راہ تباہی سے اور دین حق
 سے ہٹاتا ہے جان تو کہ ہم مسلمان بنو چکے ہیں اور محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہیں اگر تم کو تو نلوا رہتے ہو
 ٹکڑے کر ڈالے گا تو اس دین برحق سے جو تمہیں ملے
 تو رہے تمہارا پکار کر حکم شہادت اٹھائے اور ان افکار
 و اشیاء ان محمد آجیہ و رسولہ علی رشتہ پا عمر نے اپنے
 جب عمر نے استقامت دین محمدی کی اپنی بن فاطمہ بن ابی
 سفیان اور شعیان ہو کر ان کی انڈا سے ہاتھ اوٹھایا اور دوسری
 اور دلاسا کے ایک گوشہ گھر میں سر جکا کر بیٹھ رہا

بہن اور بیوی نے جو دیکھا کہ کچھ شب گزری اور صبح کروٹو گیا
 اور سورہ طہ کی تلاوت شروع کی لب لباب الحمد للہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
 اے اللہ تعالیٰ القرآن پر نازل فرما کہ میں نے تجھے سچا اور سچا خلق
 اے زمین و آسمان اے اعلیٰ اگر تم میں سے کسی نے تم پر شک کیا تو میں نے
 پورے تھے کہ عمر نے سرا دھنا یا جب اور خون سے پڑا کرنا یا اسلحہ
 دکانی آکر میں کو کا بیٹھا دیکھتا تھا کہ کتنی یہ سن کر عمر نہایت متحیر
 ہوئے اور کہا اسے فاطمہ آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اس میں
 سوتے اور جو کچھ کہ زمین کے تلے ہے وہ سب تمہارے خدا کا
 فاطمہ نے کہا واقتدیا عمر ایسی ہے کہ اب اسے فاطمہ ہمارے
 ایک ہزار پانچ سو بت ہیں کہ حکم اور حکایت بہرے کی زمین پر
 چلتا ہے یہ کتاب تو اپنی مجھے دے تاں سنا کہ روئے زمین کا
 نے کہا تم نہایت کفر اور شرک سے آلودہ ہو اور یہ وہ کتاب ہے
 کہ جسکی شان میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ ہرگز
 عمر نے کہا پھر کیا کیا چاہیے تا قابلیت اس کتاب کے جو کچھ
 پیدا ہووے کہ فاطمہ نے کہ اوٹھ کر غسل کر و عمر اسے اور
 غسل کیا پھر زمین بولی کہ شاید اس کتاب سے بیٹے ادبی کرو تم
 عمر نے قسم کھالی کہ اس کتاب کی تعلیم اور ترویج میں کوئی امر
 فرد گناہ نہ کروں گا میں اور اسے فاطمہ سو گندہ خدا ہے
 عزوجل کی کہ دوستی اسلام کی اسپنے جیہیں پاتا ہوں میں

یہ ترجمہ سیدنا محمد بن ابی بکر نے کیا ہے

بسم اللہ
نفا طے نے اوس صحیفہ کریمہ کو دیا عمر نے اسکو گود میں رکھ کر
تلاوت کرنا شروع کیا جب اس آیت کریمہ پر پہنچی کہ اقْدَلَا الْاِکْرَامُ
الْاَسْمَاءَ الْحُسْنٰی اس کلام کی تلاوت اور طراوت اور فصاحت اور
بلغت نے عمر سے انکار نکھو دی اور اوپر اعجاز اس کلام اور
حقیقت اس خطاب کے اقرار کیا اور کہا کیا خوب ہے یہ کلام
اور کیا گرامری خطاب ہے یہ خطاب بہ تحقیق یہ رب قابل ستایش
کے ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ اور
اوس رات کو صبح تک عمر نے خواب بار باری تعالیٰ میں معزز و گداز سوا
مناجات کی اور دم بدم اشتیاق عمر کا واسطے دیدار فیض آثار
خواب احمد رضا علی اقد علیہ والہ وسلم کے زیادہ تھا جب صبح ہوئی
اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ وہ سید عالم صلی اقد علیہ والہ وسلم
کہان تشریف رکھتے ہیں تو جلد ہی سے میں اپنی گردن شریف
اور سجات کو رستی خدمت گاری اوس فخر بنی آدم سے باندھوں
اور انکی خاک پاک پاسے مبارک کو سرمہ اپنی چشم بصارت کا کروں
اور اطاعت اور فرمانبرداری اوس خواب ملائک باب میں بیان
اول کو کشش کر کے سعادت دارین حاصل کروں میں پیچھے نہ
کہا کہ وہ سرور عالم صلی اقد علیہ وسلم امیر حمزہ کے یار رقم بن ارقم
اور دیگر علی اختلاف الروایات تشریف رکھتے ہیں جس عمر خرمہ اور سعید
کے حضور اقدس نبوی کو چلے حاضر مسلمان لوگ کہ کفار قریش نے

خوف سے حضرت علیؑ و آلہ وسلم کے پاس آوسی گھر میں
چھپ رہے تھے خبر پڑنے پر قسطنطین اور اسکے اتفاق سے اور
قتل سید البراد کے نہایت ہراسان تھے اور جب معلوم ہوا کہ احمد
دن نے کئے کے دروازے پر حج ہو کر عمر کو ہم سب کے قتل
کے لیے بھیجا ہے اور ہر دم آواز طبل اور ڈھل کی جیسے ہیں اس خبر
سے بے لوگ زیادہ شکستہ خاطر ہوئے اور اندوہ اور خوف اور
ہیبت اور لکویت ہوا اور دل اور شہادت کے مضمر گناہ گرو
اور حسرت کہاتے رہتے اور کہتے تھے وہ دنیا و آخرت ان چند
خبیثوں کے ہاتھ مارے جاویں ہم اور ایک بار بھی کلمہ شہادت کو
برسبیل اعلان زبان پر نہ لاویں آخلاق امر و نہو نے تاب نہیں
اور حسرت و اندوہ کی نہ لاکر حضور اقدسؐ میں خودی میں عرض کیا کہ
انصاب آسمان رسالت و اسے دلیل سرکشگان باوجود قیادت
اگر اجانت ہو تو ہم اس گھر سے باہر نکل کر کیا رہیں گے لا الہ الا
کو سامع جماع بلکہ یثین انچادین بعد اوسکے اگر متبع سیاست
مارے جاویں گے غم اور اندیشہ مین رہیں فرمایا اجاب ہر عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اسے فقیر و غم دل تو ہی رہے حسن
قادر نے ناز و دی کو ابراہیم علیہ السلام سے کہ کیا اور پھر حسان
فرعون کو سبب رجحان موسیٰ بن عمران کا کہ وانا اور علقم
علیہ السلام کو رخم متبع سیاست سے محفوظ رکھا کیا یہ طاقت اس کے

مین ہے کہ تم کو ان دشمنوں کو شر سے محفوظ اور مومن رکھے
 مقول ہے کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرقہ
 خاطر صحابہ اور انکی تشویش کو مشاہدہ فرمایا تب ایک گوشہ خا
 میں بیٹھ کر مناجات خیاں کبریائیں مشغول ہوئے اور عمامہ
 مبارک سے اوتار کر اور چادر مبارک کو گردن میں ڈال کر گریہ و زاری
 کی اور کہا کہ خداوند اشرق سے غرب تک یہ چند ضعفا سے
 اسلام ہیں کہ پریش تیری کرتے ہیں اور بیل و جان تجھے بہت
 رکھتے ہیں بجز مت سوز سینه اور آب دیدہ ان فقیروں کی
 جماعت کفار سے ایک سردار بیچ کہ مدد گارتی الکی کر کے اعدائے
 ش سے محفوظ رکھے اسی مناجات میں تھے کہ جبریل علیہ
 السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ جو تو نے ایک سردار کو روکے
 تو میں سے مانگا کہ ملک دین اسلام کی کرے تو خطاب تنظاہ
 رب الارباب کا ملائکہ کو پہونچا کہ اسے فرشتگان مقرب خانہ کعبہ
 سے حذر دیا رقم بن ارقم کے گھر تک صفت بعث طبقات ہوا
 بنا کے سینہ ہاتھوں پر رکھ کر کمر سے ہوا اور دیکھو کہ میں واسطے
 روزان امت حبیب اپنی کے بنیم کش سجیا ہوں نے نے
 بلکہ سر پر وہ محمد رسول اللہ کا پردہ دار مقرر کرتا ہوں اور دارا
 خطہ اسلام کا سپہ لاریں فرمانا ہوں تم اسکو حق تعالیٰ عزوجل کو
 دیان تک پہونچاؤ اور راہ ہدایت کے سپہ لاریں ان اسلام کو عنایت

کرو یا رسول اللہ یہ دیکھو عمر آپ کی عیب پابریکت بنی مائیں
 ہوا ہے تاکہ تقویت دین اسلام کی کرے اور ہوا اور اس کا
 استقبال کرو فرمایا خباب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اسے جبریلؑ وہ باراد و صلیح آتا ہے یا عقبہ جبکہ عرض کیا
 یا رسول اللہ کیا مجال جنگ کی ہے کہ کل کے دن ہزار ہزار فرشتوں
 سے درگاہ رب العزت میں کمال گرہ و زاری سے نام میر کا دفتر
 استقبالیہ سے کھلو اگر دیوان سعادت میں لکھوایا ہے اسی لکھو میں
 تھے کہ میرے اگر دروازہ ٹھونکا اور زبان حال سے عرض کیا
 سے آمد بمرت امیدوار سے کہ کورا بجز از تو نیست یا سے +
 منت زدہ نیاز مند می + خجالت زدہ گناہگار سے + از گفتہ
 خود سپاہ رو سے + و ز کردہ خویش شہسار سے + از یاد
 قتادہ عمر سے + و ز دوست پانہ روزگار سے + عاشق زور و
 باز کرد + نو میدان چنیں امیدوار سے + القصہ جب آواز
 دروازہ ٹھونکنے کی سب صحابہ کے کان میں بڑی اور یہ سب
 معلوم ہوا کہ ہر شمشیر حائل کیے ہوئے بقصد قتل اور ہتھیار
 سرگرمی کے آیا ہے ہایت قدم سے اور اوٹنے کے بان سے
 کوئی آگاہ نہ تھا تب امیر خرم و رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ ایسا مرد
 نہا سے کہا سے اندیشہ سے اگر قصہ خیر آیا ہے مبارک ہو
 اور جو قصد شہر کار کرتا ہو گامین ضامن اور کو خیل ہوں کہ میرا و

تن سے اوتار دیا گیا پس امیر حمزہ رضی اللہ عنہ دروازے پر آئے
 اور کہا اے عمر کیا گمان تجھ کو ہے کہ ہم اتنے آدمی بنی عبدالمطلب
 سے کہ بوسے کو دانتوں سے چاؤالین اور واسطے ننگ و نام
 کے اپنی گوہر جان کو نثار کریں اس گہرین ہو دین اور تو محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر اوٹھا کر دیکھ سکے یہ ممکن نہیں پس
 اس خیال محال کو تو اپنے سر سے باہر کر جب آواز امیر حمزہ رضی اللہ
 عنہ کے گفتگو کی سمع مبارک اوس سلطان کو مین میں پہنچی بدآ
 شرف واسطے ہتھکال عمر کے تشریف لائے دیکھا کہ عمر شہنشاہ
 حاکم کیے ہوئے دروازے پر کھڑے مین اور امیر حمزہ اولیٰ
 یہ کہہ رہے مین پس آپ نے دست مبارک اپنا عمر کی کمر مین
 ڈالا اور ایسا ننگ دیا یا کہ بنڈا اور پیوند عمر کے کاٹنے لگے اور کھوار
 کاٹ دیا سے گر پڑی منقول سے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ جب
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنی گود مین دیا یا تھا مجھ پر
 ایسا دشوار تھا کہ گمان کیا مین نے کہ بڈیاں میری ٹوٹ گئیں
 اور کہاں سر سے اور پڑی مختلف جب عمر نے یہ صلابت اوس
 سلطان بامہابت کی دیکھی پکارے کہ اشدان لا آلہ الا اشد
 و اشدان محمد آرسول اللہ اور سر اپنا خجالت سے جھکا لیا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو گود مین لیا
 اور سر پر بوسہ دیکر کہیں بھی جب آواز اوس عالیجناب کی

تکبیر کی صحابہ سنی سب تکبیر کرتے ہوئے اور سب استقبال
 عمر کے دوڑنے اور سب کہا دوسرے بگے ابد اسلام عمر سے
 بہت سا خوش ہوئے القصد عمر رضی اللہ عنہ نے التماس
 کیا کہ یا رسول اللہ تعجب ہے کہ غار لات و غرے کو علامہ
 یوسفین اور سلمان خالق آسمان و زمین کی عبادت پیچھے اور
 مخفی کریں اللہ اسے لایزال ہم عبادت خدا کی آشکار کریں گے
 اور یہاں حضرت علیؓ اور علیہ وآلہ وسلم کو یاہر لائے اور اب
 صحابہ صفت حضرت علیؓ اور علیہ وآلہ وسلم کے آگے
 پیچھے چلے سرور ان قریش کہ فارا مغیل میں جمع ہوتے ادھون
 نے عمر کو حضرت علیؓ اور علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت
 صحابہ دیکھ کر گمان کیا کہ شاید عمران صبا کو واسطے مارنے کے
 قتل گاہ کو لے آئے ہیں ناگاہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا
 کہ اے لوگو جس کشتی کو پکچھا پکچھا یا اور جس شخص نے زمین چھانا
 سوا یہ جان لیوئے کہ میں عمر بیٹا خطاب کا ہوں اسے معاشر
 قریش تم دین اسلام کو قبول کرو اور متابعت اس گمراہ کان ویا
 اور شہسوار میدان جلالت میں دوڑو والا اسی تلوار سے سہ
 تمہارے اڈاؤنگا اور ایک کافر کو تم میں سے جیتا چھوڑو نہ گا
 جب اعداء دین نے حضرت عمرؓ سے یہ کلمات سنے اپنے
 دین کفر سے مایوس ہوئے اور یکبارگی ہواگ کر میدان کعبہ کا

مسلمانوں کے لیے خالی کر دیا مسلمانوں کے اوس مسجد بن تقارے
 دین محمدی کے پیچھے اور پکار کر مسجد حرام بن اذان دی اور ناز
 نہر کی جماعت پیچھے اوس امام بن اور پیشوا سے صدق و یقین
 کے پڑھی اور وہ اول دن طور اسلام کا تھا تہجد اذان حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ کیا کہے میں سچا گو
 آپ کا جی چاہتا ہے حضرت سلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لغایت
 رشتیاق بیان فرمایا اوسا تہ عمر کا پڑھنے کا نہ کہہ میں تشریف لائے
 کہہ کو بتوں سے پہرہ دیکھا عدا سے شریف بتوں کی طرف کر کے
 یہ آئیکر میہ پڑھی کہ جاء الحق و زکھ الباطل و ان الباطل کان رجوا
 اور عمر نے ہی زبان عرب میں بتوں کی جانب خطاب کر کے
 چند اشعار فرمائے معنوں اوسکایہ تھا کہ اسے بتو اگر محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم رسول خدا کے برحق ہیں اور اللہ تعالیٰ یگانہ مطلق
 پس گواہی دو اور سجدہ کرو تم پس سب یکبارگی سجدے میں
 گر ٹپسے حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل کی یا ایہا الیہی خبک اللہ
 و ان اتبعک من المؤمنین یعنی اسے محمد پس کرتا ہے تنجی
 خدا اور پیرو تیرا یعنی عمر اعانت دین میں اور صیب بن سنان
 سے منقول ہے کہ ہم اپنی تکلیف دینہ والوں سے بدلہ لاندہ تہ
 مگر بعد اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے پس اوس روز سے کہ عمر رضی اللہ
 عنہ ایمان لائے روز بروز دین اسلام ترقی پر تھا اور پھر اسلام

عمر رضی اللہ عنہ نے
 بتوں کی طرف
 خطاب کر کے
 سب کو سجدے میں
 لایا

کنجیان در دوزخ سعادت کی اونکی متابعت اور فرمانبرداری
میں رکھیں ہیں اسے بنی ہاشم تم اوسے نزدیک چاہو اور اپنی جان
مال سے اونکی معاونت اور مدد کرو اور خبابؓ سے دور عالم صلی
علیہ وآلہ وسلم ہی اوسیدن واسطے عیادت ابیطالب کے
تشریف لیگئے اور سر ہانے جا کر بیٹھے اور فرمایا یا اے چچا حق
تعالیٰ تمکو خراسے خیر دیوے کہ صغیر سن میں تم کفیل میری
پرورش کے ہوئے اور حالت کبر سن میں کوئی امیر چچا
اور شفقت کے فرو گذاشت نکلیا اب وقت یہ ہے کہ ایک
کلمہ کہنے سے میری مدد کرو تو میں قیامت میں خباب کبریٰ
سے تمہاری شفاعت چاہوں ابوطالب نے کہا وہ کلمہ
کون ہے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ابوطالب نے
کہا اے عزیزند تحقیق جانتا ہوں میں کہ تم میرے نیکو خواہ ہو
واللہ اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ قوم میری بعد میرے مرنے کے
تمکو یہ طعنہ کرینگے کہ چچا تمہارا بھتیجے ڈر گیا تو اس کلمہ کے کہنے
سے دل تمہارا خوش کرتا میں پس ابوطالب نصعت ماشوا
میں فوت ہوئے اور عمر ادنیٰ ستائشی برس کی ہوئی تھی
اور بعد وفات ابیطالب کے تین دن کے بعد خباب ام المومنین
خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی اور وصیت اوسکی اور
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو چند ہوئی اور دن بدن

صلوات حضرت ام المومنین خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا ۱۱

اور پروردگار اور الم پر الم زیادہ ہوتا تھا اس واسطے کرام المومنین
 کے سبب کوئی ریخ و عجم گرو غاطر مبارک کے آئے منین پاتا تھا
 اور کثرت اخذ وہ سے آپ منزل مقدس سے کم نکلتے تھے بتان
 کہ حضرت علی اشتر علیہ وآلہ وسلم نے اوس سال کا نام امام حسن
 اور اوس گھر کو بیت الحزن نامزد فرمایا اور اوس خاتون پائی تو
 دست مبارک سے جون مین کہ قبرستان اہل مکہ سے مدفون
 کیا اور غاطر مبارک حضرت کی اوس کے رحلت سے نہایت
 مخزون ہوئی ذکر اولاد اوس حمیدہ خصال کے آخر کتاب
 مین آونگے انشاء اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول
 اللہ وعلیٰ آلہ وعلیٰ اصحابہ وسلم یہ ذکر سب سے بیچ اذیت اور تکلیف اور دشواری
 صاحب سرور امام علی اشتر علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ
 عنہم کافرون کے ہاتھ سے بعد وفات اہل بیت اور خدیجہ کبری
 رضی اللہ عنہا کے اور حکم دینا صحابہ رضی اللہ عنہم کو حجت کا بہشت
 کی طرف اور تشیع لیمان اوس سید ابوبکر کا طاعت کو نہ سبب
 بے ادبی اور کستامی کفار تجار کے اور دعوت اسلام کی اہل حق
 کو اور نصرت اور اعانت اور حفظ حمایت چاہتا اولن کو کون سے
 اور انحراف کرنا۔ ان اشقیاء کا اوس سے اور اذیت پہنچانا
 اوس سال اردو جہان کو اور ہر اجبت فرمانا حضرت کا اسکے کو
 خزن دلال۔ تہ اور جہان سے ایمان لانا اجبتہ کا انشاء یہ مین

حیات نامی کا ذکر حضرت صاحبزادہ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جس کا ذکر کئی جگہ کیا گیا ہے۔

بیچ مرفوع بطن نخلہ کے آسے مجھان اختر برج رسالت واسے
 دوستداران مہر سپہر جلال اکاہ ہوا و دل صفا منزل کو بیا
 تکالیف اور مصائب اوس صابر فخر نبوت کے پرورد اور پر طال
 رکھو کہ ساتویں برس نبوت کے قریش نے قوت اسلام کی بسبب
 انقیاد و بیعت شیعین اور مجاہدان دین مثل امیر حمزہ اور عمر بن خطاب
 کے دیکھ کر نائرہ حسد اور عداوت کا بلند کیا لیکن بسبب حمایت
 ابیطالب اور بعض سعادتمندان بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب
 کچھ کر نہیں کر سکتے تھے اور ہاتھ اپنے حسرت سے کاٹ کاٹ
 کہاتے تھے اسی طرح تین برس گزرے دسویں برس
 نبوت کے جب وقت میں کہ سن مبارک ۹ و پچاس برس سات مہینے
 گیارہ دن کا تھا ابوطالب عم غمخوار نے اور بعد تین دن کے خدیجہ
 جان نثار نے سفر آخرت کا کیا اوسی سال سے کفار نابکار نے
 ہاتھ ظلم کا دراز کیا اور اوس حبیب کبریا اور ملازمان بارگاہ والا کو
 انواع انواع تکالیف اور مصائب سے ستایا ایک دن کانہ کور
 ہے کہ اپنی جہل خاک لبرنے بے اومانہ اوس معدن حلم و رضا کو
 سر مبارک پر ایک توکری خاک لا ڈالی مگر اوس صابر فخر نبوت نے
 معاملہ اوس کا متقم حقیقی کو سونپ کر زبان فیض بیان سے
 کوئی مات غصہ کی نہ نکالی اور منقول ہے کہ ام جہل عورت
 ابی لمب علیہ علیہا اللعنتہ کی تمام دن کاٹنے اور گوہر و جہیز کی

اور رات کو سرِ راد اوس محلِ گلستانِ رسالت کے بچا قیام کو
 آپ کے دہن عالی اور پاؤں مبارک میں چہ بین اور اوس سے
 آپ کو اذیت پہونچے جب وہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم شب کو گھر سے نماز کے لیے باہر نکلتے اون کا شون اور
 گوگرد و گورستے سے عطیہ کر دیتے اور بجز مہر و شکیبائی کچھ
 زبان مبارک سے نغمہ آتے اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
 عنہما سے کہ ایک دن میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے کعبہ کے صحن میں کھڑا تھا کہ ناگاہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور
 کپڑا اپنا گروں مبارک میں اوٹھکے کر اوس سید ابراہیم کو زمین کی
 طرف کینچنا قریب تھا کہ آپ زمین پر گر پڑیں اسنے میں ابو بکر صدیق
 آگئے اور اوس کو دھریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس بخت
 کے ہاتھوں سے چوڑایا اور ایک روز کا ذکر ہے کہ رسول مقام
 علیہ الصلوٰۃ والسلام مقبرہ کرمینہ کو تشریف لے جاتے تھے
 اور ابو جہل اور عادی بن حمزہ وغیرہ بد نصیب راہ میں تھے
 اوس خورِ سفید فلک رسالت کو دیکھ کر ادھمکے ہوئے
 اور زبان سے گالیوں اور ہاتھوں سے اذیت بہت دی یہاں
 کہ پیشانی نورانی اوس پر جبین کی خون آلودہ ہو گئی اور خسار
 نازخین اوس کے لب لباب گرنے کے اوپر زمین کے زخمی ہو گئے
 اوس رحمتہ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے کچھ فرمایا اور اوس کے

صدر سے کنار سے قبرستان کے سر مبارک جہاں کریمیت پر
 جب یہ حال زارا سر حمزہ عمیر گوار کو معلوم ہوا غصے میں آکر اپنی
 کمان کو اٹھا لیا اور جا کر بے تحاشا ابو جہل لعین کے سر پر پاری
 ایسا کہ سر اوسکا پھٹ گیا یقین تھا کہ اگر وہ لعین سامنے سے
 بھاگ نہ جاتا تبان سے مارا جاتا اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود
 رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے زبان ہجر نشان سے قریش کے
 حق میں دعا کی بد کہی نہ سنی الا ایک دن کہ آپ نقل حریم
 کعبہ کے نماز پڑھتے ہیں شتول سے تیس ابو جہل لعین نے
 عقبہ بن ابی معیط علیہ اللعنة والعذاب کے ہاتھ سے ابو جہل
 اونٹ کی خون اور غلیظ آلودہ وقت سجدے کے درمیان نزل
 شانوں مٹھا دس صاحب لولاک کے رکھوا دی آپ نے سجدے میں
 توقف فرمایا اور دوسے بد نصیب بے حیا جھٹے تھے یہاں تک
 کہ قاطعہ زہرا رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی وہ بنت خیر البشر و درین اور
 آکر اوسکو نشت مبارک سے دور کیا آپ نے بعد فراغت نماز
 کے نہایت ناخوش ہوئے اوسکے حق میں دعا بد کی کہ اللہ ملک
 پھر قریش میں بار پس برکت دعا سے اوس محبوب بارگاہ صمدیت
 کے دسے اشقیات توڑے عرصہ میں روز جنگ بدر کے خیل
 و اصل جہنم ہوئے اور لاشیں ناپاک اونکی بموجب ارشاد ہدایت
 کے چادہ بدین ڈلوادی گئیں اور سید طرح ابن شہاب اور

ابن تیمیہ اور ابن قیمیہ اور شبہ بن ابی وقاص وغیرہ ملا میں نے
جنگ اعدین سے پہلے ادبی ہمت کی اور اس محبوب کبریا کو اذیت
دے زیادہ دی تفصیل اس کی غزوات میں مذکور ہوگی اور کسی
فقر و مصائب اور غضب و اہل اسلام کو انواع عقوبت اور عذاب
شدائد سے متعلق تھے تاویسے دین اسلام سے باز آویں
معتصون کو زہرین لہری کی پہنا کر وہ پ مین ڈالتے تھے اور
معتصون کے گلے میں رسی باندھ کر کھینچتے تھے چنانچہ بلال حبشی
کی گردن میں رسی باندھتے اور رکون کے ہاتھ میں دیتے کہ
و سے اونکو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں گھسیٹے پھرتے تھے
یہاں تک کہ گردن چورا در زخمی ہو جاتی تھی اور امید بن خلف
جمعی ہوا اور ہر روز وقت دوپہر کے میدان کے میں لیجا
اور جنگا کر کے جلتے ریت پر لٹاتا اور پتھر گرم کہ اگر اس پر گوشت
ڈالو تو بہن جاوے اس کے سینے اور شکم پر رکھتا اور کسی اونکو
ادب و خیر کی کمال میں بند کر کے آفتاب میں ڈالتا اور
لکڑیوں سے اسکو کھٹکتا اور کسی برہنہ کاٹھون میں گھسیٹتا کہ
تمام بدن اس عاشق رسول کا خون میں شور ہو رہا تھا اور
وہ کافر کہتا کہ اے سیاہ رنگ دین محمدی کو چوڑا اور لات و عمر
کا ایمان لا تا ان مصائب سے نجات پاوے تو بلال رضی
اللہ عنہ کہتے دانتھ میں اس دین برحق سے نہ پہرے گا اگرچہ

محبو تو اس سے دو چند سہ چند اذیت دے قصہ
وہ شکل سیاہ سینہ بلال کو طرح طرح کے عذابوں سے ستاتا
اور انواع انواع عقوبت اور شدائد سے محذب کرتا تھا
پس تنگی کی نفس نے اوپر بلال کے اور تلخ ہو گئی تھی زندگی گانی
اؤ کو ایک دن ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں ہو کر نکلے اور بلال کو اس
سختی عذاب اور صیبت میں مبتلا دیکھا فرمایا اے امیہ اسکے
ایذا دینے سے شجھو کیا حاصل ہے خدا سے ڈرو اور ہسکواذیت
مت دے اوس سیاہ دل نے کہا یہ میرا غلام ہے میں نے
اوس کو بول لیا ہے اسکی تعذیب محبو پہنچتی ہے تمہیں سننے
اسکو خراب کیا اور بتوں کے پونے سے منع کیا اور میں محمدی
ترغیب دلائی اگر اسکا تکور سچ ہے تو قیمت اسکی محبو دو اور
یجاؤ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غنیمت جاکر ایک غلام نصرانی
اور دس اوقیہ سونا امیہ کو دیا اور بلال کو بول لے لیا وہ بخت
ہنسنا اور کہا اے اپنی بکریہ کیا خطا کی تھنے اور کیا نقصا
ادھٹا یا تھنے اگر اس غلام کو ایک درم کو بول لیتے تو میں بڑا
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم خدا کی اگر تمامی مال و متاع
میرے گھر اور میرے اختیار میں تھا تو اسکے بدلے میں مانگتا
تو میں دے ڈالتا میں نے اسکو مفت لیا اور بہت ابران
خریدا لے ابران صدیق اکبر نے ہاتھ بلال کا پکڑ کر گھر کو لائے

اور اپنی بہادر و بہادرک سے وہ گردوغبار جھاڑا اور کپڑے پہنائے
 اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لاکر عرض
 کیا اور عرض کیا کہ میں نے اسکو لوجہ افتخار آزاد کیا سچاں افتخار
 عاشق صادق جس کا محبت اور سکے پاس پہنچا اور مدتِ عمر
 خدمت شریف میں حاضر رہا یہاں تک کہ موت احمدی اور
 محبت محمدی میں بان اپنا مالین اور روح کو سونپا اور اپنے طریق
 نماز میں یا سر اور اونکے باپ کو تکلیف دیتے تھے ایک دن
 گئی آفتاب میں جاتی ریگ پراؤ کوئی لافتا کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم وہاں ہو کر نکلے اور ان لوگوں کو اس مال میں کیا
 فرمایا صبر کرو تم اسے اکل یا سہ کر اس کے بدلے میں تم جنت میں
 جاؤ گے اور جو جبل بعین نے ایک دشمن ہمارے ہمارے شہر
 ایسا مارا کہ ہر گھسٹن اور ہمارے باپ کو بھی مار ڈالا اور پہلے جو
 راہ خدا میں مارے گئے یہی لوگ تھے رضی اللہ عنہم آمین
 اور جب جو روح جاسے کفار و منافق اور اشرار تہ روزگار کا مہیا
 سید اور پروردگار سے زیادہ گذار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے سب کو واسطے ہجرت کے طرف جہنم کے کھلے اور
 امان کا تھا اور وہاں کوئی حربا بربر نہ سستی اور زور نہیں کر سکتا
 حکم فرمایا پس گیارہ آدمی اور ایک روایت میں بارہ نفر مرد اور
 چار یا پانچ عورتیں مادہ حبیب بن پانچ نبوت میں چپ کر گئے

حال بیان یا سر اور ان کے

باہر نکلے اور بعض صحابہ اپنی پیٹوں کے ساتھ اور بعض اپنے اہل
 ساکنار و ریاسادہ پاتشریف لیکے اور وہاں سے کشتی پر سوار ہو کر
 حبشہ کو روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر پاس نجاشی کے کہ لقب شاہ
 حبشہ کا ہے اُن اشترار کے شر سے نجات پائی اور اول اُن
 لوگوں کے کہ ساتھ اپنے اہل کے نکلے جناب امیر المؤمنین عثمان
 بن عفان تھے کہ رقیہ خاتون بنت رسول اللہ کو ہمراہ لیکر
 تشریف لے گئے اور جب اُن لوگوں کی خیر و عافیت معلوم ہوئی
 ویریت ہوئی جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طال
 زیادہ ہوا اس اثنا میں ایک عورت نے اگر خدمت مبارک
 میں عرض کیا کہ میں نے دیکھا عثمان کو کہ اپنی بی بی کو مرکب پر
 سوار کر کے لیے جاتے تھے فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے کہ عثمان اول اُن لوگوں سے ہے کہ
 اپنے بعد لوط پیغمبر کے اپنی زوجہ کے ساتھ ہجرت کی اور جب
 صحابہ حبشہ کو ہوئے اور جو اس نجاشی میں پناہ لیکر آرام پائی
 ایک مدت کے جو نئی خبر سنی کہ درمیان پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور کافروں کے صلح ہو گئی اس پر وہ حبشہ سے
 نکلے اور جب قریب کے کے ہوئے معلوم ہوا کہ اُس
 صلح کا کچھ اعتبار نہ تھا اور کفار ویسے ہی درپے آؤمیت اُن
 کہ میں پھر چند سے دسے لوگ جو اُس کے ہیں رہے اور بعد

چند روز کے باذن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم ہر چہ کو گئے اور اس مرتبہ بہت لوگ مسلمانوں میں سے تھے اور جب تک کہ وہ آفتاب رسالت کے میں نور بخش رہے تک جو مسلمان کہ کفارنا بکار کے باتہ سے ایذا اور ٹھٹھا نہ خواہ جبکہ کو چلا جاتا تھا اور جب کافروں نے جاننا کہ صحابہ لوگ ہمیشہ میں جمع ہیں اور وہاں پناہ پائی ہے عمر بن ماص کو پوچھے اور تھے نیکر سخاشی کے پاس بیٹھا اور پیغام دیا کہ مسلمانوں کو آپ سے بیان سے نکال دیوے عمر و نہ کو مجلس سخاشی میں پہنچا اور پستوجہ تعلیم کے سبب کہ اور سب تھے گندنا کر پیغام کفار ترش کا سخاشی سے عرض کیا سخاشی نے انکار کیا اور کہا کہ لائق اور مناسب نہیں کہ اون لوگوں کو جو میرے گھر آکر نہاد لیون او کو بہن دشمنوں کے حواس کے کروں اور کہا مسلمانوں کو بلاؤ کہ گمشدہ اپنے دین اور ملت کی میرے روبرو کریں پس مسلمان مجلس سخاشی میں آئے اور سلام کیا اور سجدہ تعظیم اور ذکر کریم کا درمجم حبسہ کی تھی نہ کیا معصا جان سخاشی نے مسلمانوں سے یہ پوچھا کہ تم نے سجدہ تعظیم اور ادب کا پادشاہ کو کیوں کیا جعفر بن ابیہا لب نے جواب دیا کہ ہم سہ اسے اپنے پروردگار کے کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے ہیں احکم ہمارے پیغمبر کا یہی ہے اور بیان اسے دین سلمانی اور احکام اسلام کا بخوبی تمام

بنجاشی کے حضور میں کیا پس جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی گفتگو سے
 بنجاشی کے دل میں ہدیت پڑی اور کہا کہ جو کلام تمہارے پیغمبر
 پر نازل ہوا ہے اس میں سے کچھ پڑھو جعفر نے شروع میں
 سورہ مریم کی پڑھیں بنجاشی اور ب رفیق اوستے اس کلام میں
 نظام کے سننے سے روئے اور کہنے لگے کہ بخدا سو گندید کلام
 اور جو کہ اوپر موسیٰ کے نازل ہوا ایک ہی جگہ سے ہے اور بنجاشی
 نے کہا گو ابی دتیاہوں میں کہ محمد رسول خدا کے ہیں اور اذرا
 پیدا الیش کی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی ہے
 کہ بعد میرے ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اسکی زندگی عیسیٰ کی
 پس بنجاشی نے بدایا اور تحفہ قریش کے پیر دیئے اور انہما
 اوسکا پذیرانگیا اور جب سرتاناکفارنا بکار کا حایستہ زبیا و گندڑ
 جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ دعوت قبلہ
 بنی بکرین وائل کا کیا جب اوس قبیلہ میں رونق افروز ہوئے
 اور دعوت اسلام کی کی ادن بے نصیبوں نے حضور آہل
 کو اسنے بیان اور ترے مذیال پس بان سے کو بیچ کر کے قبیلہ
 قحطان کو تشریف لیگئے دے ہو روادار اقامت شریف
 کے نوے تب و بان سے کو بیچ کر کے طائف اور ثقیف
 کی طرف توجہ فرمائی اور اوس سفر سعادت اثر میں زید بن
 حارثہ ہی بھر اور کاب تھے آپ نے ایک مہینا و بان آقا

فرمانی اور ہر چند اہل طائف اور ثقیف کو دعوت اسلام فرمائی
 ان سب نے نصیبوں نے اقبال نکلیا اور اپنے لوگوں کو متعین
 کیا تا اوس سرور نام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچا دیں
 میں وسے شور و غل کرتے تھے اور گالیوں دیتے تھے اور
 پیچھے سے آپ کے پتھر پھینکتے تھے یہاں تک کہ اثریان مبارک
 زخمی ہو جاتیں اور ان سے خون جاری ہوتا تھا اور ایک
 روایت میں ہے کہ جب وہ لعین پتھروں سے پاسے میں
 کو زخمی کرتے تھے آپ میں ہرگز شرم نہ ہوتا اور وہ سیاہ آپ کے بازو مبارک
 پڑ کر اٹھاتے تھے جب آپ اوتھہ کٹے ہوئے تھے
 پھر پتھروں سے اذیت دیتے تھے اور ہنستے تھے اور
 نے یہ بن عارفہ آگے سپرے جاتے تھے پس سر اور نچاؤٹ جاتا تھا
 اور ٹھہرتے ہیں اثم المؤمنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
 منقول ہے کہ میں نے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کو کوئی اذیت اور تکلیف
 زیادہ تر جنگ اُحد سے ہوئی ہوگی کہ اوس دن اکثر موالی اور
 امیر حمزہ سیدہ شہداء علیہم السلام چچا آپ کے شہید ہوئے
 اور ندان مبارک کو صدمہ پہنچا فرمایا کہ ایک بن ابی ہرہیل
 بن عبد کلال کو کہ اہل طائف اور ثقیف کا سرور و رقیب
 ہر چند میں نے دعوت پر ایت اور اسلام کی کی لیکن اوس

تاجکار نے میرے کلام کی تصدیق نہ کی بلکہ تکلیف اور اذیت
 اس قدر مجھ کو دی کہ ایریاں میری خون آلودہ ہو گئیں تھیں پس میں
 وہاں سے مہوم اور غموم چلا جب قرن الثعالب میں پہونچا اور وہ
 ایک موضع ہے کہ اہل نجد کامیقات سے ہے وہ لوگ وہاں سے حرام
 باندہ کر حج کو آتے ہیں وہاں میں نے سر اٹھا دیا دیکھا جبریل
 علیہ السلام کو کہ کہتے ہیں یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے حال تمہارا
 دیکھا اور ملک الجبال کو جو کے کے پہاڑوں کا موکل ہے بھیجا
 جو فرمائیے گا بجالادے گا بعد اس کے مجھ کو ملک الجبال نے
 پکارا اور بعد سلام کے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تمہاری تکلیف اور ایذا سے تمام فرشتے آسمان اور زمین کے
 ملول ہیں مجھ کو حق تعالیٰ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اگر فرمائیے
 تو اخیسین یعنی میں دو پہاڑ کے کے کے گرد ہیں ان سبوں پر
 تو ہرگز الدردن اور قطعہ زمین کا اوٹھا لیجاؤں تا نام و نشان
 کفار کا باقی نہ رہے آگے جو مرضی شریف ہو بجالاؤں تب میں
 کہہ کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو واسطے رحمت اور ہدایت خلق کے
 بھیجا ہے مجھے ہلاکت خلافت کی مجال ہے بلکہ امید یہ کہ تمہارا
 کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے وہ شخص پیدا کرے کہ عبادت خدا کی
 کرے اور سیکو اور سب کا شریک بن جائے فقط اسے اہل مجلس سے
 اہل طائف نے آپ کی دعوت اسلام کو قبول کیا کمال درجہ اور شرف

سے مکے کو پہرے اور ایک باغ کہ شیبہ اور عقبہ کا تھا وہاں
آپ شہر گئے جو اس باغ کے مالکوں نے اثر طاقت اور سب
کا پیشانی نورانی پر دیکھا رنگ قرابت سے جوش کھایا پاس میلہ
رحمی ایک خوشہ انگٹو کا غلام نصرانی کے ماتہ کہ نام اس کا تھا
تھا حضور پر نور مین بیجا جو حضرت علیؑ علیہ السلام نے اس کو
لیا اور اسم اللہ الرحمن، رحیم پڑھ کر چاہا کہ تاول فرماوین اللہ
نے عرض کیا کہ واقعہ ایسا کلام مین سے بھی آپس شہر کے
لوگوں سے نہ سنا فرمایا حضرت علیؑ علیہ السلام نے اسے
تھاس تو کون شہر کا رہنے والا ہے اور دین تیرا کیا ہے
عرض کیا کہ مین نصرانی ہوں مینو کا رہنے والا آپ نے فرمایا وہ قرآن
مرد صالح یونس بن مثنیٰ کا ہے تھاس نے کہا کہ آپ نے
کہاں سے جانا کہ نام میرا تھاس ہے اور کہاں سے پہچانا آپ
یونس بن مثنیٰ کو فرمایا وہ میرا بھائی ہے اور یہ میرے شیل پیر
تھاس نے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے فرمایا محمد بن عبد اللہ
تھاس نے ایک مدت سے مین سے وصفت آپ کا انجیل
اور تورات مین دیکھا ہے کہ آپ کو حق سجا نہ تھا اہل مکہ پر
بیچے گا اور دے آپ کی طاقت نہ کریگا اور آپ کو مکے سے نکال
دیوین گے اور آخرش کو آپ اونپر فتح اور نصرت پاوین گے
اور نور آپ کے دین اور طاقت کا جان کو گیر لےوے گا یہ کہہ کر

خدا اس نے دست مبارک پر بوسہ دیا اور قدس شریف پر گریں
 ہوا اور اکیسواؤن سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 صفت اور ناتوانی میں ضعیفان اور بچاگان است کہ تعلیم فرمایا
 تعین یہ ہے اللہم اریک اشکو صفت توفی وقایہ حلیۃ
 وہو اری تلی الثاویس کیا ارحم الراحمین است رب استغفر
 و استغفر الی الی سن تجلی الی عدو تجلی نام الی قریب ملکہ امیری
 انکم تلتق ساجدا علی فلا اباری غیر ان عافیتک او سغیر او غفور
 و عظیم اللکیم التوی اصابت کہ السموات و الارض و انشرت
 کہ الظلمات و صاع علیہ امر الدنیا و الاخرہ ان تجل علی غضبتک
 او تنزل علی سخطک و ملک العقبی حتی رضی و لا حول و لا قوۃ
 الا لیک اور ایک روایت میں ہے کہ بعد وفات ابی طالب
 کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدہ پا طائف
 کو تشریف لیکے اور اہل طائف کو دعوت اسلام فرمائی اور ان
 بنفصیوں نے قبول کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 معنوم اور بخیر ومان سے ہر کر ایک درخت کے سایہ کے
 نیچے بیٹھے اور ومان دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی اللہم اریک
 اشکو بعد از ان ومان سے او شکر لطف نخلہ میں رونق
 افروز ہوئے اور وہ مقام مکہ معظمہ سے شب سو کی راہ سے
 اور ومان آپ نے مشکو توقف فرمایا اور رات کو نماز تہجد میں

لکھنے والا
 لکھنے والا
 لکھنے والا

قرارت شروع کی اور وقت سات یا نو گھنٹے فیصدین سکرچون
 مین سے کہ وہ ایک ستر ہے بلا و تمام سے قرآن مجید کو زبان
 مبارک سے سنا اور جب حضرت علیؓ علیہ وآلہ وسلم ہاؤ
 فایغ ہوئے اونہوں نے اپنے تئیں حضور پر نور مین غا پر کیا
 آئے اونکو دعوت اسلام فرمائی و سب ایمان لائے اور
 سکا خباب مقدس نبوی کے پہر اپنی قوم کو پہر گئے اور اون سے
 کہا کہ کیا خوشنما کرتا یا انہوں نے کہ ہاؤ خوشنما کرتا یا انہوں نے
 یہ نبیؐ نبیؐ الی الخ و الی الخ کہ مستقیم یا خوشنما کرتا یا خوشنما کرتا
 و انہوں نے یہ نبیؐ نبیؐ الخ کہ مستقیم یا خوشنما کرتا یا خوشنما کرتا
 و انہوں نے یہ نبیؐ نبیؐ الخ کہ مستقیم یا خوشنما کرتا یا خوشنما کرتا
 فی سلالہ بنی ابی روضہ الاحباب اور مبراہب لدینہ
 مین بروایت عبد اشتر بن شعود اور عبد اشتر بن عباس کے
 منقول جو کہ یہ ساتو یا کوچون نے آواز قرآن مجید کی زمان مبارک
 خباب سرور عالم علیؓ علیہ وآلہ وسلم سے سنی مگر اب حضورؐ اور
 نبوتی مین حاضر نہیں ہوئے اور حضرت علیؓ علیہ وآلہ وسلم
 ہی اون سے آگاہ ہوئے فقط و سب بلا حضورؐ و حضورؐ
 قرآن کی کر کے اپنی قوم کو پہر گئے اور وہاں سے فوج فوج
 اگر ایمان لائے اور ایک جماعت اس مرتبہ ہی حاضر ہوئی
 اور بدون حاضر ہوئے کے بیکے مسلمان ہوئے انہوں نے

اور منقول ہے کہ ایک درخت حرم مکہ کا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جنات واسطے آپ کی ملازمت بابرکت کے حاضر ہوئیں
 اور چون عین اوترسے بہین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم اون کے استقبال کے لیے مکہ معظمہ سے تشریف
 لے چلے اور عبد اللہ بن مسعود کو ہمراہ لیا جب اوس پہاڑ پر
 پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگشت مبارک
 سے زمین پر ایک دائرہ کھینچا اور فرمایا اسے عبد اللہ اس
 سے قہم باہر نہ رکھنا تاکہ تنجگو کچھ سد مدہ نہ پہونچے بعد ازاں
 جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول ہوئے
 اور سورہ کہمہ طاکو نماز میں پڑھ لیں بارہ ہزار اور ایک مرتبہ آیت
 میں ہے کہ چھ لاکھ جنات آپ کی ملازمت بابرکت کے
 لیے حاضر ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد
 فراغت نماز کے اون سب کو دعوت اسلام کی کی و سب
 سب مشرف باسلام ہوئے اور احادیث میں آیا ہے کہ
 جنوں نے وقت قبول کرنے دعوت کے اوپر صدق دعوی
 رسالت کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گواہ طلب
 کیا آپ نے فرمایا کہ یہ درخت جو اس میدان میں ہے میرا گواہ
 ہے پس وہ درخت زور و جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے اگر کھڑا ہوا اور کھڑا ہوا جی دیتا ہوں میں کہ آپ رسول خدا
 میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہرہ و درخت اپنی جگہ پر لپیٹ
 گیا اور یہی حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حیوں نے مجھے اپنے جانوروں اور
 چرواہوں کے لیے قوتہ طلب کیا پس میں نے ان کے
 چرواہوں کے لیے ہڈیاں اور جانوروں کے لیے گوبر متفرز کیا
 اور ان سے کہہ دیا کہ اگر تم خدا کا نام لیکر بے ہڈیاں اور گوبر
 اور مٹاؤ گے تو ہڈیوں پر گوشت آگے سے زیادہ ہوگا اور گوبر
 میں اتنے دانے پیدا ہوں گے کہ ان سے تمہارے جانور شیر
 ہو جائیں گے اسی سبب سے استخارہ ناگویر اور ہڈیوں سے منع ہے
 بقول ہے کہ جب جناب سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے معطلے کو پہرے کی ایک کے میں تشریف نہ لینگے تاہل
 کہ یہی طائف اور نفیت والوں کی طرح جہالت اور شقاوت
 سے پیش نہ آویں اور ان کی ایسی حرکات ناشائستہ مکرین
 بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائل قریش کے پاس
 ایک شخص کو بھیجا کہ بلا بھاجا کہ اگر تم مانو اور آمان اور اجازت
 دو تو ہم کے میں آکر رہیں پس کسی بے نصیب نے قبول کیا مگر
 مطعم بن عدی کو جب پیغام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا پہونچا اور غصوں نے قبول کیا تب کے میں تشریف لے جا کر

حجرا سود کو پوسہ دیا اور طواف خانہ کعبہ کا بجایا لاسے
اور دو رکعت نماز ادا کی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تمام ہونی مجلس چٹھی کتاب
دوازدہ مباحث کی

مجلس ہفتم

نحمدہ و نصلی و سلم بسم اللہ الرحمن الرحیم علی نبیہ الکریم

یہ باب سہ اتویں سہ بیچ بیانِ حلیہ شریف اور سہ فقرہ
مخلوقات اور اخلاقِ سلیمہ اور غافلِ کمہ کو سہ سہ وجود
رباعی جانا لیم از ذکر تو غافل مباد، یاد تو ز غافلیم غافل مباد
سرکہ رشائیت حدیثے گذر و نہ ذرات وجود من سب کو شایع
آسے عاشقانِ محافلِ نوحی و اسے مشتاقانِ محافلِ مصلح
اسیر اور تواریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ صحیحین میں حدیث
راہ بن مازب سے منقول ہے کہ تھے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت اچھی صورت اور نہایت خوش
حالت تمام آدمیوں سے اور حدیث الی سر شہ میں آیا
کہ نہ دیکھیں میں نے کوئی چیز بہتر اور خوشتر جنابِ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور متہد بن ابی مالہ رضی اللہ عنہ
 سے منقول ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بزرگ باہنیت چمکتا تھا چہرہ مبارک اوس محبوب بارگاہ
 صمدیت کا جیسے چودہویں رات کا چاند اور جابر بن سمرہ
 آیا ہے کہ دیکھا میں نے اوس حبیب کبریٰ کو ایک سرخ
 چادر دھاری دار اوڑھے ہوئے چاندنی رات میں پس
 خدا کی قسم میری نظر میں آپ ماہتاب سے بہتر تھے اور
 آنکھیں دلیرا آپ کی بڑی اور خوش نما اور دونوں آنکھوں میں
 سرخ ڈورے باریک تھے اور بے سرمہ لگاؤ سبھی میں
 اور اندھیری رات میں ویسے ہی دیکھتے تھے حیا دن کی
 روشنی میں اور شفا سے قاضی عیاض رضی اللہ عنہ میں یا
 کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریا میں گیا رہ شاکر
 دیکھتے تھے اور دیکھنا آپ کا زمین کی طرف زیادہ تھا
 نسبت دیکھنے کے آسمان کی طرف اور اکثر آپ کنکھوں
 دیکھتے اور جو اپنے بائیں کوئی چیز دیکھتے تمام بدن سے
 پر کر دیکھتے تھے نہ شکرون کا ایسا کہ نے اعتنائی سے
 فقط گردن پیرنے پر اکتفا فرماتے اور آگے پیچھے سے برابر
 دیکھتے چنانچہ اکثر مقدیوں سے فرماتے کہ تم مجھے پہلے
 رکوع اور سجدہ کیا کرو گے میں تم کو آگے اور پیچھے سے برابر

دیکھتا ہوں اور چہا نہیں ہے مجھ پر رکوع اور وحید تمہارا اور
 دیکھتا ہوں میں اوس چیز کو کہ تم نہیں دیکھتے اور سببتا ہوں
 اوس چیز کو کہ تم نہیں سمجھتے اور تھی پیشانی منور کشادہ اور اگر
 کسی پیشانی نورانی پرچہ میں پڑتی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مکتا
 ماہتاب کا سیہے اور تھیں ہویں مبارک باریک اور لطیف
 پوری کپھی ہوئیں آخر گوشہ چشم تک مانند کمان خوش خم کے
 اور درمیان دونوں ہوؤں کے ایک رگ تھی کہ جب آپ
 غصے میں آتے تھے وہ رگ حرکت کر کے لگتی تھی اور دونوں
 ہویں جدا جدا تھیں جی نہ تھیں اور بینی مبارک نہ بلند
 تھی نہ پست اور اوپر ایک روشنی تھی جو ہلاتا مل دیکھتا تھا
 کہ ناک آپ کی اونچی ہے حالانکہ حقیقت میں وہ بلند ہی
 بینی مبارک کی نہ تھی بلکہ بلند ہی اوس نور کی تھی جو اوپر
 شعلہ مارتا تھا اور تھے حجاب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کشادہ دہن اور کشادگی دہن کی نزدیک عرب کے
 مروتوں میں بہتر ہوتی ہے نہ عورتوں میں اور جوایت
 دہن شریف نکلتی پوری نکلتی تھی نہ یہ کہ آدھی اور کٹی نکلتی اور دانت
 آپ کے برابر اور مضبوط براق اور سفید تھے اور اس کے
 دانتوں میں کڑی تھی جب باتیں کرتے دکھائی دیتا کہ اس کے
 اسکلے و ہنوتوں سے روشنی نکلتی ہے اور ہوش آپ کے

نہایت مسرخ اور بار یک بستھے اور رخسار ہایون نہ پر گوشت
 اور نہ کم گوشت اور لعاب و ہن مبارک شفا سے بیمار ان
 اور ہر ہم دل نگاران تھا اور تا شیراٹ لعاب و ہن شریف
 کی بشمار ہن شمعہ او سکا یہ سہے کہ ایک دن ابی جہل بعید نے
 ایک شخص کا ماتہ کاٹ ڈالا تھا آپ نے لعاب و ہن شریف
 بلوا دیا فی الفور وہ جیسا تھا ویسا ہو گیا اور ماتہ محمد بن طیب
 کا اوبلی و یک بین جل گیا تھا لعاب و ہن شریف کے
 سہنے سے اچھا ہو گیا اور آٹھ ہن امیر المؤمنین علی اکرم اللہ
 وجہہ کی روز جنگ خیبر کے و کھنے آئین تین اور وہ وقت
 لڑائی کا تھا جناب امیر کرم اللہ وجہہ نے شکایت اوسکی
 حضور پر نور نبوی میں کی جناب عالمیقا مہ نے لعاب ہن
 انہا لگا دیا و سے اوس وقت اچھی ہو گئیں اور ام کلثوم
 کو جنگ اٹھ دین جو زخم ہو سچا تھا سو لعاب و ہن مبارک
 کے لگانے سے اچھا ہو گیا اور سر مبارک آپ کا بڑا تھا
 اور بڑائی اوسکی درجہ اعتدال میں تھی اور یہ دلیل ہے
 زیادتی عقل پر موافق قوت دماغ کے اور بال سر مبارک
 کے نہ بہت نرم تھے نہ بہت سخت اور نہ سیدار مثل خشک
 کے اور سیاہ رنگ تھے اور درازی اور کوتاہی اونگی
 باعتبار اختلاف احوال اور اوقات کے تھی پس جن

اوقات میں کہ تیل ڈالتے تھے اور گنگھی کرتے تھے کہندے
 تک پہنچتے تھے والا آدھے کان تک یا کانوں کی ٹوکٹ
 رہتے تھے اور کبھی چاروں طرف ٹٹکتے تھے اور کبھی آدھے
 اوپر آدرا آدھے اوپر ہوتے اور بیچ میں مانگ نکلتی
 نہ یہ کہ اب قصداً مانگ نکالتے اور سوائے ایام حج اور
 عمری کے کبھی سر مبارک کو نہیں منڈایا اور بال کتر و کا
 اکثر اتفاق ہوا اور تمام سر پر بال رکھنا سنت ہے مگر بہت
 بالوں کو آراستہ اور پرستہ کرنا ممنوع ہے اور پریشان
 سر اور اتبر بال رہنا بھی مکروہ ہے اور تو وسط حال
 میں بہتر ہے اور جس شخص سے بالوں کی خدمت نہ ہو سکے
 اس کو منڈوانا بہتر ہے اور خضاب میں آپ کے علیہ کا
 اخلاص ہے اور مختار محدثین کا یہ ہے کہ آپ کا بڑا
 اس قدر نہ پہنچا تھا کہ حاجت خضاب کی ہوتی تمام سر اور
 ڈاڑھی میں چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے نوبت
 میں بال سفید ہونے کی نہیں آتی تھی سو دسے ہی شل
 ڈالتے کے وقت چپ جاتے تھے اور ظاہر نہیں ہوتا
 اور یہ جو مروی ہے کہ نزدیک انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 کے بال مبارک رنگین تھے پس تاویل اس کی یوں ہے
 کہ حقیقت میں اسے خضاب دیا ہو سکتا تھا بلکہ خوشبو

چیزوں میں ملا کر کہا تھا اس سبب رنگین معلوم ہوتے تھے
 یا آنس نے اونکو خضاب کر کے رکھا ہووے تاکہ بختیاری
 مستحکم اور مضبوط رہیں اور اسطرح حکاکلام مارج البتوہ میں
 اور وارثی مبارک گوئی تھی کہ سینہ کو ہیر لپی تھی اور ایک مٹی
 لپی تھی اور تیزی نے اور قاضی عیاض نے شفا میں لکھا ہے
 کہ اگر رکش مبارک اس قدر سے زیادہ بڑھ جاتی تھی کتر داؤا لہو
 اور کترواتے تھے بال ہونٹوں کے اور فرماتے تھے جو نہ کتر و
 بال لبون کے وہ مجھے نہیں ہے اور ہوسے نہانی میں اختلاف
 ہے بعضہ احادیث میں نوزہ اور بعضہ میں خلق آیا ہے
 اور دونوں روایتیں ضعیف ہیں اور روایت خلق کی زیادہ
 ضعیف ہے اور ناخونوں کو حجرات یا جمہ کے دن کٹواتے
 تھے اور کیفیت اونس کے ترشوائے کی یہ تھی کہ شروع فرماتے
 تھے سید ہے ماتہ کی شہادت کی اگلی سے اور تمام کرتے تھے
 اوسی سید ماتہ کی انگوٹھے پر اور حدائیں ہوتی تھی آپس
 کہتی کیا حفر میں کیا سفر میں سواک اور گنگائی اور جب زمین
 تیل ڈالے اور وارثی میں گنگائی کرتے آئینہ دیکھتے تھے اور
 گردن مبارک بلند تھی اور ازبس صفائی سے بجلی سی چمکتی تھی
 اور سینہ صفا گنجینہ اوس مخزن اسرار و عالم کا پتھر احتساب
 اور بیٹ سینے کے برابر تھا نہ سینہ شکم سے بلند اور نہ شکم

سینے سے اور سینہ شریف سے نالت تک بالون کی سیلی تھی
 باقی سینہ اور پیٹ صامت تھا اور دونوں بازو اور دو نو
 کند ہون اور دونوں باقی پر بال تھے اور وہ جو حدیث
 میں آیا ہے کہ بدن مبارک خالی رہا بالون سے مراد اس کے
 یہ ہے کہ سو اسے ان جگہوں کے بال نہ تھے اور بہت نہ تھے
 اور نقیلین شریف سفید مانند رنگ تمام بدن کے تھیں اور
 بد رنگ مثل اور لوگوں کی بغل کے نہ تھیں اور بوسے رشک
 اذفر کی بغل شریف کے پسینے آتی تھی اور مٹھہ آپ کی منہ
 اور برابر تھی اور درمیان دونوں شانوں کے قریب سیدھے
 شانے کے مٹھنوت مثل کبوتر کے انڈے کے چمکتی تھی اور
 شیخ ابن جبر کی سے فشیج مشکات شریف میں لکھا ہے
 کہ مٹھنوت میں لکھا تھا اور وہ لکھا ہے کہ توجہ حیش
 فیہا فلانک منقور لیکن موضع لکھ ہوئے کو تعین نہیں کیا
 اور مٹھنوت کی حقیقت میں اور بھی اقوال بہت ہیں بعض
 کہتے ہیں کہ وہ ایک گوشت کا ٹکڑا بلند تھا اور اوپر تلے
 اور بعضے قائل ہیں کہ مانند ککے کے اور بعضے مانند غدد
 اور بعضے مثل سیب کے اور بعضے مانند چکور کے انڈے کے
 کہتے ہیں کہ حقیقت میں وہ خزانہ اسرار تھی تھا کہ سو اسے
 پروردگار کے کوئی اوسلی حقیقت سے واقف نہ تھا اور وہ مٹھن

ترجمہ شریف و اسرار کی مائیں انہیں انہیں پروردگار کے مٹھنوت کی حقیقت سے واقف نہ تھا اور وہ مٹھن

مخصوص زیات پاک تھی کسی نبی کو نہ ملی اور بعضی روایات میں
 آیا ہے کہ بعد وفات شریف کے وہ مہر نبوت غائب ہو گئی اور
 اسی سے پہچانی گئی وفات شریف آپ کی اور دراز تھے دونوں
 پہونچے اوس بجر کرم کے اور فربہ تھے دونوں بازو اور کٹا وہ
 اور نرم ہتھیلیاں زیادہ ریشمی کپڑے سے جیسا کہ نقل کیا
 بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 سے کہ میں نے کوئی ریشمی کپڑا حضرت کی ہتھیلیوں سے زیادہ
 نرم نہ چھوا اور تھے پاؤں مبارک بڑا گوشت اور پشت ہا ہوا
 اور نرم اور تلوے ایسے خالی تھے کہ بہتا پانی تلوے سے نیچے
 سے نکل جاتا اور کم تھا گوشت ایڑیوں مبارک میں اور پاؤں
 کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سب انگلیوں سے بڑی تھی
 چنانچہ موابہ لدینہ میں سیونہ بنت کزوم سے روایت
 کی ہے کہ کمار اوہ نے دیکھے میں نے دونوں قدم جناب
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور محبو خوب یاد رہے
 کہ انگوٹھے کے پاس کی انگلی اور انگلیوں سے لمبی تھی اور
 جوڑ پڑیوں کے بہاری اور مضبوط تھے اور دونوں پٹہ لیان
 باریک اور لطیف اور قد ہایوں اوس نو نہال باغ وحدت
 کا نہ بہت چوٹا نہ بڑا بلکہ میانہ قد تھے باوصف اسکے جب
 لوگوں کے ساتھ چلتے آپ ہی اون سے اونچے معلوم ہوتے

اور جب تنہا تشریف فرما ہوئے تو میانہ قدم چھوڑنے سے آویدن
 تاثر نہیں آپ کا نہ زیادہ و بلا نہ نہایت عیاذ اور گوشت بدن کا
 کسا گشتا ہوا اور رنگ اوس گل گلستان رسالت کا سرخ سفید
 تھا اور بعضی روایات میں آیا ہے کہ رنگ مبارک آپ کا لہریں
 میں سرخ اور سفید تھا اور جوانی میں نچتے ہو کر گندم گول ہو گیا
 تھا اور چال دلیرا اوس سید ابن جبار کی نہایت قوت
 اور سرعت سے تھی اور قدم کو جا کر نہکتے گویا اوسے سے
 نیچے کو اترتے تھے اور منقول ہے ابی ہریرہ رضی اللہ
 عنہ سے کہ نہ کیا میں نے کسی کو جلد چلنے والا زیادہ جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا لپشتی تھی زمین
 آپ کے قدم مبارک کے تلے اور ہم کہتے محنت اور مشقت
 کرتے تھے اور دوڑتے تھے تب حضرت کے ساتھ پہنچتے تھے
 اور آپ بے تعب و اضطراب چلے جاتے تھے اور یہ حال
 اولوالعزم اور اہل ہمت اور شجاعت کی ہو اور عادات فاضلہ
 سے یہ تھا کہ گاہی سوار ہو کر اور کبھی پیادہ پا اور کبھی نعلین پہن کر
 اور کبھی شنگے پر چلتے تھے اور جب صحابہ کے ساتھ چلتے تو
 اونکو آگے کرتے تھے اور آپ پیچھے چلتے تھے اور فرماتے
 کہ چچا میرا فرشتوں کے لیے چوڑا دو اور بوسے بدن اظہر
 کی ایسی تھی کہ بے احتمال خوشبو یوں کے ہرگز بوشنگ عین

وحیدہ عطریات کی اوسکو ہنسن پہنچتی تھی اور جن کو بچون میں کہ
 آپ تشریف لیا جاتے وہ دستہ آپ کی بوسے مہک جاتا اور بچا
 لوگ جان جاتے تھے کہ آپ اسی رستے سے تشریف لے گئی ہیں
 اور ہنوز درود دیوار مدینہ طیبہ سے شتا قون اور دوستوں کو
 وہی آپ کی بوائی ہے اور تربت شریف میں ایک خوشبو خاں
 ہے کہ دنیا میں پہر کسی اور چیز میں نہیں ہے شہر دران زمین
 کہ کسی اور دوزخ و دوست چہ جاسے دم زدن ناخامی تا آواز
 اور جو کوئی آپ سے مصافحہ کر تا تمام روزاوسکے ہاتھ میں خوشبو
 آیا کرتی اور اگر دوست حق پرست اپنا ہسی رشک کے سر پہلے
 وہ لڑکا اور لڑکون میں خوشبودار شہور اور ممتاز ہوتا اور آپ
 لینے سے بوشک اور عین کی آیا کرتی اور عورتیں پسینا آپ کا
 لیکر اپنے اپنے بدن میں ملتی تھیں مدقون اوسکے بدن سے
 اوسکی خوشبو بجاتی تھی چنانچہ انس بن مالک سے رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ ایک دن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میرے گھر تشریف لائے اور آرام فرمایا اور وقت موعود ہوئے
 پسنا بہت نکلتا تھا پس میری مامی سلیمہ وہ عرق مبارک ایک
 شیشہ میں جمع کرتی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدار
 ہوئے اور فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہے میں کیا کر یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسینہ آپ کا ایک گلاس

کہ اور خوشبو یون مین لگا کر استعمال کروں گی کہ یہ سب خوشبو یون
 سے بہتر ہے۔ روایہ مسلم اور بقول ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ اپنی لڑکی کو اوس کے مرد کے گھر بھیجے
 مگر خوشبو کے لیے کہ دولتوں کو ضرور دیتے اور اسکے پاس کچھ
 نہ تھا پس حضور جناب پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر
 عرض کیا کہ کچھ مجھے عنایت فرمائیے تو اوس سے خوشبو مل لیکر
 اپنی لڑکی کو دوئین اوسوقت حضور اقدس مین بھی کچھ موجود تھا
 پس اوس معدن افضل کرم سے ایک شیشی منگاکر تھوڑا سا
 پسنا اپنے بدن کا دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی لڑکی کو دے کہ اپنے
 بدن مین سکے اور جب کم ہو دے تو اور خوشبو اوہ مین ملا لیکر
 پس وہ لڑکی اوس خوشبو کو لگا یا کرتی اور تمام گھر اوس کا اور
 خوشبو سے معطر رہتا اور جب باہر نکلتی سارے اہل مدینہ کا دبا
 معطر ہو جاتا اور اسکے گھر کا نام بیت الطیبین مشہور ہوا اور بعض
 احادیث مین آیا ہے کہ فرمایا جناب رسول والا مقام علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے کہ جب مین مہاجر کے سفر سے پہر امیر سے بدن کے
 پھینے کا ایک قطرہ زمین پر پٹکا اوس سے گلاب کا پھول پیدا ہوا
 جو چاہئے کہ میری بوسہ لگے وہ گلاب کے پھول کو سونگے ہر خند
 کہ محدثین کو اس حدیث کی صحت مین کلام ہے مگر بشرط منزلت
 مرتبہ ہر حال مقام سکے کہ ایک اپنی بات ہے اور کچھ عجب کی بات ہے

کذا فی المواہب اور آپ باوجودیکہ ہمیشہ خندہ رو رہتے تھے لیکن یہی
کہ مکملہ لاکر نہ بیٹھے اور اکثر مسکراتے تھے اور یہی فقط دانت آپ کے
کھل جاتے مگر آواز منہ سے نہ نکلتی تھی اور آپ کے دانتوں کی روئی
سے دیوارین روشن ہو جاتیں جیسا کہ مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
عنه سے کہ جب بیٹھتے تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم روشن ہو جاتی تھیں دیوارین آپ کے دندان مبارک کی
روشنی سے اور رونا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بھی اسی قبیل سے تھا کہ آواز منہ سے نہیں نکلتی تھی فقط آنسو
آنکھوں سے جاری ہوتے تھے اور سینہ مبارک سے آواز مثل
جوشنِ بیک کے سنی جاتی تھی اور بعض روایات میں ہے کہ
مانند چکل کے سینہ شریف سے آواز آتی تھی اور رونا اور شفقت
بیکران کا سبب جلال الہی یا شفقت امت اور رحمت میت
کے ہوتا تھا اور اکثر کلام مجید کے سننے میں یا تہجد کی نماز میں
اور آواز شریف آپ کی سب آدمیوں کی آواز سے شیریں اور صاف
تھی اور اس جگہ پہنچتی تھی کہ کسی کی آواز وہاں نہ پہنچتی خصوصاً
خطبہ پڑھنے اور نصیحت کرنے کے وقت یہاں تک کہ پردے
کی بیچنے والیاں اپنے اپنے گروں میں وعظ اور نصائح آپ کے
سنی تھیں اور خطبہ پڑھاؤں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایام حج میں منامین جو لوگ وہاں حاضر تھے کیا دور کیا نزد

سب نے سنا اور جو لوگ وہاں موجود تھے اس نے سنا ہے کہ میں
میں آپ کی آواز سنتے تھے اور آپ کے برابر کوئی خوشن بیان
نہ تھا مقول ہے کہ ایک بار امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہ ہم لوگوں
سے کہیں باہر نہیں گئے اور نہ ہم لوگوں سے آپ نے کچھ سیکھا
اور نہ ہم میں بیٹھے ہو یہ بلاغت اور فصاحت آپ کہاں سے
لائے آپ نے فرمایا کہ نعمت اور بولی انجیل علیہ السلام کی مٹ
گئی تھی اور سکو جبریل علیہ السلام لائے اور میں نے یاد کر لی
اور بھی فرمایا کہ اذنبی رپی یا حسن یا وینپ یعنی سکھایا مجھ کو میرے
پروردگار نے نیک ادب میں تعلیم یافتہ جناب کبریا کا ہون
اور یہ کہ سینے سعد بن کبرین کہ میری دوائی عابدہ حدیہ کی قوم میں
پرورش پائی ہے اور وہ ہے گوگ اخضر عرب تھے اور آپ کی
حادث تھی کہ وعظ اور فصاحت کے وقت ایک ایک بات کو تین تین
بار تکرار فرماتے تھے اور کلام جدا جدا پوسٹے تھے تاکہ سننے والے
کی سمجھ میں خوب آجائے اور شک اور شبہ نہ رہے اور اصل
کلام اس گفتگو کا یہ ہے کہ سب اصناف شریف اور عورت
شیعہ نہایت خوبی اور زیادتیاں اور اعتدال میں تھی اور وہ
خلاصہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حسن و جمال ظاہری
اور باطنی خوبیوں میں مشکوک اور ہٹا نہیں رکھتے تھے

نور

فَاَنْظُرِ الْقِيُونَ بِمِثْلِ جَمَالِهِ ۝ وَلَا تَقْصُصْ اَنْثَىٰ اَكْبَلُ مُحَمَّدٍ ۝
وَلَا تَشْرَفْ اَرْضَ مِثْلِ نَعَالِهِ ۝ وَلَا تَسْمَعْ اَذْنَ كَذِكْرِ مُحَمَّدٍ ۝
ہرچہ اسباب جمال است رخ خوبیا ۝ بہرہ بروجہ کمال است کمالا سخنے
الصلوٰۃ و اسلام علیک یا رسول اللہ وصل یہ ذکر ہے خلق
عظیمہ اور صفات کریمہ اوس پاکیزہ سرشت کا جانو تم اسے سلما نو
کہ کسی شہر میں صباحت اور ملاحت اور لطافت ظاہری و بی
تہ جمع ہو ی جیسے اوس حبیب کبریا میں جمع ہو ی اور نہ جمع
ہوے کسی انسان کے باطن میں کمالات پسندیدہ اور خصال
جمیدہ جیسے کہ جمع ہوے اوس خاتم الانبیاء کی سیرت میں اور
جو جمال جان آراے بنوی کہ اصل خلقت میں تھا اگر وہ تمام
اور کمال عالم ظاہر میں نمود کرتا کیو دیکھنے کی طاقت نہ تھی اور
اوس روے زیبا کا جلوہ کسی دیکھنے والے کے ہوش میں جو اس
باقی نہ کہتا اور بسبب اجتماع ان سب مکارم اخلاق اور حماد صفات
اوس کے اور کثرت اور قوت اور عظمت کے آپ کی ذات فیض آیت
میں حق تعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں آپ کو ساتہ صفت خلق
عظیم کے یاد فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَلْقَ عَظِیْمٍ اور آپ کے خلق عظیم
کی کچھ اور نہایت نہیں ہے کہ تحریر اور تقریر میں آوس کیونکہ
آپ تو متخلق اور متصف ساتہ جمیع اسماء اور صفات الہیہ غیر تنابہ
کے تھے اور مطہر اتم اوان سب کے علی وجہ التساوی والکمال واقع

وصل و زنا اخلاق عظیمہ و صفات کریمہ ان صفت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

جلالہ تجرید میں تو اسے طراز خوش رنگ اور دلچسپ

ہوئے تھے پس کیونکر کوئی آدمی کو اہل طہر کے ایک صحابی نے
 جناب ام المؤمنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا
 کہ آپ فضائل اور کمالات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے بھنیے کہ میں ان کو اختیار کروں جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا کہ اگر تو نعمتیں دنیا کی گرنے کے توہین ہی ایک کمالات
 اور اخلاق کی تعداد کروں اور صحابی نے کہا کہ نعمتیں دنیا کی ہوتی
 ہیں مجھے طاقت ان کے تعداد کرنیکی نہیں پس فرمایا جناب صدیقہ
 رضی اللہ عنہا نے کہ تو دنیا کی نعمتوں کو کہ حکم نقل منکوع الیہ
 قائل کے بہت کم ہیں تعداد میں کر سکتا ہے پس میں کمالات
 اور اخلاق ایسے شخص کے کہ حق تعالیٰ نے ان کو سات خلق عظیم
 کے یاد کرتا ہے کہ بطرح تعداد کر سکوں اور کرم اور قربانی اور
 اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ جب روزِ حشر کے اچکا دانت شبیر
 ہوا اور سر مبارک میں زخم ہو چکا تو اصحاب آپ کے بقرار ہوئے
 اور عرض کیا کہ کاش آپ اللہ کا فرزند کو یہ دعا فرما سکیں کہ اپنی
 سزا کو پہنچیں فرمایا میں کیسے بدعا کرنے کے لیے نہیں آیا ہوں
 اور حق تعالیٰ نے مجھ کو واسطے پہنچا ہے کہ سرکش گانہ یا جیہ
 منکالت اور گمراہی کو راہ ہدایت پر پہنچاؤں اور تمہارا شکر
 فرمایا اللہم انزل یقوتی فاشتم لا تغفلون یعنی اے بار خدا چاہت
 کہ تو میری قوم کو کہ میں نے نادان ہیں اور اپنا نفع اور ضرر نہیں سمجھتے

ہوتا ہے تو تراصد رہی اور کو بہت معلوم ہوتا ہے پھر کیا
 پر نہیں ہے ایسے شخص کا کہ جسکی لطافت قریح اور نزاکت
 خاطر ہی کہ انتہا ہو دے اور آپ کے وسعت اخلاق کا یہ ایک
 شمار ہوئے کہ فرمایا اصل امن قطعاً ہے بل تو اس
 شخص سے جو تجھے نہ ملے اور بہت دے اور کو جو کچھ بچو تو
 اور عنو فرما اس سے جو تجھے علم کرے اور حدیث ام المؤمنین
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے کہ جناب سرور
 عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات یا مال کے لیے کبھی
 کسی سے بدلہ نہ لیا مگر اس شخص سے جو خلافت حکم خدا کے کرتا تھا
 اور اس کے اوامر اور نواہی کو نمانا تھا اور حدیث صحیح میں آیا ہے
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یقیناً یا محمد و کلام
 الاخلاق یعنی یہی کیا میں تاکہ کام فداق انبیاء سابقین کے کہ حضور
 حضرت آدم علیہ السلام اور نعم حضرت ادریس علیہ السلام اور شکر فوح علیہ السلام
 اور جود ہود علیہ السلام اور عبادت صالح علیہ السلام اور خلعت خلیل الرحمن
 علیہ السلام اور نزاکت یوسف علیہ السلام اور نرم موسیٰ علیہ السلام اور
 صبر یوسف علیہ السلام اور عدل داؤد علیہ السلام اور یکن سلیمان علیہ السلام
 اور امر المعروف بکے علیہ السلام اور زہد عیسیٰ علیہ السلام ہی میں کمال کو پہنچا
 رباعی خط بند لب لعل رخ زیبا داری حسن یوسف ہم عیسیٰ یہ بیضا داری
 شیوہ و کمال تہاں حرکات و سکنات پنج خزان ہند و نہ تو تہاں داری

اور عالم اور طہرائی سے فیروایت کی سب سے کہ زید بن سعید یہودی
 نے کہا کہ میں نے تمام محامد پیرا خزانہ ان کے کہ کتب سادہ میں
 دیکھے تھے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائے
 مگر غصے کا ضبط کرنا اور سخت بات سے مقابلہ میں آپ کا نرمی کرنا
 جو پیر غاہر ہوا پس میں اس کے امتحان کی فکر میں ہوا ناگاہ آپ نے
 مجھے جناب میں خبر سے قرض ہول سیلے اور فرمایا کہ اتنی مدت میں
 ادا کروں گا ہنوز وہ وعدہ پورا نہ ہوا تھا اور جو مدت آپ نے مقرر
 فرمائی تھی وہ گزرنے کی تھی تھانہ سخت شروع کیا اور قرض روئی اور
 درخت خوبی بہت کر کے دامن مبارک آپ کا پکڑ کر کہنیا اور کہا
 اویسے اور قرض میں نہ اویسے میں ہرگز آپ کو بخور و ن گاہ تک
 کہ آپ قرض میں اندیکھے گا اور یہ ہوا بسطے کہا کہ دیاں لوگ بہت
 جمع تھے شاید غیرت سے ایکو غصہ اوسے اور ایک زبان سے
 کوئی سخت بات سنے میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور غصہ کرنے سے چوبے اور طلق یہ غصہ کیا کہ ابھی میعاد وعدہ کی تھی
 گزری اور ذرا ہی تھا اور تنگ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 کمال غضب میں آکر ہوا رمیان سے کہہ دیا کہ اسے دشمن
 خدا کے اپنی بیہوشی سے باز زمین آتا ہے اور کلمات بے اربانہ
 زبان پر لاتا ہے اسے اسی تجھ کو مار ڈالنا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سکرائی اور کہا اسے تم جھکو شکستہ توقع نہ تھی چاہیے تم کو

ایک وزیر راہِ طاعت اور مہربانی کے قصص کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سے بھینک دی اور سر میں کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو صبر نہیں اور یہی وہ کوئی اسٹیج ہے نہیں سنی جاتی اگر فرمائیے تو قرین اسکا دسے ڈالوں فرمایا پھر سے مگر میں صلیٰ خرسے میری طرف سے اور اسکو دینا تجھ کو دینا کلام کے سنے کے میں آپ کے پاؤں پر گر اور شریعت بایمان ہو کر مقصود لیا معاف کروایا اور روایت کی ہے ابو داؤد و ترمذی و دیگر علیہ نے حدیث میں ہر یہ دینی اللہ عزوجل سے کہ ایک نین پہرہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاتا تھا میں ایک اعرابی بھٹے میں ملا اور اپنی چادر کو آپ کے گردن میں لپیٹ کر اپنا زور سے کہتا کہ اڑنے کے صدمہ سے گردن مبارک چل گئی اور کہا میرے دو اونٹ ہیں انکو بہاؤ اپنے فرمایا کہ جب تک تو مجھ کو چھوڑے گا میں تیرے اونٹ بھڑکے اور سنے کہا خدا کی قسم جیتا کہ یہ اونٹ میرے نہ بھرن گے میں تجھ کو دن گاتب اپنے ایک شخص کو بلا کر فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ کو خرمن سے اور دوسرے کو جوتے پہرہ آدھے اونٹ بڑی مہربانی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چیز ہے کہ اپنے بخش دی تفقید لیبہ بن اعصم یہودی کی کہ اس نے آپ سے سحر اور جادو کیا تھا اور بخش دیا قصہ یہودی خیر یہ کا کہ اس نے نصیب

نے آپ کو بکری کے گوشت میں زہر دیا تھا اور منقول ہے کہ ایک دن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوئے سے جاگے دیکھا کہ ایک کافر
تلوار کہیںے سر پر لے کڑا ہے اور کہتا ہے اسے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اس وقت آپ کو میرے ہاتھوں سے کون بچا ہے والا ہے
فرمایا کہ اللہ ہے یہ جتنے ہی اوسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور خراب
احمد رضا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوحالی اور فرمایا کہ اب کہہ دیجو
کون بچا ہے والا ہے پس وہ کافر ڈرا اور کانپنے لگا پھر اوسکو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوڑ دیا اور اوسکا قصور صاف کیا وہ
ابھی قوم میں گیا اور کہنے لگا کہ میں اس وقت بہترین خلق سے ملے
پاس سے آیا ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت بڑی تفصیل دیکھی
اور باوجودیکہ انکو بدلا لینے کا اختیار تھا مگر اپنے حلم اور رحمت سے
جگو چوڑ دیا اور میرے جرم کو عفو فرمایا اور منقول ہے کہ ایک
شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پکڑ لائے اور
عرص کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ شخص چاہتا ہے
کہ آپ کو مار ڈالے فرمایا مت ڈرو اگر یہ شخص چاہتا ہے کہ
جکو مار ڈالے تو ہرگز نہ مار سکے گا اور اسکو چوڑ دوا اور منجملہ
وسعت خلق اور حلم اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتا
کہ مخالفوں کے ساتھ ایسا حسن سلوک فرماتے تھے کہ کسی شہر کا متفرق
نہیں کہ اپنے مخالفوں سے ایسی نیکی کرے اور اسی سبب سے

عبدالمصطفیٰ بن ابی طالب
صلی اللہ علیہ وسلم

حق سبحانہ تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تباکید فرماتا ہے
کہ یا ایہا النبی تجارید الکفار والمنافقین وانما علیہم مکنتہم لیکن وہ جنت
للعالمین اپنی کمال رافت اور رحمت سے اس کے گناہوں کو عفو
فرماتے تھے اور ہمیشہ اس کے لیے استغفار کرتے تھے یہاں تک
کہ ایک دن صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہا جوہر نزل آئیہ جاد کے آپ کافروں کے ساتھ ملامت اور
مہربانی کیوں فرماتے ہیں اور ان منافقین کے لیے مغفرت
کیوں طلب کیا کرتے ہیں فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھ کو غبار
ویا ہے چاہوں اس کے لیے جذاب غلب کروں اور چاہوں الہی
مغفرت میں مصروف رہوں پس اختیار کیا میں نے استغفار کو
اور نہ نہایت عفو اور رافت اور غماض اور مایلینا یہ کام ہے
اور صحیح بخاری میں بروایہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا منقول ہے کہ ایک شخص آیا اور اجازت یا ہی کہ
گھر کے اندر آپ کے حضور پر نور میں آؤں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
وہ مسلم نے اس کو اجازت دی جب وہ شخص باسنتہ ہوا فرمایا پھر
اپنی قوم میں بہت بڑا ستہ اور جب پاؤں اگر مٹیا آپ نہایت
خلق اور کمال ملامت اور کثافت رونی سے پتہ آئے ام المومنین
فرماتے ہیں جب وہ چلا گیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب آپ سے اس کو دوسرے کیا یا تب یوں فرمایا

اور جو وقت وہ اگر بیٹھا عنایت اور شفقت اس کے حال پر بہت
 فرمائی فرمایا اسے حاشیہ مجھ کو تم نے کسی بد مزاجی یا کوئی کرے دیکھا
 ہے بیشک ابہر تھا اس کے نزدیک وہ شخص نہایت برا ہے
 جسکی بد مزاجی اور بد خوئی سے لوگ ڈر کر ہبا گھن اور اوسکی صحبت
 سے پرہیز کریں اور یہی بنجار می بین مذکور ہے کہ ایک
 لونڈی مدینہ کی آپ کا دامن مبارک پکڑ کر جہان چاہتی تھی
 وہاں لیجاتی تھی اور آپ ہرگز اوس سے انکار نہیں کرتے تھے
 اور نجدہ مدینہ ہوتے تھے اور یہی اوسی زمانے میں ایک عورت
 دیوانی تھی اور بہت خیالات فاسدہ اور وہمیات لاطائل اور
 جبین آتے تھے اور لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے سے
 شرماتی تھی۔ پس بارہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
 آتی تھی اور نہایت بیٹھ کر وہ سب واہیات کہتی تھی اور جب دور
 کیکیو دیکھتی تھی کہتی تھی کہ یہاں سے اوتھ چلو اور جبکہ بیٹھتی
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب تکلیفات گوارا فرما سکتے
 اور ہرگز اوس سے تنگدل اور نجدہ خاطر نہ ہوتے اور سبب
 میں سوئے کہ آپ نے کسی خادم کو کبھی سخت آواز سے نہیں پکارا
 اور اپنے انتظام کے واسطے اذیت نہیں پہنچائی اور کبھی صباہ
 کے رو بہ رو پاؤں پہلا کر بیٹھے اور جو کوئی آنکی ملاقات کے لیے
 آتا جب تک وہ بیٹھا رہتا آپ نہ اٹھتے تھے اور زانو نہ ہلاتی تھے

اور جو کوئی یاروں میں سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے گھر کا رونا تھا بھرا کے کہ حاضر ہوا اور کوئی لفظ نہیں بولتے تھے
 اور ہر قوم کے بزرگ کی تعظیم اور اکرام فرماتے تھے اور اصحاب اور
 ہمنشینوں پر کمال عنایت کرتے تھے یہاں تک کہ ہر ایک گمان
 کرتا تھا کہ جیسے زیادہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو نہیں چاہتے
 ہیں اور جو کوئی آپ کا ماتہ پکڑتا تھا جب تک کہ وہ آپ سے چھوڑتا آپ
 اپنا ماتہ اوس سے چھوڑاتے اور حبیب آپ کی شفقت اور عنایت
 کے سب لوگ آپ کو بچا لے اپنے باپ کے سمجھتے تھے اور آپ کے
 نزدیک حق میں سب برابر تھے کوئی زیادہ مستحق کسی دوسرے سے
 نہ تھا اور تھے وہ عالیجناب ہمیشہ تازہ روخندہ پیشانی خوش خلق
 نرم خوش تھے اور نہ تھے زشت خوشگوار عیب جو اور جو آپ کے
 پاس آتا تھا اوس کی تعظیم کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی چادر بچھا دیتے
 تھے اور ان کی عنایت فرماتے تھے اور کلام کسی کا قطع نہیں کرتے تھے
 جب وہ آپ سے چپ رہتا تھا تب جواب دیتے تھے اور کسی
 حاجت مند کو کسی لیے ناز میں تنہیت کرتے تھے اور حال اور حساب
 اونکی پوچھتے تھے اور بعد فراغت کے باقی ناز پڑھتے تھے اور
 مزاج پر سی رعین اور ساکین کی کرتے تھے اور فقیروں کے
 ساتھ بیٹھتے تھے اور قبول کرتے تھے دعوت غلاموں کی اور
 ایک بار کسی نے جو کی دعوتی اور بد بودار چربی کی دعوت کی اپنے

اوسکو بھی قبول فرمایا اور انکار کیا اور اصحاب میں کمال اختلاف
 بیٹھنے اور اخیر مجلس میں بیٹھتے تھے اور سوار ہوئے تھے ہمارے اور
 پیچھے اپنے کیونکہ بٹھا لیتے تھے اور غزوہ بنی قریظہ کے دن ایک سال
 پر سوار تھے کہ ہمارا و سکی ریشی کی اور پالان اوسکا خرمیکی چال کا
 تھا اور اپنی آخر زمانے میں بعد فتح ولایات اور بلاد اور موت
 اسواں کے آپ نے اوس اونٹ پر چڑھ گیا کہ چھپڑا پالان تھا
 اور پڑانی چادر چار درم کی قیمت کی اوسپر تھی باوجودیکہ اوسی حج میں
 آپ نے سوا اونٹ قربانی کے لیے بھیجے تھے اور فتح مکہ کے دن جب
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے لشکر
 میں تشریف لائے تو سراپاؤں تک چمکائے تھے نہ بادشاہوں
 کی طرح کہ وقت فتح کے کمرش اور سر بلند ہوتے ہیں اور مروی ہے
 قیس بن سعد انصاری سے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور بیٹھے وقت میرے باپ
 نے ایک چار انگی سواری کے لیے لاکر حاضر کیا کہ آپ سوار ہو کر
 تشریف لیجاوین اور مجھ سے کہا اے قیس تو بھی حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سوار ہوئے اور فرمایا اے قیس سوار ہوئے میں نے ذیابعد
 ادب کے انکار کیا پھر فرمایا سوار ہوئے یا پھر خامیر سے ساتھ
 مت آ اور ابھی ایک صحابی سوار ہوئے جاتے تھے حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور ترپڑے اور سر میں کیا کہ آپ سوار
 ہو لیں آپ سوار ہوئے اور بادلوں کی سی ایسے آگے بھاگتے
 اور عجیب تر اس سے یہ تھے کہ طبری نے مختصر السیر میں
 نقل کیا ہے کہ ایک دن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 حمار بڑے پالان پر سوار ہو کر قبا کو تشریف لے جاتے تھے اور
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیادہ پاس تھے فرمایا اسے ابو ہریرہ
 میں تجھ کو سوار کر لوں گا جیسی مرضی خیرین ہووے فرمایا سوار
 ہو آپس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے قعد سوار ہوئے گا کیا اور
 سوار ہونے کے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکڑ کر چڑھنے
 لگے دونوں زمین پر گر پڑے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سوار ہوئے اور ابو ہریرہ سے فرمایا کہ سوار ہو گا الٹا مس کیا
 جیسی مرضی مبارک ہو فرمایا سوار ہو پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کو دے کہ سوار ہو دین چڑھ نہ سکے اور حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو بکڑ کر چڑھنے لگے پھر دونوں زمین پر گر پڑے
 پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے اور فرمایا اب
 ابو ہریرہ تجھ کو سوار کر لوں غرض کیا نہیں قسم خدا سے تڑو جاؤ
 کی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو قسری بارگراؤں اور تارخ طبرستان
 مذکور ہے کہ ایک روز سفر میں صحابہ سے فرمایا کہ ایک بھری
 بچ کر کے گلاب پکاؤ سب اوشے اور ایک ایک کام سنبھالنے

اپنی از دہرا لیا تا بلکہ تیار ہووے حضرت علی رضی اللہ عنہ علیہ السلام جنگ کو
 چلے گئے اور یہاں ایک کھانہ لکڑیوں کا اپنی سرسارک پر لکڑی کی از سجاہ نے عرض
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی خدمت اور شفقت کیون
 اور خدائی ہم کام پرستند تو اور اگر یہ کہو معلوم ہو گا کہ آپ ہم کام کر لیں تو لیں گے
 ہر جہاں ہم کو ہر گز بخاؤ دینے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنی شہد سو یہ بات کو جاننا
 ہے کہ اسے یاروں میں ممتاز ہو کر شیخہ اور ماوند کے ساتھ کام میں
 شہ یک ہووے اور انہیں بن مالک خادم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے دس برس حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی کسی آپ نے فرمایا کہ یہ کام
 لوسنے کیا یا کیوں کیا اور ایک بار بغل مبارک کا تھما لٹ
 گیا تھا ایک صحابی نے عرض کیا کہ اسکو جھکو عنایت فرمائیے
 میں اسکو درست کر دوں فرمایا میں نہیں چاہتا ہوں کہ آپ
 ممتاز ہو کر بیٹھوں اور دوسروں سے کام کو کہوں اور مروم ہی ہے
 تھادہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس سے
 ایچی آئے تھے آپ اسٹھے کہ انکی خدمت کریں صحابہ نے عرض
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو حکم فرمائیے کہ انکی
 خدمت کریں فرمایا ہاں لوگوں نے میرے یاروں کی بہت خدمت
 کی ہے پس میں چاہتا ہوں کہ خود اسے اسکا عود میں کروں اور
 جناب سرور نام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت اپنے اہل خانہ کی

اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اور بیویوں اور جو تون میں اپنے
 ہاتھ سے چونڈ لگاتے اور اپنے ہاتھ سے بکریاں دہتے نہتے
 اور دانت ہاتھ سے تھے اور اونکو چارہ ڈالتے تھے اور غنہ گار
 کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور ان کے ساتھ خیر کرتے تھے اور
 اونکی محنت اور مشقت برابر تھے اور باز اس سے سودا اچھا
 آپ اونٹن لاسے تھے اور زمین چاہتے تھے کہ کوئی دوسرا
 اونٹن لادے اور فرماتے تھے کہ جسکی چیز چاہو اسکو لائق ہے
 کہ آپ اونٹن لادے ان اگر ناپاقت ہو تو معنائتہ نہیں کہ
 اسکا بھائی اسکی مدد کرے اور ایک دن ایک شخص حضرت علی
 افتد علیہ السلام کے پاس آیا اور ایک سیب اور پٹال سے
 کاپنے لگا اپنے فرمایا تو مت ور کہ میں بادشاہ نہیں ہوں میں
 ایک عورت قریشی کا بیٹا ہوں کہ دہلا ہو گا گوشت کہ حریبہ ہوں
 کا کھانا ہے کھایا کر نی تمی اور مروی ہے کہ یہ شدت لگایا
 سے کہ میں نے قبل موت کے آپ کو کچھ بول لیا تھا اور ان کو
 تھوڑی قیمت باقی رہی تھی میں نے لیا کہ آپ بیان توفیق کریں
 میں یہیں بیٹے آتا ہوں پس میں جا کر بول کیا تین دن ہے
 بعد مجھ کو یاد آیا ناگاد و کیا میں نے کہ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ بیٹھے ہیں فرمایا اسے عبد اللہ
 تو نے مجھ کو بہت شفقت میں ڈالا میں تین دن سے اس جگہ

تیری انتظار کرتا ہوں اور غایت تواضع اور صبر اور صندق
 وعدہ تھا اور بوجھ تھا تواضع اور فخری آدم کے یہ تھا کہ تمہی کہانے
 میں عیب نکلیا اور زبان مبارک سے نغمہ بایا کہ یہ بد مزہ ہے
 یا یہ نمک یا ترش یا غلیظ یا رقیق ہے اگر خوش آتا تھا کہ بد مزہ
 تھے اور جو بد مزہ ہوتا تھا چوڑ دہیتے تھے اور دیتا باوجود بد مزہ
 اور حقارت اور بدست اولی زبانوں پر مشہور ہے لیکن آپ
 کہیں اوسکو برا نہیں کہا بلکہ فرماتے تھے دنیا کو کالی مت دے
 کہ یہ مسلمان کی اچھی سواری ہے کہ نیکی تک پہنچاتی ہے اور
 بدی سے بچاتی ہے اور ایسی ہی منع فرماتے تھے زمانے کہ
 برا کہنے سے اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ لَا تَبْهَوُا الدِّمَازَ
 قَاتَا وَتَبْهَوُا بَيْنَهُمَا سَبْعُ حَقَاقِعَ لَعَلَّكُمْ تَكُونُ
 کالی مت دے ورنہ اسے کو اسواسطے کہ میں نہانہ ہوں شیخ خالق
 اوسکا اور اوسکی نیکی اور بدی کا میں ہوں پس اوسکو بد کہنا
 میری طرف عائد ہے اور عادات فیض رحمت سے یہ تھا
 کہ سبقت کرتے تھے سلام میں اور جواب سلام کا دیتے تھے
 جو کہ آپ کو سلام کرتا تھا اور بوجھ حسن اخلاق اور برگزیدہ گناہ
 کے حسن معاشرت تھا ازواج طاہرات کے ساتھ کہ بہت رحمت
 اور تفقد اوسکے حال پر فرماتے تھے اور زمانہ فقیر اور سخت
 ہوا یا وغیرہ میں سب کو برا یہ جانتے تھے مگر محبت قلبی کہ وہ

سے ساتہ برابر نہ نئی اور وراثت سے بھی اللہ تعالیٰ قسمی نہایت ایک
 نہایتی نہایتی ایک تینوں ہی بار خدا یا تیسیم سیرقہ چاروں چیزوں میں کم ہر
 قدرت اور اختیار میں سب سے ہیں ملائت اور خواہ مخواہ ذکر تو اوس
 چیز میں کہ میرے اختیار سے ما بر سے ملنے محبت کہ اوس میں
 آدمیکا اختیار نہیں اور سب اور وراج طاسہا سب سے زیادہ محبت
 عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سارے کہتے تھے اور انصار کی لکیر
 کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ادھے بٹھنے کے لیے
 حکم کرتے تھے اور صدیقہ رضی اللہ عنہا جس بیاض و فیر سے
 مانی ہیں آپ وہ برین لیکر نہ سداک اپنا اوسی جگہ پر
 صدیقہ رضی اللہ عنہا نے لب لکھا ماسونا بال پینے اور جس
 چڑھیا کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گوشت تناول فرما تین آپ اوس
 ہندی کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے لیکر تناول فرما سنے
 اور اگر صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سواک دیتی کہ وہ کرویون اور
 دسے اوسکو اپنے تنوک سے تر کر کے دیتیں آپ اوس
 سواک کو کرتے تھے اور صدیقہ کی گود میں تکیہ دیتے تھے
 اور درود میں اوسکے بوسہ لیتے تھے اور ایک دن کمال تھا
 اور نہایت شفقت سے فرمایا کہ اسے عایشہ حبشیہ کی جلی ہو
 اگر وہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنا سنے آب کے گند ہے
 بر کر لکیر گری ہوین اور تماشا دیکھا کہ بن اور اوس وقت

اور ایک بار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کے ساتھ دو حصے پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چوٹین
 پر دونوں دو حصے پر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بول گئے اور
 فرمایا یہ سبقت میری تیری سبقت کا بدلہ ہے اور ایک بار حضرت صلے اللہ
 علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے
 کہ ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 عنہا نے مائتہ اوس پیالہ میں مارا وہ گر کر ٹوٹ گیا اور کھانا سب گر کر پاش
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ٹھکرے ٹھکرے پیالے کے اور کھانا
 سب جمع کر کے اوس میں رکھا اور حاضرین سے عذر کیا کہ بتیابی کی
 تمہاری مائتہ پس دوسرا برتن حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو
 گھر سے لیا اور ایک روایت میں ہے کہ کھانا بھی دو بان سے لیکر
 پیالے میں رکھا اور خادم کے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ برتن
 تادان برتن اور کھانا تادان کھانے کا ہے ایک حدیث میں
 آیا ہے کہ عورتیں حالت خیرت اور رشک میں بلندی کو لپٹی سحر
 تمیز نہیں کرتی ہیں اور منقول ہے کہ ایک بار اُمّ المومنین
 سودہ رضی اللہ عنہا شوریا پکا کر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے لیے لائیں صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
 سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا تم بھی کھاؤ اور انہوں نے
 نہ کھایا بھی کر کہا کساؤ بخمین تو بھیہ سب شوریا

تھا دسے سہ میں لگاؤں کی پہری سودہ یعنی اللہ عنہا نے لکھایا
 صدیقہ یعنی اللہ عنہا نے وہ شور با سب اللہ کے منہ پر ملا حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرما کر سودہ رضی اللہ عنہا سے
 کہا تم بھی اس کے منہ پر ملو پس سودہ رضی اللہ عنہا نے ہی صدیقہ
 کے منہ پر ملا اور آپ شکر اسے ستے یہ تھا حال جناب پاک کا
 اپنی بی بیوں کے ساتھ کہیں اذکو ہنسی کیل سے نہ کا اور ان
 اور میں اذکو سعادت رکھا اور جملہ صفات کریمہ اس جناب پر
 عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو دار و سخاوت سے فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ جو دار و سخاوت فرمایا اور میں
 سے اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے اس کے لب میں بڑا سخاوت ہے اور میں
 میں سے اور سخاوت میں لکھا ہے کہ کرم اور سخاوت اور جود اور سخاوت
 سے بار و صفت قریب المعنی میں اور جناب رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چاروں صفات میں ممتاز تھے کہ کوئی آپ
 سے ہمہری اور برابر ہی نہیں کر سکتا تھا اور جو شخص کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتا تھا وہ انہیں صفات سے وہ
 آپ کا کرتا تھا اور صحیحین میں انس بن مالک سے بھی اللہ عنہ سے
 آیا ہے کہ تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب تر
 اور شجاع تر اور جواد تر سب لوگوں سے اور سب اس کا یہ تھا
 کہ نفس آپ کا اشرف نفوس اور مزاج آپ کا اعلیٰ مرتبہ تھا

اور جو ایسا ہو سے پس فعل اور سکا ہی حسن و خصال اور شکل
 اور سکی طرح اشکال اور نعلت اور سکا حسن و خلاق ہو دیگا اور جناب
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات ظاہری اور
 باطنی اور مادی تمام خوب سیرتی اور خوش صورتی کے ستھے اور
 وہ بہت بڑے سخی اور بڑے دینے والے ستھے اور کسان جن
 ثابت رضی اللہ عنہ نے فقیدہ اس جناب پاک کی شان میں
 لکھا ہے یہ اشعار اوسی فقیدہ کے ہیں مہم کا
نشتی لکنیار کا وہیہ اللصغری اجل ہرن الدنیر کہ راجہ کو اکی
 میشار جو دنا جس کے البرکان البراندہ ہی ہرن الجوز یعنی جناب
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہت ہمتیں ہیں کہ
 اونکی بڑی ہمتوں کی کچھ انتہا نہیں اور ادنی ہمت اونکی زیادہ
 سے وسعت زمانے سے اور اوس صاحب خود کا ایسا باتہ
 ہے کہ اگر عشر عشر خاص اونکی داد و دوش کا جنگل کو پہونچے تو
 وہ جنگل دریا سے اعظم سے زیادہ سخی ہو جاوے اور احوال
 صحیحہ میں آیا ہے کہ جس گھسی نے کوئی چیز جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگی اس نے نعمت فرمائی
 اور کبھی زبان مبارک سے نہیں نہیں کی اور بالفرض اگر کوئی
 چیز اس وقت موجود نہ تھی تو چپ ہو رہتے اور میٹھی میٹھی ہاتھوں
 سے سائل کی دلیری کرتے اور بہت سا غبر فرماتے اور صحت

صاف یہ کہہ سکتے کہ مدون کا ملکہ اکثر یوں فرماتے کہ تو جا کر میرے
 نام سے قرض لے حیو قت آدھ گائیکا ڈھنگا اور منقول ہے کہ ایک بار
 ایک سائل آیا آپ نے فرمایا میرے پاس اسوق کچھ موجود ہیں
 ہے تو جا اور قرض لے حیو قت آدھ گائیکا اور اسکو ادھر دو گائیکا
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ نے آپ کو یہ تکلیف نہیں دی ہے
 کہ جس چیز کی قدرت اور دسترس نہ ہو اسکا بوجھ اوٹھائیے
 میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے گھٹھا طر
 ہوئے اسین ایک انصاری نے التماس کیا یا رسول اللہ آپ
 دین جان تک آپ سے ہو سکے حق تعالیٰ کے پاس کچھ کمی
 نہیں ہے آپ نے قسم کیا اور آمار خوشی اور تازگی کے آپ کے
 ہر کامارک پر نمود ہو گئے اور فرمایا مجھ کو اسی بات کا حکم ہے
 آدھ ترمذی نے روایت کی ہے کہ ایک بار نوے ہزار درہم آپ
 پاس آئے آپ نے سب فقیروں اور مستغنیوں کو فقہہم کر دیے
 اور ایک دم بھی ماتی نہ کیا اور بخاری میں انس بن مالک سے
 روایت ہے کہ آپ کے پاس بحرین سے مال کثیر آیا تو فرمایا اسکو
 کے صحن میں ڈال دو بعد ازاں آپ سید میں تشہد لینے لائے
 اور اس مال پر قطر ہی ندائی اور بعد نماز کے بیٹھے جو کوئی سا
 ہو کر نکلا اسکو دینا شروع کیا پس آئے عباس بن عبدالمطلب

رضی اللہ عنہ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو
 بھی اس مال سے کچھ عنایت فرمائیے پس حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے اؤ کو اس قدر دیا کہ وہ چھ ماہ تک خرچ کر کے مال کیا یا رسول اللہ
 کہ سیکو حکم فرمائیے کہ یہ مال ادھما کر میرے گھر چھینا و حسنہ فرمایا
 حنفیہ کے مہاراجہ کے لہجہ و پس حضرت عنایت فرمائی یعنی اللہ عنہ سے
 مسند و اوٹھہ سکا بیگنے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اتنی دیر تک بیٹھے رہے کہ دوش مال سے ایک درم ہی باقی
 نہ رہا ابی شیبہ کی روایت میں آیا ہے کہ وہ مال لاکھ درم تھا
 کہ مہاراجہ حضرت نے بھینس کی بدلتی سے حضور پر پڑھ دیا تھا
 اور پہلے پہل ہی مال جناب مقہرین نبوی میں آیا تھا اور حضور پر
 بعد خوشی کا کہ جناب خلیفہ کے دن ہوا حضور اور اہل بیت سے
 ہر سب کے ہر ہر گناہ کو تو میں بخشا اور حضور پر پڑھ کر ان دین و
 اوسفیان کو تین سو اونٹ اور ایک سو بیس اونٹین ہوتا ہر شخص
 فرمایا اور بیان ان چند واقعات احسان اور عود کا ستر کا انور
 بیتا لکھا گیا والا کہ جو حال میں کہ کرم اور احسان اور حسن
 بلند ہوتے کا بیان کر کے تو میری صاحب قصیدہ بروئے
 اوس بھر کرم کی تیج میں فرمایا ہے ۵ فان من جزک الیٰ اللہ
 و غیر تھا ۵ و من ملک علم الکون و العلم ۵ ہے تحقیق اولیٰ
 بخش شہری دیا و ایسا ہے اور ایک شہر ہے علموں کا

علم لوح و قلم ہے اور باوجود اس وجود و سخا و کرم و عطا کے آپ
 نبیات خود بطریق فقر و قناعت کے ساتھ گزران کرتے تھے اور
 دود و سینے تک ماورجائہ شریعت میں آگ میں جلنے والے تھے اور
 اکثر بسبب شدت ہجوک کے شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے
 اور اگر گمانا ایک وقت کا میسر آتا تو کوئی محتاج اور محتاج
 ہوتا تو اس کو حوالہ فرماتے اور خجستہ اور سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی کئی طرحی تہی کبھی یہ کرتے تھے اور کبھی قرین
 لینے کا حکم فرماتے تھے اور آپ اس کے ضامن ہوتے تھے
 اور کبھی کسی شخص سے کوئی چیز قبول لیتے اور قیمت اس کی دیکر
 پیرا دے دیا اور چیز غایت کرتے تھے اور کبھی بعد قبول لینے کے
 قیمت سے زیادہ کچھ اور دیتے تھے اور اکثر یہ قبول فرماتے
 تھے اور دو چیزوں کا اداس کے پاس میں بطریق انعام کے
 مرحمت فرماتے تھے اور فقر اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا تسلی اور اضطراب سے تنہا بلکہ بسبب زہد اور جود و سخا کے
 نماز اور ملاقات وغیرہ اس عالی جناب سے شجاعت اور
 قوت اور زور بازو تھا کہ اکثر سخت مقاموں میں پڑے پڑے
 بہادر عرب کے جاگ جاتے تھے اور آپ اپنی جگہ سے جنبش
 نہیں فرماتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
 کہ میں نے کسی کو جناب رسول عالی مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رہا اور بنین و یکسا اور مشغول رہے امیر المومنین علی کرم اللہ
وہ سے کہ لڑائی میں جب خوب گرا گئی ہوتی تھی اور مسلمانوں پر
تشی پڑتی تھی ہم آپ کے پاس پناہ دیتے تھے اور دشمنوں کے
مقابلے میں سوائے آپ کے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا اور جو نبات
خدیجی آپسے غزوہ حنین وغیرہ میں کی اور دوجا فردی اور دلیری
کی دسی تفصیل اور سکی غزوات میں آویگی اور آپ کو قوت اور
زور بازو اس قدر تھا کہ کوئی کشتی باز آپ سے نہیں جیتتا تھا محمد بن
اسحاق عمارت نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ کچھ میں آپ
شخص رگنا نام کشتی گیری میں بے مثل اور یگانہ عصر تھا اور
سہلوانان عرب اور اطراف بلاد کے اوس سے کشتی لڑنے کے
لیئے آتے تھے مگر وہ سب کو زمین پر گراتا تھا اور کوئی اوس سے
نہیں جیتتا تھا ناگاہ ایک دن پہاڑوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
اک برس کو بلا آپ سے فرمایا اسے رگنا نہ خدا سے نہیں ڈرتا ہے
اور میری رسالت کا اقرار نہیں کرتا ہے کہا آپ کے اس دعوے
پر کون گواہ ہے فرمایا اگر میں تنہا کشتی میں گرا دوں تو تو ایاں
لاؤ گا کہا ہاں پس آپ نے فرمایا کہ مستعد ہو وہ مانند شیر کے
آمدہ ہو کر سامنے آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوس کو
بیکر کر زمین پر سے مارا کہا اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے
ہوڑ دے گئے میں بہر کشتی جیتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اکر

وسلم نے اوسکو چوڑ دیا اور دوسری بار زمین پر گرایا اسے طرح تین
 مرتبہ زمین پر پڑا کتبہ لگا یہ متعجب ہوا اور کہا واٹھ شان آپ علی
 عجیب سے اس قدر حدیث میں آیا ہے اور حال اوسکے ایمان معلوم
 نہیں اور ایسی حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم نے بہت شجاعتان
 عرب سے کشتی لی ہے اور سب پر غالب آئے اور بقول ہے
 کہ ابوالاسد بھی نہایت شجاع تھا چنانچہ محاسن کے چھپے پر کڑا
 ہوتا تھا اور دس آدمی کناروں سے اوس پر پڑے کو کینے لگے
 کہ نکال لیوین وہ چمرا اوسکے پاؤں کے تلے سے نہیں نکلتا تھا
 اور پکڑے لکڑے ہو جاتا تھا اور وہ مرد اپنی جگہ سے جنبش نہیں
 کرتا تھا ایک دن حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور کہا آئی
 ہیں آپ سے کشتی کروں اگر آپ مجھ کو زمین پر گرا دیں تو میں آپ کا
 ایمان لاؤں پس آن حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو
 زمین پر دسے مارا اور وہ بے نصیب اپنے اقرار کے ہر گیا اور
 ایمان نہ لایا اور منجانبہ صفات کریمہ اوس عظیم المثل کے ایک حکم
 تھا کہ سب آدمیوں سے آپ میں زیادہ اور پوری تھی ضیا کہ
 روایت کی ہے بخاری نے حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ
 عنہ سے گان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشد حیاء و اسری
 اللہ را علیٰ نحوہ کا قینے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بہت حیاء والی عورت جا کر ہر وہ نشین سے اور جب آپؐ

حضرت زینب کا ولیمہ کیا اور لوگ کہا سننے کے لیے آئے اور قریب
 بیٹھ رہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کمال حیا اور
 شرم سے اٹھاتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے آپ کی
 حیا اور شرم کا حال یوں بیان فرمایا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
فِيْهِ تَبْلِيْغٌ مِّنْ رَّبِّكَ لِقَوْمٍ لَّا يَشْعُرُوْنَ یعنی یہ زیادہ مٹھنا تمہارا
 ایدہ دنیا ہے جی کہ اور وہ سبب سے حیا اور شرم کے ٹکڑے اٹھا
 نہیں سکتا ہے اور خدا حیا نہیں رکھتا ہے سچی بات کہنے پر
 اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص صاحب حیا تھا اور لوگوں
 سے بسبب کمال شرم کے اپنے حقوں کے لینے میں بیرونی نہیں
 کرتا تھا اور کما ہائی اس کو نصیحت کرتا تھا کہ تو اپنی حیا کو چھوڑ کہ
 اوس میں تیرے حق ضائع ہوتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے یہ بات سنی اور اس نے حیا سے فرمایا کہ تو اپنے
 بہائی کو حیا سے منع کر کہ یہ جھجکاؤں کا سپنا اور دوسوں کا دل بھی
 ٹکڑے کر دے اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
 کہ ایک شخص حضور اقدس نبوی میں زرد کپڑے پہنے ہوئے آیا
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نا پسند ہوا مگر نہایت شرم سے
 اوس کے سامنے کہہ فرمایا کہ وہ آزردہ خاطر نہو اور کچھ اوس کے
 حاشے کے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ اس کپڑے کو دو سو ڈالے
 یا اور بول ڈالے تو ہنسی سے اویا پس کی عادت یہ تھی کہ کمال حیا

اور ہر دم سے کہیں تاکہ نہ پرکریں سیکھتے تھے اور اگر کسی میں کوئی
 فعل یا نیکو فاعل یا مکار کے پاس تھے اور شخص کا نام مسک
 یا اور اس فعل کو تصریح کر کے کہہ کر فرماتے تھے بلکہ حکایت یا اشارہ
 یا کائنات سے فرمادیتے تھے اور صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم
 نے کہی بے حجابانہ اور بیباکانہ کلام نہیں فرمایا اور بیکار کر کہی
 کو چہ ہوا نارین نہ بولے اور عوام کی کسی سے بدی نہ کی بلکہ
 اور سکو کمال رافت اور بہت سے معاف فرمایا اور مطالب آس
 روایت کے علیہ الدین سلام اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص
 رضی اللہ عنہم نے تو روایت سے نقل کیا ہے اور صفات جلیلہ اور
 اوصاف حمیدہ اس پر گزیدہ عالم سے شفقت اور رافت اور
 رحمت ہے امت پر اور نیک خلق اور صلہ رحمی اور وفا ہے
 عہد تھے جیسا کہ خبر دیتا ہے حق تعالیٰ اور اپنے کلام مجید میں
 فرماتا ہے کہ مَا أَزْهَقَنَا إِلَّا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
 مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ فَأُولُوا الْقُرْبَىٰ مِنْكُمْ
 مَرَحِمٌ وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ سَخِطُوا أَفْوَاقًا سَخِطُوا أَفْوَاقًا سَخِطُوا أَفْوَاقًا
 اور آسانی ہے شرائع اور احکام الہی میں اور بعینہ افعال کو اور
 سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خوف اور کد کہ بہادری
 امت پر فرض ہو جاوے اور ان کو مشقت میں ڈالے اور چاہے

جیسا کہ حکم مسواک کا ہر نماز میں اور تاخیر نماز عشاء میں اور کننا صوم
 وصال کا اور سوا اس کے اور حادات خفاہ اور ایک ادنیٰ شفقت
 اور نکی یہ تھی کہ اگر نماز میں کسی ٹکے کے رونے کی آواز سنتے اور
 والدہ اور کسی نماز میں ہوتی تو جلد ہی سے اپنی نماز تمام کر کے اوٹھی
 تسلی فرماتے تاکہ والدہ اور کسی پریشان اور مضطرب نہ ہو اور آیا ہے
 کہ عبودت پیر کیل علیہ السلام نے اگر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم حق تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو حکم دیا ہے
 کہ فرمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجالاؤ اور جو کچھ کہہ دے فرما کر میں
 ہو سپر عمل کرو اور اس کے دشمنوں کو ہلاک کرو آیت فرمایا مجھ کو ادنیٰ
 تکلیف دیجی پر صبر کرنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور میں چاہتا ہوں
 کہ اوپر عذاب نہ ہو شاید وہ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور اللہ تعالیٰ
 اوپر رحمت فرما دے اور فرمایا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو یا توں میں اختیار فرمایا تب
 آپ نے وہ بات اختیار فرمائی جو امت پر آسان اور سہل ہو اور
 منقول ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ اگر کہیں سے آپ کے
 پاس کوئی چیز پر یہ آتی تھی یا کوئی بکری فرج ہوتی تھی فرماتے تھے
 کہ اس میں سے فلاں عورت کو کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھی
 دے دو اور ایک دن ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے پاس آئی آپ نے اس کو نہایت شفقت اور رطقت سے بھلا دیا

اور اسکا حال پر پنجاب وہ چلی گئی فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے کہ
 زمانہ مذبحہ رضی اللہ عنہا میں آتی تھی و حسنہ العزیزین اللہ یان
 یعنی نیک عہدی جزہ ایمان کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اسے اہل قرابت کے ساتھ خوش معاملگی فرماتے تھے
 اور کہتے تھے کہ اولاد حکم بن العاص کی میری دوست ہیں
 کیونکہ سوسے خدا اور دوسٹین صاحبین کے کوئی دوست نہیں ہے
 فقط پیاس قرابت اور لڑکھی کے اس کے ساتھ نیکی اور احسان ہوتا
 اور حال اولاد کو کون کا مشہور ہے کہ بڑے بد بخت تھے اور بجز
 اذیت اور برنج کے ان سے کچھ حاصل نہ تھا اور مقتول ہے
 کہ جوازن کے قیدیوں میں ایک رضاسی بہن شیرہ کرانی صاحبہ کے
 ساتھ مسلمان ہوئی تھی صورتی نورین آئی اور آپ نے پہچانا
 پس تعظیم و تکریم اسکی کی اور اپنی یاد مبارک بھا کر اوسپر
 اوسکو بھلایا اور نہایت شفقت اور لطف سے اس سے
 فرمایا کہ اگر تو میرے پاس رہا یا رہتی رہے تو بہت اچھی طرح
 سے نیکو رکھوں گا اور مال و متاع سے تجھکو کامیاب کروں گا اور
 اگر اپنی قوم میں جالی سے تو گیا تو سننے اپنی قوم میں جانا اختیار
 کیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو بہت مال عطا
 دیکر حصت فرمایا اور مردی سے بڑا لطفیل سے کہ میرے
 لڑکین میں ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

آل تین سے دیکھا کہ حضرت علیؑ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے دوست
اپنی چادر مبارک بچھائی اور اوسکو اوسپر بٹھایا پس میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون عورت ہے کہ آپ نے
اوسکی اتنی تعظیم اور تکریم کی آپ نے فرمایا کہ یہ میری دانی خلیمہ ہے یہ
اور عمر بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کہ پدر رضاعی آپ کا
بیٹے خاوند خلیمہ سیعدیہ کا آیا اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی چادر مبارک بچھائی اور اوسپر اوسکو بٹھایا بعد ازاں خلیمہ
آئین اونکو بھی اوسپر بٹھایا بعد اوسکے ہمیشہ آپ کا آیا آپ اوشہ
کہ جسے موسیٰ اور اوس جگہ پڑا اوسکو بھی بٹھایا اور ثویبہ کو کہ
ابلی حبیب کی لونڈی تھی اور اوسنے آپ کو زودہ پلایا تھا اوسکو
آپ کثرت سے وغیرہ اکثر بھیجا کرتے تھے جب وہ مہر گئی تب آپ نے
پوچھا کہ ثویبہ کے اہل قرابت سے کوئی ہے کہ میں اوسکے
ساتھ رعایت کروں لوگوں نے کہا کوئی اوسکی اہل قرابت سے
ہیں ہے اور حدیث خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے
کہ حنظلہؓ سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے وحی سے
مخزون اور متالم ہوئے اور وحی انکا حال خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے بیان کیا اور فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کاہن نہ ہو جاؤں
خاتون رضی اللہ عنہا ایک سلسلی اور تشفی کرتی تھیں کہ اسے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم خدا سے خرویل کی اکثر تعالیٰ آپ کو
 رسول مکر سے لگا کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور قوم کے ظلم ستہ ہیں
 اور اذکی سختی اور مصیبت میں اونکی کمک کرتے ہیں اور فقیروں
 محتاجوں کو کہنا نہ کہلاتے ہیں اور یتیموں اور یرگیوں کی پرورش
 فرماتے ہیں اور رولہ و عا در کی مہمانداری کرتے ہیں ان خوبیوں
 کے ساتھ کچھ مقام ڈر کا نہیں ہے آپ منتظر خیر و برکت کے ہیں
 غمغریب عنایت الہی شامل حال ہوگی اور صفات عظیمہ اوس
 فخر و عالم سے عدل اور امانت اور غنت اور صدق ہے کہ
 آپ کی ذات پاک میں عدل اور انصاف اور امانت اور عصمت
 ہمہری تھی اور آپ ایسے سچے تھے کہ دشمن تک آپ کو چاہا کرتے
 اور عدا میں آپ کو کہتے تھے اور جب کہیے کے نبی میں جبر
 کے رکھتے وقت قریش میں اخلاص پڑا ہے حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ گیا اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ہم سب میں امین ہیں جو وہ کہیں او سپر ہم سب راضی ہیں اور
 بیع بن خثیم سے منقول ہے کہ اسلام کے پہلے سب لوگ حبیب
 امانت داری کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ منکر کرتے تھے
 اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے **وَاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَ أَيْدِيهِمْ وَلَا يُحِيطُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ**
 قسم خدا کی میں بیشک سامان اور زمین میں امین ہوں اور مری

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابو جہل حضرت سہیل بن امیہ
 واکہ وسلم سے یہی کہتا تھا کہ نبی اکرمؐ کی تکذیب نہیں کرتے
 ہیں اور آپؐ کو جو بیعتیں جانتے ہیں اور ہرگز آپؐ نے کبھی
 کوئی بات جو سچی نہیں کہی مگر ہم آپؐ کے ذہن کو جو بیعتیں کہتے ہیں اور
 منقول ہے اہل بیت سے کہ اس سے روزِ جنگ بدر کے
 ابو جہل سے پوچھا کہ اسے اباالحکم اس جگہ میں اور تو تھا ہوں اور
 کوئی دوسرا نہیں ہے سچ کہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میں آیا
 جو بیعتیں ہیں اوس ملعون نے کہا کہ واکہ وسلم سے یہی کہتے ہیں اور
 کبھی انہوں نے جو بیعتیں نہیں کہا ہے اور ایسی سوال کیا
 یہ قیل نے ابوسفیان سے کہ تم حضرت صلی اللہ علیہ واکہ وسلم
 کو قتل و عوی نبوت اور دعوت اسلام کے جو بیعتیں جانتے تھے
 کہا سواۃ اللہ نجد اسے لایزال ہرگز اسے جو بیعتیں نہیں پوچھتے
 تھے اور نصر بن عاص نے قریش سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ
 واکہ وسلم تمہارے نزدیک بچپن سے بڑے ہوئے تک پاکیزہ
 افعال اور صادق الاقوال اور بہت امانت دار رہے ہیں اب تو
 دعوت اسلام کے تم ان کو سارے کہتے ہو قریش نے کہا کہ ہرگز
 اسے جادوگر اور جو بیعتیں نہیں ہیں اور عاص بن عمر مشرک
 کہ اسے نہایت عداوت رکھتا تھا لوگوں کے سامنے آپؐ کی
 تکذیب کرتا تھا اور جب تمنا ہوتا تھا اپنے کہ میں کہتا تھا کہ واکہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تھے تین چار اور ایک ہزار اول
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے فرمایا
کیا لوگوں نے اوس سے کہا کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ماتہ ملا تا ہے کہا قسم خدا کی میں تحقیق جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیغمبر ہیں بلکہ نبی عہد مہافت کی متابعت کرنا انکے
اور عار سنہ سے یہ حال مشرکین کا تھا کہ سب آپ کو سچا اور برا
جانتے تھے اور آل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کو آپ کے
حال سے غیب واقف تھے بالیقین مانتے تھے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سچے اور امین ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

تمام ہوئی مجلس اور کتاب ختم ہو گئی



نحمدہ و نستعینہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | فصلی و سلم علی نبیینہ *



یہ مجلس آٹھویں سہیچ بیان عادات شریفہ
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یعنے کہانے پینے پینے سونے جگنے مین اور

ذکر ہے معجزات شریف کا ذکر کا گولا
جا تو تم اسے مسلمانو کہ عادت کرئیے جناب سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تھی کہ باوجود ریاضت نفس اور
لطافت اور نزاکت مزاج کے اوپر کسی نوع مخصوص عادیہ
کے مقتید نہ تھی اور کسبب اسی بے تکلفی اور قصد آسانی کے
اور پرامت کے جو کہ عادت اہل شہر کے کہانے کی چیزوں
مین تھی تناول فرماتے تھے اور جو کچھ کہنا سننے آجائے گشت
اور سیرہ بات اور خبر یا اور روئی وغیرہ او سکور و ہین کہتے تھے

بیرہ عادت

اور پیٹھوں پر چلو اور بغیر وکی قسم سے کہا ہے کہ تم نے سچے اور تہم کو بغیر
کہا ہے اور اوسکو دوست رکھتے تھے اور وہاں حب لدینہ
میں ثعالبی سے نقل ہے کہ مرغوب اور محبوب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا میٹھے کھانے کے اقسام میں صحیح تھا اور
وہ دودھ اور خرمن کا خمبر کر کے پیاتے ہیں اوسکو
عرب میں صحیح کہتے ہیں اور منقول ہے کہ ایک دن ایک
سوداگر آیا اور اوسنے آنا اور تہم یا میدہ اور گئی اور شہد
آپ کی نذر کیا آپ نے اوسکو دما سے برکت دی اور کچھ
منگا کر آگ پر رکھا اور چلو اچکایا اور مجاہد سے کہا کھاؤ اور
بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ شکر حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو بہت مرغوب تھی اور آپ اوسکو تصدق کرتے تھے
اور کہا یا کیسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
گوشت بکری کا مگر گاسے کا گوشت کھانا کہیں ظاہر حدیث
میں نہیں فقط اس قدر احادیث میں آیا ہے کہ جناب پروردگار
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے
گاسے کو قربانی کیا اور خدا بد کہ اوس میں سے کچھ آپ نے
کھایا بھی ہو وے رات اللہ اعلم اور احادیث گوشت کی تعریف
میں بہت وارد ہیں اللہ تعالیٰ علماہم اہل الجنۃ اور ایک
روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ علماہم لایل الدنیا والآخرۃ

روایت کی ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور امیر المومنین
 علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب طعام دنیا کا گوشت سردار
 ہے بعد اؤسکے ترنج اور ہی منقول ہے امیر المومنین علی
 کرم اللہ وجہہ سے کہ گوشت رنگ کو صاف کرتا ہے اور خلق
 کو نیک کرتا ہے اور جو کوئی چالیس دن گوشت چھوڑ دے
 یا خلق ہو جائے اور بعض احادیث میں آیا ہے کہ آپ کو
 سب کھانا پسے گوشت زیادہ مرغوب تھا اور فرماتے تھے
 کہ گوشت کھانے سے شہوان زیادہ ہوتی ہے اور وہ بہتر
 طعام ہے دنیا اور آخرت میں اور فرمایا کہ اگر میں چاہوں
 تو میرا پروردگار مجھ کو ہر روز گوشت کھلاوے اور منقول ہے
 امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کہ گوشت کھانا عقل کو زیادہ کرتا
 ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ دوست تم نزدیک ہو کر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت ملنے کا تھا اور اسی سبب
 سے ہو دینے آپ کو شافعی کے گوشت میں زہر دیا تھا
 اور آپ کو یہ گوشت اسوجہ سے زیادہ محبوب تھا کہ یہ غضب
 زیادہ ہے موضع نجاست سے بہ نسبت اور اعضا کے
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت کو دان توں مبارک
 سے نوح کر کھایا ہے اور چھتری سے کاٹ کر بھی تناول

فرمایا ہے اور گوشت بھونا بھی کہا یا ہے جیسا کہ ام المومنین
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں بھونا ہوا
 گوشت رو برو خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے کافی پس آپ نے اوسکو کھایا اور قدیہ یعنی گوشت خشک
 بھی کھایا ہے جیسا کہ سنن ترمذی میں منقول ہے کہ ایک
 شخص نے سفر میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے لیے بکری بیچ کر واپس فرمایا حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اوسکو بیچ اور خشک کر کے رکھ لو
 پس اوسکو خشک کر کے رکھ لیا اور اوسین سے مدینہ طیبہ
 تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھلایا کیے اور تناول
 فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کے کباب کو
 اور گوشت مرغ کا اور گوشت نیل گا کے کا اور گوشت اونٹ
 کا سفر اور حضرین اور گوشت حر کویش کا اور دریائی جانور کا
 روایت کی ہے اوسکو مسلم نے اور ائمہ کا جانور دریائی میں
 اختلاف ہے اور نزدیک خفیفہ کے سوائے بچیلی کے
 کسی جانور کا کھانا درست نہیں اور تناول فرمایا ہے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی اور خسیل اور روٹ ترکہ
 گئی اور مسکہ اور روغن زیتون کی اور تناول فرمایا ہے
 کہ دھواں اور بہت اوسکو دوسٹ کتہے اور جس کھانے پر

وہ کہتا تھا تو آپ وقت تناول کے اونس کے ٹکڑے کھاتے تھے وہ ہونڈہ
 تناول فرماتے تھے اور آپ جو کی زونی کے ساتھ چھتہ چاکر
 نوش فرمائی اور روایت کی ہے ترمذی نے شہاب بن
 مین کہ ایک بن حسن بن علی اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ
 بن جعفر رضی اللہ عنہم سلمے کے پاس کہ خادیم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحقیق آئے اور کہا کہ تم ہمارے لیے
 وہ کھانا لکھاؤ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آتا تھا
 سلمے نے کہا اے نوریدہ تمکو وہ کھانا کب خوش آوے گا
 کہ تم اطمینان دیندہ اور خوش مزہ کھاتے ہو اور محضون نے
 کہا کھو خواہ خواہ خوش آوے گا تم ہمارے لیے تیار کرو پس
 سلمے اور یحییٰ اور حمزہ اور ابو کمالہ پانی میں گھول کر پانی میں
 ڈالا اور اوپر سے تھوڑا روغن زیتون اور سرخ و غیرہ مصباح
 ڈال کر پکایا اور صبا سے لار کھا اور کھایہ وہی کھانا ہے کہ
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو رغبت سے
 کھاتے تھے اور تناول فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے خزیرہ کو طبری نے لکھا ہے کہ خزیرہ لیسخ
 مارو کسر او مجتہدین و بریائے تختہ ساکت ایک قسم کھانسی
 ہے کہ بنایا جاتا ہے آٹے کا بطور حصہ کے لیکر کھاتے
 رقیق ہوتا ہے اور جو ہری نے لکھا ہے کہ خزیرہ وہ ہے کہ

کہ گروشت پختہ کر کے بہت تانی مین پوشش کر ڈالیں جب اور پختہ
 ہو نرم ہو جاوے اوس مین آنا ڈالیں اور اگر گروشت نہ ہو
 تو نام اوسکا عسیدہ ہے اور حضرت علیؑ اشد علیہ السلام
 نے اقطبی تناول فرمایا ہے اور اقطبی مرغ چڑھ و کس قاف
 اوسکو کہتے مین کہ سکہ کمال کر گشتے وہی کو جا کر خشک کہے مین
 اور کہا پاس ہے حضرت علیؑ اشد علیہ السلام نے تیرا خوشک
 گندہ مرغی کو اور تناول فرمایا ہے بلکہ کس قاف کو اور دوست کو خوشک
 خشک گو کہ وہ مرغی کے درخت کر اندر سے نکلتی ہو اور تناول فرمایا ہے نہیں کو
 جیسا کہ آیا ہو وراثت عبدالمہدی بن عمر بنی اشد عنہما مین کہ لایا گیا نہ دیکھ سہل
 علیؑ اشد علیہ السلام کے پیڑ غرہ تو کہیں ہیں پھری شکا کر اور سہم اشد کر کے
 اوسکو کانا اور تناول فرمایا اور کہا با حضرت علیؑ اشد علیہ
 وآلہ وسلم نے فروزہ اور گرمی کو تیر خرمے کے ساتھ اور
 سب ترکاریوں سے آپ کو فروزہ بہت پسند تھا اور
 محدثین نے لکھا ہے کہ فروزہ یا گلگرمی کو خرمے کے
 ساتھ ملائے سے غرض یہ تھی کہ اسکی سردی اوسکی گرمی
 مین ملکر معتدل ہو جاوے اور شیخ عبدالحق دہلوی فرماتی
 ہیں کہ یہ توجیہ تکلفات قوم سے ہے اور ظاہر یہ ہے
 کہ یہ جمیع کرنا اتفاقات سے تھا شاید وہ فروزہ اور گلگرمی
 سب مین نہوگی پس آپ نے ملا کر خرمے کے ساتھ کانا

تا شیرین ہو جاؤ شے اور یہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا اندر آہ ہے کھنی کے ہوا اور منظور لذت ادا ٹھانا
 نہ تھا اور تناول فرما رہے تھے خشک خرے کو مکے کے سنا
 اور خوش آتا تھا آپ کو اور نور کہ یہ کھانا عرب میں مشہور ہے
 اور بادار دن میں کھانا ہے اور روٹی کے ساتھ گوشت
 یا خرے خشک یا خربوزہ جو کچھ مل جاتا تھا آپ کھا لیا کرتے
 تھے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جناب سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خشک خرے کو روٹی کے
 ٹکڑے پر رکھ کر فرمایا کہ یہ اسکا سانس ہے اور کھا لیا وہی
 کو سر کے ساتھ اور فرمایا فیہ الاوامر الخلل برواہ وسلم
 اور جو میوے کے شہر میں پیدا ہوتے تھے تناول فرماتے
 تھے اور اوس سے پتھر نہیں فرماتے تھے اور منقول
 ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دیکھا میں نے
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تناول فرماتے
 تھے خوشہ انگور کو اسطر چکر اوس کے دانہ کو دھن مبارک
 سے لیکر اوسکی شاخ کو پھینک دیتے تھے اور لوگوں کی
 مروت یہ ہے کہ دانہ کو ہاتھ سے لیکر منہ میں ڈالتے اور
 تناول فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاز کو اور
 لہسن کو اور اہل بیت سے منع نہیں کیا مگر یہ فرمایا

کہ او کو کہا کہ مسجد میں تاویں آدر مروی ہے حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آفر کہا نا جو حضرت علی ابن ابی طالب
 و آلہ وسلم نے کھایا اوس میں سیانہ تھا اور ظاہر اس حدیث سے
 یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واسطے جواز کے نہایا نہ تھا کہ تاویں
 بود و رو بگوئی نہی اور کرابت اوسکی کجا کہا نے میں ہے
 کہ بد بوائی ہے اور اگر کجا ہی سرکہ وغیرہ میں ڈالنے
 سے ہو جاتی رہے کچھ نہ نہیں سے لیرا تہا ہر حجت
 میں جب حضرت علی ابن ابی طالب و آلہ وسلم ابو ایوب انصاری
 کے گھر تشریف رکھتے تھے اور دکان سے کھانا حضرت
 علی ابن ابی طالب و آلہ وسلم کو آتا تھا اگر اوس میں ان چیزوں
 کی بو پہنی تھی آپ اوسکو نہیں کھاتے تھے اور صحابہ
 کو بھی دیتے تھے اور حضرت علی ابن ابی طالب و آلہ وسلم نے
 کبھی دودھ اور بھلی اور دودھ اور کتان کو ساتھ ملا کر کھا
 نفرمایا اور آپ نے کبھی دو کھانے گرم اور ٹھنڈے اور
 اناب دار اور قابض اور عین ملا کر نہیں کھا اور یہ کہا کہ کسی
 ایسے دو کھانے کہ مزاج میں ملاقا ہوں جیسے قابض
 اور بلین اور گڑھے اور پتلے اور پیونے اور سیکے اور تازہ
 اور باسی ملا کر کھانے ہوں اور کبھی باسی کھانا نہیں کھایا
 ایسی لکھا ہے کتاب مسالین میں کہ تہنیت سید عبداللہ

محدث کی ہے اور عادت شریفہ یہ تھی کہ تناول فرماتے
 تھے تین انگلیوں ابہام اور سبابہ اور وسطی سے جیسا کہ
 روایت کی ہے ترمذی نے شامیل میں انہو اسطی کہ ایک
 انگلی یا دو انگلی سے کھانا عادت متبکرون کی ہے علاوہ
 علاوہ دو سکی کہا نے والا دیر میں میر ہوتا ہے اور اسکو
 لذت نہیں ملتی ہے اور صاحب موبہ لذتہ نے نقل
 کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچوں
 انگلیوں سے کہا یا ہے حاصل یہ کہ کبھی تین انگلیوں
 اور کبھی پانچ انگلیوں سے نوش فرمایا ہے اور بعد کہا
 کے انشتان مبارک چاٹتی تھے اور بعض اوقات میں انگلیوں
 مبارک لٹکوں اور خادون کو چاڑھتی تھی اور چاٹنی میں یہ شرط ہے
 کہ انگلیوں کو منہ میں ڈالی اگر اسکو زبان یا لب سے چاٹی گئی اور کہا
 کہالی میں چاٹنا مکروہ ہے اور جو بکری و شتر خواں بربری ہونے یا دال
 سنابن میں یا بجاوی اوکی کہالی میں بڑا اوبہ اور خدی شریف
 میں آیا جی کہ اس سے فقر اور کورہ اور خدام سے محفوظ رہتا ہے اور اسکی
 اولاد سے حق دور رہتا ہے اور صحبت بدنی حامل ہوتی ہے اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ السلام نے کہا کہ میں کہانی تھی اور فرمائی ہے کہ

وکن بنی یک و بنی یک اور قبل کھانا کھاتے تھے اور
 بعد فراغت کے ہاتھ دھوئے تھے اور فرماتے تھے کہ
 لا تقام فی انوشور و قلیم و انوشور و قلیم کہتے تھے کھانے کے
 بعد اور بھیجے جاتے دوسرے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے
 اور آپ گرم کھانا نہیں کھاتے تھے مروی ہے حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی شخص حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خوب گرم کھانا لایا آپ
 فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو آگ کھانے کا حکم نہیں فرمایا
 اور حیات النسنس مالک میں آیا ہے کہ فرمایا خباب بن
 علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سرد کھانا کھاؤ کہ اوس میں برکت
 ہے اور گرم کھانے میں برکت نہیں ہے اور مروی ہے
 اتہام سے کہ جب گرم کھانا خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے سامنے لایا جاتا تھا آپ اوسکو چپا دیتے
 تھے یہاں تک کہ سرد ہو جاتا تھا اور فرمایا انس بن مالک
 رضی اللہ عنہ نے کہ ایک ایک پیالہ نو ماگ کا لکڑی کا تھا اوس میں
 میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی اور شہد
 اور دودھ وغیرہ بلایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کبھی بارکب بروئی نہ کھائی اور کبھی سورے چمکے یا خیر
 کے پتوں کے دسترخوان کی سینی وغیرہ میں نہیں کھایا اور

میں بندہ ہوں بندوں کی طرح بیٹھا ہوں اور ان کی طرح
 کہانا ہوں اور تفسیر استقامت میں اختلاف ہے قاضی میاں
 نے شفا میں لکھا ہے کہ مراد تکیہ دینے سے ایک جانب کو
 جھکنا نہیں ہے بلکہ جگر ٹمکتا اور شوکت سے بیٹھنا اور
 بیٹھنے والا اس طرح بیٹھ کر کہا جاتا ہے اور حضرت علی
 رضی اللہ عنہ والہ وسلم کہا نیچے وقت ایسے بیٹھتے تھے کہ گویا
 ایسی ادا تھی کہ مڑے ہوئے اور صاحب سواہب نے کہا ہے
 کہ جب تکیہ دیکر کہانا مکروہ اور برا ہوا پس سب یہ ہے کہ
 دوزخا نو پیشہ کریا سید ہے پانوں کو کھڑا رکھ کر اور اوکھے
 یا نوپر بیٹھ کر کھاوے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ والہ
 سلم دست مبارک کھانے میں لگاتے تھے پس اللہ عزوجل
 تھے اور افضل یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں
 اور اگر لفظ بسم اللہ ہی بولتے تو ادا ہوشت کے کاغذ
 ہے اور بعد فراغت کھانے کے حمد الہی کہتے تھے کہ الحمد
 للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المستغنیین اور یہ دعا بھی
 صحت کو ہیونچتی ہے کہ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ
 وَ اَمْنِیَّتِکَ وَ اَقْنِیَّتِکَ وَ عَزِیَّتِکَ فَلاَ تُخْذِلْ عَمْرَ عَلِیٍّ مَا
 اَسْئَلُکَ اَوْ رِیْدُ سَبَّحْتَ ہاتھ سے تناول کرتے تھے اور
 لوگوں کو اس کا حکم فرماتے تھے کہ یا غلامِ قلِّ شمیم اللہ

یہ دعا بھی
 صحت کو ہیونچتی ہے
 کہ فرماتے تھے

رُخْلُ جَمْنِیْکَ وَتَمَّایَیَیَ اَوْرَقِیْلَ کَمَا نَا کَمَا سَیْ کَ اَوْرَقِیْلَ
 بعد فراغت کے پاتہ دھوئے تھے اور فرماتے تھے بَرکَتُ
 رَطْعَامٍ فِی الْوَضْوِیِّ قَبْلَکَ وَالْوَضْوِیِّ بَعْدَکَ لَیْسَ کَمَا سَیْکَ
 پہلے اور پیچھے پاتہ دھونے سے کما سَیْکَ میں برکت ہوتی ہے
 اور آپ گرم کمانا نہیں کہا تھے تھے مروی ہے حضرت
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی شخص حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خوب گرم کمانا لایا آپ نے
 فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو آگ کہا نے کا حکم نہیں فرمایا
 اور حدیث الشَّيْخَانِ مَالِکِ مِیْنِ اَیَا سَیْکَ کہ فرمایا خُیَّابُ رَسُوْلِ خُیَّابُ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سرد کمانا کھاؤ کہ اوس میں برکت
 ہے اور گرم کما سَیْکَ میں برکت نہیں ہے اور مروی ہے
 اسماء سے کہ جب گرم کمانا خُیَّابُ رَسُوْلِ خُیَّابُ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے سامنے لایا جاتا تھا آپ اوسکو چپا فرماتے
 تھے یہاں تک کہ سرد ہو جاتا تھا اور فرمایا انس بن مالک
 رضی اللہ عنہ نے کہ آپکا ایک پیالہ بویا نکا لکڑی کا تھا اویں
 میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی اور شرب
 اور دودھ وغیرہ پلایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کبھی بار یکبار روٹی نہ کھائی اور کبھی سو اسے چمکے یا خرم
 کے پتوں کے دسترخوان کی بیٹی وغیرہ میں نہیں کھایا اور

میں متبرہ ہوں نہ ہوں کی طرح بیٹھا ہوں اور اذکی طرح
 کہواتا ہوں اور تفسیر اکتار میں اختلاف ہے قاضی عیاض
 نے تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد بیکہ ہنہ سے ایک جانب کو
 جھکنا نہیں ہے بلکہ ہجر نکلتا اور شوکت سے بیٹھنا اور
 بیٹھنے والا اس طرح ہے کہ جاتا ہے اور حضرت علی
 رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم کہا تیکہ وقت ایسے بیٹھتے تھے کہ گویا
 ابھی اوتار کمرے ہوئے اور صاحب موابہا نے کہا ہے
 کہ جب تیکہ دیکر کہانا کر وہ اور بڑا ہوا پس جب یہ ہے کہ
 روزانہ بیٹھ کر یا سید ہے پانوں کو کھڑا کر اور اوٹھے
 یا نوپڑ بیٹھ کر کہا دے اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ و آلہ
 وسلم دست مبارک کہانے میں لگاتے تھے بسم اللہ پڑھتے
 تھے اور افضل یہ ہے کہ پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے
 اور اگر لفظ بسم اللہ ہی بولتے وہاں دوست کے کاغذی
 بنے اور بعد فراغت کہانے کے حمد الہی کہتے تھے کہ الحمد
 للہ الذی اطمعنا وسقانا و جعلنا من المسلمین اور یہ دعایا
 صحت کو پہنچتی ہے کہ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنِيْ وَ سَقِّنِيْ
 وَ اَعِزَّنِيْ وَ اَقْنِنِيْ وَ بَرِّئْنِيْ وَ اَخْرِجْنِيْ فَلَمَّا خَلَعَ عِلِّيْ مَا
 اَعِظَمْتِ اَوْ رَسَدَتْ يَدَايْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنِيْ وَ سَقِّنِيْ
 وَ اَعِزَّنِيْ وَ اَقْنِنِيْ وَ بَرِّئْنِيْ وَ اَخْرِجْنِيْ

یہ دعا ہے کہ
 اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنِيْ وَ سَقِّنِيْ
 وَ اَعِزَّنِيْ وَ اَقْنِنِيْ
 وَ بَرِّئْنِيْ وَ اَخْرِجْنِيْ

آپ کے مدرسے میں وہی کہو کے نور سنے کا دوشتر خوان ہے
 بین وصل نور مشروبات خاتم اے سدا نور جناب سے و عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر دپانی سے خوش ہوئی تھی اور اوسکو دستار پہنی
 اور صحابہ و اہل بیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سقیاء کی نوشی یا پانی لائی
 اور سفا پانی بہت سرد اور شیرین تھا اور وہ ایک قسم ہی کہ مدینہ سے
 دودن کی راہ سے اور شیرینی اوسکی پانی کی اور خنکی اوسکی لپٹا
 زہد کے اور داخل تن آسانی میں نہیں ہے اسی اسطی کہ اوسکو
 جناب سید المریدین نے استعمال فرمایا ہی مگر اوس میں مشک اور گلاب
 وغیرہ ملا نا یہ البتہ ممانی زہد کے ہے اور متقول ہے کہ جناب
 سرد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت صبح کے شہید پانی میں
 ملا کر نوش فرماتے تھے اور بعد تہوری دیر کے جب ہو تکہ
 معلوم ہوتی جو کچھ حاضر ہوتا سدا دل فرماتی اور وہ بہت مرغوب اور محبوب
 تھا فرماتے تھے کہ کوئی چیز ایسے نہیں ہے کہ کفایت کرے
 کہانے پینے سے اور دودن کام کرے سوائے دودہ کے
 اور عادت شہد یہ تھی کہ بعد کہانہ کمانے کے فرماتے تھے
 وزونا خیراً مثلاً اور بعد دودہ پینے کے فرماتے تھے

۳۷۷

وَرَدُ نَائِثَةٍ اَوْ رُبِّي فَرَمَا يَا كَرِّمُ قِنْ حَيْرُونِ مِیْن سَے كُوئی كِسِی
دَعْوَت كَر سَے اَوْ سَكُو رُو نَكْر سَے اِكْت دَوْدَه اَوْ زَنْكِبَر اَوْ
خُوشَبُو اَوْ رُبْعِی رَوَا یَاتِ مِیْن بَجَا سَے خُوشَبُو كَے
رُوعْنِ آ یَا سَے یَعْنِی رُوعْنِ خُوشَبُو دَار اَوْ كِسِی دَوْدَه خَالِص
پِیٹے تھے اَوْ رُبْعِی اَوْ سِیْن سَرُو پَانِی مَلَا كَر نَوش فرماتے
تھے اِسُو سَے كَے دَوْدَه دُوسرے وَقْت كَر مِیْن ہوتا سَے
اَوْ كَمَا نَے پَر پَانِی نِیْن پِیٹے تھے جَب تَلَك وَہ قَرِیْبُ الْمَقَمِ
ہو و سَے كِیونكہ مَقَصِدُ طَعَامِ سَے اَوْ پَانِی بَیْض كَر پِیٹے تھے
رَوَا یَت كِی سَے مُسْلِم نے اَبُو ہُرَیْرَہ رَضِی اللہ عَنْہُ سَے كَے
فَرَمَا یا حَضْرَت رَسُوْلُ خُدا اَصْلِی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے كَہ تَم كُثْرِی
ہُو كَر پَانِی نَہ پِیو اَوْ اَكْر ہُو سَے سَے پِو تُو تَے كَر و اَوْ پِیٹ
سَے كَالِ ذَا لُو اَوْ رِبَہ حَلْمِ وَا سَے اسْتِحْبَاب كَے سَے اَوْ
صَحِیْحِیْن مِیْزَا سَے كَے پَانِی كِیَا حَبَاب رَسُوْلُ خُدا اَصْلِی اللہ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چَاہ زَمْرَم كَا اَوْ رِبَہ چَاہُو اَوْ ضُو كَا كُثْرے ہُو كَر
اَوْ رِبَہ سَب اَحَادِیْث صَحِیْحَہ مِیْن اَوْ رِبَہ شِیْن كُو اَسْمِیْن كَلَامِ طَوَّلِ
سَے اَوْ رِصَوَابِ یَہ سَے كَے اَحَادِیْث كُثْرے ہُو كَر پِیٹے كِی
اَصْلِی جُو اَز پَر دَلَالَت كَر تِی مِیْن اَوْ رَا حَادِیْثِ بَیْض كَر پِیٹے
كَے اسْتِحْبَابِ پَر دَال مِیْن لَیْس اُو سَے اَوْ رَا فَضْلِ بَیْض كَر
مَنَّا سَے اَوْ كَر كُثْرے ہُو كَر ہِی جَا تَا اَوْ رِ دَرِیْث سَے اَوْ

بسم الله الرحمن الرحيم

اجلہ عادات کرمیہ سے یہ تھا کہ پانی کو تین گھنٹہ میں سیتے
 تھے اور وقت دم لینے کے منہ کو برتن سے جبہ آکر لیتے
 اور یا کہ من دم لینے سے من فراتے اور جبہ پیا کہ پاشکا
 منہ سے نکالتے اور منڈر سے اور جبہ جدا کرتے اور منڈر
 کہتے اور فرماتے کہ گھنٹہ گھنٹہ پیا زیادہ سبب کرتا
 اور من شفا بخشتا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے
 کہ فرماتے تھے دم اولین الحمد للہ اور دوسرے دم میں
 الحمد للہ رب العالمین اور تیسرے گھنٹہ میں الحمد للہ
 رب العالمین الرحمن الرحیم اور بعد ستنے کے یہ دعا
 یہی ماثور ہے الحمد للہ الذی خلقک مذیافہ لکما شریفہ کم سبحانہ
 یحیا آمنا عبادہ نوکما اور اجلہ عادات کرمیہ سے یہ تھا کہ جب
 کسی جماعت میں تناول فرماتے تو پہلے سے نکھاتے تھے
 اور آخر میں اوسکے ساتھ کھاتے یا مھوڑا مھوڑا کھاتے اور
 آخر تک سوا ملت قوم کی کرتے اور فرماتے کہ بچا پیسے کہ
 جماعت میں بیچہ کر گیا وہ اور اوسکے قتل اور شہداء
 یا ماتہ کینچ لیوے اگرچہ سیر ہو جاوے اس واسطے کہ اس
 ساتھی شرمندہ ہوتا ہے اور شاید کہ اوسکو حاجت کوئی کی
 باقی ہو وہ اور اگر کوئی آپ کو دعوت بہن لیجائے اور کوئی
 ہمراہ آپ کے زوال کو صاحب خانہ سے فرمادیتے تھے کہ

کہ یہ میرے ساتھ آیا ہے اگر کو تو رہے ہیں تو پلٹ جاؤ
 اسے عزیز و بیان سے معلوم ہوا کہ تفضلی بنایا خامون اور
 مایعون کو اپنے اکابر اور پیشوا کو کجا دریت اور جائز ہے
 مگر لازم ہے کہ صاحب خانہ کو اس سے اطلاع کر دیوے
 اور اجازت لیں گے اور جلد عادات کریمہ سے یہ تھا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قوم کے بیان واسطے تباہ
 عمامہ کے تشریف لیجاتے جب تک دعا ہے برکت کرتے
 تھے اور سن قوم سے باہر نہیں آتے تھے اور فرماتے تھے
 اللہم باریک لکم فیما رزقتم و اغفر لکم و کونکم ائمة
 تھے انظر عندکم انصافکم و انکم ائمة عالم الا برار و صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم تو کہ لباس سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ
 وسلم عادت کریمہ لباس میں وسعت اور پراست سے
 اور ترک تکلف تھا اور کوئی قسم لباس کی میں اور مقدر
 نہ تھی اور نفیس اجڑیس کی کچھ قید نہ تھی تاکہ امت کو تنگی اور
 قید نہ ہو جاوے بلکہ کچھ تکلف نہیں فرماتے تھے اور جو کہ میں
 ہوتا تھا میں لیتے تھے اور اقتضار کرتے تھے اور سید
 یہ کہ ضرورت اور سکی ہوتی تھی اور اکثر اوقات کھلی اور موٹی
 چادر میں لپیٹ کر لیتے اور شہینہ بھی میں لیتے تھے اور
 آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فی

کلی بیوند وارتی کہ آپ کو سبقت تھے اور فرما تھے
 کہ میں آئندہ ہوں سبقت کا ایسا گیرا نہتا ہوں اور اگر کسی
 کیس نفس گران قیمت عجم کرادشاہ آپ کو پیر بھیجتے تھے
 اور انکی خاطر سے ایک خط پہن لیتے تھے بعد ازاں ادا کر دے
 لوگوں کو تقسیم کر دیتے تھے اور عبدالقدیر بن عمر رضی اللہ عنہما
 سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے جبری بندگی مومن کے نزدیک خدا تیار ہے کے پاس
 اور سفید رکھنا کپڑے کا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے پاس کپڑے کے پیرے تھے سیلے کپڑے کو اور جیوت
 کے کپڑے لیتے تھے کہ سیلے کپڑے پہنے پہنے فرماتے
 تھے کہ کیا اس شخص کے پاس کچھ بند ہے کہ اپنے سیلے
 کپڑے دھولا ہوئے اور ایک شخص کو پریشان بال سیلے
 کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تم میں سے گویا شیطان
 ہے اور بہت تکلف اور زمین بھی آپ کو خوش نہیں آتا
 امدار ایش اور ٹھانٹھ اور کپڑے نفس پہنا اور اسکا عقیدہ
 سو جانا یا ہمیشہ موٹا اور خراب اور پیرانا کپڑا اختیار کرنا یہ
 دونوں باتیں خلاف طریقہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ہیں اور نہ عقیدہ پیرانا کسی چیز کا اور نہ تکلف و نہ جہاں
 محدود ہے اور منقول ہے ایک صحابی سے کہ دیکھا محفل

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور میں ہوئے
 کپڑے پہنے ہوئے تھا فرمایا کیا تیرے پاس کچھ مال نہیں ہے
 کہنا جی نعمانے نے مجھ کو بہت نعمت اور مال دیا ہے فخر کیا
 میں تو نعمت اور کرامت خدا کی طاہر کر لیجئے لباس مناسب
 حال پہن اور خدا کی نعمت کا شکر کرو اور ایک روایت میں آیا
 کہ جو تجھ کو حق تعالیٰ نے مال دیا ہے تو تجھ کو لازم ہے کہ اللہ
 تعالیٰ نعمت کو طاہر کر کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اپنی
 نعمت طاہر کرنے دیکر خوش ہوتا ہے پس یہ جمال طاہر
 موجب شکر نعمت کا ہے اور شکر نعمت جمال باطن ہے اور
 لباس تقویٰ کلام مجید میں اشارہ اس طرف ہے کہ فرماتا
 حق تعالیٰ یا ایہی آدم قد افرزنا علیک لباسا یؤکرمک
 و یزینک و یبائن التقویٰ ذلک خیر ذلک من اکیارت اللہ
 لعلم ینکرو ان لبس آدمی کو پاسیہ کہ طاہر اور باطن کو طاہر
 اور پاکیزہ اور طہیت رکھنے اور قلب اور زبان کو علیہ صدق
 اور اخلاص سے آراستہ اور طہتہ پاؤں کو زیور طہ اور طہیت
 سے آراستہ رکھے اور اس سے بجا ستون سے بدن
 اک رکھنے کا حکم ہے اور مدار کار اس بات کا اور پرست
 کے ہے اگر پہنا عمدہ لباس کا واسطے نقسانیت اور رنج
 اور کد و فرو دنیا اور اظہار شوکت نفس اور روشنی تھرا کرتے

بنیاد مذہب اور جمع ہے بیا کہ مستفقین کی شان
 میں آیا ہے وادارہ اہم و بیک اختیار اور اس پر
 اشارہ ہے حدیث میں کہ مسلم نے روایت کی ہے
 ان اشکال فی نظر الی صلوٰۃ کلمہ اور انوار الی صلوٰۃ کلمہ اور
 انوار الی صلوٰۃ کلمہ اور اگر بہ نسبت اظہار نعمت الہی اور شوکت علم اور
 عزت دین کی ہے محمود اور حسن ہے اور ایسی حال ہے
 لباس زبون اور حقیر کا کہ اگر وہ سبب بخل اور خستگی
 اور اظہار حقیر اور کسی کی مالکی طبع کرے ہے بڑا ہے اور
 اگر حجت زہد اور عدم رغبت شاع دنیا اور اوسکی زینت
 کی ہے یا اس واسطے ہے کہ باقی غیر کے کام آوے
 تو بہتر اور حسن ہے یا نکاح و نکاح یا النبیات ایسے مسلمان
 اب سنو تم حال لباس شریف اور اقامت اویسی کو جانو تم
 کہ علامہ شریف خباب سیہ دور عالم علی آئند علیہ وآلہ وسلم
 کا نہ بہت بڑا اور باری تھا کہ اوس سے ہر پوچھ پوچھا
 اور نہ مست ہوتا تھا کہ اوس سے حفاظت سر کی گرمی اور سردی
 سے نہ سکے بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ زیاوہ چارگز شریف
 سے نہ تھا اور کبھی ساتگز ہوتا اور گز شریف ایک ہانہ کایج
 کی اوچلی سے کنٹی تک کہ دو بالشت ہوتا ہے مقدار چوبیس
 انگل کے بعد و حروف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

اور اس سے کہیں

اور نام عمامہ شریف کا حساب تھا اور یہ ایک عادت شریف
 تھی کہ اپنے کپڑوں اور گھوڑوں وغیرہ کا نام رکھتے تھے
 اور عمامہ کے نیچے سفید ٹوپی تھی سر سے ملی ہوئی نہ بلند مثل
 عاتقہ کے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا ہم میں اور
 کافروں میں یہ فرق ہے کہ ہم عمامہ کے نیچے ٹوپی دیتے
 ہیں اور دوسے خالی کپڑی باندھتی ہیں اور عادات کریمہ سے
 یہ تھا کہ وقت باندھنے عمامہ کے ایک کنارہ اوسکا درمیان
 دونوں شانوں کے چوڑ دیتے تھے جیسا کہ روایت کی ہے
 سلم نے حدیث عمر ابن خطاب سے کہ کہا دیکھا میں نے
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبارک اور آپ کے
 مبارک پر عمامہ سیاہ تھا اور اوسکا ایک کنارہ پیچھا
 درمیان دونوں شانوں مبارک کے پڑا
 تھا اور عبد القدر بن محمد رضی اللہ عنہما
 سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ علیہ
 وآلہ وسلم عمامہ شریف کو گردن
 مبارک کے باندھتے تھے اور ایک کنارہ
 اوسکا گوشے لپٹتے تھے اور دوسرے
 کنارہ کو چوڑ دیتے تھے اور یہی سلم
 نے روایت کی ہے کہ وقت اڑنے

عز و کرامت کو مستحق بننے کے لیے کسی لشکر کا قتل سے دو ٹون کنار سے
 اوسکے قدمیان دو ٹون و شافون کے اور حدیث عبد الرحمن
 بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آیا ہے کہ باندہ یا خباہت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامہ میرے سر پر اور
 چوڑا دو ٹون کنار وین کو میرے دو ٹون تھون کے آگے
 اور پیچھے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو ملائکہ روزِ بدر اور
 حنین کے مسلمانوں کی مدد کے لیے آئے تھے وہ
 اسی ہیئت پر عمامہ باندھے تھے اور کہا ہے کہ اوس نے
 رتبہ لکھا تاکہ اسے کا بعد و چار انگشت کے اور اکثر آدمی
 پیچھے تک رہے اور زیادہ اس سے لکھا نامِ ارام اور رکوع
 اور عمامہ کے کنار کے کو بائیں طرف سے لیکر تھوڑی ہی کے
 پیچھے سے نکال کر سپید ہی طرف کو پس لینا ہی درست ہے
 اور تہی آستین شریف پہنچون تک اور اس سے
 زیادہ بستی اور لچہ جاتی ہے اور اس سے کم میں ہر وی اور
 گرمی کی حفاظت نہیں ہوتی و عنہ کہ ہر فعل اور کام خباہت
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فائدہ اور حکمت سے
 خالی نہ تھا و اور ایسی تھا و اس کے گزرتے اور ازار اور چادر
 سارک کا کہ آدھی پنڈلی تک رہتا تھا اور کبھی شمنون سے
 زیادہ نیچا نہیں ہوتا تھا جیسا کہ مروی ہے حداد بن عمر

مذہب

مذہب

رضی اللہ عنہما سے کہ کہا دیکھا خوب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنا تہ تہ میرا ٹخنوں سے فسد مایا
 اسے ابن عمر جو کثیر ازین میں لٹیکاد وہ دوزخ کی آگ میں
 لٹکا بلکہ وہی کثیر اپنے واسطے کے لیے آگ ہی اور حدیث
 بخاری میں آیا ہے کہ جو ازار زیادہ ٹخنوں سے جو سے
 وہ آتش جہنم میں ہے اور یہ حکم واسطے مردوں کے
 ہے اور عورتوں کو نکانا اور بڑھانا جائز ہے جیسا کہ امام
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ عرض کیا میں نے
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کیا کرین عورتین
 فسد مایا کہ بڑھادین ایک بالشت عرض کیا ام المؤمنین نے
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے میں ہی اونکے
 پاؤں کے لیے رہتے ہیں فسد مایا ایک پاتہ بلکہ زیادہ اس
 اور حاصل یہ ہے کہ کثیر النبا خواہ تہ مند نہو یا پاجامہ یا کرتا
 یا عمامہ مردوں کو منع ہے اور عورتوں کو درست ہے
 اور تہا محبوب ترین لباس نزدیک خواب سرد و عالم صلے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتا اگر چہ ازار اور چادر ہی پہن تے
 تھے اور انس بن مالک نے سے مروی ہے کہ پیر میں مبارک
 روئی دار کوتاہ دامن اور اسبتین تھا اور او میں تھے تھے
 اور تہی لنبائی چادر مبارک کی چاگر اور عرض دوگز ایک بالشت

اور چہا مقدس جناب رسالتی اللہ عنہا سے آیا ہے کہ دیکھا
 میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ
 ذات کے نیچے تہ بندھا ہوا تھے اور ذات مبارک کہنکی تھی اور
 مروی ہے ابی ہریرہ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ دیکھا یا حبیبو
 ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پایا در
 اور از ارگندہ پیوند لگی ہوئی اور فرمایا وفات پائی حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دو کپڑوں میں
 اور منقول ہے اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہ جب
 مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزدیکی
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تھا اور بعد وفات جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں اوسکو بیماروں
 کے لیے ڈھونڈتی تھی اور پینا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے جبر روم کا تنگ آستین کہ وقت وضو کے
 اوسکو اوتا کر کندھے پر ڈال لیتے تھے اور یہ حالت سفر
 میں تھا کہ آپ سفر میں کثیر اشک پہنتے تھے اور مروی ہے
 انس بن مالک سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 دوست رکھتے تھے اور پہنتے تھے جبرہ کو اور وہ ایک قسم
 کا کپڑا سرخ و نارنجی ہوتا ہے اور حدیث جابر میں
 آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ٹون

جیدون اور جمعہ میں سرخ دھاری دار چادر پہنتے تھے نہ یہ کہ
 ایک تخت سرخ ہو کہ وہ منع ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ دیکھا مجھ کو جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور میں دو کپڑے کٹمی یا نکل
 سرخ پہنے ہوئے تھا فرمایا اسے ابن عمر یہ لباس کفار
 کا ہے اسکو مت پہن اور عمر و بن عاصؓ سے منقول ہے
 کہ میں حضور پر نور نبویؐ میں کسٹم کی لال کٹے رنگے پہنے ہوئے
 آیا ہے فرمایا اسکو تو نے کہا ان پاپا عرض کیا کہ میری زوجہ
 نے مجھ کو رنگ دیے ہیں فرمایا اسکو جلا دے اور ایسی ہی
 کپڑے زرد رنگ جو احادیث میں آئے ہیں مراد اہل نبی
 و اہل رہی دار میں حدیث ابی رزمہؓ میں آیا ہے کہ دیکھا میں نے
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو چادر میں
 سبز اوڑھے ہوئے اور عطاء بن ابی یسافؓ نے اپنے
 باپ سے روایت کی ہے کہ دیکھا میں نے جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طواف کعبے میں چادر سبز اوڑھے
 ہوئے اور دوست رہتے تھے جناب سرور عالم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑے کو اوڑاؤ اسکو اکثر پہنتے
 تھے اور فرماتے تھے کہ سفید کپڑا بہت اچھا ہوتا ہے
 یہی زردون کو پہناؤ اور اسی کامزدون کو کفن دواؤر کبھی

کملیہ سیاد بھی پہنچتے تھے جیسا کہ مروی ہے ام المومنین
عالیہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت کالی کالی اور چپے چپے
اور چونکہ بدن مبارک انکرا اور خوشبو دار تھا لہذا کثیرا کثیرا
میلانین ہوتا تھا اور کپڑوں میں جون مین چٹائی تھی
کھتی بدن مبارک اور کپڑوں پر مین مین تھی اور یہ جو حد
ام المومنین حضرت عالیہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آیا ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کپڑوں میں جون
ڈھونڈتے تھے پس یہ کلام مجاز اسے ڈھونڈتے جس
و خاشاک اور عشرات صغیر سے جیسا کوئی اپنے کپڑوں
میں جون ڈھونڈتا ہو ایسی لکھا ہے ساج النبوة میں
شیخ عبدالحق دہلوی نے اور جملہ کلاس جناب سرور علم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انگوٹھی تھی کہ اسکو پہنتے تھے
میں میں محمد بن عمر سے منقول ہے کہ انگوٹھی جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاندی کی تھی کہ اسکو
دست مبارک میں پہنتے تھے بعد اسکے وہ انگوٹھی اپنی کہ
صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اس کے بعد حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور اس کے بعد حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی ناگاہ وہ معقیب خاتم عثمان

مجلس ہفتم

سے پادار بپیس میں کہ وہ کنوان جانب سجدہ قیاس سے کرتے ہیں
 اور ہر چند اسکو زہود باور پائی اسکا نکالا پاتہ زانی اور کشتہ
 ہیں کہ اس انگوتی میں ایک ہبیر الہی تھا کہ استفام کا رزاعیت
 اور ملکیت کا اوسین تھا جیسا کہ خاتم حضرت سلیمان علیہ السلام
 کہ جب سے سلیمان علیہ السلام کی انگوتی کم ہو گئی تفرقہ اور فترت
 پادشاہت میں پڑا ویسے جب سے خاتم شریف جناب سراج خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاتی رہی بہت تفرقہ اور فتنے نمود
 میں آئے اور ابتدا اوں فتنوں کی تشبیہ و نا حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ کا تھا اوس کے بعد بہت فتنے اور فساد وقوع میں آئے
 کہ تمام کتابیں تواریخ کی اوس سے بہری ہیں اور صحیحین میں اس
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنی انگوتی جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی اور لکین اسکا
 حبشی تھا اور تفسیر حبشی میں کئی قول ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ
 لکین کا ہے پھر کا تھا اور بعضوں کے نزدیک وہ لکین اوس
 پھر کا تھا کہ حبش میں ہوتا ہے اور وہاں اوسکی کان سے
 اور بعضوں کا قول یہ ہے کہ بنائے والا اسکا حبشی تھا و اللہ اعلم
 اور عادات کریمہ سے یہ تھا کہ لکین کو ہتیلی کی طرف رکھتے
 تھے اور احادیث متعددہ میں آیا ہے کہ جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو لوہے کی انگوتی پہنی ہو

دیکھا فرمایا کہ میں پیڑ سے پاس تجور و زخون کا دیکھتا ہوں اور
 فرمایا کہ تو پانچویں کی انگوشی ہوا ہے مگر حقان سے زیادہ ہوا اور
 اسی حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص کے پاس پیل
 کی انگوشی تھی نہ پسہ آیا کہ کچھ کو تیرے پاس بتوں کی پوائی ہو
 پس اس شخص نے اس انگوشی کو سینک دیا اور سو جسکی
 انگوشی بھی شروع ہے جیسا کہ صحیحین میں براہین عازب اور
 ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا راویوں نے
 کہ منع فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے انگوشی سونے کو اور یہی ہے نہ جب انیہ اربعہ کا
 اور حقیق کی انگوشی جائز ہے تبیہ کہ مروی ہے انس بن
 مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ہنوتہ انگوشی حقیق کی اور سیدہ اہلہ سبزاوار
 زیادہ ہے زینت میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ
 ہنوتہ انگوشی حقیق کی بیشک وہ دفع کرنے والی ہے فدیہ کی
 اور مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا سے کہ وہ مبارک ہے اور حدیث حضرت فاطمہ
 رضی اللہ عنہا میں آیا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے جو پسے گا انگوشی حقیق کی وہ ہمیشہ ترک
 دیکھے گا اور نہ فقیر خاتم شریف کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوگوں کو کہ یقیناً اپنی انگوٹھیں نہ کہو دو اور دین اور روایت
 مسلم میں آیا ہے کہ نقش خاتم رسول اللہ کا تین سطریں تھا
 ایک سطر میں لفظ محمد دوسری سطر میں لفظ رسول اور تیسری
 سطر میں لفظ اللہ اور فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے
 کہ ظاہر کتابت ان تین سطروں کی اس ترتیب سے تھی کہ
 اوپری سطر میں لفظ محمد اور درمیان کی سطر میں لفظ رسول
 اور نیچے کی سطر میں لفظ اللہ تھی اور پتہ انگوٹھی کا اکثر احادیث
 میں اولے ہاتھ میں آیا ہے اور سید ہے ہاتھ میں کم
 اور افضل نزدیک آگہ اربعہ کے اولے ہاتھ میں ہے اور پتہ
 خیاب سندور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزون
 کو اور اس پر سر کیا ہے جیسا کہ ترمذی نے بریدہ سے
 نقل کیا ہے کہ بھیجی سببش بادشاہ حبش نے دو موزے
 سیاہ رنگ سا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے
 پس آپ نے اس کو پہنا اور وضو کر کے اس پر سر کیا
 اور مروی ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وجہ کلی نے دو موزے
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجے پس آپ نے اس کو پہنا
 اور غلین مبارک میں دو قبائل تھے اور قبائل وہ تسمہ ہوتا
 کہ درمیان دو انگلیوں کے رہتا ہے بخاری میں حدیث
 انش سے آیا ہے کہ غل مبارک خیاب رسول خدا صلی اللہ

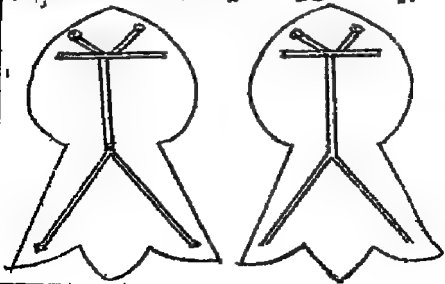
شرح خاتم مبارک

جلد ہفتم

جلد ہفتم

جلد ہفتم

علیہ وآلہ وسلم میں دوستی تھی اور ہمیشہ ایسی ہریرہ تھی
 و تدرعہ میں آیا ہے کہ فرمایا خباب رسول خدا علیہ السلام
 و آلہ وسلم نے جب کہ اپنے غم میں سے کوئی جوئے کو چاہیے
 کہ ابتدا کرے سید ہے پاؤں سے اور جب نکالے او کو
 ابتدا کرے او کو پاؤں سے اور بعض علماء سے حدیث
 نے تصویر یعلین شریف کی علیحدہ اپنی کتابوں میں لکھی ہے
 اور نقیشتیں ازرقائد سے اور برکتیں او کی بیان کئے ہیں
 اور مواہب لدنیہ میں تجزیہ اسکا واسطے دفع درد کے
 بخود رکھنے اوس تصویر کے درد کی جگہ پر اور حصول امان کا
 باغیوں اور دشمنوں سے اور پناہ میں رہنا ہر شیطان اور
 شہریر اور حاسد سے فکر کیا ہے اور قباۃ اوستی علیہ
 اور بیان فضائل میں کہے ہیں اور حضور کی چوتھوں کی تصویر



بیشمار

حضرت مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ آرام
 فرماتے تھے چہرے کا تھکاؤ زمین بجا ہے روئی کے چہال جز
 کوٹ کر ہی تھی جیسا کہ صحیحین میں حدیث حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ بستر مبارک جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ چہرہ آرام فرماتے تھے چہرے کا
 تھکاؤ اس کے اندر چہال درخت خرہ کی کوٹ کر ہی تھی اور
 روایت کی ہے یہی ہے حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا سے کہ فرمایا حضرت صدیقہ نے آئی میرے پاس ایک
 عورت انصاریہ کی اور دیکھا اس نے بستر مبارک جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ دو ہرنے کے کمرے کا تھاپیں پہچا اس
 عورت نے میرے پاس ایک بستر کو زمین بجا کے پڑی کے
 بستر پر اس کو تھاپیں تھیں لائے جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا یہ کیا ہے اے عائشہ عرض کیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں عورت انصاریہ آئی تھی
 اور بستر مبارک آپ کا دیکھا تھا اس نے یہ بستر آپ کے لیے بچھا
 فرمایا اے عائشہ اس کو پیرو بخدا اس کو گندہ اگر میں چاہتا تو خوش تھا
 ہوتے اور چاندی کے پھاڑ میرے تابع کرتا کہ میرے ساتھ چلتے
 لیکن یہ ریاضت میری ازراہ فقر اور یہ میرے موسی کے زمین
 لکھ میری اختیار ہے اور احمد نے اپنی سند میں اور ابن عباس

نے اپنی صبیح میں اور بیعتی نے عبد اللہ بن عباس سے منیٰ اقدس
 عنہما سے نقل کیا ہے کہ آئے اُمید بن عمر بن خطاب رضی اللہ
 عنہما پاس نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ ایک پورے پیرا
 لٹری تھی اور نشان کے ایک بایا پہلو بکرا میں پڑ گئی تھی پس عرض کیا یا رسول اللہ
 علیہ السلام اختیار فرمائیے تیرے اور نرم تر اس فرمایا اور پھر منیٰ کو لیکر
 کیا کروں میرا اور دنیا کا قصہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی سوار ہو پک کی شدت
 میں چلا تا ہو اور دم بہر کسی درخت کے سایہ میں نہر کرے کہ گویا اس کے
 اوپر دس یا یہ کو چوڑا اور دید نہیں ہو شود و سردی ہو کہ آیا میں پاس نبی
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مکان میں کہ وہ نہایت گرم گویا حمام تھا
 اور آپ بوریے پر سوتے تھے اور پہلو سے مبارک میں نشان
 اور کے بن گئے تھے پس میں دیکھ کر رویا فرمایا کون چیز تجھ کو قتل
 ہے یا عبد اللہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کمری اور قیصر اور پرستار دیا اور حریر کے سووین اور
 آپ بوریے پر فرمایا عبد اللہ مت برو کہ اوٹ کے نیلے دنیا ہے
 اور بکھو آخرت ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ایک
 بوریے پر سوتے تھے کہ اوہ میں مٹی بہری تھی اور سر ہانے
 آپ کے ایک تکیہ تھا کہ چال خود سے کی اوہ میں بہری تھی اور آپ
 کہ فرمایا یہ وہ قوم ہیں کہ انکا حصہ دنیا میں انکو مل گیا اور ہم وہ قوم
 ہیں کہ ہمارا حصہ آخرت میں انکا ہوا گیا اور یہی منقول ہے

کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگر کوئی بستر چھاد گیا
 اور پھر آرام فرما تو درجہ زمین پر سوار ہوتے تھے خواہ بستر لٹ
 جائز تھ کہ میتھ آپ کی بقدر اعتدال تھی اور زیادہ حاجت سے
 زمین سوئے تھے اور نفس کو زیادہ حاجت سے محتاج اور کٹا
 ہوئے تھے لہذا عبادت میں آیا ہے کہ نہیں چاہتا تھا کوئی
 کہ سوتا یا وہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نگریہ کہ سوتا پاتا تھا
 اور نہیں چاہتا تھا آپ کو کوئی کہ جگتا نماز میں پاؤں سے مگر نماز میں پاتا
 جیسا کہ عادت شریف نماز نوافل میں ایسی تھی کہ کبھی سوئے پھر
 اٹھتے اور وضو کرتے اور مسواک کرتے اور نماز پڑھ کر پھر سوئے
 پھر اٹھتے پھر مسواک اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے پھر سوئے
 ایسی چند بار سوئے اور چند بار جگتے اور سیدھے پہلو پر آرام
 فرماتے جانب قبلہ کے اور رخسار ہمالیوں کو سیدھے ہاتھ کی پتیلی
 پر رکھتے اور آخر شب میں پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور سر کے ستے
 ہاتھ رکھتے تا نماز کو اٹھنا آسان ہو اور منع فرماتے تھے کہ
 پہل سوئے سے سنن الی وادومین آیا ہے کہ حضرت سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر گدھے کے کہ وہ منہ کے پہل
 سوتا تھا پس اس کو پاؤں مبارک سے مارا اور فرمایا کہ اوٹھ
 یہ طریقہ جہنمیوں کے سوئے کا ہے اور احیاء العلوم میں لکھا ہے
 کہ سونا چار دفعہ پر ہے ایک پشت پر واسطے معتبرین کے کہ نظر

جناب سرور عالم

آسان دور کو اکب میں کرتے ہیں اور فکر اور قابل اور مین کرتے ہیں
 دوسری سیدھی کروت پر ایسے مایہ ناز اور اونٹنے والوں نماز
 کے تیسری پامین کروت پر یہ آرام غلبوں اور ہمہ طعام کے لیے
 بیٹے چوتھی مشہ کے بھل خونا یہ وضع خراب بد بختوں اور بیوقوفوں
 کی ہے یہ تھا تو ترا حال عادات کریمہ کا اور بھاتی جزئیات اور ادب
 اور کے کتب احادیث میں مذکور ہیں الصلوٰۃ والسلام ملک یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصلی یہ ہے ذکر معجزات شریف
 جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کے مسلمانوں
 جو امر کہ نبی سے خلاف عادت باطن اور دعوت نبوت کے صادر
 ہو دے اور کو معجزہ کہتے ہیں اور دے اسور کہ قبل تولد نبی کے
 یا بعد تولد تا زمان بعثت طوطیوں اورین مثل حصہ اصحاب خیل کے
 اور پھیل جانے آگ فارس کے اور تیز نزل ایوان کسری کے اور
 شوق صدر مبارک اور سایہ کسری کے اسکو اور اہمات نبوی
 بولتے ہیں اور جو چیز کہ صادر ہو دے مل سے کہ وہ موصوفات
 ہے ساتھ کمال ایمان اور تقویٰ اور معرفت الہی اور استقامت
 دین مچھی کے اور سکنا نام کرامت ہے اور جو اہم امور مبین
 اہل مصلح اور تقویٰ سے ہے وقوع میں اور ہے اور سکنا نام تو
 ہے اور اگر صادر ہو دین امور خلاف عادت کا قرا اور فاسق
 سے وہ استدراج ہے اور سیر اعما و اور اعتقاد کنز ہے پس

اسکے معجزات شریف
 اور سکنا نام کرامت
 اور تقویٰ سے ہے

مختصر قرآن مجید

جانباً تم اسے اہل مجلس کہ اعظم اور اقدس اور اعلیٰ معجزات کو اس
سید کائنات سے قرآن عظیم اور فرقان قدیم سے غایت فصاحت
اور کمال بلاغت میں کہ اس کے سننے سے ذوق اور طرب اور خوش
اور خشیت الہی حاصل ہوتا ہے اگرچہ سننے والے اہل علم اور
فہم ہو وین جیسا کہ جابل خورقون اور عوام الناس میں شاید ہر
آدمی شتمل ہے وہ کلام اور پر نظم عجیب اور اسلوب غریب اور خوا
اور اجمال کے اور متضمن ہے اوپر اخبار امم سابقہ اور سیر انبیا
اور رسل اور وقائع اور حوادث ماضیہ اور امور آئندہ کے مثل
قصہ اصحاب کعبہ کے اور حال موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خضر
کے اور احوال ذی القرنین کے اور قصہ یوسف علیہ السلام کے
ساتھ اونکی بہائیوں کے اور سوا اس کے اور قصے انبیاء اور
اونکی امت کے باوجودیکہ تمام کفار و مشرکین و غیر ہم بالیقین جانتے
تھے کہ وہ سب در عالم عقلی و فطری علیہ وآلہ وسلم آئی تھے نہ لکھا پڑھا
کسی مدرسے میں اور نہ کسی یہودی اور نصرانی کے عالم سے ملاقات
اور محبت رکھی اور محتوی ہے وہ کلام قدیم ایسے علوم اور غامض
کہ کوئی عالم کسی امت کا اس سے مطلع نہ تھا اور محفوظ ہے تحریف
اور تغیر سے کہ ہرگز کوئی آدمی نہ تفرق کا راز نہیں کر سکتا
اور نہ اقام قیامت اوپر صفحہ اعجاز کے باقی رہیگا کسی فصیح اور بلیغ
کو یہ مجال اور طاقت نہیں کہ قرآن کی جہولی سورت کے برابر ہی

پیشانی عجز اور حیرت کی اوپر زمین ندامت کے رکی تفصیل اوکی
کتب مطولہ میں ہے **معجزہ شوق** قمریہ معجزہ سب معجزات
ضباب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ روشن تھا
کہ یہ معروف عالم علوی میں تھا اور کسی پیغمبر سے واقع نہواں صحیحین
میں مروی ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ ایک
رات ابو جہل وغیرہ مشرکین نابکار گرد و کچلے کے جمع ہونے کے صحت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے کہ جو تم دعویٰ نبوت اور
رسالت میں ہے ہو تو چاند کو دو ٹکڑے کر دو فرمایا اگر ایسا ہو
تو تم ایمان لاؤ گے جب اونہوں نے اقرار کیا تب اوس
پیغمبرج سیاحت نے بعد اواسے دو گانہ انگشت شہادت
سے چاند کو دو ٹکڑے کیا اور دکھائی دینے لگا و میان اون
دو ٹکڑوں کے پہاڑ چراگا اور وہاں سب نے اپنی آنکھوں سے
دیکھا اور مسافر اطراف اور جواہر کے حوائے گئے تب ہونے
حال شوق قمر کا بقیہ تاریخ بیان کیا باوجود اوسکے اون بد عہدوں
نے طریقہ کفر اور ضلالت کا چھوڑا اور کہا کہ آگے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا جادو زمین پر تھا اب آسمان پر بھی چلنے لگا **معجزہ**
رزق مس مروی ہے اسما بنت عیس سے کہ ایک دن
صبحاے خیبر میں عصر کے وقت سر مبارک ضباب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

معجزہ شوق قمریہ

معجزہ شوق قمریہ

گو وہ بین تھانکہ نہ وہی وحی کا چواہوز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم مقدمہ وحی سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آفتاب
 غروب ہو گیا اور میں ادھمکھو دیکھتی تھی اور جناب امیر علیہ السلام
 نے نماز عصر کی نہیں پڑھی تھی جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم مقدمہ وحی سے فارغ ہوئے معلوم ہوا کہ علی کرم اللہ وجہہ نے
 نماز عصر نہیں پڑھی ہے جناب کبریائین دعا کی کہ اے علی نماز کے
 وقت تیرے رسول کی تابعداری میں تھا آفتاب کو پیر دے
 کہ علی نماز عصر کی پیرہ لیوے دیکھا میں نے کہ دعا سے مقبول
 اویں رسول ذی الاجرام سے آفتاب ایسا بلند ہو گیا کہ آدھی
 روشنی جہاز اور پہاڑ پر پڑتی تھی تب علی کرم اللہ وجہہ نے اونٹن
 نماز عصر ادا کی بعد اسکے وہ آفتاب غروب ہو گیا مجھ پر
 جاری ہونے پانی کا آنگشتان فیض نہان
 سے اس باب میں بہت احادیث مروی ہیں کہ نور بہت
 معنوی کی پہونچی ہے اور مفید علم قطعی کہ ہے آؤ کسی رنگ
 بنی سے یہ معجزہ نہیں ظاہر ہوا مقتول سے انس بن مالک
 رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار ایک منور کے موافق حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس بانی رکھا تھا اور ظہر کا وقت آیا لوگوں نے
 نے یہی سش کہا کہ میں نماز کو وضو کرتے ہیں ہم سب تہمت
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانی کی شکایت کی

پانی کا انگشتان
 مبارک سے

آپ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا اور لوگوں سے حکم کیا کہ وضو کریں پس ہم نے دیکھا کہ آپ کی اونگلیوں سے پانی جاری تھا ہر دم سب نے کہتے تھے سو آدمی تھے اوس پانی سے وضو کیا اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ میں غزوہ بدر میں آپ کی ہمراہ تھا اور سب لہانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے اونٹ اور جانور سب پیاسے ہیں فرمایا تمہارے پاس کچھ پانی زیادہ ہے اتنے میں ایک شخص تھوڑا پانی انچوٹ کینہ سے لایا اور عرض کیا کہ اس قدر سبے پس آپ نے ایک کانسہ منگا کر اوس میں وہ پانی ڈالا اور اپنا ہاتھ اوس میں رکھا آپ کی اونگلیوں سے اس قدر پانی جاری ہوا کہ سب جانوروں کو بلایا اور باقی بہر لیا اور جا بر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روز جنگ حدیبیہ کے ہم بہت پیاسے ہوئے اوجھڑے پر نورنبوئی میں ایک برتن پانی کا تھا کہ اوس سے آپ وضو کرتے تھے پس ہم سب جمع ہوئے اور پیاس کی شکایت کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس برتن میں اپنا دست مبارک رکھا اوس میں سے ایک چشمہ پانی کا جاری ہوا اور ہم سب نے پیا اور وضو کیا اور اپنے جانوروں کو بلایا اور اوس روز ہم سب نیندرہ سو آدمی تھے اور اگر لاکھ آدمی ہوتے اونکو بھی کفایت کرتا اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے

مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں ہمراہ رکاب جناب رسول اکرم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور ہمارے ساتھ پانی نہ تھا
 جس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گیسے پاس
 ٹھوڑا پانی چھوڑ دو پس ایک شخص کے پاس پہنچا پانی نکلا اور
 لا کر حاضر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو ایک بڑی
 بین ڈالا اور چادست مبارک اوس میں مکالمہ پس ایک چشمہ پانی کا
 انگشتان مبارک سے جاری ہوا بخت نہ زیادہ ہوئے
 پانی قلیل کا اور جاری ہونا اوسکا بدعا سے
 اوس سید الشو جان کے مروی ہے بعد از جنگ
 رضی اللہ عنہ سے کہ سفر غزوہ تبوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ انشاء اللہ تم ان کے تم صبح کی وقت
 چشمہ تبوک پر پہنچو گے اور اوس میں باتہ نہ لگانا اور پانی اوسکا
 نہ لینا جب تک میں نہ آؤں راوی کہتا ہے پس ہم سب اور
 چشمہ پر پہنچے اور حال یہ کہ ہم سے پیشتر دو آدمی پہنچے تھے
 اوس میں سے دونوں نے پانی لیا تھا اور اوس چشمہ میں
 تھوڑا پانی چلکا تھا پس تشریف لائے جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور پہنچا اون دونوں شخصوں سے کہ تم نے اوس
 پانی لیا کہا اونوں نے ان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آپ اون سے ناخوش ہوئے بعد از ان پہنچا رہے اپنے

این حدیث
 در کتاب
 تاریخ
 بغداد
 ہے

ہاتھوں سے اوسن چھینہ کو گود کر تھوڑا پانی جمع کیا پس اوس پانی
 سے حضرت علیؓ اشد علیہ وآلہ وسلم نے روسے انور اور نور و نور سست
 مبارک اپنے دھوسے اور وہ پانی اوس چھینہ میں ڈالا اسقدر کثرت
 سے ہوا کہ ہم سب نے اوس میں سے پنا اور منقول سے برابر چارپ
 سے کہ خاک حرمیہ میں لوگوں نے ملے ملی آب اور تشنگی اصحاب کی
 حضور پر نور میں شکایت کی خیاب رسول خدا علیؓ اشد علیہ وآلہ وسلم
 ایک کنوین پر لشرف لیگئے کہ اوس میں پانی اسقدر نہ تھا کہ جہاں
 بکریان میراب ہوتیں کہ چوڑا ستوا آدمی کہ بھرا رکاب نصرت آب
 نبوی کے تھے پس حضرت علیؓ اشد علیہ وآلہ وسلم نے ایکے دل باز
 اوس کنوین سے منگایا اور اس سے وضو کیا اور آب دہن مبارک
 اوس میں ڈالا اور دیا کہ اسکو کنوین میں ڈال دو بعد اسنے اوس
 پانی کے ایک بھونہ میں گدھا کہ اوس پانی نے ایسی طغیانی کی کہ
 تمام لشکر ظفر پیکر میراب ہو گیا اور مروی ہے امیر المؤمنین عین
 الخواص رضی اللہ عنہ سے کہ ایک خبک میں نوبت تشنگی کی پہنچی
 کہ لوگ اوتھوں کو فوج کر کے ادھڑی اوسکی سچوڑ کر بیٹے بیٹے
 پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال حضور پر نور میں
 عرض کیا آپ نے ہاتھ واسطے دعا کے اٹھایا بہت زور دعا تھا ہم سب
 مہولی تھی کہ اسقدر پانی برسا کہ سب میراب دھوسے اور اوتھوں کو
 پلایا اور جو برتن شکر میں تھے ہر سیلے اور با شکر ظفر پیکر کا ایک قطرہ

نہایت عزیز ہے
سب سے بڑا ہے

پائیکاز بڑا عجیب نہایت ہونا طعام قلیل کا
مروی پہنے جا پر معنی اللہ عنہ سے کہ معذرت کہ خندق کے میں نے
چہرہ مبارک پر ہو کہ کے آثار دیکھے اور گھر جا کر دو سیر آیا اور کپڑا
بچہ فوج کر کے کھانا طیار کر آیا اور آپ کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ تحفہ اسباب کھانے کا ماننا
ہے تشریف لیجیے اور چند صحابہ ہی ہمراہ جو دین پس پکارا خباب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کو اور فرمایا آپ کے
دن جا بڑے کنیا فت کی ہے تم سب چلو اور جھکو مل گیا کہ جنگ
میں آلوں تب تک ٹانڈی کو نہ اوتاڑنا اور خمیر کو ابھی نہ پکانا پس
تشریف لائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہزار
آدمی کے صحابہ سے میں نے دو خمیر اور ٹانڈی رو بروں پس
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ دھن مبارک
ایا اوں خمیر اور ٹانڈی میں ڈالا اور دعا برکت کی اور میری ہوت
سے فرمایا کہ جا روٹی پکالا اور گوشت ٹانڈی سے نکال کر اوسکو
جو ابھی چڑھاؤنا اور نہ اوسکو دیکھنا پس قسم خدا سے غزوہ کی کہ
وہ کھانا اول ہزار آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا اور ہنوز دیکھ غز
میں تھی اور خمیر ویسی تھا حالانکہ پہلے اس قدر ہی نہ تھا کہ دس آدمی اس
سیر ہوتے اور منقول ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ
تبوک میں کہ وہ آخری غزوہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا

ہو کہ سب پر غالب ہوئی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے حکم فرمائیے ڈھکے
 پاس جنس کھانے سے باقی ہو دس لاکر ایک جگہ پر جمع کریں اور
 آپ دعا سے برکت فرمادیں کہ اگر سنگی سے لوگ ہلاک ہوتے ہیں
 خیاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دسترخوان
 بچھاؤ اور جس کے پاس جنس کھانے سے باقی ہو دس لاکر جمع
 کر لو پس ہر ایک نے جو کچھ کہ باقی تھا لاکر اوس دسترخوان پر جمع
 کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا سے برکت کی اور
 فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں بہر لو پس برتن سارے لشکر
 کے بہر ہوئے اور سب نے اوس دسترخوان پر سیر ہو کر کھانا پھر
 یہی کھانا باقی رہ گیا اور اوس غزوہ میں لشکر طغیہ کی شہر زاری
 کا تھا اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ما میری
 اُمّ سلیم نے جس پکایا اور جس عرب میں ایک قسم کا کھانا ہے
 کہ اوسکو خرما اور سٹوا اور گھی سے کھاتے ہیں اور بہت لذیذ
 ہوتا ہے اور ایک کانسے میں نکال کر محجوب دیا اور کھانا اسے
 انس اسکو حضور پر نور نبویؐ میں لے جایا کہ عرض کر کہ میری ما میری
 بیچا ہے اور عذرت کا بہت میری طرف سے عرض کریں
 میں لیکر حضور اللہؐ میں گیا اور جو کچھ کہ میری ما نے عرض کیا
 گذارش کی فرمایا کہ اسکو بیان رکھ دے اور فلاں نے فلاں سے

اور جو کوئی محکوم ہو گیا لاپس اون لوگوں کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام ادا کیا تھا اب جو میرے سامنے پڑا لایا قریب تین سو آدمی کے بیچ ہوئے آپ نے وصیت مبارک اپنا اوس کا سب سے پر دہ کلمہ کچھ پڑھا اور اوس میں سے دس دس آدمیوں کو عنایت کیا اور فرمایا کہ بس اللہ کرے اپنے اپنے آگے سے کہاؤ اسی طرح اون تین سو آدمی کو کہلایا دسے سب سے پہلے کے لپس فرمایا اسے انکس یہ کانتہ لجاؤ میں نے اوسکو ادا کیا قسم خدا کی محکوم معلوم نہوا کہ وہ کہانا وقت لاسے کے زیادہ تھا یا وقت لجا نے کے اور ابو ایوبؓ انصاری سے منقول ہے کہ میں نے ایک دن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے اسقدر کہانا پکایا کہ دونوں صاحبوں کو کفایت کرے پس میں اوسکو حضور پر نور بنوئی میں لایا فرمایا کہ بولاؤ اشارت انصار سے تیں آدمی میں اذکر بولا لایا اون سب نے سیر ہو کر کہایا اور کہانا ویسی باقی خاصہ تانچہ پایا کہ ساتھ ہی کو بلاؤ میں اذکر بھی بولاؤ انہوں نے بھی سیر ہو کر کہایا اور یہاں باقی تھا پڑھنا شکر آمیز کو بولاؤ میں اذکر بھی بولاؤ انہوں نے بھی سیر ہو کر کہایا اور طعام چھوڑنا اور پتھر رکھ گیا پس یہ سب کچھ آدھی ہفتہ میں پایا اور پھر قضا اسلام لاسے آدھری سے چھ روز میں بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہ ہم ایک سو تیس فقرا ایک سفیر میں

سمراہ رکاب حضرت مآب بنوئی سے گئے تھے اور خمیر کیا گیا دوسرا
 اور ایک بکری ذبح کی گئی اور اسے سکی گئی اور ذرا اور کچھ اور ذرا
 خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اور سین سے ایک ٹکڑا نڈیا ہووئے اور بعد تیار ہونے کے کھانے
 کے دو کانشون میں کھانا آپ نے دیا پس ہم سب نے سیر ہو کر
 کھانا اور جب قدر کہ دو نو کانشون میں تھا اور سیدہ جاتی رہ گئی
 اور سکو چمٹے اونٹوں پر رکھ لیا اور منقول ہے حضرت امیر المومنین
 علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد المطلب سے چالیس آدمیوں کو
 جمع کیا اور اس میں ایک قوم ایسی تھی کہ ایک بچہ اونٹ کا چار سالہ
 کہلاتی تھی اور ایک مشک پانی پیتی تھی پس دیا حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ کھانا اور ایک پیالہ مین
 پانی اور ان سبہوں نے اس قدر کھانے سے سیر ہو کر کھانا
 اور اس قدر پانی سے سیر ہو کر پیا اور اس قدر پیالوں میں
 کھانا اور پانی باقی رہا اور میری سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 کہ ایک خبک میں ہو کہ نہایت لوگوں پر غالب ہوئی پس
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پوچھا کہ تیرے
 پاس کچھ ہے میں نے عرض کیا کہ تھوڑے سے خرگوشے ہیں
 تو مشہد ان میں پڑے ہیں فرمایا ہے اؤ پس میں وہ توڑا

آپ کے روبرو لایا آپ نے دست مبارک اپنا اوس توشہ دار
 میں ڈال کر ایک مٹی خروستہ کھائے اور دعا کے برکت کی اور
 دس دس آدمیوں کو لولا کر بکودیکو بکھا کر سیر ہو گئے
 بعد ازاں مجھے فرمایا کہ اسی توشہ خروستہ جو لا ماتھالے اور ماتھ
 ڈال کر وقت حاجت کے زمین سے لیا کرنا اگر اوسکو شام
 کرنا اور توشہ داران کو مت جھارنا بس میں ہمیشہ اوسہن خرموں
 سے کھایا اور کھلایا کیا جب تک کہ خباب سہ دور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
 رضی اللہ عنہما بقیہ حیات رہت یہاں تک کہ جب حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مصریوں نے میرا گھر لوٹا اور اوس
 توشہ داران کو اوتھا لئے گئے اور ایک روایت میں ہے کہ
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اوسمیں
 راہ خدا میں ساتھ صاحب ماساتہ اونٹ پہر کر دیئے اور چکین
 وے اکیس خروستے تھے کہ جب قت میں نے حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھے تھے اور اس باب میں
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شعر کہی ہے
 لِلَّهِمَّ بِمَنْزِلَةِ الْيَوْمِ بَيْنَ جَمْعِ الْخِرَابِ وَقَوْلِ الشَّيْخِ عُمَانَ
 یعنی لوگوں کو ایک ہی منہ سے بیٹے شہادت حضرت
 عثمان کا اور بکودیکو ستم نہیں ایک جیسے رہنے اپنے توشہ داران

دوسرے غم شادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اور اس کے

کے قلم کتب حدیث میں بہت ہیں صحیح بخاری و صحیح
کرنیا اونٹ کا اور شکایت کرنا اوس کے
مالکون کا حضور پر نور میں مروی ہے انس مالک

رضی اللہ عنہ سے کہ اہل بیت انبیاء کا ایک اونٹ تھا، کینٹ
اوس کے مالکون نے اگر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ہمارا ایک اونٹ ہے کہ ہم اوپر پانی بہہ کر باغون
اور کھیتوں کو لیجاتے تھے اب وہ اونٹ سختی اور سرکشی

کرتا ہے اور بوجہ ہین اوٹھتا ہے از رکیت اور دست
ہمارے خشک ہوتے ہیں پس حضرت رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اوسٹے اور ایک جماعت صحابہ کی آپ کے
بہرہ ہوئی آپ اوس کے باغ میں تشریف لے گئے اور گوشہ باغ

میں وہ اونٹ بیٹھا تھا مالکون نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اونٹ مانتہ کئے کے کاس کاٹا ہے

ہم ڈرتے ہیں کہ بہا و اجسم مبارک پر کچھ صدمہ نہ پہونچے فرمایا
کچھ درہیز جیتے جب آپ اوس اونٹ کے پاس گئے اوس نے

آپ کو دیکھ کر سر ہچکے میں رکھا پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوس کی پیشانی کے بال پکڑ کر مالکون کے

تالچ کر دیا پھر اون سے کبھی اوس نے سختی اور سرکشی نہ کی

وہ صحیح بخاری و صحیح
کرنیا اونٹ کا اور شکایت
کرنا اوس کے مالکون کا
حضور پر نور میں مروی ہے
انس مالک

صحابہ نے غرین کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ
 حیوان ناخبر آپ کو سجدہ کرتا ہے پس ہم سب اور زیادہ ہین
 اس سے آپ کو سجدہ کرنے میں فرمایا ہین لالہ بیتہ کسی
 لشہ کو کہ سجدہ کرے کسی لشہ کو اگر وہاں تو میں حکم دیتا
 عورتوں کو کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اسوا سے کہ انکا
 حق عورتوں پر زیادہ ہے اور ایک اونٹ اگر رو بڑ و حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گیا اور سب سجدے میں آکر
 فریاد اور زنا کہ کرنے لگا آپ اونٹے اور اوسکے پاس جا کر کھڑے
 ہوئے اور اوسکے مالک سے فرمایا کہ اس اونٹ کو میرے
 بابت بیچ ڈال غرین کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 یہ اونٹ آپ کے مذہب ہے مگر یہ مال ٹر کے بابوں کا ہے
 کہ اسکے سوا اور کوئی وجہ بعیت کی ہین فرمایا کہ یہ تماری شکایت
 کرتا ہے کہ مجھے کام بہت لیتے ہین اور مجھکو کہاتے تھے تو ہین
 دیتے ہین پس تم اوسکے ساتھ احسان کرو اور اوسکا حق دیتے
 رہو اور ایک بار ایک اونٹ حضور جناب سب رو فرام صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور اپنی قوم کی شکایت کی کہ یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگ قبل شریف سے ناز و خفا سے
 سو رہتے ہین اور میں ڈرتا ہوں کہ انکو حق لگا اس قوم کو عذاب
 فرما دے اور میں بھی انکی شامت سے عذاب الہی میں گرفتار

مہر بن لیس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اوس قوم کو بلا کر تالیف فرمائی کہ قبل پڑھنے نماز عشاء کو سویا
 نکر و معجزہ بکری کا مروی ہے ام المومنین حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ میرے گہرین ایک بکری
 تھی اوس کا یہ حال تھا کہ جب تک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم گہرین تشریف رکھتے تھے وہ آرام سے چپ کترے
 رہتی تھی اور جب آپ باہر تشریف لیجاتے تھے نہایت
 پریشان اور بیقرار ہوتی تھی اور بہر طرف دوڑتی تھی
 اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 دست مبارک اپنا ایک بکری کی پیٹھ پر ملا کہ نہ اوس کو نہ پہنچا تھا
 شبن اوس کے دودھ سے بہر گئے آپ اوسے دوھکر پایا اور ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کو پلایا اور قصہ ام معبد کی دہلی بکری کے دوسرے کا کہ اوس کے
 مطلق دودھ نہ تھا مشہور ہے اور تفصیل مجلس ہجرت میں بیان کیا جا چکا

انشاء اللہ تعالیٰ معجزہ کلام بہیرے کا اور
 گواہی اوسکی اوپر رسالت جناب رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مروی ہے
 ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بہیر یا ایک بکری
 کے پیچھے دوڑا اور اوس کو پکڑا تھا کہ چرواہے نے دوڑ کر
 اوس کو چوڑا لیا پس بہیر یا بیٹھا اور کہا اے چرواہے

میں نے اسے
 چھوڑ دیا

میں نے اسے
 چھوڑ دیا

خدا سے نہیں ڈرتا ہے کہ جو اسے بھگور رزق دیا تھا سو اس کو
 تو نے مجھ سے چھین لیا چرواہے نے کہا کہ عجیب یہ بیٹا ہے
 کہ آدمیوں کی ایسی باتیں کرتا ہے بیٹریے نے کہا کہ میں
 بھگبور اس سے زیادہ ایک عجیب بات کی خبر دوں کہ محمد بن
 عبدالقادر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو دعوت اسلام
 کرنے میں آوارہ آسمان کی باتوں سے خبر دیتے ہیں اور
 لوگ ان کا ایمان نہیں لاتے ہیں چرواہا اس بات سے
 زیادہ تعجب ہوا اور بکریاں لیکر مدینہ منورہ کو آیا اور بکریوں
 کو چھوڑ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گیا
 اور یہ قصہ عرض کیا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے اذان دینا کہ لوگ جمع ہو دیں جب سب جمع ہوئے
 تب چرواہے سے فرمایا کہ جو تو نے دیکھا اور سنا ہے
 بیان کر اس نے سب حال لوگوں کے سامنے نقل کیا
 اور اس طرح بیعتی نے حدیث عبدالقادر بن عمر رضی اللہ عنہما
 سے اور ابو نعیم نے حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے کہ اس بیٹریے نے چرواہے سے کہا کہ تیرا حال
 مجھ سے زیادہ عجیب ہوا ہے کہ تو بکریاں چراتا ہے
 اور اس پیغمبر کو کہ کوئی نبی عظیم القدر اس سے زیادہ بڑا

زمین ہوا چوڑ دیا تحقیق حق تعالیٰ نے اس کے اوپر دروازے
 بہشت کے کھولے اور فرشتے اس کے اصحاب کے عباد کے
 منتظر ہیں کہ ان کی مدد کریں اور جو وہ علمان اور کلمہ اصحاب کو دیکھتے
 ہیں اور بہشت اس کے اصحاب کے آئینگی مشتاق ہے اسے چروا
 درمیان تیرے اور اس میں بھی کریم کے یہ تیلہ رنگ کا آڑ ہے
 اس کے حضور پر نور میں جا اور اوتھا ایمان لا اور تصدیق اور انکی
 رسالت کی کرتا تو یہی شکر یان خدا سے ہووے چروا ہے
 نے کہا کہ بکریان میری کون چروا ہے بہتر ہے نے کہا میں چروا
 اور خفا طٹ اور انکی کروں گا پس وہ چروا بکریان چوڑ کر حضور
 پر نور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور شہر
 باسلام ہوا اور نوٹ کے جا کر انکی بکری داسٹے اس میں شیر ہے
 کے فوج کی اور ایسی قصہ ابو سفیان بن حرب اور صفوان بن
 امیہ سے منقول ہے کہ ایک بہتر یاہرن سے پیچھے دوڑا وہ
 بہرن بہاگ کر حرم میں جا کر اہوا اور بہتر یا لٹ چلا یہ حال ان
 دونوں شخصوں نے دیکھ کر بہت تعجب کیا بہتر نے کہا کہ اس
 حال سے تم تعجب نہو کہ میرا حال تم دونوں کے حال سے زیادہ
 تعجب ہر امنین ہے کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تلو و حوت بہشت کی کرتے ہیں اور تم خواہش رکھتے ہو حوض
 لڑاگ کی پس سفیان نے صفوان سے کہا کہ قسم لات و غری

اگر اس وقت کو کے مین ظاہر کرو گے قریش کے ہاتھوں سے
 سب سورتین بوجہ ہو جائیں گی پس ماون دونوں نے اس
 واقعہ کو جب تک کہ مسلمان نہ ہوئے ظاہر کیا اور ابو جہل اور
 اس کے رفیقوں سے بھی ایسی حکایت نقل کی جسے جسے
 کلام سو سمار کا قاضی عیاض نے شفا میں حدیث امیر المؤمنین
 عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ایک جماعت صحابہ میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک
 اعرابی قبیلہ بنی سلیم سے دھان ہو کر نکلا اور اسکی استین
 میں سو سمار تھا اس جماعت کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا اجتماع
 ہے لوگوں نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
 دین کی دعوت کرتے ہیں اس اعرابی نے سو سمار کو اپنی
 استین سے نکال کر رو برو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 پیش کیا اور کہا قسم کائنات و غرضے کی جب تک یہ سو سمار
 آپ کا ایمان نہ لاوے گی میں آپکا ایمان نہ لاؤں گا پس
 بکار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا اہل العقب سو سمار
 نے بزبان فصیح کہا بئیک و سعیدیک ذما یا تو شک عبادت کرتی کر
 کہا اس خدا کی کہ آسمان پر ہے عرس اسکا اور زمین میں
 سلطنت اسکی اور دریا میں ہے راہ اسکی اور خشک زمین
 ہے رحمت اسکی اور دوزخ میں ہے عذاب و عقاب اسکا

مجلد ہفتم
 باب اول
 در بیان

فرمایا میں کون ہوں سو سارے نے کہا آپ رسول پروردگار عالمین
اور خاتم پیغمبران ہیں جو آپ کی تصدیق کرے نجات پائے
اور جو چھٹلاوے دنیا آخرت میں خراب ہووے اعرابی
جب نے کلمات سو سارے سنئے متحیر ہوا اور کہا کہ مجھ کو اس سے
نہ زیادہ کوئی دلیل درکار نہیں اور فی الفور ایمان لایا اور کلمہ شہادہ
اشہد ان لا اله الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمد عبیدہ
ورسولہ زبان سے کہا **مجموعہ کلام ہر فی کا قاضی عیاض**
نے بروایت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے نقل کیا ہے
کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم صحرا میں تھے
کہ ناگاہ ایک آواز یا رسول اللہ کی تین بار سنی پس دیکھا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک ہرن قید میں ہے
اور اعرابی خواب میں پس آپ نے ہرنی سے فرمایا کہ تیری
کیا حاجت ہے اور تو کیوں پکارتی ہے کہنے لگی کہ اے
غیاث المستغیثین اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں اور ہونے
سیر ہو کر دودھ نہ پاتا تھا کہ یہ اعرابی مجھ کو بلایا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ مجھ کو چور دین تو میں اؤنگو دودھ پلا کر
اؤن ورنہ وے مر جاؤں گے فرمایا کہ پہراؤ گی عرض کیا کہ اللہ
تعالیٰ عذاب کرے مجھ پر اگر نہ پہراؤن میں پس او میں چھٹلاؤں
نے اؤسکو چوڑ دیا وہ جا کر دودھ پلا کر پہراؤی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجموعہ کلام
ہر فی کا قاضی عیاض

علیہ وآلہ وسلم نے اوسے طرح اوسکو باندھ دیا اس غریب میں
 وہ اعرابی جگا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو
 مجھے کچھ حاجت ہو تو فرمائیے فرمایا حاجت میری یہی ہے کہ
 اس ہرنی کو چوڑ دے آؤ میں اعرابی نے آپ کے فرمانے پر
 چوڑ دیا وہ ہرنی دوڑتی جاتی تھی اور یہ کلمہ زبان فصیح سے کہتی تھی
 کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی بَیِّنَاتٍ
 نے لکھا ہے کہ وہ موضع مشہور ہے غزا ہے وادی ترو حارین
 بیچ دامن پہاڑ کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو جاتے بائیں طرف
 مدینہ سے تین کوس پڑتا ہے اور ایک روایت میں آیا
 کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر میں تھے
 لوگ لشکر کے سب پیاسے ہوئے تب ایک ہرنی دوڑتی چلی
 حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 دو دودھ کا دوا اور سارے لشکر کو سیراب کیا اور اوس
 سفر میں ہمراہ رکاب نصرت آپ کے تین ہزار آدمی تھے
 بعد ازاں اپنے آئنا و غلام سے کہ رافع نام تھا فرمایا کہ اس
 ہرنی کو باندھ دو رافع نے اوسکو باندھ دیا تھوڑی دیر میں نکلا
 کہ وہ چلی گئی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنْ اِلٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ جَاؤْہَا اَللّٰہُی وَاَجِبْہَا یعنی یہ تحقیق جس نے پہچا تھا وہی
 اوسکو لیکر بھیج نہ کہلام حمار کا روایت کی ہے

ابن عساکر نے کہ بعد فتح خیبر کے ایک گدہ سے نے جناب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کیں پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تیرا کیا نام ہے اس نے کہا کہ میرا نام نیرید بن شہاب ہے اللہ
تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے تیرا نام پیدا کیا ہے اور اوپر سوا
انبیا علیہم السلام کے کوئی نہیں سوار ہوا اب میں ایک باقی رہا ہوں
اور آپ کے سوا کوئی نبی بھی باقی نہیں امیدوار ہوں کہ اپنی سواری
سے مجھ کو مشرف کیجیے فرمایا آپ نے کہ اب تک تو کہاں تھا کہا میں
ایک یودی کے پاس تھا اور قصد کر اوسکی سواری کے وقت
میں شوخی کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے کہی اوسکو اپنی پیٹھی پر
نہیں سوار ہونے دیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوسکا نام یعفور رکھا اور وہ خدمت شریف میں رہتا تھا حال
اوسکا یہ تھا کہ جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلایا جاتے تھے
یعفور سے فرماتے تھے کہ جا کر فلاں کو بلا لا پس یعفور اوسکے
دروازے پر جا کر سہارا تاجب وہ شخص گھر سے نکلتا اشارے
سے بتلاتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ کو یاد کیا ہے
اور یعفور بعد وفات سبب کے کمال رنج و الم سے چاہ
ابی الہشیم بن تیمان میں گر کر مر گیا معجزہ شجر شیر کا
منقول ہے کہ سفینہ غلام آزاد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایک سفر میں لشکر سے چھوٹ کر راہ بھول گئے

مختصر تاریخ
شیر کا

اور جب کلین جابر سے دیکھ کر ان ایک شیر نکلا اور قہقہہ لہون کے
 کہا نے گا کیا سفینہ نے کہا کہ میں ہوں مرنے جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ واکہ وسلم کا لیسن و شیر زراحم ہوا اور ہا ہیر سنی
 کر کے اونی کوٹ کر ایک بیوہ بنادیا محجبہ کلام بنایا
 اور حجاب و استکام اور اطاعت اور شہادت اور
 رسالت اور مسخر و عالم صلی اللہ علیہ و آلہ
 وسلم کی مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم نے ایام بعثت میں کہ میں جس رخت اور تہ میں گزرتا
 تھا وہ مجھ سے کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ و آلہ وسلم اور منقول ہے امیر المومنین علی کریم السلام
 وجہ سے کہ نکلا میرا راہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 کے بعض نواحی شد میں کس جس پہاڑ اور دشت پر گزرتا اور
 کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور منقول
 ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ میں ایک سفر میں ہوا
 کہ جب سعادۃ آپ نبوی کے تھا کہ ایک اعرابی رو برو آپ کے
 تھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوچھا تو کہا میں جاتا ہوں
 لہا اسے مرد و ماہ پر رخت ہے شجر و شکی میں اور حاصل کرنے
 سعادت دارین میں کہا وہ کہا ہے فرمایا شہادت انک لا الہ الا

و انی محمد رسول اللہ اعرابی نے کہا کہ آپ کے اس دعویٰ پر کوئی گواہ ہے فرمایا یہ درخت شاہد اور گواہ میرا ہے پس بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس درخت کو کہ کنارے جنگل کے تھا زمین پرشی اور وہ درخت وہاں سے اگر حضور پر نور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہہ ابراہیم اور اسالت پر تین بار دینی اور پھر اپنی جگہ کو پلٹ گیا اور شیخ الہند عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ منقول ہے بعض صحابہ سے کہ ایک بار خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندھیری رات میں اونٹ پر سوار خواب آلودہ ایک بیر کے درخت تک پہنچے وہ درخت آدھا آدھا ہو گیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسہیں سے نکل جاوین اور کچھ حد سے نہ پہنچے اور اتنا کہ وہ ویسا ہی دو ٹکڑے سے اور سرد رہا یعنی کر کے شہور ہے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ایک اعرابی یعنی گنوار حضور قدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور کہا کیونکر جانو نہیں کہ آپ رسول خدا ہیں فرمایا اس شاخ خرما سے کہ میں اوسکو بلاؤں اور وہ میرے رسول ہونے کی گواہی دے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شاخ کو بلایا وہ شاخ درخت سے جدا ہو کر حضور پر نور میں آئی اور شہادت اوپر رسالت اوس برگزیدہ

عالم کی دینی اور دنیوی شہادت حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ وسلم کے جاکر
اوس درخت میں مل گئی اور وہ امرانِ سامان ہوا اور حدیث
ابن مسعودؓ بن زید میں آیا ہے کہ میں نے اپنے عورتوں میں ہمراہ رکھا
سعادۃ احمدی کے تھا جس فرمایا ہے کہ کوئی جگہ ایسی خالی
آویں سے ہے کہ میں وہاں قناسے حاجت کروں میری
مرض کیا کہ میان کف دست میدان میرے کوئی جگہ پوشیدگی کی
سینین گرتین درخت متفرق نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر
درختوں کے پاس جاؤ کہ کہ خباب مولا علیؓ رضی اللہ عنہ وسلم
و سلم نے فرمایا ہے کہ تم جمع ہو کر آؤ اور میری آواز ہو کر پردہ کر دو
پس میں اون درختوں کے پاس گیا اور پیغام جناب رسول
ﷺ علیؓ رضی اللہ عنہ وسلم کا پہنچا الیس و سے درخت اپنی
اپنی جگہ سے اگر شل تھے گے ہو گئے اور وہ فرار قناسے
حاجت کے اپنے اپنے مقام کو لیت گئے سے غل کر کود
نہیں سخت پاسے بہت بفرمودہ امرت نہ پاسے بہر کرد
بہر کرد تو خواندی خرام و ساخت بہر جا کہ تو گفتم مقام و آویں
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اخیر نے وقت
اسلام لاسنے کے کہا کہ کون ہے جو گواہی دیوے آپ کی
رسالت پر فرمایا یہ درخت بہر گواہ ہے اور کہا اسے خوش
پس و اگر باوہب کہرا ہوا اور شہادت اوپر رسالت اوس

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دینی اور پرانی جگہ گولپٹ
 گیا اور مسلم نے حدیث جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پہچانتا ہوں میں
 اوس پتھر کو جس کے میں کہ جو حج کو قبل نبوت کے سلام کرتا تھا اور
 اختلاف ہے اوس پتھر میں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حجر اسود
 تھا اور بعضوں کے نزدیک وہ پتھر سوا سے حجر اسود کے ہے
 ایک کو یہ میں کہ اوسکو رفاق الحج کہتے ہیں اور جاتے آتے
 گھر خدیجہ کبریٰ کے رستے میں پڑتا ہے اور اوسکو ایک دیوار
 میں حادیا ہے لوگ اوسکے چوڑے سے برکت لیتے ہیں
 اور اہل مکہ سے نبوت کو پہنچا ہے کہ یہ وہی پتھر ہے کہ جناب
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور یہی
 دلائل البیۃ میں روایت کی گئی کہ انکدن جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا
 اے ابوالفضل تم کل کے دن مع اپنے لڑکوں کے گھر سے
 سنا جا تا کہ میں نہ آؤں کہ تم سے حج کو کچھ کام ہے صبح کو
 عباس رضی اللہ عنہ بموجب ارشاد ہدایت نبیائے مطلقہ قدم
 بیعت کروم کہ جسے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم چاشت کے وقت تشریف لائے اور کہا اکسلا م علیکم
 اہل البیت سب نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

پیر کا بیٹہ فرمایا اس حال سے صبح کی تھمتے سب نے عرض کیا
 بھیر و سلامت والو کچھ کہہ فرمایا سب کیجا میٹھو جب سب کیجا
 ہوئے میں اپنی چادر مبارک اٹھوا ڈیالی اور فرمایا یا رب یہ
 چچا میرا ہے اور یہ اہمیت میرے ہیں پس چپا تو اٹھوا پس
 دوزخ — جہان میں نے اٹھوا یہی چادر سے چپا یا پس اٹھوا
 کی آواز تین بار حضرت عباس کے گھر کی چوکٹ اور دروازہ
 سے آئی اور سب نے اوسکو سنا اور ایک بار عقیل بن ابیہ
 ایک سفر میں مراد کا بدمشاقب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے ساتھ گیا سے ہوئے پس جناب ہمدرد عالم سے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھوا اوس پہاڑ پر چوہاں تھا اچھا
 اور فرمایا کہ اٹھوا اوس پہاڑ سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھگو پانی دسے دسے جو جب
 حکم شریف کے گئے تب ہم پہاڑ لولا کہ ہری طرٹ سے
 جناب پاک میں عرض کر دو کہ جب سے یہ آگہ کریمہ نازل ہوئی
 وَالْقُرْآنُ نَزَّلَ بِالْحَقِّ وَقَدْ وَدَّ الْكَافِرُ أَنْ يُزْجَرَ مِنْهُ
 اوس آگ سے کہ امید ہیں جسکا آدمی اور پتر میں تب سے میں
 استدرخوت اتنی سے بر دیا کہ نجد میں پانی نہیں رہا اور منہ کلام
 نبی مات کے رد و ناسخ خرسے کا ہے فراق نبوی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو اور یہ قہر بہت صحابہ رضی اللہ عنہم سے قول ہے کہ یہ نبی کی خیرت اور

آخر میں شانوں کی تھی اور خباب رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے اوروں کو بلایا اور وہ اس کے لئے
 منبر شریف پر کھڑے ہوئے۔ لیکن ایک شخص نے کہا کہ یہ منبر تیار نہ ہوا ہے۔
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ منبر میری طرف سے ہے اور میں اس کے لئے
 شلنگ لے کر رہا تھا۔ شروع کیا اور روایت اس میں ہاگ لگائی۔ میں آیا ہوں کہ میں اس کے
 آواز سے کانپ رہا تھا اور لوگوں نے اسے اس کا حال دیکھا کہ یہ درباری کی پیشانی
 خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا
 اوپر رکھا اور گود میں لیا وہ چپ رہی فرمایا کہ یہ شاخ میری جانب کی ہے
 مدتی تھی اگر میں اس کو گود میں نہ لیتا تو اس کی جڑیں نہ تھکتیں۔
 شتر تک رو دیا کرتی اور روایت شریفہ میں آیا ہے کہ فرمایا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر تو چاہے تو میں تجھ کو
 اسی باغ میں کہ جہنم تھی لگا دوں کہ خلقت تیری کامل ہو
 اور تو تر و تازہ اور پر میوہ ہو۔ اور اگر تو چاہے تو بیٹھا
 جہنم بہشت میں کہ بہشت کے لوگ تیرا میوہ کھائیں عزم کیا اور
 شاخ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بٹھائیے آپ چکے
 بہشت میں کہ پُرانی اور فانی ہوں میں اور یہ سوال وجواب کیا
 جو مسجد میں موجود تھی بخوبی سنو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے ایسی کیا میں نے اور فرمایا کہ اختیار کیا اور سننے
 واریقا کو اوپر دار فنا کے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ جب
 اس کو وعظ میں فرماتے تھے روتے تھے اور کہتے تھے کہ اے

زندگان خدا تم کرم اس چوب خشک سے نہکنا کر تی تھی فراق
 اور شوق تھا سے رسول مقبول بیت حکومت آواز نیا دوسرے
 کہ شتیاق نقاسے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 رہو اور دن رات اس شتیاق میں گریہ و زاری کرو اور بولا نارا
 اپنی مستوی میں ترجمہ اس حدیث کے ہیں مقنوی احسن
 خانہ درجہ رسول خدا کی روایات جو اب حقول در میان کج
 و عطا سخنان نہ کر دی اگر گشت ہم پیرو جان و در تحیر مانده
 رسول و اگر چه نالدا این ستون با عرض و طول و گفت پیغمبر
 چه خواهی اسے ستون چگفت جانم از فراقت گشت خون
 سند من بودم از من تا ختی و بر سر منبر تو مستد ساختی
 گفت میخواهی ترا شعله کنند و شتی و غری از تو سیوہ خورند
 دوران عالم حقت سرور کے کند و تو تر و تازہ بانی تا ابد چگفت
 آں خواہم کہ دائم متد بقاش و بشنو اسے فاعل کرم از چہ
 میباش و آن ستون را دفن کرد اندر زمین چہ تاج و میر و شمشیر
 گرد و روز دین مقابیان سپہر ایزدان بخواند و از چہ کار جہا
 بیجا ماند و ہر کار باشد زیزدان کار و بار چہ یافت بار اسما
 و بیرون مشرک کار و اگر اہ را بنود از اسرار واد چہ گشت
 مقبول او ناز جہاد و آواز سیرج سے کلام کر تا ہر پارت
 کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ کا اور ہے

بتایا کہ بخاری سے حدیث انس بن مالک سے روایت کی ہے
 کہ تشریف لینگے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حبشہ
 کے اور میرا آپ کے ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ
 عنہم تھے اور فرمایا اے حبشہ! چھینا اور بچھا پس جبل احد حرکت اور
 حبشہ میں آیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاؤں مبارک
 اٹھا اور پس پر مارا اور فرمایا کہ ثابت نہ تو اپنی جگہ پر اسے
 اٹھائیں یہ ہے تجھ پر گز میں نبی اور صدیق اور دو شہید
 اور مروی ہے از ابو مسنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
 سے کہ تشریف لینگے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اوپر پہاڑ ٹپھٹکے کہ پہاڑ سنا کہ ہے اور میرا آپ کے حضرت
 ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور میں تھا پس ایسا وہ پہاڑ
 ہلا کہ پھر اس سے ڈھولکنی لگے پس مارا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے او کو پاؤں مبارک سے اور فرمایا اپنی جگہ پر
 یا نبی کریم! نہیں ہے تجھ پر بحرینی اور صدیق اور دو شہید کے
 اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب طلب کیا قریش نے
 حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ اوپر پہاڑ ٹپھٹکے
 کہ تھے اس پہاڑ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 آپ مجھ سے اور تجا سے میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو کہیں قریش
 مجھ پر قتل کرے یا اور حق تعالیٰ مجھ کو عذاب کرے پس جبل احد

حدیث ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ تشریف لینگے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر پہاڑ ٹپھٹکے کہ پہاڑ سنا کہ ہے اور میرا آپ کے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور میں تھا پس ایسا وہ پہاڑ ہلا کہ پھر اس سے ڈھولکنی لگے پس مارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے او کو پاؤں مبارک سے اور فرمایا اپنی جگہ پر یا نبی کریم! نہیں ہے تجھ پر بحرینی اور صدیق اور دو شہید کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب طلب کیا قریش نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ اوپر پہاڑ ٹپھٹکے کہ تھے اس پہاڑ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھ سے اور تجا سے میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو کہیں قریش مجھ پر قتل کرے یا اور حق تعالیٰ مجھ کو عذاب کرے پس جبل احد

کہ سبیل اور مقابلہ دو کے نام سے من کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر تشریف لائے اور مجھ کو آؤ نہ قدم مبارک کی آئے اور حق لکھنے کے حافظ اور ناصرا کا سر سے اور ایسی ہی تسبیح کرنا سنگرزوں کا کف مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جیسا کہ مروی ہے انس بن مالک سے کہ میں تھوڑی سی تسبیح پڑھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کف مبارک میں پس دے تسبیح کرتی تھیں اور ہم سب سینے سے تسبیح اوٹھائی بعد ازاں غایت کین آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پس اوٹھانے کے ہاتھ میں بھی تسبیح کرتی تھیں بعد اوس کے مجھ کو رحمت فرمائی اور انہوں نے میرے ہاتھ میں تسبیح نہیں لی اور مثل اسکے ہدایت کی ہے ابوذر غفاری نے اور ذکر کیا کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں بھی تسبیح اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح کرنے لگیں اور وہ سات ماؤں کے ہاتھ میں اور وقت الاحباب میں متید ابو شکور شامی سے نقل کیا کہ کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی اس عادت میں تھا حضرت نے اس کے ہاتھ میں بھی تسبیح کرنے لگیں اور قبول ہے کہ ایک دن ابو جہل کوئی ایک سنگرزے اپنی شہنی میں بند کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ کر لگا کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے آپ نے فرمایا میں کیا دوں یا رہے خود کو

اوس نے جیسا کہ کما کہ و سے آپ بولیں آخر میں حضرت علی
 ائدر علیہ وآلہ وسلم کے فرماتے سے و سے نگریز سے بول اوتھے
 اور مروی ہے عبد المذنب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 کہ اگر دیکھے کے تین سو ساٹھ بیت تھے کہ انکو چوڑے اور پتھر
 سے جایا تھا اور منبوط کیا تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سال فتح مکہ کے مسجد حرام میں تشریف لائے اوس
 چہری سے کہ آپ کے ہاتھ میں تھی چوڑی کی طرف اشارہ کر کے
 فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَّقَ الْبَاطِلُ ایسے اگر اشارہ فرماتے تھے
 اوس کے منہ کی طرف پیچھے کے ہل کرتے تھے اور اگر پیٹھ کی
 جانب اشارہ فرماتے تھے منہ کے ہل کرتے تھے اس طرح
 سارے بیت خوار و زار نگون ہزار زمین کے برابر ہونگے
محبزہ تسبیح طبع ام بخاری نے عبد المذنب
 سے نقل کیا ہے کہ ایک دن ہم جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور اوس
 کھانے سے تسبیح کی آواز سنہتے تھے اور مروی ہے انام
 بن محمد یا قرین ابام ذرین العابدین علیہ وعلی آباءہ الصلوٰۃ والسلام
 سے فرمایا کہ ایک بار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بیمار ہوئے پس جبرئیل علیہ السلام ایک طبق انگور اور انار کا
 لائے پس کھایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

چھوڑ دیا

میں سے دور رہو
میں کا

اور وہ یسویہ آپ کے ہاتھ میں بیچ کرتے تھے معجزہ
 طفلان شیرخوارہ کا اور شہادت دینا اور نکاح
 اوپر رسالت اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم کے سرور سے تعقیب پامی سے کہ
 میں حجۃ الوداع میں ایک گھر میں آیا دکھا کہ جناب رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف رکھتے ہیں اور ایک شخص
 ایک رُکے کو کہہ اوس دن پیدا ہوا تھا لیکر حضور اقدس میں
 میں آیا لیس فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اوس رُکے سے کہ میں انا بیٹے کہ میں کون ہوں
 کہا اوس رُکے نے کہا اکت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم فرمایا سچ کہا تو نے برکت دیوے اللہ کا
 تیری عمر میں بعد ازاں اوس رُکے نے جو ان پہلے تک
 کلام نکلیا اور نام رکھا سمجھنے اوس کا مبارک الیامہ اور فہم
 بن خطبہ سے منقول ہے کہ لایا گیا ایک رُک کا حضور پر نور
 نبوی میں کہ باوجود جوان ہونے کے ہرگز بولتا نہ تھا
 لیس فرمایا اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے کہ میں انا کہا اوس نے اکت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم معجزہ شہادت کیا براہین
 سرور سے قنادہ بن نعمان سے کہ میں نے اپنے

سنتیہ احادیث
پیارے

روز خجک اُحد کے سپر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے کیا آخرش ایک تیر میرے انگنہ پر لگا ڈیدہ بانہر کل پڑا میں
 اوسکو اوتھا کر دو برو جناب پاک کے لیگیا حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے یہ حال میرا دیکھ کر تاسف فرمایا اور اوس
 دیدہ کو لیکر دست مبارک سے میری انگنہ میں رکھا اور فرمایا
 خداوند اقدس وہ نے منہ اپنا تیرے رسول کی سپر کیا اوسکی
 انگنہ سپر دی کہ بہتر سب انگنوں سے ہووے پس ہونئی انگنہ
 میری زینا ترا اور بینا تر سب انگنوں سے گویا اوسکو کچھ حدیدہ
 نہیں ہو پچا تھا اور بخاری نے قتل کیا ہے کہ جب عبدالستار
 بن عتیک رات کو بالا خانہ ابو رافع یہودی پر چڑھ گئے اور
 اوسکو وہاں مارا وقت پلٹنے کے پاؤں اوسکا زینہ بالا خانہ
 سے لغزش کیا یا اور گرے پڑ ہی ساق کی ٹوٹ گئی پس اوس
 شکایت اوسکی حضور پر نور بنوئی میں کی پس حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوسپر میرا فی الفور
 دے چنگے ہو گئے اور عتبہ سلمے سے منقول ہے کہ محلو ایسی
 تپ تھی کہ کسی وقت عبدالستار ہوتی تھی ایک دن میں سے
 حضور پر نور میں عرض کیا آپ نے اپنے ہاتھ پر کچھ پڑھ کر میرے
 نام بدن پر ملا اوسوقت وہ تپ جاتی رہی اور اوسدن سے
 میرے بدن میں ایسی خوشبو آئی کہ کوئی خوشبو دنیا کی اوس

مین ہو چکی تھی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
 مروی ہے کہ ایک عورت اپنا لڑکا حضور عالی میں لائی اور
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مجھ کو کچھ
 اوجھو بہت تنگ کرتا ہے آپ نے دست مبارک اپنا
 اوسکے سینہ پر ملا فوراً اوسکو نے ہولی اور کوئی چیز سیاف
 مثل کٹے کے بچے کے اوسکے پیٹ سے گر پڑے اور وہ
 اچھا ہو گیا اور ایک عورت قبیلہ یمین سے اپنے لڑکے کو لائی
 کہ وہ بولتا نہ تھا پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے نہوڑا پانی منگا کر اوسمیں کلی کی اور دونوں آپ
 اپنے دھوئے اور اوسکو ملا دیا وہ اوسوقت بولنے لگا
 اور اتنا بڑا مافل ہوا کہ لوگوں پر فوقیت لے گیا اور ایک شخص
 مرض ہستقا میں گرفتار تھا اوسنے کہ کیا حضور پر تو ہوشی
 میں بیجا کہ حال میں عرض کرے پس حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے تھوڑی خاک اوشکا کر اور لعاب دہن مبارک
 ملا کر اوس مرض کو بھیجا و جو دیکر وہ قریب المریگ تھا بھرے
 اوسکے کہانے کے اوسنے شفا پائی اور ایسی حکایات
 کتب احادیث میں بیشمار ہیں **بخیرہ زہدہ**
 مردوں کا بیعتی نے دلائل النبوة میں لکھا ہے کہ ایک
 دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک

بخیرہ زہدہ
 کہنے لگا

دعوت اسلام کی اوسنے کہا میں ایمان نہ لاؤں گا جب تک کہ میرے
 رشتہ کی کو زندہ نہ کر دے گا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اٹھے اور اوسکی قبر پر جا کر اوسکو پکارا اوسنے کہا البتہ ایک
 وسعد ایک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ تو چاہے
 اپنے کہ دنیا میں پہر اوسے عرصہ کیا کہ قسم خدا کے غرور کی
 میں نے اپنے پروردگار کو رحیم اور شفیق زیادہ ما باپ سے
 پایا اور دیکھا میں نے آخرت کو بہتر دنیا سے پس میں نہ آؤں گی
 اور مروی ہے جابر بن عبد اللہ انصار لیسے کہ ایک دن میں نے
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صیانت
 کی اور ایک بکری فوج کی زور میرے دو بیٹے تھے بڑے نے
 چوٹے بہائی سے کہا کہ آؤ تجھ کو دکھاؤں کہ میرے باپ نے
 کس طرح بکری کو فوج کیا پس چوٹے بہائی کے ہاتھ پانوں
 ہاندہ کر اوسکو فوج کر ڈالا اوسکی ہا یہ حال دیکھ کر بڑے رشتہ کے
 کے پیچھے دوڑی وہ اوسکے در سے کھٹے پر چڑھ گیا اور جب
 ما کو دیکھا کہ بالا خانے پر آتی ہے خوف سے گر کر مر گیا میری
 عورت نے رونہ پیشا کچھ نکلیا اور اون دونوں لڑکوں کو بکری
 لکلی اور ہار ڈال دیا اور اس حال سے مجھ کو بھی خبر نہ کی
 کہ نبیادامیری زبان سے کوئی کلمہ خیر اور فزع کا نکلے اور
 موجب نکرہ اور رنج خاطر مبارک کا ہو بعد ازاں وہ بکری

پہون کر کے رو برو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ
 ساعت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد
 علیہ وآلہ وسلم یہ درود نگار آپ کا فرماتا ہے کہ جابر کے
 کے ساتھ کہا نا کہا و تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا کہ اے جابر! کون کو بلاؤ عورت جابر کہ کہیں
 سے مطلع تھے عرض کیا کہ کہیں کیلئے کو گئے نہیں خدا جانتا
 دے کب آویں گے آپ تناول فرمائیے حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حکم لہی آیا ہے کہ تو او کو بلاؤ
 کرے تب وہ عورت روئے لگی اور سب حال بیان کر
 اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
 اسکو اسوا سے چھپا یا تھا کہ خاطر مبارک کو ملال ہوا
 اور اسی نے میں جابر سے بھی خبر نہ کی تھی حضرت صلی
 علیہ وآلہ وسلم اٹھ اٹھے اور اونکی لاشون پر تشریف لے
 اور دعا کی دے کر کے زندہ ہوئے اور آپ کے ساتھ
 کہا یا اور مروی ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ عنہا سے کہ حجۃ الوداع میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور اونکو زندہ
 کر کے مسلمان کیا اور بھی جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
 کہ ایک دن جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع

میں اپنے گھر آئے اور ایک بکری بیچ کر کے اس کو کھا کر
 حضرت علیؓ اور علیہ وآلہ وسلم کو لکھا آپ نے فرمایا کہ تم اس کا گوشت
 کھاؤ اور بکری کو نہ توڑنا بعد فراغت طعام کے اور نہ بیون کو حج
 کرنے کے کلمہ پڑھنے لگے مجھ پر پہنچے کلمہ شہادت کے وہ بکری
 زندہ ہو کر اوشحہ بیٹھی ایسی حکایات عجیبہ اور قصے غریبہ کتب احادیث
 میں بہت ہیں ان میں وہ آفتاب فضل و کمال از سر تا قدم صفت
 احوال سے اور پورے کائنات کے جلوہ گر تھا انسان متناہی الہا
 کیا تاب و طاقت رکھتا ہے کہ مدح اور ثناء اور نکی کر سکے اور اونکے
 معجزات کو احاطہ بخیر اور تقریر میں لا سکے الصلوٰۃ والسلام علیک
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ***

تمام ہونی محمدی ششم کتاب
 و درازہ مجلس کی ***

مجلد ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونسبہ وسلم علیٰ آلہ وسلم

یہ مجلس نوین ہے بیچ بیان سفر مبارک کے
مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور وہاں
جہان تک کہ اقد نے چاہا اور ذکر ہے صفت
معراج اور براق کا۔

ما توترم اسے اہل مجلس کہ معراج اوس سرور انبیا اور سالار
اصفیا کی اخف خفا نص اور اشرف فضائل اور اکبر معجزات
اور کمالات اوس کے سے ہے کہ کوئی نبی اور رسول اوس
شرف سے مشرف نہوا اور وہ ایسے مقام پر پہنچے اور وہ
عجائب اور غرائب ملک اور ملکوت کے مشاہدہ کیے کہ کوئی

اوس مقام کو نہ پہونچا اور نہ دیکھا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے بیان کیا ہے
 اس لئے بعد ازاں آنحضرت ﷺ نے مسجداً الحرام الی المسجداً الاقصیٰ الہدیٰ
 باکر لکھا کہ کہ یہ مین آیات تبارک و تعالیٰ ہے البقیۃ اوسکی خبر دیتی ہے
 اور اس میں اسطے منکر شیر خباب سے دور عالم صلے اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا مسجد اقصیٰ تک کافر اور وہاں سے آسمان پر اے
 مانغا اور اللہ تعالیٰ ثابت باحادیث مشہورہ گمراہ اور مستحجج اور فاسق
 اور منکر اور جزئیات کا عجائب اور غرائب احوال سے کہ باخبر
 احادیث ثبوت کو پہونچا جاہل اور محروم ہے اور یہ سب جاگو
 میں ساتھ اس بدن شریف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے تھا اس پر اتفاق جمہور صحابہ اور تابعین کا ہے فقط معراج
 روحانی نہ تھی جیسا کہ بعض لوگ قائل ہیں اور اس قول کا کچھ
 اعتبار نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ قصہ کئی بار واقع ہوا ایک مرتبہ
 مع اس بدن کی حالت بیداری میں اور باقی اوقات میں ساتھ
 روح مبارک کے حالت خواب میں کہ عین بیداری ہے اور
 اولیائے کاملین اس امت مرحومہ کے بھی اس قسم اخیر
 سے نصیبہ رکھتے ہیں یعنی انکو بھی تصدیق اوس عالم خباب
 کے معراج روحانی ہوتی ہے اور حدیث معراج کو بیش صحابہ
 کبار نے مثل حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب اور عبد اللہ
 بن سعود اور ابی بن کعب اور حذیفہ بن یمان اور ابو سعید خدری

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس
 اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر اور مالک بن صعصعہ
 اور اٹھانی وغیرہم رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے اور
 نے اس مقدمہ کو بروایت متعددہ اور حکایات متنوعہ بیان
 فرمایا ہے اور اس مکان سے کہ جہان سے اتفاق ہوا
 سفر مبارک کا اثر ہے بھی اختلاف ہے مگر مختار مخبر و مختار
 کا یہ ہے کہ یہ سفر مبارک شب دوشنبہ شتا بیسویں ماہ
 کو بارہویں سال عرب میں امہانی کے گھر سے واقع ہوا اور
 اس شب کو خطاب مستطاب خباب ربا الارباب کا حکم
 جبریل امین علیہ السلام کو پہنچا کہ اسے جبریل آج کی رات کو شہر
 اعانت اور ذلویہ خدات اپنا چوڑا اور بیج اور تھلیل اپنی کو
 موقوف کر اور پڑھاوسی کو زیور اور لباس فردوسی سے کہہ
 کر کے شیکا خد متکارمی کا گھر سے باندھ اور تہج فرما نیر و ازنی
 کا سر پر رکھ اور میکائیل کو حکم پہنچا کہ پیادہ ہو ویکہا باہر
 دہرے اور لکھ مساحت شمت از راق موحوت کر و شیک
 تیری امہانی کے واسطے آما وہ اور مستقد ہو وے آتہ امہانی
 سے کہہ کہ ایک مساحت حد یکو چوڑو دیو سے اور پھر امیل سے
 کہہ کہ باندھ قبیل ارجح و شہادہ کرے قرآن فوہ فیما
 حقیقت افلاک کو جابر و سیر نور سے جبرائیل اور فرید و ازان

صدق و عفا کے تقار سے جو دو عطا کے اظہار اور اطاعت
 و اربابین بجا وین رفعت و ان سے کہہ کے کہ بہشت کو آراستہ
 اور پیرا ستہ کر کے اور ہلالک کو فرمان پہنچا کہ درکات دوزخ
 کو افعال حلم اور تسکین سے مقفل کر کے دریا بہنے سے جو اپنے
 سے افلاک شیر و گروش سے باز رہیں اور جو زمین بستی نکلیں
 خود قاری اور طبق جو اہرشاری کو اپنے اپنے ہاتھوں میں لیکر
 صفت بصفت کھڑی ہوں اور حاملان عرش سے کہہ کہ فلک
 اعلا سے کو لباس پاکیزہ پہنا دین اور کرسی کو تاج قدسی سر پر
 و نہرین اور فوج اور ابراہیم اور موسیٰ اور جیسے اور سب انبیاء
 اعظم اسلام کو خبر کر اور توشتر ہزار فرشتے اپنے ساتھ لیکر بہشت
 کو اور ایک براق براق کو جنت سے چن سٹے اور زمین پر
 جا کر مشرق سے مغرب تک سب قبر و کھا عذاب اٹھا سٹے
 اور تمامی دنیا کو عطر محبت اور بخور مودت سے عطر اور بخور کر
 تب جبرئیل علیہ السلام سٹے عرض کیا کہ الہی کیا قیامت آ رہی
 خطاب ہوا کہ قیامت نہیں آئی بلکہ آج کی رات میں چاہتا ہوں
 کہ اپنے حبیب ستر و قدہ ہر عطار و منظر زہرہ پیکر خزا آخر
 خیر البشر کو دولت قرب وصال سے مشرف کروں اور
 اوپر اسرار غیب کے لگا ہی دوں اور خلعت سعادت اور
 کرامت کا ادھک پہناؤں اسے جبرئیل تو ہمارے دوست ہے

پائیں جا اور اونکے سر پائے ادب سے بیٹھ کر بنویری اور ہشتی
 عرض کرتے وقت سونے کا بینچ ہے اسے غلیل بد شائن
 دیار ہے رتبہ غلیل بد دیکھ اور تھک کر تو یہ کیسی رات ہے
 سن لے ملکر کون ہی وہ بات ہے بد آج کی شب سیر علی
 اور قدیر بد حق کو یہ منظور ہے والا گھر اس لیے ہے
 یہ تمامی دیہوم دہام بد منتظر ہیں تیرے سارے غامض و غام
 فرش صوفے عرش تک پھر نو ہے بد سپرد و دیوار رشک و برکت
 چل تو میرے ساتھ اسے والا مقام بد میں ترے مقبول
 اندم سب مرام بد القصد جبریل علیہ السلام احکام و
 بجا لاکر براق کے واسطے بیشت میں آئے دیکھا کہ سر غزار
 جنت میں پائیس ہزار براق چرتی ہیں اونچین سے ایک
 براق مخزون اور گلین گوشہ ہر غزار بیشت میں بندھ گئے
 رہتا تھا جبریل علیہ السلام نے اس سے مال پوچھا اسے
 کہا کہ میں نے پائیس ہزار بنیں سے نام محمد صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کا سنا ہے اس دن سے مجھے خواہش کہانی
 اور پینے کی بالکل موقوف ہے صرف اوکل محبت اور عشق
 میں جیتا ہوں جبریل علیہ السلام نے اسی براق کو دے دیا
 ہشتیاق محمدیکا ولیر کہتا تھا ہر او لیکر ارادہ دولت سہرا
 ان سلطان انیس جان کا کیا عبد اللہ بن عباس بھی آ

فقط سے مروی ہے کہ فرمایا خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم نے میں مہمانی کے گھر نماز عشا کی پڑھ کر سبت پر لیٹا تھا
 اور انکھوں سے سوتا تھا اور دل میرا بیدار تھا کہ پر جبریل علیہ السلام
 کی آواز میرے کان میں پڑی چونک پڑا اور سبت پر خواب پر
 اوتھ بٹھا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو
 سلام کہتا ہے اور بلاتا ہے میں حق قداے کی طرف سے
 آپ کو لینے آیا ہوں اور چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دیوے
 آپ کو دے بزرگیان آج کی رات کہ کسی اور کو قبل آپ کے
 میسر ہوئیں اور آج تک کوئی اوس سے مشرف نہوا اور کسی نے
 نہ دیکھیں نہ سنیں فرمایا خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
 وسلم نے پس اوتھا میں اور چاہا میں نے کہ طہارت کروں ہنوز
 بند قبا اور تکمہ گریبان نکھولا تھا کہ عنوان بہشت سے دو آفتابی
 یا قوت کے بہرے ہوئے آپ کو ترسے لے آیا اور ایک
 طشت زمرہ و سنبر کا کہ اوس کے چار گوشے تھے اور ہر گوشے میں
 اوس کے ایک ایک گوہر آبادار تھا کہ روشنی اوسکی آسمان پر
 پڑ تو انداز تھی میرے سامنے رکھا اوس پانی سے میں نے
 غسل کیا اور روایت مالک بن سعد صحیحہ میں ذکر شوق قلب کا
 اور دہونا اوس کا آب زمرہ سے سوہنے کے طشت میں
 اور بہنا اوس کا نور دانائی اور ایمان سے اور رکنا اوس کا سینہ

شہریت میں اور ملجائنا اور جس قسم کا واقع ہوا ہے اچھوت
 اور جین یہ تھی کہ عجائبِ عالم ملکوت کے دریافت کرین اور
 متعل اور اسکے اسرار کے پودین فرمایا کہ بعد اسکے رضوان
 نے مدد فرمادی پٹلیا اور غامہ نورانی کہ حکم و رضوان نے پیدا
 آدم سے سات ہزار برس پیشہ مخصوص آپ کے واسطے
 عیار کیا تھا اور چالیس ہزار فرشتے اسکے گرد کھڑے ہونے کے
 دن رات تسبیح اور درود پڑھا کرتے تھے اور وہ چالیس ہزار
 فرشتے اس غامہ کے ساتھ آئے تھے میرے سر پر پانچ
 اور چار نور مل چکے اور پانچ اور پچاس کا میری کمر
 سے پٹیا اور نعلین نیر و سنبر کی میرے پاؤں میں کین اور
 کوڑا زمر و سنبر کا کہ جین چار سو موئی خڑے تھے میرے
 ہاتھ میں دیا پھر جبریل علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑ کر اقبائی کے گھر
 سے بہت اچھام کو لے آئے اور وہاں سے اٹھا جیسے کہ میں
 لگے دیکھا سینے کے دیان میکائیل اور اسرافیل علیہما السلام
 ہر ایک ساتھ ستر ہزار فرشتے ملت پانڈے تھے کہ میرے ہاتھ
 چکے دیکھتے ہی سلام اور تحیت بجالا دیتے اور میرا ہاتھ اور
 اکرام جیسا چاہتے۔ کیا کیا میں بھی اور جیسا چاہتے
 ان سے پیش کیا بعد ازاں ان اور جنوں نے میرے ریشائے الہی
 اور کرامات نامتبا ہی ان بشارت دی اور جس جگہ میں نے

ایک مرکب دیکھا کہ قدیمین خچر سے بچا اور گدے سے اونچا منہ
 اور سکا آدمی کا ایسا اور کان اور سکہ مانند کان ہاتھی کے رنگ
 اور سکا برف سے سفید زیادہ اور گردن اور سکی اونٹ کی سی
 اور سینہ اور سکا مثل سینہ خچر کے اور پیٹھ اور سکی مثا بہ اونٹ
 اور مانند پاؤں اور سکہ گائے کے ایسے اور سیم بیل کے ایسے
 اور پیٹھ اور سکی نہایت صفائی سے بھلی سی چمکتی تھی اور اس کی
 ران پر دو پر تھے ایسے کہ ساق اور سکی چپ جاتی تھی جیسا کہ سپر
 کو کہول دیتا مشرق سے مغرب تک گھیر لیتا اور جب جیت لیتا
 پہلو کے برابر ہوجاتے سینہ اور سکا گویا قوت سرخ کا اور
 ہاتھ پاؤں اور سکہ زمر و نبر کے اور دم اور سکی سونگے کی اور
 گردن اور سر اور سکا بھی یا قوت سرخ کا تھا اور زین ہشتی
 اوپر جاتا اور دور کا بین یا قوت سرخ کی اوپر لٹکتی تھوڑی اور
 نگام اور سکی بھی یا قوت سرخ کی اور دھچی چاندی کی اور باگ
 اور سکی ریشم کی تھی اور پشانی پر اس کے لالہ والا قطر حجر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا تھا اور ایسا جلد چلتا تھا کہ
 درگاہ پر قدم رکھتا تھا اور سر عٹ سیرین مانند برق کے چمکتا
 ۵ جندہ بزرگین خوش یاد پائے ۶ پرندہ درہوا فرخ
 ہائے ۷ جو عقل پرستی افلاک گرد سے ۸ جو فکر سنبھلی گیتی کو رو
 پس جبریل علیہ السلام نے کتاب اور میکائیل علیہ السلام نے

پاک اور سخی پکڑی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سلم سوار ہو جیسے اور تشریف لیجیے کہ ملائکہ ملا رہے ہیں اور
 مقربانِ عالم بانا متظر قدم فیضِ لزوم کے ہیں یہ
 خطبایاں شیعہ بکار تو اندہ شہرِ بخارا در انتظار تو اندہ تیار رہتے
 کہن فرشتگانِ برافروختہ و خیمہ زن بر سرِ ہر پایہ عرش و جہنم
 نظر میری براق پر پڑی ہیں نے سراپے کو چمکایا اور سوار
 ہونے میں توقف کیا غیبِ باری سے خطاب آیا کہ آپ سے
 جبرئیل غیب میرے سے پوچھ کہ وقت اور تامل کس واسطے
 ہے کہا میں نے اے جبرئیل علیہ السلام آج کی رات میں
 اور نوازش الہی سے سرفراز ہوا اور ملائکہ معرب و عرب
 طلب کے جانبِ رب التضرع سے باغزار اور اکرام آئے
 اور براقِ برقی رخسارِ اوسطے سہاری میری کے ہمراہ لائے
 تین سو چار یہ ہوں کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ
 ہونگے پیاسے ننگے پوجہ گناہوں کا گروتون پر رہے ہوں
 ماتہ مفلومی اور یکسی کا پیلا ہے بھارے مصیبت کے بار
 اپنی اپی قبروں سے نکلیں اور چاس ہزار چاس کی راہِ قیامت
 کی سانسے اوندھے آؤ تیس ہزار دہن کی مسافتِ اجلِ مراد کی
 باریک اور تاریک و نوح کے منہ پر گینچ ہے یہ ہے حقیر و نام
 قطع اس مسافت کی کوئی فکر کہیں گے اور اس راہ کو گھر

قدم سے طے کریں گے قرآن الہی تھا کہ اسے دوست میرے
 تو مہموم اور مخزون بیت ہو جیسے آج کی رات براق تیرے
 گہرے دروازے پر پہچان میں نے ویسا ہی اور پر خبر ہر ایک ہی
 کے کہ تیری اطاعت اور فرمان برداری میں جی جان دیکھیں
 بیچکر اذکوئی صراط سے ساتھ خوشی اور تندرستی کے پارا و تار
 سچاس ہزار برس کی راہ قیامت کی پن مارتے ہی زیر قدم
 اونکے طے کر کے بہشت عنبر سرشت میں پونچھا دن گافہ مارا
 جب میں نے چاہا کہ براق پر سوار ہوں براق شوخی کرنے لگا
 تب جبرئیل علیہ السلام نے پکارا کہ اسے براق یہ کیا ہے اولیٰ
 نہیں معلوم ہے تجھ کو کہ تجھ پر کون سوار ہوتا ہے یہ خلافت میری
 ہزار عالم سلاکہ اولاد آدم مطلع انوار ربانی مہبط اسرار سجائی
 انیس بیداران سحر گاہ ادیب مردبان بارگاہ محمد رسول قہر
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ کوئی پیغمبر برگزیدہ تراویں سے
 نہیں ہے براق نے کہا اے امین وحی الہی تم مجھ پر سختی
 مت کرو کہ میں عاجز ہوں اور اس برگزیدہ عالم سے
 مجھ کو ایک التماس ہے حیات سہرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا کہ حاجت اپنی بیان کرنا اور سکر میں روا
 کروں عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کج کی
 رات دولت اور سخاوت وصال مبارک سے مشرف نہیں

اور خوشبو سے روح افزا اور راجہ علیہ جان آسا سے ضرور
 اور شاہ کا نام کل قیامت کو بیشمار براق برق آسا عالم آرا فلک ہما
 زیر قدم آئین کے پیچھے ہا دین گے بچا پیچھے کہ آپ اذکی عاب
 انفات کر کے مجددی افکار جان شاد سے نگاہ پیر لیون
 اور میری رکاب میں قدم نہ رکھیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم حکم کتاب و ملاقت بہ و کیلئے کی ہین سے
 اسید و اقبول اس التماس کا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت کو مرکب میرا تم ہی ہوگا پس
 براق پس کلام کے سننے سے متقاد اور مطیع ہوا اور آپ
 اوپر سوار ہوئے اوس رات کو اسی تہزار فرشتے دوسرے
 براق کے اور اتنی تہزار فرشتے بائیں براق کے اور سرک
 کے ہاتھ میں ایک ایک شمع نور عرش سے روشن تھی کہ شہر
 اوسکی سے میدان لطیف کا سونا اور خوشبو اوسکی سے سحر
 جان قدسیان کا سطر تھا اس میں کڑوہ اور دیوم دھام
 سے مسجد اقصیٰ کو چلے پس جبریل علیہ السلام نے وصیت
 کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر راہ میں آپ کو
 کوئی گناہ سے پر کر نہ دیکھنا اور جو کوئی بلا دوسے قبول نہ کرنا اور
 اگر کوئی آپ سے کوئی چیز چھوے جواب نہ دینا میں بیت المقدس
 میں ملون گا آگے چلتا ہوں فرمایا جانب سرور عالم کی

علیہ وآلہ وسلم کہ جنوں ہی میں تھوڑی راہ چلا دامنہ طرف
 سے ایک آواز سنی کہ کون گناہ سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 لا تعجل فانک اخذت الطريق یعنی اسے محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جیلہ شکی کرو کہ بہ تحقیق آپ راہ ہوئے ہیں میں نہیں پہنچا
 اسو اسے کہ وصیت جبریل علیہ السلام کی مجھ کو یاد تھی جیسا اس کے
 بابت طرف سے دوسری آواز سنی میں نے کچھ دھیان نہ کیا اور
 ایک عورت اپنی شین زریزہ اور لباس سے آراستہ کر کے میرے
 سامنے ہوئی اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ساعت
 جاہلیت کہ میں آپ سے کچھ کہا جا رہی ہوں میں نے اس کی طرف
 نگاہ نہ کی اور اس کے سامنے سے جلد چلا گیا اور وقت غلاقت
 ہونے پر جبریل علیہ السلام سے اس کا حال پوچھا کہ یہ کون لوگ تھے
 عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول جس نے آپ کو
 چارہ پہنچا وہ یہودی تھا اگر آپ اس کی طرف پہرہ دیکھتے اور آپ کی
 نقد آپ کے یہودی ہو جاتے اور دوسرا آواز دیکھنے والا نصاری
 تھا اگر اس کو جواب دیتے است آپ کی نصرت ہو جاتی اور وہ عورت
 کہ میں نے کہی تھی دنیا تھی اگر آپ اس پر نگاہ ڈالتے است
 آپ کی دنیا کو آخرت پر منتقل کرتی اور ایک بروایت میں سے
 کہ اس کے پیچھے سے ہی ایسی آواز سنی اور بعد دریافت کیے
 جبریل علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ مشرک اور

آرتس پرست تھے اور حکمت الہی پر سچ پکار کر سناؤ اور انہیں
 لکھنے اور سننے کی یہ تھی کہ ہمیشہ حاضر مبارک اوس
 رحمۃ للعالمین کی محزون اور متالم ہوتی تھی کہ احوال است کا بعد میرے
 کیا ہوگا اور یہ دین اسلام پر کیونکر ثابت قدم رہیں گے پس
 خاطر سارک کو اس بات سے تسکین دی گئی تا معلوم کریں کہ
 حق تعالیٰ اسے کرم اور فضل سے آگاہ اور پر دین اسلام کے
 ثابت قدم رکھے گا جیسا کہ فرماتا ہے حج کلام مجید کے معنی میں

اِنَّهُ اَكْبَرُ مِنْ اَمْتُوْا بِاللَّوْلِ الثَّابِتِ فِيْ اَحْيَاوَالْاَمْتُوْا قَبْلِيْ اَلَا حَقُّوْ
 زَايَا جِب مِّنْ سَجْدِ اَقْصَىٰ مِّنْ يُّوْجَا اَوْ سَوْتِ جَبْرِ مِلْ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 نے جبرائیل سے اوتارا اور رکب میرا اوس علاقے میں کہ اس کے
 انہا اپنی سواریان بانہ تھے تھے حریر ہشتی کی ڈور سے بانہ ڈال دیا
 ایک جماعت فرشتوں کی میں نے دیکھی کہ میرے استقبال کے
 لیے آسمان سے آئی تھی دیکھتی ہی مجھ کو سلام اور تحیت بھیج رہی تھیں
 اور کہا السلام مایک یا اَوَّلُ تَرَا اَخْرُؤْا مَاشِرْ اور کرامات الہی کی
 نمکدہ نشا رت دی قید آگے اور ایک جماعت دیکھی زمین سے اُڑنے کے
 واسطے ہی سب میرے استقبال کے لیے تشریف لائے تھے
 اور انوں نے مجھ کو سلام اور تحیت کیا میں نے جبرئیل علیہ السلام
 سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا یہ بھائی آپ کے انبیاء
 ہیں بس میں ان سے بہت تعظیم اور تکریم سے پیش آیا پس

کہا جبریل علیہ السلام نے اُسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اُسکے چوبیسے اور اسنے ساتہ دو رکعت نماز پڑھیے پس میں
 دو گانہ پڑھا اور سب انبیا اور ملائکہ نے میرے پیچھے نماز پڑھی
 اور عید فراغت نماز کے میں نے مسجد شکر کیا اور واسطے
 امت اپنی کے مغفرت چاہی جا تو تم کہیں اجتماع انبیا علیہم السلام
 کے بیت المقدس میں دور و اسین میں ایک یہ کہ حق سبحانہ
 تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام کو اپنے حبیب کی ملاقات کے
 لیے یہ دن سے زندہ کیا اور ایک یہ کہ روحین انبیا علیہم السلام
 کی دہان ماضرین مکر قول اول صحیح ہے اسواسطے کہ اقتدا
 نماز میں مستفی اسکیکو ہے بعد ازان فرمایا کہ جبریل علیہ السلام
 نماز ماتہ پڑ کر بیت المقدس کی پہاڑی پر بیٹھے جب وہاں گیا
 ایک سیڑھی اوس پہاڑی آسمان تک دیکھی کہ خوبصورتی میں
 اوسکے برابر کوئی چیز نہ تھی اور اوس سیڑھی کی دو پٹیاں تھیں
 ایک اوقات سبج کی دوسری زمر و سبز کی اور ڈنڈے اوسکے
 ایک چاندی کا اور ایک سونے کا جڑاؤ موتی اور باقوت سے
 اور اوس سیڑھی کے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر برس
 کی راہ کا اور ہر مقام میں ایک فرشتہ مقرب متین تھا اور اوس
 فرشتے کے پچاس ہزار فرشتے خادم اور ملازم تھے اور نے
 سب آئین بشارت دیتے تھے اور میری طرف اشارہ کرتے

اودنیہ شیر ہی فرستیں گے آئے جانے کی سیہ کہ آسمان سے
 زمین کو اور زمین سے آسمان پر آئے جانتے ہیں اودکے تین
 کہ ملک الموت ہی روح قبض کر شکے لیے اوسی شیر ہی سے آئے
 ہیں اور وقت مرنے کے جب انکے بدن پھرا جاتی ہیں وہ شیر ہی
 نظر آتی ہے وہ اندر اعلیٰ فرمایا حضرت علیؓ اور علیہ السلام
 نے جب دین سوار ہو کر اوس شیر ہی سے گزرا وہاں ایک کھرا
 فرستہ ہو گیا کہ دونوں لانتہ کوٹنے تھا اور ساتوں طرح آسمان
 اور ساتوں طبقہ زمین کے اوسکے ہاتھ میں تھے اوسنے عجب کو
 سلام کیا اور پشادین دین اور کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم میں قبل حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے پچیس
 ہزار برس آگے گئے اس مقام پر تین ہوں اور آپ میرا داد
 اور سلام پڑھنے کے لیے مقرر ہوں اور دین سے آپ کی
 محبت میرے دل میں ہے اور میں مشتاق و پیہر میں آنار
 کا تھا الحمد للہ کہ آج کی رات میں اس کو لیتا ہے شکر
 ہوا جب اس فرشتے سے گزرا ایک دریا پر پہنچا کہ گہرائی
 اوسکی دو سو برس کی راہ کی تھی اور جو یا نو کہ بنگلی اور دریا
 ہیں اوسی دریا کے ہیں اور نام اوس دریا کا قاصیہ ہے
 اور یہ دریا معلق ہوا میں ہے کہ ایک قطرہ اوسکا زمین کو نہیں
 آتا ہے اور رنگ اوس دریا کا نہایت گہرائی سے نیلگون ہے

اور تیلگوں آسمان کی ادسی دریا سے بہے اور کہتے ہیں کہ
 اگر زہ آفتاب میں بسبب لہر آنے ادسی دریا کے بہتے کجاڑا
 ہوا کے خزانہ پر پونچا کہ اوسکو ستر ہزار زنجیروں سے مضبوط
 باندھا تھا اور ہزار زنجیر اوسکی ایک فرشتے کے سپرد تھی جب
 اوسپر سو کے شرمین ایک اور دریا پر گزرا کہ آسمان پر کینچا ہوا
 خیا خچہ ڈامن اوسکا مانند سپر لپوہ کے زمین تک پہنچے اور
 نہر آسمان کے منہ پر اسطرح کا دریا بہے پھر دہان سے پہلے
 آسمان پر پونچا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم **و فصل ذکر سیر آسمان اول** کا فرمایا
 خواب سہرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میں پہلے
 آسمان پر پونچا جبریل علیہ السلام نے دروازہ اوسکا ٹوٹا
 اور اوس دروازہ کو باب الحفظ کہتے ہیں، اور وہ یا قوت سرخ
 کا ہے اور قفل اوسکا موتی کا اور دربان اوسکا ایک فرشتہ
 اسمعیل نام جب اوسنے جبریل علیہ السلام کی آواز سنی
 ایسی آواز سے کہ کبھی میں نے ویسی آواز نہ سنی تھی جواب
 دیا کہ کون پکارتا ہے جبریل نے کہا میں ہوں جبریل پوچھا
 سہراہ تمہارے کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھا
 کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوئے ہیں کہا جبریل علیہ السلام
 نے ہاں کہا کیا اونکو بلایا ہے کہا ہاں اسمعیل نے کہا خوب تم

آسمان کی سیر

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کشائش اور جمعیت ہو آپ کو
 اور دروازہ کھول دیا دیکھا کہ اسماعیل کے تابع لاکھ فرشتے
 کہ ہر ایک فرشتے کے لاکھ لاکھ فرشتے فرمانبردار تھے
 وے سب اس تسبیح میں مشغول تھے سبحان الملک الملک
 سبحان من لا یسئلہ شیئ بعد اوسکے آسمان دنیا پر
 آیا میں وہ آسمان نہایت نوزانی اور نام اوسکا رقیعاً عفا
 گہرائی اوسکی پانچ سو برس کی راہ کی اس آسمان پر میں نے
 ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ سب صحت باندھے کپڑے
 ستجہ اور خضوع اور خضوع سے سر جگائے یہ تسبیح کرتے
 تھے سبحن قدوس رب الملک الملک والکرم جبریل علیہ السلام
 سے پوچھا کہ عبادت ان فرشتوں کی یہی ہے کہا ہاں حق
 تعالیٰ سے درخواست کرو کہ یہ عبادت آپکی امت کو عبادت
 کرے میں نے طلب کی اور حق تعالیٰ نے کراہت فرمائی
 اور قیام نماز میں فرض ہوا بعد ازاں جبریل علیہ السلام سے
 پوچھا کہ یہ فرشتے کتنے ہوں گے کہا شمار ان کا سوا کے
 پروردگار کے کوئی نہیں جانتا ہے و ما یعلم وحی و ربک
 الا بتو اور فرمایا کہ میں نے آدم صغی اللہ علیہ السلام کو اوستی
 صورت اور قد و قامت پر کہ وقت زندگی ٹکے رکھتے تھے
 دیکھا اور ملاقات کی اور سلام اور تحیت بجالایا حضرت آدم

علیہ السلام نے میرے سلام کا جواب دیا اور بہت سا خوش ہوئے
 اور دعائیں بہت سی دین اور تسبیح حضرت آدم علیہ السلام کی پڑھی
 سبحانک اجمعین الاعمین سبحانک الواسع الثنی سبحانک اجمعین
 و سبحانک اجمعین و سبحانک اجمعین و سبحانک اجمعین اور ائین بائین
 حضرت آدم علیہ السلام کے کو دروازہ دیکھے وہ اپنے دروازے
 سے خوشبو آتی تھی اور بائین دروازے سے جہنم دروازے کی
 طرف بیکر خوشبو تھی اور بائین دروازے کی جانب بیکر خوشبو تھی
 جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دونوں دروازے کیسے ہیں عرض کیا کہ وہ اپنی طرف
 کا دروازہ تیک بختون کی موعوں کے آئے جانے کا ہے
 کہ ہمیشہ کو آتے جاتے ہیں اور آدم علیہ السلام ان کے
 دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں اور بائین طرف کا دروازہ
 گزرگاہ اشقیاء کا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اس کے ملاحظہ
 سے روستے ہیں فرمایا وہاں سے آگے بڑھ کر ایک جگہ
 کو دیکھا کہ ہتھی میں مشغول تھے اور اوس وقت ہوتے تھے
 اور اوس وقت تیار کاٹ لیتے تھے اور ایک دانے کے
 بدلے سات سو دانے اوتھا لیتے تھے جبریل علیہ السلام
 سے چہن نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا کہ یہ لوگ خدمت
 اور بندگی خدا کے لیے کرتے ہیں اور اوسکی راہ میں صدقہ
 دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اوسکے رزق میں برکت دی ہے

بعد اوس کے ایک مرد کو دیکھا کہ بوجہ لکڑیوں کا زیادہ طاقت
 سے جمع کر چکا ہے پہر اور جمع کرتا ہے جبرئیل علیہ السلام
 نے کہا کہ یہ مال اوس شخص کا ہے کہ جس کے گناہ طاقت سے
 زیادہ ہیں اور تیسرے ہی گناہ کرنے سے باز نہیں رہتا ہے
 آگے چل کر ایک جماعت کو دیکھا کہ فرشتے سر اوٹھا بیٹروں سے
 کوٹتے ہیں اور ہر اپنی حالت اصلی پر جو جاتے ہیں ہر کوشتے
 ہیں جبرئیل علیہ السلام نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے لوگ ادا سے نماز جمعہ اور جماعات
 میں سستی اور کوتاہی کرتے ہیں اور رکوع اور سجدہ برابر بجا
 نہیں لاتے اور اوسکو اوسکی اوقات پر ادا نہیں کرتے
 اور ایک جماعت مجھ کو نظر آئی تھے بھونکے پیاسے اونکو دھڑک
 کہانے پینے کی طرف جانوروں کی طرح جراگاہ کو بلا سکتے ہیں
 جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہے لوگ زکوٰۃ مال کی نہیں دیتے
 ہیں اور فقیروں اور مسکینوں پر رحم نہیں کہاتے اور ایک
 جماعت پر گناہ کہ اوس میں کچھ خراور کو عورتیں ہیں اور ان کے
 آگے طرح طرح کی نعمتیں رکھیں ہیں اور ایک جانب کو گوشت
 مردار رکھا ہے وہ لوگ مردار گوشت کو کھاتے ہیں اور
 نعمت پاکیزہ اور لیسٹ کبھرت التناہ نہیں کرتے جبرئیل
 علیہ السلام سے اوسکا حال پوچھا کہا کہ میں دسے مرد اور عورتیں

این کہ اپنی حلال جو روٹن کو چور کر حرام پر فروش کر سکتے ہیں اور
 مال رکھ کر چوری اور دغا بازی کا کما سکتے ہیں اور ایک جماعت
 پر میرا گذر ہوا دیکھا کہ اونکا دگ کی سوٹیوں پر چڑھایا تھا اور وہ
 سولیان گوگرد کی ایسی کانٹے دار تھیں کہ کپڑے اور بدن جلنے
 والوں کا پھاڑتین بتین جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ لوگ
 سزا راہ بیٹھ کر راہ جلنے والوں کو ایذا دیتے تھے اور انکے
 اشارے اور زبان سے کالیاں دے پتے تھے اور ایک قوم پر
 گذر کہ بوجہ ہمت سا بیٹھ پر رہ سکتے تھے ایسا کہ طاقت ہنر کی
 نہ تھی تیسرا اور بھی بوجہ اوپر رکھا جاتا تھا جبرئیل علیہ السلام نے
 کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں نے اہانت
 میں خیانت کی ہے اور لوگوں کے حق اونکی گردن پر ہیں تیسرا
 اور بھی زور اور زبردستی کرتے ہیں قعدہ اوسکے ایک اور قوم
 پر گذر کہ آگ کی قیچیوں سے اوسکے ہونٹھ اور زبانیں کاٹتے ہیں
 جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 یہ وہ گروہ ہے جنہوں نے بادشاہوں اور امیروں کی خوشامد
 کی اور اوسکے جوئے قول کو سچا بنایا اور ظلم اور بد کاری سے
 اونکو منع کیا اور راہ عدل اور احسان کی نہ بتلائی اور کچھ لوگ
 دیکھے ہیں کہ اوسکے بدن کا گوشت کاٹ کر اونہیں کو
 کھا سکتے ہیں جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ قوم بد گوشتی کہ

لوگوں کی غیبت کرتی تھی میرا گے اور ایک گروہ نظر آیا کہ
 موندہ اونکے سیاہ اور آنکھیں نیلی اور سینے کا جو ٹھہ پاون تک
 نکلتا اور اوپر کا جو ٹھہ سر تک چڑھا ہوا اور پیپ اور خون اونکے
 منہ سے ٹپکتا تھا اور اونکو نہ داہہ خونابہ دوزخ کا آگ کے پیالوں
 میں پلائے تھے اور وہے مانند کہ ہون کے چکارے تھے
 جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم یہ شراب خوار آپ کی اس کے بہن اور ایک گروہ کو
 بہن نے دیکھا کہ اونکی زبانیں پیچھے سے نکالی گئیں اور صورتیں
 اونکی سوز کی ایسی ہو گئیں تھیں اور انہیں سہرہ تا قدم رنج و عذاب
 میں مبتلا تھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ گروہ جو دوشی گواہیاں
 دیتا تھا اور ایک قوم پر ہمارا دہوا بہن کہ پیٹ اوکے سوچے
 اور رنگ اوکے زرد اور انہوں میں بہت کم سی اور پاؤں میں
 زنجیر اور گروں میں طوق اور انہیں وقت پر پیشہ کے وجہ
 سے منہ کے بہل گر بیٹے تھے اور بہت عذاب میں گرفتار
 تھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ سود کا منہ داسے
 بہن اور ایک گروہ پر ہوا دیکھا کہ فرشتے اونکو آگ کی چھریوں
 سے مار رہے ہیں اور خون سیاہ اون سے نکلتا تھا اور ہر
 زندہ ہوتے تھے اور ہر مارنے تھے جبریل علیہ السلام نے
 کہا کہ یہ لوگ خون نامی کرتے تھے اور مسلمانوں کو مار رہے تھے

اور ایک گروہ عورتوں کا دیکھا میں نے کہ منہ اونٹن کے کان سے اور
انکے منہ اونٹنی کی نیلی اور آگ کے کپڑے پہنے ہوئے اور فرشتے
اونٹنوں کے گزروں سے مار رہے تھے اور وہ منہ نائندہ کھینچوں
اور گدھوں کے چلاتی تھیں جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان
عورتوں نے اپنے شوہروں کو ناخوش اور آزر دہ کیا اور
نا فرمانی اونٹنی کرتی تھیں اور ایک گروہ اور دیکھا کہ آگ کے جھگڑ
میں قید تھا اور آگ اوسکو جلاتی تھی بہت تیز رحمت ہوتا تھا پہر جلاتی
تھی جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ نافرمانی کرنے والی اپنی مایا پ
کی ہیں اور ایک فرشتہ دیکھا میں نے بصورت آدمی کے
اور کاندھا اور سکا برف کا اور نیچ کا دھڑاگ کا نہ برف آگ سے
گھلتا تھا اور نہ آگ برف سے بجھتی تھی اور تسبیح اوس فرشتے کی

یہی سبحان اللہ الذی بین الثلج والہار الفنا بین ثلثین
کھاؤں کے اعلیٰ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالیٰ نے
اس فرشتے کو اپنی کمال قدرت سے پیدا کیا ہے اور اوسکو
بادلوں پر سوار فرمایا ہے وہ بادلوں کو جس جگہ کہ ارادہ
اکی متعلق ہوتا ہے پہنچاتا ہے اور نام اس فرشتے کا
ہے جب بدلی کو چلاتا ہے اور رعد کی غلاں ہوتی ہے اور جب
اور ہر خشتی کرتا ہے بجلی نمود ہوتی ہے فرمایا کہ جب یہاں سے
آگ کے جلا میں ایک دریا سے عظیم پر پہنچا اور عجب اور عجا

اوس میں بہت دیکھے کہ بیان میں بتین آتی پانی اوسکا سفید
 زیادہ دودھ سے اور پھاڑ کے برابر موج مارتا تھا جبریل علیہ
 السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں
 دریا کو سمجھا لیجان کہتے ہیں جب وقت جلاسنے مردوں کا آقا
 اس دریا سے سینہ برسا دیں گے اور اعضا اور اجزاء سخت
 ہو سیدہ اسکے پانی سے باہم ترکیب دیکر ہر زندہ کرے گی
 وصل ذکر سیر آسمان دوم بعد اسکے میں اوس
 دریا سے گذر کر دوسرے آسمان پر پہونچا وہ آسمان نہایت
 نورانی تھا نام اوسکا قنیدوم دواؤہ اوسکا موتی کا اور قنل
 اوس میں نور کا اور خازن اوسکا اسرافیل نام فرشتہ کہ دوا
 فرشتے اوسکے نکلے تھے اور ہر فرشتے کے دو دوا کہ فرشتہ
 ملازم تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے جب بدستور دواؤہ
 کھلوایا سب نے مجھ پر سلام کیا میں نے سب کے سلام کا جواب
 دیا بعد اوسکے اوسوں نے مجھ کو حق تعالیٰ کی طرف سے
 بہت کرامات کی بشارت دی اور تسبیح اسرافیل اور اوسکے
 متابعوں کی یہ تھی سبحان اللہ کل ما یسبح اللہ تسبیح واحد
 کلما الحمد اللہ عايد ولا اکر ولا الحمد کلما یسبح اللہ تسبیح واحد
 کلما کبر اللہ کبر جب اوس سے گذرا ایک جماعت خوشنویس کی
 دیکھی کہ سب صفت ہاں ہے ہوسے رکوع میں تسبیح کر رہے تھے

بجائے آسمان
 جبریل علیہ السلام

سُبْحَانَكَ اَنْتَ الْوَّاسِعُ سُبْحَانَكَ الَّذِي يُدِيرُكَ الْاَلْبَابُ وَلَا يُدِيرُكَ
الْاَلْبَابُ سُبْحَانَكَ الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ اور رکوع میں خضوع اور خشوع بقدر
رکعت تھے کہ جب سے مخلوق ہوئے سر اوٹھا کر تیسرے
آسمان کو نہیں دیکھا جب رسول علیہ السلام سے
پوچھا کہ عبادت ان فرشتوں کی یہی سب سے کہا ان
خدا سے تعاضل سے مانگو کہ یہ عبادت آپ کو اور
آپ کی امت کو عنایت کرے پس میں نے جناب
احدیت سے مانگی تب رکوع نازمین بچہ اور میری
امت پر فرض ہوا جب ان فرشتوں سے آگے
پڑا دو جوان مسکینہ جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا
کہ یہ کون ہیں گویا یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ
علیہما السلام ہیں ان کو سلام کرو پس میں نے
سلام کیا اور شہر النقا تھیت سکے بجالایا
اور انھوں نے میرے سلام کا جواب دیا
اور کہا مرحبا اسے برادر صالح و اسے
بنی صالح اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
مجھے مصافحہ کیا اور پشاور تہ عواظت اور
کرامات خداوندی آدمی اور نبییم حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی یہ تھی سُبْحَانَكَ اَنْتَ الْوَّاسِعُ سُبْحَانَكَ الَّذِي يُدِيرُكَ الْاَلْبَابُ وَلَا يُدِيرُكَ

اُمّ بَدِیّ النبیّ بعدہ اوسکے ایک فرشتہ دیکھا میں نے کہا اوسکے
 شیراز پر سر تھے اور ہر سر میں شیراز پر سرے اور ہر سرے
 میں شیراز پر سرے اور ہر سرے میں شیراز پر زبان اور ہر زبان کی
 بولی جدا جدا کہ ایک بولی دوسری بولی کے مشابہ نہ تھی وہ فرشتہ
 اہل تسبیح میں تھا سبحانک العظیم سبحانک العظیم سبحانک العظیم سبحانک
 العظیم سبحانک العظیم جبرئیل علیہ السلام سے حال اس فرشتہ کا پوچھا گیا یہ
 فرشتہ منبہون کی روزی پہنچانے پر مکل ہے رزق ہر
 بندے کا جو کہ قدر ہے بے نیازت اور نقصان خوان کرم
 اسی سے ہر روز اوسکو پہنچاتا ہے اور نام اہل فرشتہ کا
 تمام ہے بعد اوسکے میں تیسرے اسمان پر پہنچا وصل
 ذکر سیر اسمان سوم جبرئیل علیہ السلام نے اوسکا دروازہ
 کھلوا یا جب میں اوسین داخل ہوا دیکھا کہ ایک اسمان پہنے
 تابان اور روشن دروازہ اوسکا سفید موتی کا اور قفل اوسکا
 نور کا اور نام اوسکا زلیخون اور دربان اوسکا ایک فرشتہ
 با عظمت کہ تین لاکھ فرشتے تابع اوسکے اور ہر ایک فرشتے کے
 تین تین لاکھ فرشتے فرمانبردار تھے اور تسبیح اوسکی یہ تھی
 سبحانک العظیم اؤکاب سبحانک العظیم سبحانک العظیم سبحانک العظیم
 لیکن دیکھا کہ بعد اوسکے بہت فرشتے دیکھے کہ سب مصنف
 بصفت سجد سے میں تھے اؤکومیں نے سلام کیا سب نے

جبرئیل علیہ السلام
 کے دروازے پر پہنچا

سر اور چہرے میرے سلام کا جواب دیا پر سجدے میں جاتے رہے
 اور سجدے میں یہ تسبیح اونکی تھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 لَا تُقَدِّرُ وَلَا تَجْأَرُ إِلَّا إِلَيْهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 سے پوچھا کہ عبادت ان فرشتوں کی یہی ہے کہا ہاں حق تعالیٰ
 سے طلب کرو کہ یہ عبادت آپ کو اور اپنی امت کو عنایت کرے
 پس طلب کی میں نے اور حق جل مجدہ نے دو سجدہ سحر کعت
 میں فرمائیے بعد ازاں میں نے اپنے بھائی یوسف علیہ السلام
 سے ملاقات کی اور سلام کیا اوہ بخون نے میرے سلام کا جواب
 دیا اور مجھے معاف کیا اور کرامات انہی کی بشارت دی اور تسبیح
 حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ تھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 علیہ السلام سے گذرا میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
 علیہما السلام سے ملاقات کی اوہ بخون نے بعد سلام اور جواب
 کے مجھ کو بشارت بہت دی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم آج کی رات شفاعت امت میں کو تیری نکرنا اور تسبیح
 حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ تھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 الْبُيُوتِ الْوُتَّابِ سُبْحَانَكَ شَدِيدِ الْعِقَابِ اور حضرت سلیمان
 علیہ السلام یہ تسبیح کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 قَابِ السَّجْدَةِ سُبْحَانَكَ مَنْ إِلَيْهِ يُصِيرُ الْأُمُورَ رَجَبِ اَوْ نَفْسِ

پارہ چوہمین ایک فرشتہ پر پوچھا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا اوس کے
 شر جزا دے رہے تھے کہ ایک دوسرے سے متا بہ نہ تھا اور مترنار
 پر ہر ایک پر ایسا کہ مشرق سے مغرب تک گیر لیوے اور گرد
 اوس کے اور فرشتے گران ذیل ترسے قد او کہ طول ہر ایک کا
 دو لاکھ نوے ہزار برس کی راہ کا تھا یہ فرشتے ایک جماعت
 کو عذاب کر رہے تھے اور ان کے گزروں سے مارے جاتے تھے
 کہ ریزہ ریزہ ہو جاتے تھے اور بل کر خاک ہو جاتے تھے
 اور یہ حالت اصلی پر آ جاتے تھے جبرئیل علیہ السلام سے نام
 اس فرشتے کا اور سبب مذاب اس قوم کا دریافت لیا گیا کہ
 نام اس فرشتے کا صوحائیل ہے اور یہ گروہ کہ مذاب ہے
 حبار اور تکبر کی امت کے ہیں حق تعالیٰ نے اس فرشتے
 کو مع تمامی مددگاروں کے اس قوم پر متعین کیا ہے کہ انکو
 اسی طریق سے تاقیامت عذاب کرتے رہیں اور تسبیح اوستا
 فرشتے کی یہ تھی سبحانک منہ فوق الجبارین سبحانک منہ
 فوق السعیرین سبحانک منہ عنقاء بعداوس کے ایک
 دریا پر پوچھا کہ ناسین عظیم تھا کہ وصف او مسکا سو اسے سند ہے
 تعالیٰ کے کوئی نکر کے جبرئیل علیہ السلام نے لکھا یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اس دریا کا بحر البقر ہے کچھ چھوڑا
 پانی اس دریا کا دنیا میں ہو چکا تھا کہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام

کا مشہور ہے جب اوس دریا سے آگے بڑھا آسمان چہارم پر
 پہنچا وصل ذکر سیر آسمان چہارم وہ آسمان کچی
 چاندی کا تھا نام اوسکا از بلون اور دروازہ اور قفل و سکا
 دونوں نور کے اوس قفل پر لکھا تھا لا اَکْهَ الا اَمْرٌ مَحْمُودٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ
 اور دربان اوسکا موصیائیل نامے فرشتہ کہ چار لاکھ فرشتے
 اوس کے تابع اور ہر ایک فرشتے کے چار چار لاکھ فرشتے اور
 خادم تھے سب یہ تبلیغ کر رہے تھے سُبْحَانَ خَالِقِ الظُّلُمٰتِ
 وَالنُّجُوْمِ سُبْحَانَ خَالِقِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُبِیِّنِ سُبْحَانَ الرَّفِیْعِ الْاَعْلٰی
 بعد اوس کے میں اپنے بھائی حضرت موسے علیہ السلام سے ملاقی
 ہوا اور سامنے جا کر سلام کیا موسے علیہ السلام اوس سے کہہ کرے
 ہوئے اور مجھ کو دین سے لیا اور میری دونوں آنکھوں کے
 بیچ میں بوسہ دیا اور فرمایا شکر ہے اوس خدا کا کہ جس نے مجھ کو
 اتھارے دیدار سے مبرا کر دیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم آج کی رات وہ رات ہے کہ مکو امیر تعالیٰ کے سامنے
 بنائے جائے ہیں جو کچھ کہ مانگنا اپنی امت ناتوان کو فراموش نہ کرنا
 اور جو تم کو دیون حصہ اپنی امت کا مانگ لینا اور اگر کوئی خدمت
 اور نیز فرض کریں اوسکی تخفیف کا سوال کرنا اور جب قدر کہ ہو سکے
 تخفیف میں مبالغہ کرنا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے کہ وصیت اونکی میں نے بدل متو بہ ہو کر سنی اور بیچ حضرت

وصل
 بیچ ذکر سیر
 چہارم

موسیٰ علیہ السلام کی یہی شجائے کاوی من کشادہ و شریف و
 عین یکتا و شجائے القور اگرچہ محبوب حضرت موسیٰ علیہ السلام
 سے محبت ہو کر خدا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے
 فرشتوں نے روئے کا سبب پوچھا فرمایا اس لیے رواقہ
 کہ اس جوان کو بعد میرے نبی کیا کہ امت اسکی میری امت
 نیا و دہشت میں جاگی بعد از ان حضرت علیؑ علیہ السلام
 نے فرمایا کہ فرستے ہوئے آسمان کے سب دوزانویستے یہ
 تسبیح کر رہے تھے شجائے الرزق اگرچہ شجائے القور
 شجائے الہی کا مجموعہ تھی شجائے رب العالمین پوچھا
 میں نے کہ سے جبریل علیہ السلام کہا عبادت اس آسمان
 کے فرشتوں کی یہی ہے کہا ہاں حق تعالیٰ سے ذبوت
 کر کے یہ عبادت آپ کو ادائیگی اس کو عبادت کرے پس رزق
 کی یہ سننے اور حق باز سے کہ امت فرمائی اور ہزار میں قبیلہ
 اخیر تیار سنی امت پر نہیں کیا اور فرمایا آپا نے کہ
 حضرت یونسؑ و حضرت یحییٰ علیہ السلام اور آسیہ زین فرعون
 اور ادریسؑ سے موسیٰ علیہ السلام کو میں سننے میں آسمان پر
 دیکھا کہ میرے استبداد کے لیے آئین تحقیق لبادوس کے
 میں نے ایک رشتہ دیکھا کہ سی پر مٹیا ہوا انگلیں اور دل تنگ
 اور اس کرسی کے چار گوشے سے تھے اور ہر گوشے پر ایک لڑکا

پاسے سوئے اور چاندی اور موتی کے اور گردا دسکے فرشتے
 اس کثرت سے تھے کہ شمارا دیکھا ہی جاتا ہے واپسی طرف
 اس کے فرشتے نورانی سبز پوشش خوشخو و روشن رو خوشگو و تیز
 خوب صورت تھے کہ اس کے دیکھنے سے جی خوش ہوتا تھا اور
 بائیں طرف اس کے فرشتے سیاہ پوش سیاہ رو سخت گود بخود
 وقت تہیج کے آگ کے شعلے اس کے منہ سے نکلتے تھے اور
 اس کے ہاتھوں میں حربے اور گرد زائین اور بد صورت کوئی
 اونکو آنکھ بہر کر نہ دیکھ سکے اور وہ فرشتہ کہ کرسی پر بیٹھا تھا
 سر سے پاؤں تک اس کے تمام آنکھیں نہیں ایسی کہ نورادیکھا مانند
 زہرہ اور مریخ کے چمکتا تھا اور اس فرشتے کے پر بہت تھے
 اور سامنے اس کے ایک تختہ نہایت بڑا رکھا تھا وہ اس تختے
 کو ہاتھ میں لیے ہمیشہ دیکھا کرتا اور کہو نظر اس سے نہ اٹھتا
 اور ایک درخت عظیم الشان اس کے سامنے تھا پتی اس کی ہستدر
 کہ شمارا دیکھا سوائے خدا کے کوئی بچا نے اور ہر تپے پر نام لکھا
 لکھا تھا اور ایک چیز مانند طشت کو اس کے اوپر رکھی تھی اور وہ فرشتہ
 ہر ساعت ہاتھ کو بڑھاتا اور کہ ہاتھ میں لے کر کبھی داہنی طرف
 واسلے فرشتوں کو دیتا اور کبھی بائیں طرف واسلے فرشتوں
 کو دیتا جو میں نگاہ میری اس فرشتے پر پڑی ہر اس اور خوف
 بہت میرے جی میں آیا اور میرے بدن میں لرزہ پڑا اور

ضعف اور سستی میرے اعضا میں ظاہر ہونے میں نے جبریل
 علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ فرشتہ کون ہے اور اس کا کیا نام ہے
 کہ اس کے دیکھنے سے تمام بدن میں رعشہ طراعت کیا کہ یہ غریب
 ہے اور کسی کو اس کے دیکھنے سے پارہ نہیں یہ کہو نے والا لڑو
 کا اور جبار کرنے والا جماعتوں کا ہے بعد اس کے جبریل علیہ السلام
 نے آگے بڑھ کر اس کو میرے حال سے آگاہ کیا اور کہا اے
 غریب! یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر آخر الزمان اور
 محبوب جہان ہیں وہ میری طرف دیکھ کر شکر ایا اور میری تعظیم
 کو اٹھا اور کہا مر رہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ
 نے کوئی پیغمبر غریز تر اور بزرگوار تر آپ سے خلق میں نہیں
 بھیجا ہے اور کوئی اس کی نزو یک حق غر محدد کے گرامی تر آپ کی
 امت سے نہیں افدین آپ کی امت پر اس کے ماباب سے زیادہ
 مہربان ہوں فرمایا اسے ملک الموت تم میرا اول خوش کیا
 لیکن ایک غلش میرے جس میں سو ہے چاہتا ہوں کہ اس کو
 تم دفع کرو غریب! نے کہا وہ کیا ہے فرمایا کہ میں تم کو دل
 شک اور غمگین اور بیت مشغول دیکھتا ہوں اس کا کیا سبب ہے
 سر من کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سے
 حق قتلے نے یہ حد مت میرے میر دفرائی ہے اسے اس
 دن سے میں ہمیشہ ڈرتا ہوں کہ بباد کوئی قصور اس حد میں

مجھے ہوا غریبوں اور سکے عتاب اتنی میں گرفتار ہوں پر پوچھا میں
 کہ یہ طشت کیسا ہے کہا یہ مثال تمام دنیا کا ہے کہ قاف سے
 قاف تک میرے قبضہ اقتدار میں ایسا ہے جیسا کہ اس طشت
 میں ہر مین نے سوال کیا کہ یہ تختہ کیسا ہے کہا یہ تختہ زندوں کی
 موت کا وقت دریافت کرنے کے لیے ہے میں نے کہا یہ جریڑ
 کیسا ہے کہا یہ روزِ ناچہ بندوں کا ہے پر پوچھا کہ یہ درخت کیسا
 ہے کہا یہ نشانِ نیک بختوں کی زندگی کا ہے نام ہر بندے کا
 ایک طرف ہر پتے پر اور نیک بختی اور بد بختی اس کی دوسری طرف
 لکھی ہے جب وہ نیدہ دنیا میں بیمار ہوتا ہے وہ پتا کہ جس پر
 اس کا نام لکھا ہے زرد ہو جاتا ہے اور جب اہل اس کی پہنچی
 پہنچے وہ پتا اس درخت سے جدا ہو کر اس تختہ پر گر جاتا ہے
 اور نام اس کا اس تختہ سے مٹا دیتا ہے میں پتا کہ کرجان
 اس بندے کی خواہ مشرق میں ہو خواہ مغرب میں قبض کر لیتا
 ہوں میں نے کہا یہ فرشتے کہ دائیں بائیں ہیں کس کام
 ہیں ہیں ملک الموت نے کہا کہ دائیں میرے فرشتے رحمت
 کے ہیں جب جانِ نیک بختوں کی قبض کرتا ہوں اوکو سونپتا ہوں
 اور بائیں طرف میرے فرشتے عذاب کے ہیں جانِ بد بختوں
 کی نکال کر اس کے حوالہ کرتا ہوں پوچھا میں نے کہ یہ فرشتے
 کتنے ہوتے کہا شمار اوکا نہیں جانتا ہوں ولیکن ہر نیک

چند لاکھ فرشتے رحمت کے اور چند لاکھ فرشتے عذاب کے
 حاضر ہوتے ہیں تاکہ کون فرقہ اور جن سے مخصوص ہو پھر قیامت
 تک موت اور حیات کی آویگی میں لے لے گا اسے ملک الموت دوسرے
 قبض روح کے نہیں کو تکلیف کرنی ہوتی ہے یا دوسرے سے
 فرماتے ہو کہ احسان سے کہ بھگوا اس کام میں بھلا یا ہے اپنی جگہ
 سے نہیں ہلا ہوں لیکن ستر ہزار فرشتے کہ میرے تابع ہیں جبکہ
 کی مدد قبض کرنے کے وقت اذکو پہنچا ہوں کہ جان اور سہل
 گئے ملک پہنچا دیں اور وقت ماتہ بڑا کر میں اور اسکا کام تمام
 کر دیتا ہوں لہذا اس کے جناب سرور عالم علیہ السلام علیہ وآلہ
 وسلم نے ملک الموت کا ہاتھ پکڑ کر کہا اسے ملک مقرب ہیں
 ایک درخواست رکھتا ہوں اگر قبول کرے تو کہوں عرض کیا
 کہ جو آپ فرماویں بجاں و دل قبول کروں گا فہرما یا در خوا
 میری یہ ہے کہ میری امت ازلیس ناقوان اور نجیست ہے
 اور ان کے ساتھ سہولیت اور آسانی سے معاملہ کرنا ملک الموت نے
 عرض کیا کہ آپ خاطر مبارک خوش رکھیں قسم عزت اور جلال ہو
 گی کہ ہر شبانہ روز ستر ہزار بار حق تعالیٰ مجھے یہ خطاب فرمائے گا
 کہ اے عزرائیل میرے حبیب کی امت پر رختی ہو کرنا اور بہت
 آسانی سے کام لےنا انتہا کہ ہو بخانا کہذا اس امت پر میں آؤ
 بابا ہے زیادہ شفیق ہوں فرمایا کہ آگے چل کر میں نے

ایک دریا دیکھا کہ اوس کا پانی برف سے زیادہ سفید تھا جبریل
 علیہ السلام سے پوچھا کہ اس دریا کو سبز النہج کہتے ہیں اگر
 تھوڑا ہی برف اس دریا سے گرے سب لوگ آسمان اور
 زمین کی شدت برودت ہو اسے ہلاک ہو جاوے یہ منقول ہے
 کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس
 کو اسی آسمان پر دیکھا اور وہ ایک گہرے یاقوت سرخ
 کا اور اوس کے دو درمیں زمرد سبز کے اور دس ہزار قندیل
 کے روشنی میں آفتاب سے زیادہ سونے اور یاقوت اور
 موتی کی لٹکتی ہیں اور ایک سبز زرخ کا اوس کے دروازے
 پر کھنسا ہے اور ایک مینارہ چاندی کا گڑا ہے کہ بلندی
 اوس کی پانچ سو برس کی راہ کی ہے اور جب سے کہ یہ گہر
 خلوق ہوا ہے قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز عرش
 سے دریا سے نور میں غسل کر کے اور چادر نور کی کاٹھ ہے
 پر ڈال کے احرام باندھ کر لبیک کہتے ہوئے گرجد بیت المقدس
 کے طواف کرتے ہیں اور پلٹ جاتے ہیں پھر دوسری بار
 اقامت قیامت نویت اٹھو ہنیں پہنچنی ہے پس جبریل
 علیہ السلام جاتے آپ کا پیکر بیت المقدس کو لیکے اور کہایا
 جیت امد سب فرشتوں کی اقامت کیجیے جیسے کہ آخر
 زمین پر اقامت تمام انبیاء کی پس آپ نے وہاں دعوت

نماز پڑھیں اور ملائکہ ہفت آسمان نے اقتدا کی فرمایا جب میں نے
 یہ اہل عشا بد کیا میرے جی میں یہ آرزو ہوئی کہ کاش
 میری امت میں مثل اس اہل عشا کے ظاہر ہوتا چونکہ حق سبحانہ
 تعالیٰ میرے مافی الضمیر سے آگاہ تھا فرمان آیا کہ اے
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل اسکے تیری امت میں ظاہر
 ہوگا اور وہ روزِ جمعہ سے اور عبادت اس مقام کی عبادت
 کرنے والوں کی تیری امت کے کام میں دو گنا دنیا چھ کتب احادیث
 میں آیا ہے کہ جب روزِ جمعہ پڑھتا ہے ملائکہ ملا اٹھتے اور
 کہہ دیا ان ملائکہ بالاجبت العمودین جمع ہونے میں پس
 جبریل علیہ السلام اس میں آدھرا کر اذان دیتے ہیں اور
 اسرافیل علیہ السلام اس میں منبر پر خطبہ پڑھتے ہیں اور میکائیل
 علیہ السلام امامت کو کر کے نمازِ جمعہ تمام کرتے ہیں اور فرشتے
 ساتون آسمان کے اوکے اقتدا کر کے ہیں اور بعد فراغت
 نماز کے جبریل علیہ السلام ثواب اپنی اذان کا سونہ میں بہت
 عطا ہی کیا اور اسرافیل علیہ السلام ثواب اپنی خطابت کا خطیبان
 امت مرحومہ کو اور میکائیل علیہ السلام ثواب اپنی امامت کا
 امامان امت محمدی کو بگوایا ملائکہ دیتے ہیں اور باقی سب
 فرشتے کہتے ہیں کہ جو ثواب بگو اس نماز سے حاصل ہوا ہے
 وہ سب امت محمدی کو جمعہ پڑھنے والوں کو دیا تب فرمان

حضرت رب العزت جل ذکرہ کا ہوتا ہے کہ تم اپنی سخاوت
 نہ بیان کرو میں تم سے زیادہ سخی ہوں کہ میں نے تمامی امت
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشا اور عذاب اخروی سے انکو
 نجات دی تعبدا اور اسکے فرمایا کہ میں نے آفتاب کو اس کی آفتاب
 پر دیکھا اور صورت آفتاب کی کنا بون میں لگی ہے **خوش**
خو کر سیر آسمان چرخ بعد ازاں آسمان چرخ پر
 پہنچا وہ یا قوت سرخ کا آواز اب روایت میں زرخ
 کا نہایت بڑا تھا نام اوسکا آلیہا نیقون اور دریاں اوسکا
 سقطا نیل نامے فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہوا پانچ لاکھ فرشتے
 تابع اوسکے اور ہر ایک کے پانچ پانچ لاکھ فرشتے فرمانبردار
 ہیں نے اوسکو سلام کیا اوسنے میرے سلام کا جواب دیا
 اور کرامات اور شریفات خداوندی سے مجھ کو بہت مبارک
 دین اور تسبیح اون سب فرشتوں کی یہ تھی **قدوس قدوس**
رب الارباب سبحان ربنا العلی العظیم قدوس قدوس
رب الملکوت والفرج جب ان فرشتوں سے گزرا حضرت
 ابراہیم اور حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب
 اور حضرت لوط علیہم السلام کے پاس پہنچا اور سلام کیا
 سب نے میرے سلام کا جواب دیا اور خلیل الرحمن یعنی حضرت
 ابراہیم علیہ السلام نے مجھے مصافحہ کیا اور فرمایا اے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کی رات تمکو حضور میل جلازمین
 رسائی ہو دگی حقیقت کہ جو جس کے تخفیف و اسے
 امت کے مانگنا اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی
 امت سے کہو کہ زمیں بہشت پاک اور مقابل زہ امت سے ہے
 اوہین درخت بیٹھا رجھاؤ میں نے عرض کیا کہ درخت جھٹا
 کس چیز سے حاصل ہوتا ہے فرمایا خلیل الرحمن علیہ السلام
 نے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے کہنے سے اور ایک
 روایت میں ہے کہ سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ
 و اللہ اکبر و لا حول ولا قوۃ الا باللہ اعلیٰ العظیم کے پڑھنے
 سے اور تسبیح ان انبیاء علیہم السلام کی ہر تسبیح سبحان ربی
 لا یغیب انوارہ یسفون عظمک و محمدنا و سبحان ربی حضرت کہ
 از قات و دولت کہ از عتبات جب یہاں سے چلا میں ملا کہ
 عباد اس آسمان پر پہنچا دے کہڑے پہرے سرنگوں
 بکمال خشوع آواز بلند سے یہ تسبیح پڑھ رہے تھے سبحان و
 انفاضی الا کیر سبحان اللہ الذی لا یخوف جبرئیل علیہ السلام
 سے پوچھا کہ عبادت ان فرشتوں کی یہی سب سے کہا ان
 حق تعالیٰ سے تم مانگ لو پس میں نے درخواست کی اور
 حق تعالیٰ نے عیو اور میری امت کو عطا فرمائی اور خشوع
 غازیں موجب فلاح اور مستگاری کا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ

جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا عرض کیا کہ اس دروازے کا نام باب الامان ہے فرمایا کہ اسکو باب الامان کیونکہ جو
 ہیں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حق تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا اور عذاب گوناگون اوس میں رکھے دوزخ
 نے نعرہ ارا اور نقاب پھینک دیا تمامی موجودات ہلاک ہونے
 لگی اور حق تعالیٰ سے امان چاہی تب حق جل جلالہ نے اوپر
 رحم فرما کے اس دروازے کو درمیان دوزخ اور کن کائنات
 کے پیدا کیا تاکہ ساکنان ہفت آسمان اور زمین امان میں رہیں
 لہذا اس دروازے کو باب الامان کہتے ہیں حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ پیچھے
 اس دروازے کے مجھ کو دکھاؤ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پیچھے اس کے دوزخ ہے اور آپ کو دوزخ اور
 دوزخیوں سے کیا کام آج کی شب شب کرامت ہے آگے
 چلیے کہ مقام کرامت کو جلد پہنچے فرمایا اسے جبریل علیہ السلام
 میں خواہ مخواہ دیکھوں گا فرمان الہی ہوا کہ میرے جیب کی
 انگلی کے اشارے سے یہ دروازہ کھلے پس آپ کی انگلی
 کے اشارہ سے وہ دروازہ کھلا اور گرمی اور دھواں دوزخ کا
 پیدا ہوا فرمایا کہ میں نے اوس میں ایک فرشتہ سیاہ پوش
 نہایت مہیب اور تنگ دل ترش خشناک ساتھی آسمان اور زمین

[illegible]

تعلیم کے لیے اٹھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ خوشخبری ہو تم کو
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انتہائی بڑے گوشت اور پوست
 تمہارا دوزخ پر حرام کیا اور عجیبویہ حکم دیا کہ جو لوگ تیرے تابعدار
 ہوں ان پر رحم نہ کرنا اور جو تیرا ایمان نہ لادیں ان سے بدلا
 لینا بعد اوسکے میں وہاں سے آگے ہلا اور اور پسلی دوزخ
 علیہا السلام سے ملاقات کر کے سلام کیا انہوں نے مجھے
 گلے لگایا اور میرے دیکھنے سے بہت خوش ہوئے اور تسبیح

اور پس علیہ السلام کی یہ تھی سبحان عجیب السالکین سبحان
 قاضی الجبار سبحان الکریم سبحان علامہ تبلیغ علوہ احد اور تسبیح
 نوح علیہ السلام کی یہ تھی سبحان الکریم سبحان الحق القوی
 الکریم سبحان العزیز الکریم اور ایک روایت میں ہے کہ
 اور پس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور ایک روایت
 میں ہے بہشت میں اوسے ملاقات ہوئی جب ان بزرگوار
 سے گذر کر میں میکائیل کے پاس گیا دیکھا کہ ایک بڑی کرسی
 پر بیٹھا ہے اور سامنے اوسکے ایک ترازو رکھی ہے کہ ہر ایک
 اوسکا آسمانوں اور زمینوں سے بڑا تھا اور ڈنڈی اوسکی
 مشرق سے مغرب تک پہنچی اور نامہ اعمال بشمار اوسکے
 آگے رکھے میں نے سامنے ہو کر سلام کیا اوسنے میرے
 سلام کا جواب دیا اور اٹھ کر مجھے بغل گیر ہوا اور یہ عبادی

گدازا دیکھ کر اشد فرح و فرح اور کہا اے محمد سلی امتد علیہ
وآلہ وسلم خوشخبری دیتا ہوں تمکو کہ کوئی امت تمہاری بہت
سے مہر اور بزرگ نہیں اور تر از و اونکی سبب امنوں کی
تر ازو سے زیادہ جاری ہے کیا اچا وہ شخص جو میری
محبت اور تابعداری اختیار کرے اور خرابی اور کمی جو سیرا
و تمن ہو اور کمانہ مانے اور میکائیل کے بہت فرشتے نالہ

تھے اور تسبیح میکائیل کی یہ تھی سبحان ربی کل شہین و
کا فرستہ سبحان من قطع من شہین کما فی لفظہا الخواریز بعد او
مین ایک سبز اور نورانی دریا پر گدازا و سین اتنے فرشتے
تھے کہ گنتی اونکی سو گندہ کے کوئی نہیں جانتا ہے ورنے

با و از بلند یہ تسبیح پڑھ رہے تھے سبحان انقادیر المقدر
الکریم الکریم سبحانک الکریم الکریم من فی جبرئیل علیہ
السلام سے یوحنا کہ اس دریا کا کیا نام ہے کہا اسکو بحر حقیر
کہتے ہیں اور تمام نہریوں کی اسی سے پیدائش ہے پھر

مین و بان سے ایک اندھیرے دریا پر یوحنا و مین بھی
استند فرشتے تھے کہ گنتی اونکی اتھری کو معلوم ہے ورنے

تا و از بلند یہ تسبیح کر رہے تھے سبحان من عاکفقر سبحان
الکریم علی من نافت و جبرئیل من فی جبرئیل علیہ السلام
سے حال اسکا یوحنا کہ اس دریا اور اس کے رہنے والوں کو

سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے بعد اوسکے میں وہاں
ساتوین آسمان پر پہنچا وصل ذکر سیر آسمان ہستم
وہ آسمان جو ہر سفید کا تھا اور نام اوسکا اسحاقائیل تھا
مٹائی ہر آسمان کی پانسو برس کی راہ اور صاف ایک آسمان
کی دوسرے تک اسقدر ہے جب دروازہ کھلو اگر میں اوسکے
اخذر گیا اوسکے داروغہ کو دیکھا نام اوسکا روحائیل تھا ساتھ
لاکھ فرشتے اوسکے تالبار تھے اور ہر ایک فرشتے کے ساتھ
سات لاکھ فرشتے اور تالبار تھے میں نے اوسکو سلام کیا اور
میرے سلام کا جواب دیا اور میری ملاقات سے خوش ہوا اور
تسبیح اوسکی اور اوسکے تالباروں کی یہ تھی سبحان الذی سبح
السموات فرمہا سبحان الذی سبح الارضین فرمہا سبحان الذی
اطلع الکواکب وارزق کما سبحان الذی انعم الیچال فہیما کا بعد
اوسکے میں اوس آسمان کی عبادت کرنیوالوں پر پہنچا اور
سب عجز و انکسار سے کٹرے ہوئے باوازل بلند نہ پڑے ہر سے تھی
سبحان العلی العظیم سبحان العزیز العظیم سبحان من لا یؤثر
الکون فیہ کون کنتہ صفتہ عالم الغیب فلا یؤثر علیہ احد اور انکو
بیچ میں ایک فرشتہ با عظمت کھڑا تھا کہ سر اوسکا عرش تک
پہنچا اور پانوں اوسکے ساتوین زمین پر اگر حق تعالیٰ حکم
کرتا تو تمام عالم کو بے کلیت ایک لمحہ کر جاتا تسبیح اوس فرشتے

کہ یہ تھی سبجھان اٹھتے ہوئے جگہ لے سبجھان انصوری فی الامام
 آئینا زبید او کے مین کے ایک اور فرشتہ دیکھا کہ او کے
 سات لاکھ ستر ہزار میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے
 میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان اور ہر زبان
 سے سات لاکھ بولیوں میں کہ کوئی بولی دوسری بولی سے
 مشابہ نہ تھی تبیح کہتا تھا اور اس فرشتے کے سات لاکھ
 باندھے تھے ہر روز ہر انور میں کہ وہ ایک بہشت کی نہر ہے
 سو خوشے مارتا تھا اور باہر نکل کر بال اپنے جانتا تھا
 تیس ہر قدر سے اندر تھا اپنے قدرت سے ایک فرشتہ
 میدان سے آ رہا تھا قیامت تک یہ تبیح کرتا ہے سبجھان
 کا اقل تر تھا کہ سبجھان سیدی ما اعلیٰ تھا کہ سبجھان سیدی
 کا چہرہ تھا کہ اور ایک اور فرشتہ دیکھا کہ کرسی پر بیٹھا تھا
 او کے چار منہ تھے ایک منہ آدمیوں کا ایسا دوسرا منہ
 ایسا خیر اور نہون کا ایسا چہرہ پر نہون کا ایسا
 اور ہر منہ سے زبان مناسب تبیح کہتا تھا آدمیوں کے
 نہ سے یہ کہہ رہا تھا سبجھان من اہل اوطار اور ہل وکل
 زبان سے یہ پڑھ رہا تھا سبجھان من خیر تو من کینت یسار
 سبجھان من سیدی ولا میری و ہولہ العظیم الا علی اور نہون
 زبان سے یہ تبیح کہتا تھا سبجھان من خیر تبیح کہ اٹھ لاکھ

اجمعین سبحان من یزنی کیت کیشا سبحان من یزنی
 السبحان یا مفضل اور پرندوں کی زبان سے یہ تسبیح کرتا تھا
 سبحان الجواد المفضل سبحان من تسبیح کہ الطیر فی اذکارها
 سبحان الذی رزق الطیور یا رحیم اور بعد تسبیح کے ہر منہ سے
 اوں قسم کے کیلے کہ مناسب اوسکا ہے حق تعالیٰ سے اچھے
 رزق کی دعا کرتا تھا حق تعالیٰ اوسکی برکت سے اون چارو
 قسموں کو روزی دیتا ہے بعد اوسکے ایک اور فرشتہ کہ مئی
 پر بیٹھا دیکھا کہ سر اوسکا عرش کے نیچے اور پادوں ساتوین سین
 پر تھے اور اس قدر بڑا تھا کہ دنیا و آخرت دونوں اوسکا ایک
 لقمہ ہو اوسکے دو بازو تھے ایک مشرق میں و دوسرا مغرب میں
 اور اوسکے ہاتھ سات لاکھ فرشتے فرمانبردار اور ہر فرشتہ
 کے سات لاکھ سات لاکھ فرشتے آرتا بعد اس کے پس میں نے
 جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے اور اسکا
 کیا نام ہے کہا یہ اسرافیل علیہ السلام ہیں صاحب صور ہیں
 اوسکو سلام کیا اوسنے میرے سلام کا جواب دیا تسبیح افیل
 علیہ السلام کی یہی سبحان المستبح العظیم سبحان المحجب من خلقتہ
 سبحان ربکا و تعالیٰ بعد اوسکے میں جب ساتوین آسمان
 سے بڑا سدرۃ المنتہی کو پہنچا الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و وصلی یہ ذکر ہے میرے

اوس رسولِ عالمیقام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا سدرۃ المنتقی سے جلو شہانہ قاب قوسین
 تک سید اختر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
 کہ سدرۃ المنتقی ایک درخت ہے ساق او کی سونے کی
 اور ڈالیاں بعض موقی اور یاقوت اور بعضی زمردین کی اور
 خر سے ڈال تک پچاس ہزار برس کی راہ اور نیچے اوس کے
 جیسے پوتی کے کان او پہل شکون کے برابر اور نور خدا
 اوس کو گھیرے ہے اور گرد او کے فرشتے مانند پروانہ کے
 اس قدر تھے کہ گنتی اون کی خدا ہی جانتا ہے کہتے ہیں کہ تیس
 سب فرشتے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
 کے لیے جمع ہوئے تھے سب نے حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو سلام کیا اور حیرت الہی کی شہادت دی اور یہ
 فیض آثار سے بہت خوش ہوئے اور زبان حال سے
 کہتے تھے اے عبادتِ ملک ملک ملجی و جنتِ دنیا
 و لہم الجی و اے یو آمدنت بس خوش بہت و اے دیدن
 رویت عیب و لکش بہت و خاکِ عدت بر سرِ تاج باد و ہر
 شبِ عمرت شبِ معراج یاد و آورا و سب فرشتوں
 نے ثوابِ عبادت کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پر شمار کیا کہ قیامت تک اس امتِ محمدیہ کے حوالہ

وہی ہے جس نے
 سب کو شہادت دی
 کہ اللہ کا رسول
 ہے محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم

جوتامہ گیا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے
 سدرۃ المنتقی کی شاخوں میں ایک شاخ دیکھی زمر و سبز کی بلندی
 اوسکی لاکھ برس کی راہ اور اوسکے سر پہ ایک تاج تھا چوڑائی
 میں برابر ساقا آسمان اور زمین کے اور اوسپر ایک بچہ زانو
 کا بچھا تھا اور ایک خوب یا قوت کی اوسپر کڑی تھی بلندی
 میں انتہی برس کی راہ اور یہ مقام جبرئیل علیہ السلام کا تھا اور
 اوسکے سامنے ایک کڑی سر پہ نام کی دگی ہوئی تھی کہ اوسکی
 پیدائش کے روز سے اس رات تک کسی کو مجال اوس پر نہ تھی
 کی نہ تھی پچیس جبرئیل علیہ السلام نے بچہ اوس کڑی پر بٹھلایا
 اور اوسکے ہر طرف بہت سی کرسیاں دیکھیں سانسے اوس
 کڑی کے دس ہزار کرسیاں موتی کی تھیں اور اوسپر تورت
 لگی تھی اور ہر کڑی کے گرد چالیس ہزار فرشتے کہ شمس اوسکو
 پڑھ رہے تھے اور ایک جانب دس ہزار کرسیاں زمر و سبز
 کہ اوسپر انجیل لگی تھی اور اون کرسیوں کے گرد بھی چالیس ہزار
 فرشتے کڑی کے اوسکو پڑھ رہے تھے اور دوسری جانب
 اوسکے دس ہزار کرسیاں جواہر سبز کی تھیں اور اوسپر زبور
 لگی تھی اور گرد اوسکے چالیس چالیس ہزار فرشتے اوسکو
 پڑھ رہے تھے اور ایک طرف دس ہزار کرسیاں یا قوت سرخ
 کی تھیں کہ اوسمیں قرآن شریف لکھا تھا اور گرد اوسکے

چالیس ہزار فرشتے اوسکی تلاوت کرنے سے پہلے عرض کیا
 جبرئیل علیہ السلام نے کہ یا رسول اللہ تجھ کو یہ تمنا ہے کہ آپ
 اس مکان میں دو رکعت نماز پڑھیں کہ یہ مقام میرا مقبرہ ہے
 میں نے اوتھکرویاں دو رکعت نماز پڑھی اور سب فرشتوں
 نے میری امتیازی اور فرمایا آپ نے کہ اوس درخت کی
 جڑیں میں سے چار نہریں دیکھیں وہ نہریں اوس سے کہ
 نبل اور فرات ہیں دنیا میں جاری ہیں اور وہ نہریں دُشیدہ
 ہیں کہ بہشت میں جاتی ہیں اور فرمایا کہ وہاں میں نے ایک نہر
 اور دیکھی کہ اوس کے کنارے پر یاقوت اور موتی اور زمرے کے
 چمن تھے اور بہتر پھران اوس کے درختوں پر بھیچیں اور کھجور
 یاقوت اور زمرہ کی اوس میں بہتی تھیں اور سوسے چاندی کے
 پیالے اور سپرے رکھے تھے میں نے جبرئیل علیہ السلام سے
 پوچھا کہ یہ نہر کیسی ہے کیا یہ کوثر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو
 غایت کی سند بس ایک پیالہ پانی اوسکا میں نے پایا ہے
 زیادہ مٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید مٹھا اور بوسہ شک سے
 زیادہ آں تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے سدرہ
 کی جڑ میں ایک چشمہ دیکھا کہ اوس کو سنسین کہتے ہیں اوس
 دو نہریں نکلیں ایک کا نام کوثر دوسرے کا نام نہر الہی ہے
 اور پانی اچھوکیاں چند لوگ نظر آئے کہ بعضوں کے ہاتھ

سفید اور بعضوں کے سیاہ تھے جن لوگوں کے منہ سیاہ تھے وہ اوس ہزمین اگر نہاتے تھے جب باہر نکلتے تھے رنگ اوٹھا سفید ہو جاتا تھا میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ آپ کی امت کے ہیں کہ اچھے کام کو بڑے کام کے ساتھ ملایا پھر اوس سے توبہ کی حق تقاضے نے توبہ انکی قبول فرمائی بعد اوسکے جبریل علیہ السلام تین برتن میرے پاس لائے ایک میں شراب دوسرے میں دھو تیسرے میں شہد تھا پس دودھ کا برتن میں نے لیا اور سیاہ جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سنے فطرت یعنی دین اسلام کو قبول کیا امت آپ کی ایسی دین پر ثابت رہی اور اگر آپ شراب کو اختیار فرما سکتے تو امت آپ کی گمراہ ہو جاتی اور یہ معاملہ برتنوں کے سامنے لائیکا دو بار واقع ہوا ایک بار بیت المقدس کی راہ میں احد و دوسری مرتبہ سدرۃ المتقی میں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میں سدرۃ المتقی سے آگے چلا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ آگے ہوں کیونکہ آپ اللہ کے نزدیک مجھ سے زیادہ نیک ہیں میں نے یہ کہہ دیا کہ ہاں یہ سچ ہے چلے یہاں تک کہ حجاب زریقت تک پہنچایا پھر جبریل علیہ السلام نے اوس پر دھو

[illegible]

جبریل ایسی جگہ پہنچو کیون اکیلا چوڑے ہو جبریل علیہ السلام
 نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب مجھ کو
 بیان سے آگے پر مارنے کی مجال نہیں آج کی رات آپ کے
 بدولت بیان تک آیا چون نہیں تو مقام میرا وہی سدرہ المنتقی
 تھا قصہ کو تاہ میں وہاں سے تن تھا چلا اور ستر ہزار پردہ و گ
 کہ مشاپا میں مردہ کا پائتو برس کی راہ کا اور ہر پردے میں
 ایک دوسرے سے اسیتہد رفق تھا پار ہوا اب بڑا ق
 چلنے سے تنکا اوسوقت ایک بچہ دافور کا آیا کہ نام اوسکا دھم
 رہا اور روشنی اوسکی آفتاب سے زیادہ تھی اور آواز
 اوسکی تسبیح کرنے کی ملکوت میں گونج رہی تھی اوسنے مجھ کو
 گروہ میں لیکر عرش مجید کے نزدیک پہنچایا اور وہاں سے
 بہت حجاب طے کیے جب میرے اور عرش کے درمیان
 میں ایک پردہ رہا رفوف غائب ہو گیا بعد اوسکے ایک اور
 صورت گہوڑے کی ایسی ایک سفید موتی کی تسبیح کہتی ہوئی
 کہ نور اوسکے منہ سے جھڑتا تھا سامنے اگر مجھ کو اٹھا لیکیا اور
 حجاب کبریا تک پہنچا کر میری نظر سے غائب ہو گیا پھر میں
 ستارہ گیا سوا سے پردہ و گار کے کوئی یارہ و گار تھا پس
 میں نے ایک آواز سنی کہ اسے میرے حبیب یا ہو گیا
 حجاب کبریا سے پار تھا بعد اوسکے ایک اور آواز سنی کہ اداں ہی

لئے مردیک ہونے سے اور ہر بار کہہ آواز سننا عاقد تم آگے
 بڑھنا تھا اور سر قدم میں اسد جٹے کرتا تھا کہ جیسے مسافت
 زمین سے وہاں تک پہنچے ہوئی تھی یہاں تک کہ مرتبہ دلی کو پہنچا
 سرور جہشت کی کو نرق کی اور وہاں سے غلو تھانہ قاری تھین
 آواز دلی کو پہنچا اور محرم اسرار قادیان کے عبید واما وحنی
 کا ہوا دلی سر سے دیر سبیت اور دہشت خدا کے جلال
 کی بہت چالی ناگاہ میں نے دیکھا کہ ایک قطرہ ٹپکا میں نے
 اوسکو ٹھہر میں نے کر لی لیا قسم خدا کی تمام عمر میں کوئی چیز اور
 زیادہ بیشی میں نے نہ چلتی تھی پس اوس قطرہ کی برکت سے
 انگون اور بچلون کا علم مجھ پر کھل گیا اور در اور دہشت سپ
 دور ہوئی ہر شے تھانے سے میرے سینہ کو حکمت اور ہر بار
 سے ہر دیا اور انواع عطیات اور گوناگون نوازشات سے
 سرفراز فرمایا اور اپنی تعریف اور ان کھون کے کہنے کا حکم
 کیا انجلیات رنیر والصلوات والکینبات سے جب میں نے
 یہ تعریف خیاب احدیت میں عرض کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 السلام علیک اٹھا اگلی درختہ اللہ ویرگاہ اور وقت میں نے
 اپنی امت کو یاد کر کے اس سلام کے جواب میں شریک کیا
 اور کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب فرشتوں
 نے میرا مرتبہ دیکھا سہون نے ایک بارگی بیک زبان کہ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ اِنْ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ فَقَوْلُكَ
 کہ میرے وقت اُمّتِ حق ہے اسے اپنی حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم سے فرمایا کہ اسے محمد جو کوئی سفر سے پہنچتا ہے اپنی
 دوستوں کے لیے کچھ تحفہ لیجاتا ہے تو کہ سفر معراج سے
 پہنچا اپنی امت کے لیے کیا تحفہ لیجائیگا عرض کیا خداوند
 جو شری درگاہ سے عنایت ہو حکم ہوا کہ جو کچھ تو نے اور میں نے
 اور میرے فرشتوں نے کہا اپنی امت کے لیے تحفہ لیجاتا
 اسکو ہر ناز میں پُرہا کرینا اور دولت اور سعادت ابدی سے
 مشرف ہووین ایک نکتہ اس میں یہاں لکھا جاتا ہے کہ بعض گنہگار
 کے اول میں یہ عجیبان ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم نے ایسے وقت کراست میں عباد صالحین کو چھوڑ
 یاد فرمایا گنہگار ان امت اپنی کا کچھ ذکر فرمایا جواب اس شہ
 اور عجیبان کا بعضے پر رگون نے غیب لکھا ہے وہ یہ ہے کہ گنہ
 ر تھا کہ ایسے وقت میں آپ گنہگار ان امت کو یاد فرماتے
 آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپ کی گنہگاروں پر یاد
 تھی تو آپ نے اوس مقام قرب اور حضور پروردگار عالم
 میں گنہگار ان امت اپنی کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا
 کہ ایک طرح رتبہ اوکا صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپ سے
 السلام علینا بصیفہ شکرم مع الخیر فرمایا یعنی سلام ہم سب پر

السلام علیٰ بصیۃ شکر و اخذ فرمایا سو گندگاروں کو آپ سے
 بہتر غریب پروری اور مال نوازش کے خواستہ شامل کر لیا
 اور صاحبین سے پہلے اوہنیں مادی فرمایا کہ سستی کرنا
 گناہگار ان اندہ بعد اس کے حکم ہوا اسے محمد آج بخشش
 کی رات ہے جو مانگے گا عنایت کرو گناہ تب میں حمد اور
 ثنا پروردگار کی بجایا لایا اور یہ دعا مانگی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ
 سَبَّحْنَاكَ اَوْ اَخْطَا نَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَوْرَاقَ الْاَشْجَارِ اَوْ ثَمَارَ
 سَبَّحْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا اَلَا عَاقِبَةُ كُنَّا بِهٖ وَافِقٌ سُبْحًا وَاَعِیْزٌ
 وَارْتَمَانًا اَمْتُ سُوْلَانَا فَاَنْصُرْنَا عَلٰی الْفَقْمِ اِنَّا كَاْفِرُوْنَ بَعِیْہِ
 پروردگار میرے نہ مواخذہ کر تو مجھے اور میری امت سے
 اون چیزوں کا کہ ہوں جو کہ سے صادر ہوں اور نہ رکھ تو
 ہم پر وہ بوجہ کہ اگلی امتوں پر رکھا اور نہ کہ تو یہاں ہی شریعت
 کو دستور اور شکل مثل اگلی شریعتوں کے اور ایک ہوتا
 میں ہے کہ غباب سہ در عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
 جو جو باتیں کہ اگلی شریعتوں میں سخت اور مشکل تھیں انہوں
 ایک ایک تفصیل بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اور ان کے
 آپ سے اور آپ کی امت سے اور مٹا لیا لہذا آپ کے پر
 کیا اسے رب میرے نہ کہ تو ہم پر وہ بوجہ جسے اور
 کی بکھو طاقت نہو اور بخشش تو ہے اس کام کو چھوڑا

کے لائق نہو اور جب ہنشا تو نے تو چھپاواو سو سو کے تیرے
 کوئی ہماری بڑائیوں پر وقت نہو اور رحم کہ تم پر کہ تو ہمارا مالک
 اور سچا نیوالا اور مددگار ہے اور فتح دے سکے ہجو کا فزون پر پش
 قبول ہوئیں میری سب دنیا میں اور مرتبہ میری امت کا سب
 استون سے زیادہ ہو والسلام علیک یا رسول اللہ
 وصل یہ ذکر ہے ہر شب اور روز و ریح کی سیر کا
 اور بیان ہے معراج کے سفر سے پہنچا

راویان معتبر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق تعالیٰ نے مجھ کو اسرائیل
 علیہ السلام کے ساتھ جبریل علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ تم
 کو بہشت میں لیاؤ اور جو کچھ اُدسکے اور اوسکی امت کے
 لیے بہتے دامن مہیا اور موجود کیا ہے دکھاؤ کہ دل اوسکا
 جو بیش اور سرور ہو جبریل علیہ السلام نے مجھ کو دیکھ کر کہا
 افسلام علیک ایہا البنی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے کہا افسلام
 علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پہنچو میرا ماتہ بکڑ کر بہشت
 کے دروازے پر لے گئے وہ دروازہ سوئے کا تھا
 چوڑائی اوسکی پانچ سو برس کی راہ کی اور اونچائی ہزار برس
 کی راہ کی تھی اور اوس دروازے میں چار منو مخین برہو
 اور یاقوت اور موتی کی بڑی تین آواؤں میں دروازے کے

اور روزی اور
 سورج سے پہنچا

چالیس ہزار کنکرے تھے ہر کنکرے پر ایک فرشتہ
مقرر تھا اور دونوں ہاتھوں میں دو طبق سیلے ہوتے کہ ہر طبق
ایک مین کنکرے بہشت کے اور دوسرا نوے سے بہرہ ور
میں نے جبریل سے حال این فرشتوں کا پوچھا کہا یا
رسول اللہ حق تعالیٰ نے ان فرشتوں کو آدم علیہ السلام
سے آٹھ ہزار برس پہلے پیدا کیا تو ہاں یہی مقام پر پہنچا
اور یہاں آپ کے اور آپ کی امت کے تصدیق کے لیے
بین جب قبامت کو امت اپنی بیان آویگی یہ فرشتے ان
طہاتوں کو اوس کے سروں پر تار کرینگے بعد اوس کے جبریل
علیہ السلام نے دروازہ کشکشا یا رموان کے لئے کہ دروازہ
بہشت کا ہے پوچھا کہ تو کون ہے کہا میں ہوں جبریل
کہا تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہا کیا محمد کی نبوت کا وقت آہو پوچھا جبریل علیہ السلام نے
کہا ہاں رموان نے الحمد للہ کنکرے دروازہ کھول دیا اور
اوس دروازے کی پابندی کی اور چوکنٹ موتی کی اور بارق
جو اسرات کے تین نے رموان کو سلام کیا اوس نے جواب
سلام کا دیکر کہا خوشخبری ہو تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آؤ وسلم کہ اکثر بہشت تمہارے اور تمہاری امت کے لیے
اور رموان کے آٹھ خلیفہ تھے بہشت کے آٹھوں دروازوں

اور ہر ایک کے سات لاکھ فرشتے تابع تھے بیچ رمضان کی
یہ تھی سبحان الخلاق العظیم سبحان الکریم الاکرم بعد اوس کے
رضوان سے محلو بہشت کی نعمتیں دکھانا شروع کیں مین نے
ایسی نعمتیں دیکھیں کہ اگر تمام عمر اوجھا و صفت بیان کر دینا ہو سکے
اور فرمایا کہ بہشت کی دیواروں مین ایک اینٹ پونے کی اور
ایک چاندی اور ایک یاقوت اور ایک زمرہ اور ایک موتی کی
تھی اور گارا اوسکا مشک اور کافور کا اور چوڑائی دیواروں
کی ستر ہزار ہر س کی راہ اور اونچائی اوسکی ہزار ہر س کی
راہ کی اونچائی ایسی صفائی تھی کہ مثل شیشہ کے اندر سے
باہر اور باہر سے بہتیر نظر آوے اور عرش سے فرش
تک اوسکی صفائی مین دکھلائی دے اور خاک اور مٹی
کی مشک اور غبار اور کافور کی اور گناس اوسکی زعفران کی
اور کنکریاں زمرہ اور موتی اور یاقوت کی تھیں اور ہر شے
کا بھی حال تھا اور اونچین چار باغ تھے نام اونسکے یہ ہیں
جنت الفردوس جنت عدن جنت النعیم جنت الماوی
اور چار خانہ باغ نام اونسکے یہ ہیں دارالسلام دارالجلال
دارالخلد دارالقرار اور مین نے ہر بہشت مین بخت مکان
اونکے بعض یاقوت سرخ کے اور کنکرے اور سکے سفید
موتی کے اور بعضے جو اہر کے کنکرے اور سکے زمرہ

اور لیٹنے سونے کے کنگرو اور کوماندی کے اور لیٹنے چاند کے اور کنگرو
 اور کے سونے کے اور لیٹنے مثل سورج کے اور کنگرو نے
 اور کے مثل چاند کے اور ہر مکان میں ستر ہزار قطعہ اور
 ہر قطعہ میں ستر ہزار حجر اور ہر حجرے میں تخت مسوئے
 اور باقوت اور موتی کے بچے ہوئے اور اوپر ستر ہزار
 شجر کے ساٹھان کیے ہوئے اور اون تختوں پر ستر ہزار
 فرش لیشمی بچے ہوئے اور اوپر ایک حوضائیت جو
 ہشتی کی طرح ہے اور عطر ہشتی لگائے اور تاج خراؤ پر
 رکے عج شان و شوکت سے خندان اور شگفتہ بینی
 ہے اور ہر ایک حوضی چالیس ہزار زلفین خوشبو دار
 ستر ہزار زیور سے آراستہ اور اون زیوروں سے ستر
 طرح کی آواز نکلتی ہے کہ اور کے سنے سے دل باغ باغ
 ہوتا ہے اور اون مکانوں سے اکثر مکانات میں
 اصحاب کے لیے تھے اور جبریل علیہ السلام ایک ایک
 تہاتے تھے کہ یہ مکان فلاں نے کا اور یہ فلاں نے کا ہے اور
 ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے مکان
 مکانوں سے زیادہ اچھے اور آراستہ تھے بقید ابن جبر
 رضی اللہ عنہ کہ راوی اس حدیث کے ہیں کہ میں نے کہا کہ
 فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب

میں یہ سب مکانات اور در و قصور دیکھ کر اس قدر تعجب کی
 جانب میں پر گیا اور شکر اور سبکی نعمتوں کا بجالا یا حق تعالیٰ
 نے فرمایا اسے جیب میرے تو اپنی امت کے مکانات
 دیکھ کر مجھ سے راضی ہوا میں نے عرض کیا خدا و خدا میں میرا
 بندہ ہوں نا خوشی کی کیا مجال ہے فرمایا کہ قسم ہے مجھ کو
 اپنی عزت اور جلال اور عظمت اور کبریا کی کہ یہ کسب تین
 میں نے تیرے دوستوں اور تابعداروں کے لیے
 پیدا کیں اور تیرے دشمنوں پر حرام کیں اب جا اور
 دوزخین اپنے دشمنوں اور نافرمانوں کے ٹوکا نے دیکھ
 پس میں دوزخ کے دیکھنے کے لیے متوجہ ہوا اور جبریل
 علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر مالک دوزخ کے دار و دروازہ تک
 پہنچایا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوزخ
 کی سیر کرو اور مالک نے عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اپنے قدم مبارک کے نیچے نظر فرمائیے میں نے
 دیکھا کہ آسمان شق ہو گئے اور زمین ظاہر ہوئی اور بیت المقدس
 کھل گیا پس ایک فرشتہ میں نے دیکھا نہایت مہیبت ممل
 اور بکا زمین سے آسمان تک اور آگ کے شعلہ اوس کے
 تختوں سے نکلتے ہیں اور اوس کے ہاتھ میں آگ کی چوڑیاں
 تھیں اور انکو پیرا ہاتھ مالک نے اوس سے کہا کہ اے

صوحائیل جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ وسلم کو دکھلا جائیگا جبریل علیہ السلام کے کھانے مالک اس سے
 کہہ کہ دروازہ جہنم کا کھولے اور سر پوشش اور سکا اوچھلے
 پس صوحائیل نے مالک کے حکم سے دروازہ کھولا سر ہایا
 حضرت علیہ السلام و آلہ وسلم نے زمین نے دیکھا کہ دوزخ
 کے سات جہنم میں اور ایک طبقے سے دوسرے طبقے تک پہنچنے
 پس کی راہ تھی اور ہر طبقے میں طرح طرح کے عذاب تھے
 کا رقیامت تک کوئی اور کی شدتیں بیان کرے نہ ہو سکے
 جب ساتویں طبقے کے دیکھنے کی نوبت پہنچی دیکھا کہ دوزخ
 اور کے نہایت بد صورت اور خفا دل اس قدر کثرت سے
 تھے کہ گنتی ان کی خدا ہی جانتے ہر ایک کے ہاتھ میں لوسی کی
 تھیں ان میں آدھ فرشتے لوگوں کو آگ کے کثرت و کثرت
 خال کر اور کثرتوں میں ڈالنے تھے اور طرح طرح کے عذاب
 سے تکلیف دیتے تھے اور دوسے لوگ ہاسے اور دواویلا
 کرتے تھے اور کہتے تھے یا جیائش المستغثین اٹھنا
 اور کوئی اور پر رحم نہ کرتا تھا بلکہ دسیدم اور عذاب زیادہ
 مواتھا بعد اس کے میں نے آگ کے تابوت قفل سے لگے
 دے دیکھے اور جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون
 لوگ ہیں او یہ صندوق کیسے ہیں کہا یہ لوگ جبار اور

گردن کش بین آوران صندھون میں منہ بین اور انہیں
 سانپ اور بچو اس قدر ہیں کہ گنتی اونکی اسدھی کو معلوم ہے
 بعد اوسکے میں نے جنگل دیکھے کہ اوس میں بشمار آگ کے
 درخت تھے اور اون درختوں میں آگ کے پھل لگے
 تھے اور ایک جنگل میں آگ کی چکیاں تھیں کہ اوس میں دوزخوں
 کو پستے تھے اور آگ کے کالے تگھے اونٹوں کے برابر
 اور آگ کے بیٹریے بیلوں کے برابر تھے جبرئیل علیہ السلام
 سے معلوم ہوا کہ وہ درخت زقوم یعنی توشہ کے تھے
 اور وہ چکیاں اسوائے تین کہ گنہگاروں کو عذاب
 زیادہ پہونچے پس بعد دوزخ کے دیکھنے کے میں نے
 مالک سے پوچھا کہ یہ سا قواں طبقہ جسکا ماویہ نام ہے
 اور اوس میں اور دوزخوں سے دو چند ہے چند عذاب
 کے لیے ہے کیا یہ طبقہ فرعون اور ہامان اور نمرود اور
 اصحاب ماندہ جیسے علیہ السلام کے لیے ہے اور ہی
 شیری امت کے منافقون اور جابرون اور تکبر و سٹے
 لیے ہے بعد اوسکے میں نے سچے طبقہ کا حال کہ اوسکا
 نام حجیم ہے پوچھا کہ یہ کس لیے ہے کہا اس میں وہ لوگ
 عذاب کیے جائینگے جنہوں نے خدا کی مخلوق کو خدا کا
 شریک اور سا جی ٹھہرایا بعد ازان میں نے پانچویں

طبقہ کا کہ اس کا نام قلعی ہے حال یہ چاہا کہ اس میں شیطان
 اور اس کے قاصد اور آتش رست سبھی پھر تیسرے
 طبقہ کا کہ اس کا نام علقہ ہے میں نے اس کا حال پوچھا
 کہا میں رجبہ میں یہودی غلاب سیسے جا میں سے ہر دوسرے
 طبقہ کا کہ سعید نام ہے میں نے حال پوچھا کہا یہ جگہ نصار کے
 کی ہے ہرین نے پہلے طبقہ کا حال پوچھا کہ اس کا جہنم نام ہے
 اور وہ ان اگر چہ نیست اور طبقوں کے عذاب بہت کم
 تھا لیکن تیسری ستر ہزار دیا سے ناپیدا کنارا یا جو
 خردش مار رہے تھے کہ اگر ذرہ بیا برسی شورا و نکاز میں
 پر ہو چو کوئی باذرا جیتا نہ بچے تب مالک شے شرم سے
 اپنا سر جکا لیا اور میرے سوال کا کچھ جواب نہ دیا جبریل
 علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم مالک بسبب شرم کے کچھ عرض نہیں کر سکتا اور کہتا ہے
 کہ تم کو کمزور دیکھے اور اس کا حال مجھے نہ پوچھیے آپ نے
 فرمایا اسے مالک شرم نہ کہ اور جو حال ہو مفصل بیان کرنا ہے
 آج اس کا کچھ نیکو بہت اور تدارک ہو سکے علاج و قہ
 بیش از وقوع باید کرد و تب مالک نے رو کر عرض
 کیا کہ اسے سعید عالم و سعید غزنی آدم یہ جگہ آپ کے
 گنہگار امت کے لیے ہے آپ اور انکو نصیحت فرمائیے اور

- مالک شرم سے اس کی سزا ہزار ہا سال تک ہے -

بہت سا سمجھایا کہ اس خنزل خطرناک اور مقام یوں لاک سے
 دین اور پرہیز کریں مہین تو مجھے قیامت کے دن عذاب
 کم کرنے کی مطلق مجال نہوگی اور میں اوس دن گنہگاروں پر
 رحم نہ کرونگا اور کسی کی مروت نہ مانونگا نہ بد بھون کے سفید بالوں پر
 رحمت اور نجاتوں کے دل پر در پر شفقت کرونگا راہی
 کہتا ہے کہ فرمایا عذاب رسالت باب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے کہ میں نے جبوقت یہ حال شاعماہ اپنے سر سے اوارا
 اور بادل بخون اور چشم پر خون مناجات کرنے لگا کہ اے
 بار خدا یا مجھے اسکے دیکھنے سے اس قدر خوف آیا کہ دیکھنے کی
 تاب نہ رہی میری امت کے لوگ نہایت ضعیف اور ناتوان
 ہیں ان عذابوں کو کیونکر سہیں گے خداوند اتو غفور الرحیم
 ہے اور مجھ کو تو نے ان سب کا پیشوا کیا ہے میری شرم
 اور آبرو تیرے ہاتھ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے میرے
 جنتی تیری حرمت میرے نزدیک بہت بڑی ہے تو ہرگز
 رنجیدہ اور ملول نہو قیامت کے دن تیری شفاعت سے
 اتنے لوگ بخشون گاہ کہ تیرا ہوا کر کے گالس میں نے
 کہا قسم مجھ کو تیری ذات پاک کی کہ اگر ایک شخص بھی میری امت کا
 اس طبقہ میں ہوگا میں ہرگز راضی نہونگا اور جب تک اپنی سب
 امت کو ساتھ نہ لونگا بہشت میں نجاتوں کا بعد اسکے

ضباب باری نے مجھ کو رخصت کا خلعت عنایت فرمایا اور
 حکم کیا کہ جو کچھ یہاں دیکھا ہے دنیا میں بیان کرنا اسپر میں نے
 عرض کیا کہ وہاں میری بات کی کون تقدیر کر سکے گا قرآن
 میری بات کو انکو بیکسچ جائیگا بعد اوسکے میں بارگاہ ضیاء
 سے رخصت ہو کر چلا اور عرشِ معلیٰ پر پہنچا سرش نے
 سارے بادوی پیر میں سدرۃ المنتقی تک پہنچا وہاں سید
 جبریل علیہ السلام کے ساتھ آسمانوں سے گزرتا ہوا اپنے
 دوست سے علیہ السلام کے پاس پہنچا وہاں نے مجھے پوچھا
 حق تعالیٰ نے تم پر اور تمہاری امت پر کیا فرما دیا میں نے
 کہا دن رات میں بچاؤں نمازیں اور ہر پیرس میں چلتا بیٹھتا
 کی روزی فرما کی موت سے علیہ السلام نے کہا ابھی میرا چاہا اور
 کہی کراؤ کہ امت تمہاری بہت ضعیف ہے اس بوجہ سے اوتھا
 کی طاقت نہ رکھے گی تب میں ہر گیا اور عرض کیا خداوند
 میری بہت ضعیف اور ناتوان ہے اور انکی طاقت کے موافق
 اور پیر بوجہ رکھ حکم ہوا کہ چالیس وقت کی نمازوں رات میں اور
 پانچ بیٹھنے کی روزی ہر سال میں میں نے بچہ پیر اور تیری
 امت پر واجب کی پیر میں وہاں سے پلٹ کر موت سے علیہ
 السلام پاس آیا اور یہ حال کہا موت سے علیہ السلام نے کہا حق
 ہی بہت سے تمہاری امت بہت ضعیف ہے اسلئے چلاؤ

ہوا انکر کے کی تم پہر جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو عرض کر
 موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے میں تخفیف چاہتا تھا اور
 اقدار تعالیٰ اپنی عنایت سے میری عرض قبول فرما کر ہر بار
 دس نمازیں اور ایک مہینے کی روزی معاف فرماتا تھا یہاں
 تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کی روزی مجھ پر میری
 امت پر باقی رہو اس پر ہی موسیٰ علیہ السلام نے تاکید کر کے
 فرمایا کہ اس قدر بھی بہت سب سے تمہاری امت اس میں بھی کوتاہی
 اور عذر کیا کرے گی اس واسطے کہ میری امت تمہاری امت
 سے زبردست اور طاقت والی تھی مگر خدا سے تعالیٰ کے
 حکم بجالانے میں حیلہ و عذر کیا کرتی تھی تب میں نے موسیٰ
 علیہ السلام سے عذر کیا کہ اب تخفیف مانگتے ہو گے مجھ کو شرم
 آتی ہے میں اس عبادت پر راضی ہوا اور قبول کی پہر بکارا
 بکار نے والے نے کہ فرض ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور ان کی امت پر پانچ وقت کی نماز دن رات میں اور ایک
 مہینے کی روزی ہر سال میں منقول ہے کہ فرمایا جناب
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ
 نے یہ عبادت مجھ پر اور میری امت پر فرض کی جناب کیا کہ
 اسے محمد میں نے نماز میں قیام اور رکوع اور سجود اور تشهد
 اور قرأت قرآن اور تسبیح اور تہلیل مقرر کی تاکہ جتنی عبادتیں

آسمان اور زمین کے فرشتوں کی بین سب اسمیں داخل ہوں
 اور تیری امت کو قیام میں ثواب کثرت سے بوسنے والے فرشتوں
 کا اور رکوع سجود میں ثواب رکوع وجود کرنے والوں کا اور تشهد
 میں ثواب تشهد پڑھنے والوں کا اور قرائت میں ثواب تلاوت
 کرنے والوں کا اور تسبیح اور تہلیل میں ثواب تسبیح کرنے والوں
 اور کلمہ پڑھنے والوں کا سچنے دیا بلکہ اپنے فضل سے اس سے
 زیادہ درجہ ہم عنایت کریں گے اور ایک نماز کو دس نمازوں
 کے برابر قبول کریں گے اور ان پانچ نمازوں میں اوّلین
 پچاس نمازوں کا ثواب سچنے مقرر کیا اور ایک بیٹے کے
 روزوں میں چھ بیٹے کے روزوں کا ثواب عنایت فرمائیں
 پھر میں اللہ تعالیٰ کی حضور سے مراجعت کر کے اُمّہانی کے
 گھر پہنچا ہونڈ بھونا میرا جیسے سے میں اودھ گیا تھا ویسے ہی
 گرم تھا اور مروی ہے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ہے کہ
 ان حضرت علیؑ اور علیہ وآلہ وسلم کا جانا اور پیرائا تین گھنٹوں
 میں ہوا اور منقول ہے وہب بن ثقبہ اور محمد بن ابراہیم
 سے کہ یہ سفر مبارک حجاج کا یا رگیزی میں ہوا منقول ہے
 اُمّہانی بنت ابی طالب آپ کی چچا زاد بہن تھے کہ عراج
 کی رات خواب رسول اکرمؐ علیؑ اور علیہ وآلہ وسلم میرے
 گھر تشریف رکھتے تھے جب صبح ہوئی فرمایا ابے اُمّہانی

آج کی رات مجھ کو بیت المقدس لیکے آوروں سے آسمانوں
 پر جہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا اور صبح ہونے پائی تھی
 کہ پیر لائی مین نے عرض کیا میرے ماما آپ پر قربان
 میری یہ اسید ہے کہ آپ اس عجیب بات کو شک وں کے سامنے
 بیان فرما دیں کہ یہ یقین ملا دیں گے اور آپ کو جو ٹھاکہ ہیں گے
 اس پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ واللہ میں تو اسکو نہ چھپاؤں گا
 عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو کعبہ میں تشریف
 لائے بسبب اسکے کہ جانتے تھے کہ کفار قریش میری بات
 جھٹھا کر منہی اور سخر اپن کرینگے غلگین بیٹھے تھے کیا ایک اور جمل
 ملعون اگر آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور ٹھٹھے سے کہنے لگا
 کہ کو آج کوئی نئی بات بھی ہوئی ہے آپ نے فرمایا ہاں ہوئی
 تو ہے اور سنئے کہا کیا آپ نے فرمایا کہ آج میں نے وہ سفر کیا
 کہ کسی نے ویسا سفر نہیں کیا اور وہ خبر ایسا ہوں کہ کوئی ویسا
 خبر نہیں لایا اور اس ملعون نے کہا کہ ان کا سفر کیا فرمایا کہ بیان
 سے بیت المقدس کو اور وہاں سے یہاں تو سفر کیا پر وہاں سے
 اور ترقی کی اور سنئے کہا کہ آج ہی گئے اور آج ہی پر سکے میں
 آگے فرمایا ہاں ایسا ہی ہوا اور سنئے کہ آیا یہ بات کسی اور سے
 ہی کہو گے آپ نے فرمایا خواہ مخواہ سب کے سامنے بیان کرو

میرا ابو جہل سے آواز ماری کہ اسے گروہ بنی کعب و بنی کوسبی
 وہ لوگ سب جمع ہوئے ابو جہل نے کہا اسے محمد صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم کو کچھ تھنے میرے سامنے بیان کیا اسے یہی
 کہو آپ نے وہی کلمہ پیر بیان فرمایا کہ رآب میں بیت اکتھا
 گیا اور وہاں سے آسمانوں پر ملک اوس سے ہی زیادہ جہان تک
 کہ اقدر قعاس نے چاہا سب لوگوں کو بہت تعجب ہوا بعض
 تا ایمان بچانے لگے بعضے انکار سے نکل کر نکلے گئے کیونکہ
 یہ بات ادنیٰ ناقص عقول کے نزدیک محال تھی انفرجین
 لوگوں نے نہایت عجیب اور محال بات جانکر انکار کیا اور بعض
 ضعیف الامیان دین سے پر گئے اور مرتد ہوئے نفوذ
 سن ذلک بعد اوسکے ابو جہل لعین لوگوں کو ساتھ لیے ہوئے
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا تمہارے
 بارے آج ایک نئی بات نکالی ہے کہتے ہیں کہ رات کو مجھ کو
 بیت المقدس لے گئے اور وہاں سے آسمانوں پر چلا گیا
 رات کو اسے گرمین تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے
 تو اتنی اوس سچ سے ابو جہل نے کہا میں اسے نہ جانتا
 ہوں تاہون ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ تعجب نہیں ہے
 کہ آسمانی خبروں میں سچا جانا ہوں ابو جہل نے کہا

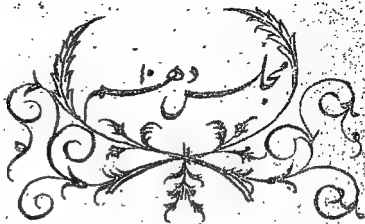
میں نے کوئی شخص تمہارے برابر اپنے یار کی بات کی تصدیق
 کرنے والا اور سچ جاننے والا نہیں دیکھا اور تمہارے یار بھی
 یہی دعوے کرتے ہیں پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے
 حضور میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایسی ایسی بات
 سنی ہے درحقیقت آپ نے فرمایا ہے یا نہیں پس فرمایا
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہاں میں نے کہا ہے
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا سچ فرمایا آپ نے بعد اوسکے عرض
 کیا کہ کیفیت مفصل اسکی بیان فرمائیے آپ نے ابتدا سے
 ابتدا تک سب کیفیت معراج کو سفر کی بیان فرمائی اور جو بات
 آپ فرماتے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اسکی تصدیق کرتے ہوئے
 یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ابو بکر
 نے بے تکلف میری سب باتیں سچ مان لیں عرض کیا کیونکر
 سچ سمجھاؤں اسوا سنے کہ وہ خدا جو جبریل علیہ السلام کو ہر ایک
 آسمان سے اوتار سکتا ہے کیا آپ کو زمین سے آسمان پر
 نہیں لیجا سکتا القصہ پہلے جس شخص نے معراج کے قصہ
 کو سچ مانا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اوسکے بعد سارے میں
 خطاب صدیق کا پایا اور پہلا انکار کرنے والا ابو جہل نہیں تھا
 اوسکے بعدے میں زندیق ہوا اور شایعات کو معراج سچے میر
 یہ حکمت تھی کہ درمیان صدیق اور زندیق کے فرق باقی رہے

[illegible]

راہ میں آتے تھے اونکی تو کچھ خبر بیان کرو آپ نے فرمایا کہ میں نے
 رستے میں تمہارے تین قافلے دیکھے ایک مندرل رزق خان
 کو اونکا اونٹ کھو گیا تھا دوسرے اونکی تلاش میں پھرتے تھے
 اور وہاں ایک پیالہ پانی بھرا رکھا تھا میں نے اوسکو پی لیا تھا
 جب وہ لوگ آوین اون سے پوچھا کہ جب تم اپنا اونٹ ڈھونڈ
 پھرے تھے اوس پیالہ میں پانی پایا تھا یا نہیں دوسرا قافلہ
 ذی مژدہ میں ملا دو شخص ایک اونٹ پر سوار تھے جو میں نے
 براق اوسکے پاس سے ہو کر نکلا وہ اونٹ بچکا اونہیں سے
 ایک شخص گر پڑا اور اونکا ہاتھ ٹوٹ گیا تیسرا قافلہ میں نے
 مقام تنغیم میں چوڑا اور سبب بیان اوس قافلہ کی آپ نے
 بیان فرما کر فرمایا کہ ایک اونٹ پر دہائی دار غازی لدی تھی
 اور وہ قافلے کے اگلے چلتا تھا اونھوں نے پوچھا کہ وہ قافلہ
 کتنی دور ہے کس وقت کے میں پوچھ گیا آپ نے فرمایا پرسوں
 صبح کو آفتاب نکلے وہ قافلہ کے میں داخل ہو گا اون شہر میں
 نے یہ مذہب و بستی باندھا کہ کسی طرح آپ کو سر دست الزام دینا
 چاہیے سو مشورہ کر کے تیسرے دن کچھ رات رہے باہر
 جا کر ایک تو مطلع آفتاب پر نگاہ جما کر بیٹھا اور ایک نے اوس
 ناکے کی طرف جدھر سے قافلہ آئے والا تھا آنکھ جمائی یعنی
 اگر قافلے کے آنے میں آدرافتاب کے نکلنے میں کچھ بھی بیش

واقع ہو تو ہمیں الزام دینے کی جگہ ہو جائے اور اتفاق سے
 قافلہ دہر تھا دھڑ تھا دھڑ سے آفتاب کو حکم کیا کہ وقت کرے
 اور جبریل کو حکم ہوا زمین کو کہ اپنے پس ایک طرف فرشتہ آفتاب
 کا آفتاب کو کہنیتا تھا اور ایک طرف جبریل علیہ السلام زمین
 کو کہنیتا تھا اتنے میں وہ قافلہ قریب آہو پونچا خدا کی قدرت
 ان حضرت کا اعجاز جبوقت ایک طرف واپس ہونے لگا
 خلعت اٹھائیں آفتاب نکلا ساتھی دھڑکے دوسری طرف پہنچے
 کی آواز بلند ہوئی کہ خلعت القافلہ آہو پونچا قافلہ بعد آؤں گے
 جب اور قافلہ واپس آئے تو ادھون نے شبستانان
 موافق ان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے
 یوحین اور ویسی ہی پاکر شرمندہ ہوئے الصلوٰۃ والسلام
 علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام ہوئی محابس نوین کتاب
 دوازده محابس کی خوش



سبحہ و تسبیح | بسم اللہ الرحمن الرحیم | علی نبیہ الکریم

یہ دسویں مجلس ہے اور ان امور کے

بیان میں جو باعث ہو سکے اور پیرچرت

اور سید کائنات کے مدینہ منورہ کی

طواف اور بیان ہے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے سے مدینہ میں جانیکا
جائزہ اے اہل مجلس کہ بعد بہت ہو جائے احکام خداوندی

اور شدت جبل اور قریش کی عداوت کے آن حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اس بات کے منتظر رہتے کہ
 اللہ تعالیٰ کوئی ایسا سبب پیدا کرے اور ایسی قوم مقرب
 فرماوے جسے دین کی مدد ہو اور دشمنان دین کا مقابلہ
 کریں اور اسی نیت سے جس حرب کے قبیلے مین کوئی مجلس
 محفل ہوتی اور لوگ جمع ہوتے آپ بھی ہر وقت اور ہر اور
 جلوہ فرما ہو کر دین اسلام کی اوکو دعوت کرتے کہ شاید کوئی
 قبول کرے اور دین کی مدد کی توفیق پاوے مگر وہ سب
 لوگ آپ کی بات قبول کرنے میں متردد اور متوقت
 رہتے اور کہتے کہ اس شخص کے برادری واسطے کہ اسکا
 احوال خوب جانتے ہیں اور اسکی تابعداری قبول نہیں کرتے
 اور دن کو کب لائق ہے کہ اسکا کھانا کھا کر اسکا دین قبول
 کریں اس اشامین چند آدمی بنی عبدالاشہل کے قبیلہ قریش
 سے عہد و اقرار کرنے کے لیے مدینہ منورہ سے آئے
 معظّمین آئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اوکو اسلام کی دعوت کی اور مین سے ایک جوان نے
 کہ اسکا نام اباس ابن معاذ تھا کہا کہ اے قوم اس شخص
 کی بیعت کرو خدا کی قسم اس شخص سے عہد و اقرار کرنا اور
 بہتر ہے کہ تم قریش کے ساتھ عہد و پیمان کرو اور یہ کام

ضروری ہے اس میں دیر نہ کرنا چاہیے ہر ایک شخص اور اوشکا
 اور سب کو اسلام کی دعوت قبول کرنے سے منع کیا چونکہ وہ
 شخص سب کا سردار تھا سب اوسکے خوف سے چپ ہو رہے
 اور نہ اونہوں نے قریش سے عہد و پیمان کیا اور نہ اسلام
 لانے پر نہیں مدینہ کو بیٹ گئے اور ایسا ابن معاذ مر گیا
 اور ایک روایت میں ہے کہ سلمان ہو کر مر اجد اوسکے
 حج کے دنوں میں ایک جماعت اوس اور خدیج کے قیسے کو
 مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں آئی خواب سہ و در عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس تشریف لیگے
 اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنا رسول کر کے خلق کی
 طرف بھیجا ہے اور اپنی کتاب مجھ پر نازل کی اور میری قوم
 مجھ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے پہونچانے سے منع کرتی ہے
 اگر تم ایمان لاؤ اور میرا کہا مانو اور دین اسلام کی مدد کرو
 دنیا و آخرت کی سعادت کو پہونچو گے وہ لوگ یہ بات
 سن کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ وہی پیغمبر احسن الزمان ہیں
 جنکی پیش کی خبر یہود و سکھ و دیگر تہمتیں اور ڈرائے
 تھے کہ آج کل نبی آخر الزمان پیدا ہوا چاہتا ہے ہم اوسکا
 ساتھ دیکر تمکو ہلاک کرینگے اے قوم خیردار ہو اور اوسکے
 ایمان لانے میں جلدی کرو کہ یہود تمپر علیہ نبیا وین پس وہ

لوگ ایمان لائے اور سعادت اسلام سے مشرف ہو کر مدینہ منورہ کو پہنچ گئے اور اس بیعت کو بیعتہ العقیقۃ الاولیٰ کہتے ہیں اس لیے کہ عقیقہ مناقون ایک پہاڑی سب سے اور یہ بیعت اسلام پہلی مرتبہ دین ہوئی اب وہاں ایک مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ وہاں جاتے ہیں اور اس بیعت کے قصہ کو یاد کرتے ہیں ایک نوز ایمان تازہ مشتاقوں کے دلوں میں آتا ہے اور یہ لوگ بقول اصح چہ آدمی تھے اور اسعد بن زرارہ اور جابر بن عبد اللہ انہیں چہ آدمیوں میں سے ہیں جب یہ لوگ مدینہ میں پہنچے اور خیاب سبدا المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خبر اپنی قوم کو پہنچائی تو ان کی گہراؤں کوئی مجلس نصار کی باقی نہ رہی کہ جس میں آپ کا ذکر نہ ہوتا ہوا اور دعوت اسلام خوب ظاہر اور شور نہ ہوئی ہوا اور یہ وہ نبوت سے گیارہویں برس میں ہوا اور دوسری مرتبہ اونہیں حج کے دنوں میں بارہ آدمی آؤں اور خستہ روج کے قبیلے کے اون چہ آدمیوں کے ساتھ مدینہ منورہ سے آئے اور اسی پہاڑی کے نزدیک بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور عبادہ بن صامت اور عرواح بن مسعود اور ذکوان بن عبد قیس زرقی انہیں بارہ آدمیوں میں سے تھے اور ذکوان اور لوگوں سے جدا ہو کر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ میں رہ گئے پھر آپ کے
ساتھ مدینہ کو گئے اور انکو مہاجر انصاری کہتے ہیں اور
اوس زمانے میں سوا سے توجید اور نماز کے کچھ اور فرض
نہیں ہوا تھا پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ان لوگوں کے کہنے سے شعیب بن عمیر کو ان کے ساتھ کر دیا
کہ قرآن شریف سکھاویں اور جماعت سے نماز پڑھنا تعلیم
کریں جب مصعب رضی اللہ عنہ ان بارہ آدمیوں کے
ساتھ مدینہ میں پہونچے اون لوگوں کی مدد اور اعانت
سے مدینہ میں جمعہ کی نماز جماعت پڑھی اور یہ پہلا جمعہ تھا
جو مدینہ میں پڑھا گیا بعد اسکے اونہوں نے دعوت پہلا
شروع کی اور حکم خدا کے بیان کر لگو یہاں تک کہ ایک دن نبی عیسیٰ
کے ایک باغ میں چند آدمیوں کے ساتھ قرآن شریف
پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اجادیت بیان کرتے تھے اتنے میں سعد بن معاذ کو کہ وہ
ساری قوم کے بزرگ اور اسعد بن زرارہ کے خال زاد
بھائی تھے یہ خبر پہونچی سعد بن معاذ اسکے کہتے ہی نیرد
ہاتھ میں لیکر باغ کے دروازے پر اگر کھڑے ہوئے اور
پیسے بوڑھوں کی طرح تنبیہ اور چشم نالی کی اور کہا یہ مسافر
کہ جاہلون کو راہ سے ہٹا تا ہے ہمارے گھر کے دروازے پر

کیوں آیا ہے اور جو باتیں کہہ گئے تھیں سنیں یہاں
 کرتا ہے اگر یہ بیان آویگا اپنی سزا کو پہنچے گا پس اس کے
 کہنے سے وہ جمعیت برہم درہم ہو گئی لیکن دوسرے روز
 بن عمر اسعد بن زرارہ کو ساتھ لیکر پیراوسی جگہ آئے اور دعوت
 اسلام اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے پھر یہ خبر سعد بن
 معاذ کو پہنچی وہ پر آئے لیکن بہ نسبت پہلے دن کے اس
 مرتبہ اور مقدار سختی اور غصہ بنین فرمایا اسعد بن زرارہ اور انکو
 نرم اور دھیرا پا کر ان کے سامنے آئے اور کہا اے یہاں
 چلے تم سب کو کہ یہ شخص یعنی مصعب بن عمیر کیا کہتا ہے اگر
 یہ کہتا ہے اور گمراہی کی راہ بتلاتا ہے تو تم اس سے
 کوئی چیز بہتر لاؤ راہ راست بتلاؤ اور اگر اچھا کہتا ہے اور
 حق پر ہے تو اسکو کوچن بڑا کہتے ہو اور اسکو نفیست کیوں
 بنین ہاتھ سے سعد بن معاذ نے کہا کیا کہتا ہے تب مصعب
 بن عمیر نے یہ آیتیں پڑھیں **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**
م وَالْکِتَابِ الَّذِیْنَ اَنۡاۤ جِئْنَاہٗ تَرٰۤاۤا عَرَبِیًّا عَلَیۡہِمْ اٰیٰتُۨنَا وَاۡنۡ
ۡنَا اَمۡ اَلْکِتَابِ الَّذِیۡنَا کُلِّیۡمُ اَفۡتَضَرَبَ عَنۡکُمۡ اَیُّہُ الَّذِیۡ
اَتۡلَمۡتُمۡ تَوَاسِعُۨرَ فِیۡنَ وَاَمۡ اَزۡسَلٰتُمۡنِیۡ فِیۡ اَوَّلِیۡنَ وَاَمَّا تَضَعُ
مِنۡ نِّبۡیَیۡ اِلَّا کَاۡذِبًا وَّیَتَّبِعُوۡنَ فَاَصۡلٰتُنَا اَشۡتَتۡمُۡM
 مثل اگر کوہ بن سعد بن معاذ کو اس کلام کے سننے سے

ایک ہیست اور عبرت ہوئی اگرچہ ظاہر میں اس وقت کلمہ شہادت
 نہیں پڑا مگر تو راہان کا اور ان کے دل میں پیدا ہوا اور اپنی
 قوم میں جا کر تمام نبی عبد الاشمل کو بلا کر آپ خود مسلمان ہو گئے
 اور ان کو مسلمان کیا پھر تو اسلام نے نہایت رونق پکری
 اور کوئی گمراہ انصار کا باقی نہ رہا کہ جنہیں نور اسلام نہ پہنچا ہو اور
 سب قوم قبیلے کے بڑی اور بزرگ لوگ ایمان لائے اور جو کو
 توڑ والا اور توحید اختیار کی الحمد للہ علی ذلک حبیب صعب بن
 عمیر موافق حکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے احکام خداوندی سب کو تعلیم کر چکے مذہب سے نکلے میں
 اگر آپ کی حضور میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ آؤں اور
 خرمیج کے قبیلے سے قریب پانچ آدمی کے آپ کی زیارت
 ہو بیت کے اشتیاق میں حجاج کے قافلہ کے ہمراہ کے
 میں پونے آٹھ روز آپ کی زیارت سے مشرف ہوں اور یہ
 ہونے سے شریعت پر مرد اور عورت نے آپ سے وعدہ
 کیا کہ ہم بارہویں یا تیرہویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کے آؤں گی جبکہ
 جہان پہلے ہمارے قبیلے والوں نے بیعت کی تھی حج ہونے
 جب وہ دیکھے کہ رات آئی آدھی رات پتھر وہ لوگ مقوم
 کافروں سے چپکے نکلے اور اوس پہاڑی کے نزدیک
 جمع ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منظر میں آئے

ابن حجر عسقلانی
 میں سے

آیا اسے بچا عباس بن عبد المطلب کے ساتھ کہ ابھی وہ اہل
 نہیں لائے تھے لیکن سفت اور محبت سے آپ کے ساتھ
 رہتے تھے اوس مقام میں پہنچ کر اون لوگوں کو بعیت اسلام
 سے مشرف کیا عباس نے اون لوگوں سے کہا کہ تم جانتے ہو
 کہ محمد ہم میں کس قدر شریف اور نجیب ہیں ہر چند سینے انکو منہ
 کیا مگر انہوں نے ہمارا کمانہ مانا اور تمہارے جہاد سے ہڈی
 اب اگر تم اپنے تئیں وفاداری میں مضبوط اور پکا بانو اور
 یہ سمجھو کہ جو عہد اور پیمانہ تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اگر تم
 تمہاری جانوں کا خوف ہو تو یہی وفاداری کرو گے تو خیر
 والا دیا کھدو پہر پشیمان نہونا اور جھکوا پنا دمن ۔ بنا تا
 نے کہا اے عباس جو تم نے کہا میں نے سنا اور بانا یا رسول اللہ
 اب آپ فرمائیے اور جو اقرار آپ کو اپنے اور اپنے پروردگار
 کے لیے لینا ہو مجھے ملے لیجیے حضرت علی رضی اللہ عنہ
 آلہ وسلم نے حید آیتین شہین اور فرمایا عذاکا حدیچ ہے
 کہ تم اوسکی حیادت کرو اور کسی چیز کو اوسکے شریک اور
 نہ شہر او اور حد میرا یہ ہے کہ جو میں دعوت اسلام کروں
 تم اوس میں میری مدد اور اعانت کرو اور جو کوئی اس میں
 مانع ہو اوس سے جہاد کرو اور جو کچھ میں کہوں اوسکو مانو
 اور جان دینے میں دل سے میری تابعداری کرو اور غری اور

میری بین اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرو اور حق اور سچ بات
 کہنے میں کسی ملامت کو نہ پاسے سے ٹڈرو اور جن باتوں سے
 اندر تقائے نے منع کیا ہے ان سے پرہیز کرو اور جن بات
 کا حکم کیا ہے اسکو بجالاؤ اور جس طرح اپنی اور اپنے لڑکے
 بالوں کو بچاتے ہو اسی طرح چھکو و شہنوں کی دشمنی اور
 برائی سے بچاؤ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم آپ جانتے ہیں کہ ایشہ اپشت سے ہمارا کام مارنا
 اور مر جانا ہے لیکن ہمارے دور ہو دے کے درمیان میں
 قول اور قسم ہے اب سمجھو اسکو توڑا کر ایسا نہو کہ جب اللہ
 تعالیٰ آپ کو اپنی قوم میں غلبہ دے تو آپ مجھے پہچان کر
 اور چھو اکیلا چھوڑ دیجئے خدایا سب در عالم صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم سکرانے اور فرمایا ہرگز اب نہو گا میں تم سے ہو
 اور تم مجھے میری جان تمہاری جان کے ساتھ اور میری
 تمہارے بدن کے ساتھ اور میری زندگی تمہاری زندگی کے
 ساتھ اور میری موت بھی تمہارے ساتھ اور میری قبر بھی تمہاری
 جہان اور میرا اگر تمہارے گروں کے پاس ہو گا لڑوں گا اور
 دے لڑے گا اور دلوں گا اور میں سے جو تم سے ملیگا اور انہوں
 نے کہا اگر ہم آپ کی محبت میں مارے جاویں اور اپنا
 جان و مال آپ پر نثار کریں چھکو اسکا کیا بدلہ ملیگا فرمایا

کہ جب لاؤ گئے گا جانتے ہو کہ جو نبی برحق آئے گا ہر قوم و مملکت سے
 کہہ دیا کہ رسول اللہ اس خزانہ فروخت کرنے پہ کوئی تفع دیا
 اب انہی پانچ بڑے سیٹے کہ ہم بیت کریں اور موقوفہ پر آئیے شریف
 مائیدل ہوئی اِن ائمہ انشوری میں المؤمنین المؤمنات المؤمنین المؤمنات
 پانچ گروہ کی جگہ یعنی ائمہ قضاے نے بیت کے پرستے
 سلطانوں سے ہانکی جائیں اور ان کے مال میں شیعہ
 اور یہ بیت کو بیت حق کہی اور حتیٰ اللہ کہتے ہیں اور یہ واقعہ
 ہجرت سے چھ مہینے پیشتر سن تیرہ نبوت ماضی
 میں واقع ہوا بعد اسکے حضرت علی ائمہ علیہ السلام
 نے اون کے بارہ فرقی کیے اور ہر فرقے میں ایک پرستے
 اور سردار مقرر فرمایا کہ اون کے حال کی نگہبانی کر لے
 اور دنیا اور آخرت کو مشکل کا مومنین فیصلہ اور انصاف
 کیا کرے اور یہ بارہ آدمی انصاریین کہیں اور سردار
 تھے حال اون کا اسرار بحال کی کہ ان میں افضل کو
 بعد اسکے اومنین سے ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اگر حکم ہو تو آج کے دن کہ ہزار بار آدمی کافر
 سے سنا میں جمع ہیں سب کو ہم مار ڈالیں کہ ایک کافر کا
 بنی تھا اور شان نہ لے فرمایا یا افضل ائمہ قضاے
 تم کو تم کو رہنا ہے کا حکم ہمیں دیا ہے ہر وہ کوکب ہے

شکانے پر چلے گئے اور آپ سے وطن لیغہ مدینہ
 جانے کی رخصت مانگی اور عرض کیا کہ اگر آپ ہمارے ساتھ
 ہمارے شہر کو تشریف لے چلیں خوش قسمت اور ہر سعاد
 جو آپ حکم فرما دیں گے ہم اسکو دل سے بجالا دیں گے
 فرمایا ابھی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کسے سے نکلنے کا حکم نہیں
 فرمایا اور کوئی مقام میری ہجرت کے لیے مقرر نہیں کیا
 جسوقت حکم ہوگا اور جس جگہ جائے گا فرما دو گے گا اور موت
 وہاں جاؤ گا پھر انصار کو رخصت فرمایا اور جب کفار قریش
 کو یہ خبر ہو چکی کہ انصار نے آپ کی تالعداری اختیار کی ہوتی
 تھیں لگے اور حسد اور حسرت سے اپنے سریشینے لگے لکھو
و السلام علیک یا رسول اللہ وصل
 یہ ذکر ہے جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے مکے سے مدینہ کے جانے کا اور بیان ہے
 اوں معجزوں کا جو اس راہ میں گزرے آئے اہل مجلس
 جب قبائل انصار کے قول و قرار مضبوط کر کے اپنے وطن
 کو گئے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب
 کبریائی میں ترجمہ کی کہ مکے سے کسوقت کس مقام میں جایکا
 حکم ہوتا ہے پس اول ایک مقام دیکھا کہ صورت اوسکی
 دو تین مقاموں میں مشترک تھی ایک ہجر کہ بحرین کے شہرون

و صل
 چنانچہ اگرچہ اس
 جانب سے روایت
 اور اوں معجزوں
 کی اس روایت
 سننے سے

میں سے ہے دوسرا قنسرین کہ ملک شام سے سیر
تیسرا شیرب حجاز کی زمین سے بعد اوس کے شیرب شیعہ
مدینہ طیبہ آپ کے جانے کے لیے خاص ہوا لیکن یہ نہ مل سکا
ہوا کہ کب اور کس وقت کے سے نکلنا ہوگا اور آپ نے
اقتدار سے حکم سے بعض اصحاب کو مدینہ طیبہ کی
عرف رخصت فرمایا پھر کئی دن کے بعد اور اکثر صحابہ کرام
مثلاً عمر ابن خطابؓ اور زید ابن خطابؓ بہائی عمر ابن خطابؓ
کے اور عیاش بن ربیعہؓ مع بیس سواروں صحابہ کرام کے
اور عمرہ بن عبد المطلبؓ اور عبد الرحمن بن عوفؓ اور طلحہؓ
بن عبیدہؓ اور عثمانؓ بن عفانؓ اور زید بن عارضہؓ اور عمارؓ
بن یاسرؓ اور عبید اللہ بن مسعودؓ اور بلالؓ عائشہؓ رضی اللہ
عنہم مدینہ منورہ گئے اور معارج البیتہ میں آیا ہے کہ کعبہ
صحابی پوشیدہ اور چپ کر گئے مگر حضرت عمر رضی اللہ
عنہ لکوار باندہ کر اور کمان اور نیزہ اتہ میں لیکر کعبہ کی طرف
متوجہ ہوئے وہاں سب کفاد قریش کعبہ کے صحن میں بیٹھ
تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعبہ میں جا کر بارام و قرا
تمام سات بار کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیمؑ میں ٹھہر کر
اطمینان سے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خیر اب ہوں
وہ لوگ کہ چند پتھر کے ٹکڑوں کو اپنا خدا جانتے ہیں ایسا

کھکھو اپنے لڑکے کا یتیم کرنا اور اپنی عورت کا بیوہ کرنا منظور
 ہو میرے سامنے آوے کھکھو آپ کے جلال کے سبب
 اوس جگہ سے اٹھنے اور پہلنے کی مجال نہ ہوئی اور کسی نے
 آپ کا سامنا کیا القاصدہ بزرگ صحابیوں میں سے سوا
 ابوبکر صدیق اور علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہما کے کہ حضرت
 بنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی نہ پہنچے
 روایات میں آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وآلہ وسلم کے
 درمیان سوزہ تشریف لیجانے کے بعد کبھی صحابی صنیعت اور
 غریب کے بین رہ گئے تھے کافر لوگ اذکو طرح طرح کی
 تکلیف اور عذاب سے ستاتے تھے اور وہ صبر کر کے
 دعا مانگتے تھے رَبَّنَا اخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمُ اَهْلُهَا
 وَاجْعَلْ لَنَا مِّنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِّنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا
 اے اللہ تم کو اس بستی سے کہ بیان کے لوگ ظالم ہیں
 نکال اور ہماری مدد کر القاصدہ جب کفار قریش نے مرتبہ
 محمدی اور شان احمدی کو دیکھا حسد اور عداوت زیادہ
 شروع کی اور جانا کہ سب یاروں اور جانثاروں نے
 یہ بین جا کر تباہ لی اور آپ بھی بان تشریف لیجائیں گے
 اور وہاں کے لوگ آپ کی کمک کریں گے ایسا نہ کہ یہ وہاں
 اتفاق کر کے ہمارے لڑائی کا ایذا دہ کریں پس اول شخص تو

روسیامہوں نے دارالہند میں جمع ہو کر صلاح کی اور ان سے کہا
 سر دار ابو جہل لعین تھا اور شیطان بھی اور انکی صلاح میں شریک
 ہوا معینوں نے آپ کے نکال دینے کی صلاح دی اور
 معینوں نے کہا قید کرو اور معینوں نے کہا مار ڈالو ابو جہل
 نے کہا صلاح یہ ہے کہ ایک آدمی تمہاری پانچ آدمی ہر قبیلے
 کے ایک بارگی نصیب امداد آپ پر تلواریں کہ نبی یا شتم کو شب
 قبیلوں سے بدلا لینا مشکل ہو شیطان نے بھی ابو جہل
 کی باتیں پسند کیا اتنے میں اندر تعالیٰ نے حضرت جبریل
 علیہ السلام کو بھیجا کہ ان بے نصیبوں کی صلاح کرنے کی خبر
 میرے جیسے ہو پناہ دے پس جبریل علیہ السلام آئے
 اور یہ آیت لائے وَلَوْ كُنَّا كَالْغَنِيِّ الْكَافِرِ اور نصیبوں
 اور غیر جوگ و بیکاروں کو وَأَشْرَحْ خَيْرُ الْكَافِرِينَ یعنی کافر
 لوگ یہ مشورہ کرتے ہیں کہ جنگ کو قید کریں یا نکالیں اور
 وہ دعا کرتے ہیں اور امداد دعا کرتا ہے اور امداد دینے کے دعا
 کے بدلے میں بڑا دعا کرنے والا ہے پس جبریل علیہ السلام
 نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امداد دعا کا حکم ہے کہ انکی بات
 آپ ہو شیار رہیں اور اپنے بچوں پر سو وین اور صبح کو
 سفر کا سامان کر کے مدینہ منکینہ کو تشریف لیں یہاں پر
 خاصہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رات کو تم میرے
 بچوں پر سوار ہونا کہ کافر لوگ دھوکے میں اگر حقیقت حال
 سے واقف ہوں تبہ اسکے آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ کے پاس تشریف لیجا کر ہجرت کے حکم سے خبر دی اچھوتے
 عرض کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں فرمایا ہاں پس صدیق اکبر
 رضی اللہ عنہ کے دو اونٹ سمجھے کہ اونکو چار مہینے پیشتر سے
 قریب تہتر روپیہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک سو
 چھالیس روپیہ کے خرید کر کے باندھا تھا اور خوب طیار کیا
 وہی دونوں اونٹ آپ کے سامنے لائے اور عرض کیا کہ میں
 سے ایک کو آپ پسند فرماوین آپ نے ایک کو شہر محبت
 پسند کیا اور ایک سو چھالیس روپیہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 سے وہ ایک اونٹ مول لیا اور باوجود کمال محبت اور
 مہنات انقت کے اس مول لینے میں یہ حکمت تھی کہ خدا کی
 راہ میں دوسرے سے استعانت اور ہمدردی نہو اور اپنے
 اس اونٹ کا نام مقصود یا جد عار کیا اور عبداللہ بن ارقط کو
 کہ قاصد کی کیا کرتاہا اور بیدون کے چپانے میں مشہور تھا
 راہبری کے لیے مقرر کیا اور کہا کہ تین دن کے بعد ان لوگوں
 اونٹوں کو جہل ثور پر لانا اور عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما
 کو کہ جو ان اور عقیلہ کے تھے فرمایا کہ تمام دن قریش میں رہ کر

عائین اگر سب جہنم کا فروغ کی پہونچا یا کروا بعد اس میں نہایت
 کے آپ گہرین تشریف لائے تو لیس اوس رات کو جمع ہو کر
 آید کے دروازے پر کھڑے ہو رہے کہ گھات پا کر اپنا کام
 کریں جاباب سرور عالم علیہ افضل علیہ وآلہ وسلم نے اوس
 رات سلی آئین ایلیا لب کو اپنے بھوپنے پر سولایا اور چادر
 مبارک سر پر ڈال کر باہر نکلے اور جیل ملعون نے ٹھٹھ سے
 کہا کہ یہی محمد ہے جو کہتا ہے کہ اگر تم میرا دین قبول کرو ملک
 عرب اور عجم سب تمہارا ہو اور بہشت برین آخرت میں پانچ
 سنین تو دنیا میں میرے ہاتھوں سے مارے جاؤ گے اور
 دوزخ میں پڑو گے آپ نے فرمایا سچ ہے میں یہی کہتا ہوں
 اور اب یہی ہوگا اور تو دوزخیوں سے ہو گا بعد اوس کے ایک
 مٹھی خاک اٹھا کر اور سورہ یسین قلم پڑھو تو تک اور یہاں
 کہ وَاذْكُرْ آيَاتِنَا الَّتِي نُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَكُونُ مِنْهُ جِبَالٌ مِّنَ الذَّهَبِ
 مَالًا خَيْرٌ مِّنْ جِبَالٍ مِّنْ سِوَاهِهَا سُبْحَانَكَ يَا مَلِكُ يَوْمَ الدِّينِ
 سرور نیرودہ خاک پڑی و سے سب پتھر کی ٹرائی نین مارے
 گئے پھر آپ اوسکے سامنے سے چلے گئے اور ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور وہاں سے شباشتہ
 صدیق رقیق کے ساتھ پیادہ پاجیل ٹور کے غار کی طرف متوجہ
 ہوئے اور وہ رات دو شبہ کی ستائیسویں ماہ سفر کی

ابو بکر صدیقؓ نے پانچ ہزار راہبوں کو پیر کہہ کر منہ سے تھے
 اپنے ہاتھ لے کر وقت پر کام آویں اور کافروں میں سے کسی
 بھاننا کہ حضرت علیؓ علیہ السلام کمان تشریف لیگئے آنحضرتؐ
 ایک شخص آیا اور کافروں کو آپ کے دروازے پر جمع دیکھا
 پوچھا کہ تم یہاں کیوں کترے ہو اور کس انتقام میں ہواؤں
 تمہارے نصیبوں نے کہا کہ ہم اس کے انتقام میں ہیں کہ صبح ہو تو جو
 کومارین لغو یا شد من ذلک اور سننے کہا حیف ہے یہ کلمہ نہیں
 تھے کہ تمہارے ساتھ سے چلے گئے ابو جہل وغیرہ نہایت شرمندہ
 اور سرپیٹ کر چلے گئے جب صبح کو علی ابن ابیطالبؓ کرم اللہ
 وجہہ کو دیکھا پوچھا کہ مالک تمہارا کمان کیا جناب امیر علیہ السلام
 نے فرمایا خدا جانے میں کیا جانوں کمان تشریف لے گئے
 انحضرتؐ جب حضرت علیؓ علیہ السلام تیسرے روز ابو بکر
 صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے گھر سے پایہ پا نکل کر غار کے نزدیک
 پہنچے جو تیان آپکی کہ بہت تنگ تھیں ٹکڑے ٹکڑے گھوٹیں
 اور پانیوں زخمی ہو کر خون آلودہ ہو گئے تب صدیق اکبر رضی
 اللہ عنہ نے آپ کو اپنے کندھے پر سوار کر کے غار کے
 کنارے تک پہنچایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ رات اندھیر
 ہے اور غار پہاڑوں کے اکثر کھڑوں وغیرہ سے خالی نہیں
 رہتے آپ ذرا یہاں ٹھہریں تو میں اندر جا کر اسکو صاف

کروں اور جو اذیت اور تکلیف ہوتی ہو مجھی پر جو بدن مبارک
 پر کچھ خدو نہ ہو سچے تیرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز کے اندر
 اوترے اور سین بہت اندھیرا اور جا بجا کثروں کے سوراخ
 پائے اور سکو خوب جاڑا اور سن و قاشاک سے ایک کٹنا اور
 سب سوراخ ڈھونڈ بکرا اپنی قیمتی چادر سے بند کیے مگر ایک
 سوراخ باقی رہ گیا اور چادر کے ٹکروں نے حفاظت نہ کی تب
 صدیق جان نثار نے اور سکو اپنے بانوں کے انگوٹھے سے بند
 کر کے عرض کیا یا رسول اللہ اب تشریف لائے لیکن آپ اس
 غار کے اندر تشریف لے گئے اور ابوبکر صدیق کے زانو پر اپنا
 سر رکھ کر آرام ورائی اتفاقاً ایک کالا سانپ آپ کی زیارت
 کا مشتاق ہوا جو کہ بانوں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آگے
 سوراخ میں اترا تھا وہ نکل نہ سکا اور ان کے انگوٹھے میں کھٹ
 کھایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس تکلیف کو بہت صبر کیا
 اور سرگز جنبش نہ کی کہ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم
 جاگ تیریں لیکن اس کے زہر کے شدت سے کبھی قطرہ
 آنسو ان کی نگاہوں سے نہ پڑا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم جاگے
 اور جاگ بوجھان صدیق عتیق نے عرض کیا یا رسول اللہ کھڑو
 سانپ نے کام سے فرمایا لا تخرجن ان اللہ منکما فی غیر تو
 نہ ذرا اور رنجیدہ نہو بیشک اللہ ہاں سے ساتھ لیے اور اپنا ہوا

دھرم پر لگا دیا فی القور اثر زہر کا جانا رہا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 عنہ نے آرام پائی بلکہ تمام عمر سانپ اور بچہ کا زہر صدیق اکبر
 کو اثر نکلیا اور وہ آب کا معجزہ اب تک باقی ہے کہ صدیق اکبر
 رضی اللہ عنہ کی اولاد میں کسی کو سانپ وغیرہ کا زہر اثر نہیں
 کرتا اور حق تعالیٰ جل جلالہ نے آپ علی پر وہ داری کی
 لیے غار کے دروازے پر ببول کا درخت جمایا اور وحشی کو
 کو حکم کیا کہ اونہوں نے اوسی رات کو وہاں انڈے دیے
 اور مکاری سے غار کے دروازے پر چال تنوایا سوویا ہی
 ہوا کہ کفار قریش قایمہ کی خبر دینے سے یقیناً جانتے تھے
 کہ آپ یہاں سے آگے نہیں گئے ہیں لیکن ببول کے درخت
 اور کبوتر کے انڈے اور مکاری کا جلالہ دیکر حیران اور پریشان
 ہوتے تھے اور کہتے تھے اگر کوئی اس غار میں جاتا تو یہ
 سب چیزیں مٹ جاتیں اور یہ ببول کا درخت تو محمد کی عمر
 سے بلکہ اوس کے باپ کی عمر سے آگے کا ہے الفتح
 باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رات دن اوس
 غار میں رہے اور عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما دن کو غار
 میں رہتے اور رات کو وہاں اگر سب حال عرض کرتے
 اور عامر بن نفیر آزاد غلام ابوبکر صدیق کے وہاں بکریان
 جرایا کرتے اور رات کو آپ کے لیے دودھ پوسچاتے جب

قایمہ

یعنی کہوچی

تین رات دن اس عیض گزرنے سے تیسری رات کی صبح کو طہیر
 بن ارقطہ موافق حکم کے دو فون اونٹ لیکر وہاں حاضر ہوئے
 اور ہمارے بن خیر بنی آئے جنہاں سرور عالم صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم ایک اونٹ پر کہ او سکا قہ و انام رکھا تھا سوار ہوئے
 اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور تیسری
 اونٹ پر ہمارے بن خیر اور عبداللہ بن ارقطہ سوار ہو کر گیا اور
 کنازے جنگل کے روانہ ہوئے اور ایک رات رات کے پہلے
 دوسرے دن جب آفتاب گرم ہوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 نے آپ کے سونے کے لیے ایک پتہ رسیا یہاں تھیں
 کر کے اپنا بچوڑا بچا دیا ان حضرت سے اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اوپر آرائش کی اور اس جنگل میں ایک چرواہا اپنی
 گدیوں پر آتا تھا صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سے ایک پتہ لیا
 وہ وہ محل لیا اور موافق عادت حضرت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے اوسیں ٹھنڈا پانی ملا کر رکھا جب آپ اسے
 اوس دوڑ کو آپ سے کہ سانسے حاضر کیا آپ نے اسے اوسکو
 پکروان سے کہ خیر یا الصلوۃ و السلام
 علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و صل یہ ذکر ہے اور واقعات کا جو راویین گزرنے
 مشغول ہے کہ راہ میں ایک عورت ام مہذبہ کا خیمہ تھا اور

یہاں
 سے
 روئے
 ہوئے

قصہ خاندانِ نبوی

اور کسانام بنا کر نہایت خالد خراجمہ تھا اور وہ عورت بہت بدی
اور عظیمہ تھی اور اپنے خیمہ کے دروازے پر چٹھی رہتی مسافر
وہاں نہو کر نکلتا وہ اوسکی مردانی کرتی اور کھانا کھلاتی جب ضابطہ
سرور حامی علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم اوسکے خیمہ میں اترے آپس
اور میں عورت سے گوشت اور دودھ اور خر سے مانگے تاکہ
مولدین اوسے عرض کیا اس سال قحط شدید اور خشکی حال
ہے اگر میرے بیان کچھ ہوتا ہو تو میں خود تمہاری دھوست
کرتی ہر آپ نے دیکھا کہ اوس خیمہ کے گوشے میں ایک بکری
نہایت دبلی بیکار پڑی ہے فرمایا اسے امّ معبد یہ بکری بیان
کیوں بیکار پڑی ہے اور چرسے کیوں نہیں جاتی اوسنے
کہا سبب لاغری کے بیٹھ گئی ہے اور اوشہ نہیں کھاتی فرمایا
یہ کچھ دودھ دیتی ہے کھا دودھ اس میں کہاں فرمایا اگر تو سکے
تو میں اسکو دو ہوں اوسنے کہا میرے بابا آپ پرستے
فرمان اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہوں تو دودھ لیون پس
آپ نے اوسکا پاؤں پکڑ کر اپنا ماتہ اوسکے تن میں لگایا
اور فرمایا اللہم بکرتک لہا فی شاکتہا یعنی اے اللہ امّ معبد
کی بکری میں برکت دے چکا کہ اوسکے تن دودھ سے
بھرا ہے آپ نے امّ معبد سے ایک برتن لیا اور دودھ دیکر
سب خیمہ کے لوگوں کو اور اسے ساتھ لیون کو لایا کہ دیکھ

جب گئے لہذا اس کے خدیو اور امم متعبد کے گھر کے بیٹوں
 کو بہرے بکری کو چور دیا اور وہ بکری اٹھا کر سارے دیہے اور
 جب عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بڑا خط پڑا
 اور بہت آدمی اور جانور ہلاک ہو گئے وہ بکری صبح اور شام
 دوہی جاتی تھی اور اس کے سوا کہیں کسی بکری میں دو دم
 نہ تھا الغرض جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا تو پوری
 دیہے کے لہذا ابو سعید خاندن امم متعبد کا آیا اور دیکھا کہ گھر کے سب
 برتن دو دو سے ہرے ہیں پوچھا اے امم متعبد یہ دو دو
 کہاں پایا حالانکہ میرے گھر میں کوئی بکری دو دو نہیں دیتی
 انہوں نے کہا وہ اس دیہے کے ایک مرد مبارک نہایت خوش رو اور خوش
 بیان آیا اور اس دیہے کی بکری سے بہت دو دو ہوا کہ ہم سب کو
 اور اپنے ساتھیوں کو بلایا پھر یہ سب برتن بھر کر چلا گیا انہوں نے
 نے کہا وہ شریر وہی شخص جو گا حیکو قریش و ہمدان سے ہرے
 ہیں اور اس کا نام تمام عالم میں مشہور ہو رہا ہے اگرچہ
 اس وقت موجود ہوتا تو اس کے ساتھ جاتا اگر آپ بھی چاہتے
 سے امید ہے کہ میں اس کے پاس پہنچوں گا چنانچہ امم متعبد
 اور اس کے خاندان نے وہاں کارہنا چور کر دینے کی راہ لی
 اور وہاں پہنچ کر سلمان ہوئے اور اسے طرح راہ میں ایک
 آؤ چروایا ملا کہ اس کی اوتی دو دو نہیں دیتی تھی آپ کے

قصہ سراقہ بن جعفیہ

پانہ لگانے اور دودھ دینے سے بہت دودھ دینے لگی اور
 سب واقفون سے سراقہ بن جعفیہ کا واقعہ بہت عجیب ہے
 اور قصہ اسکا یہ ہے کہ جب قریش کے آپ کے بعد سکنے
 کے مشہور کیا اور کہا کہ جو کوئی چھڑا اور اس کے ساتھیوں کو مار دے
 یا قتیلا کر لائے تو ہم اور مکہ و نعل و نعل دیکھتے پس سراقہ نے
 اس کام کی حامی بھری اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر دوڑا
 جب آپ کے نزدیک پہنچا اور اس کے گھوڑے نے شوخی کی اور
 زمین پر گر گیا دیا وہ پیرسوار ہو کر اتنا قریب آیا کہ آپ کی باتیں سنتا
 تھا کیا ایک دونوں ہاتھ اس کے گھوڑے کے زانو تک زمین
 میں جاتے رہے اور وہ گھوڑے سے زمین پر کود ڈرا
 اور چند گھوڑے کو مارا مگر وہ آگے نہ بڑھا آخر کو مار پیش
 چھوڑا اور آگے بڑھا جب آپ کے اوڑھ کے درمیان ایک
 یا دوزخ کا فرق باقی رہا تب آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا
 اللہم اکتفنا شترہ یا شترہ یعنی اے اللہ بھانجکوار اس کے
 شتر سے ج طرح تو چاہے یہ کہتے ہی چاروں بادلوں اور
 گھوڑے کے زانو تک زمین میں دبس گئے تب اس نے
 فریاد کی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے
 میرا گھوڑا چھوٹ جاسے اور تم کو قے کچھ کام نہیں اور میں
 بے شکر ہوں کہ جو کوئی آپ کی تلاش میں بھیجے گا

میں پیر لیا دن کا آپ نے فرمایا اللہم انکس ما وعاظی
 فرماتے ہیں کہ اللہ اگر چہ تمام تر اسکا گوشہ چمک رہا ہے
 پس چاہو یا کون گوڑے کے زمین سے کل اسے پیر کو
 کی راہ فرج آپ کے نکد کیا آپ نے قبول فرمایا اور کہا اسے
 کچھ حاجت مہین اور مہین تجھے کچھ مہین چاہتا ہوں مگر اسبقہ
 کہ میرا تپا کہ کونہ تپانا پھر سرورہ دیاں سے ہلکا آیا اور بعد
 کہ فتح ہوئے کے اسے قبیلے کے بہت آدمیوں کے
 ساتھ اگر سلمان ہوا اور اس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ کے
 ہیکل نے اور در خلاصہ اور شراوت کا وعدہ کرتے تھے
 ستر آدمی اپنے ساتھ لیکر آپ کی گرفتاری کے لیے تھے
 کے قریب آپ سے جاملے آپ نے فرمایا تو کون سے ہے اور
 تیرا کیا نام ہے اس نے کہا بکر بن عبد العزیز
 اور رسول نے قال کے طور پر ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
 قدیر و امرنا ویکلیج یعنی ہمارا سب کام بن گیا اور تیرا ہوا
 پھر فرمایا تو کس قبیلے سے ہے کہا بنی اسلم کے قبیلے
 سے فرمایا سناؤ مجھے ہم سلامت رہے ہر فرمایا کون بنی
 اسلم کہا بنی سہم فرمایا انکسبت حکمت لیتے تو نے اسلام
 کا حصہ پایا پھر بکر بن عبد العزیز نے آپ سے پوچھا تو کون سے
 فرمایا انا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بن عبد اللہ

اور رسول اللہ کا ہون اس کے سنتے ہی جریدہ مع اپنے ہمراہوں
 کے آپ کے پاؤں مبارک پر گر پڑا اور یان لایا اور کہ
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ بعد اس کے
 جریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حبیب آپ مدینہ میں داخل
 ہون تو آپ کے ساتھ ایک چمٹہ چاھیے پہر او سے غامہ
 اپنے سر سے او تار کر ایک نیزے میں باندھا اور آپ کے
 آگے روانہ ہوا اور عرض کیا کہ آپ کس سعادتمند کے
 مکان میں اتریں گے فرمایا یہ میرا اونٹ حکم کیا گیا ہے
 جس جگہ یہ بیٹھ جائے گا وہیں میں اتروں گا کوفہ
 شہرہ در گردنم آگندہ دوست پیسیر دسہر جا کہ خاطر خواہ آوے
 اور بعض اصحاب سوداگری کے لیے ملک شام کو گئے تھے
 و سے بھی اوسی منزل میں آپ سے آئے اور کچھ سفید کپڑا
 آپ کے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تذر کیا اَصْلُوهُ
 وَاِسْلَامُ عَلِيَّابِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم واصل یہ ذکر ہے آپ کے مدنیہ
 طیبہ میں داخل ہونے کا اور اوس شہر میں رہنے کا
 اور یان سے طور و مقامات کا اسے اہل محاسن و نصار
 محبت شعار اوس سید ایثار صلے اللہ علیہ والہ وسلم
 کے کثرت لائے کے منظر رہتے تھے اور کہ معطر سے

آپ کے سکنے کی خبر پا کر سبر صبح کو دینہ کے ٹیلوں پر جا کر
 آفتاب جمال باکمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 طلوع ہونے کے منتظر کھڑے رہتے تھے اور دن چڑھتے ہی اپنے
 گہروں کو لیت آتے تھے ایک دن اپنی عادت سے بے موافق
 بہت انتظار کر کے گھر کو آئے تھے اور وہ تاج بارہویہ
 کی روز و شبینہ تھا ایک یہودی کہ ام بھی جیک پر گزرتا تھا ایک
 اوسکی نظر ایک سواری پر پڑی جہاں کہ وہ آفتاب رسالت
 مطلع غروب جلال سے طالع ہوا ہے دوزخ انصار کے قیام
 سین کہ وہ ان سے قریب تھے چار کر کہا کہ دیکھو یہ تھارا مقدر
 آپ پر چاغہ نعل انیک آن سرور خزان میرسد
 انیک آن گل برگ خندان میرسد شاو باش آئے خستہ
 بحر این بالا کز نیچے در و قو در مان میرسد چ شوق کن آئے
 لبیل مکنہ از عشق چکان گل نو در گلستان میرسد چ قورول
 افسردہ رو سے میدد چ مردہ تن را مژدہ جان میرسد
 تازہ دامن سے نشہ وادی غم چ کن برایت آب حیوان میرسد
 دور شوا سے علمت شام فراق چ کاغذاب وصل تابان میرسد
 مر حیا آن کشور کی کان پا دشاو چ درو سے با این شوکت و
 شان میرسد چ کسپی مسلمان لوگ اپنے اپنے ہتھیار
 باندھ کر ہوس شہنشاہ کو نین سے استقبال کر سکتے اور

مبارکباد دیتے تھے اور خوشیاں کرتے تھے اور رُکے اور
 ترکیاں کہتی تھیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل کو نیزہ باز رہتے
 تھے اور واد سند اور خوشی کی دینے لگے جب وہ سہیل
 آپ کے حضور میں حاضر ہو کر زیارت اور ایامی سے
 شرف ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کیا تم مجھ کو ست
 کہتے ہو عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ہم سب آپ کے جان
 ہیں آپ نے فرمایا میری تمکو دوست رکھتا ہوں اور انصار
 کے قبیلہ کی چینی والی عورتیں اپنے اپنے بالائے نون اور
 گھر کے دروازوں پر کھڑی ہو کر وجود سرور میں زبان حال
 کہہ رہیں تھیں **شہر** بیا کہ راستہ مستدیر بادشاہ
 مستدیر نہ تو پہنچتے و بشارت بھر دیا وہ سہیل بحال تھیں
 رز و سہیل نظر نقاب شہید کمال بادل لہریا و داد و نوا
 رہے سہیل سپہر دور خوش اکنون زندگیاہ آمد جہاں
 بکاہم دل اکنون زندگیاہ رسیدہ ز قاطعان طریق
 این زبان بشوید امین و قواضی دل دہشش کہ مردہا سپہ
 عزیزہ صغیرہ برادران غمخور و زعفر چادر باد با و جہا
 کجا رہت صوفی و حال کل و طبع لیش و بگو بید کہ ہدی دین
 بنا و رہستہ سہیل و جہا بگو کہ جہا بر سر دم و برین غم عشق و زاکش

دل سوزاں و دود و گور رسیدہ ز شوق رویت و شبہا پاس
 فراق مرا بہ ہمان رسید کہ آتش بر برگ دکاہ رسیدہ پیش
 بار ہجوین تا پنج بروج الاوے روز و شبہ سنہ اول ہجری
 کو حضرت سیدہ کائنات علیہ السلام و آہ و سہم
 بنی ہمدان عوف کے مکانوں میں کہ مسجد قبا کے گرد تھے
 اور تھے اور چند روز وہیں رہ کر ایک مسجد بنائی کہ اب سجدہ
 قبا کے مشہور ہے اور چلے حیدر اسلام میں جو مسجد بنی
 یہی ہے اور جب تک آپ وہاں رہے اسی مسجد میں
 نماز پڑھا سکے اور جانتا چاہیے کہ دو شبہ کے و کعبہ
 فضیلت ہے کہ اوسیدیں آپ پیدا ہوئے اور اوسیدیں
 پہلے دمی اور مری اور اوسے روز گئے سے ہجرت کی اور
 اوسے روز مدینہ میں داخل ہوئے اور اوسے روز وفات
 پائی القصد کہ فاطمہ زہرا علیہ السلام و آلہ و سلم
 کو بہت امانت دار جانکر اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھ
 جاتے تھے اور آپ کو سچا امانت دار کہتے تھے پس جب
 آپ نے مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تھا حضرت علی رضی
 رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ میرے بعد یہ امانتیں اوستے
 لاکھوں کے حوالہ کر کے تم میرے پاس مدینہ میں چلے آنا
 پس موجب آپ کے حکم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ

نہایت عزیز

وہ امانتیں، اوسکے مالکوں کے سپرد کر کے یمن و ن کے بعد
 کے سے مدینہ کو تشریف لے گئے اور وہیں منزل قبا میں آپ
 کے حضور میں پہونچے منقول ہے کہ جناب ہر نقوی پادہ پائے
 لے گئے اور اوسکے پادہ میں چائے پڑ گئے تھے حضرت
 سید الشہد علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اون چالو سپر نہی رانی لغور
 وہ جاتے رہے بعد اوسکے آپ نے جمعہ کے دن وہاں سے
 کوچ کیا اور رستے میں نبی سالم کی مسجد میں کہ قبا سے نزدیک
 ہے جمعہ کی نماز پڑھی اور خطبہ فصیح و بلیغ تعلیم احکام میں پڑھی
 اہل ایمان کے دلوں کو پزیراوار فرمایا اور بعد نماز کے شہر
 مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور سب قبیلے والے انصار
 کے بعض پادہ بعضے سوار متہتیار باند بکر آپ کے ساتھ چلے
 ہی عمرو بن عوف نے کہ منزل قبا کے رہنے والے تھے
 آپ کے پاس حاضر ہو کر کہا اے عذر خواہی عرض کیا کہ آپ
 کوچ کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ کو یہاں کچھ
 تکلیف پہونچی اور اگر وہاں دسین عزت و جلال پر بھیجی ہے
 فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ حکم اگالہ القری میں جاتے کا
 حکم سوا ہے اور اگالہ القری ہی مدینہ طیبہ کا نام ہے
 بعد اوسکے ہر ایک انصاری آپ کے اونٹ کی مٹا رکھتا
 اور اپنے اپنے مکان میں اترنے کی ازبور کرتا تھا

بخشندل ہمارے اوج سعادت پیام یافتہ اگر سزا
 گزیدہ سے بروہام یافتہ نہ جناب واریرا نہ از نام از نشاء کلام
 اگر زور سے نو علیہ جان یافتہ شہید کہ ماہ مرزا زاف
 شد و طالع بد بود کہ پر تو نور سے بر پیام یافتہ بہ بار کاو تو
 چون باد نہ باشد بار جس کے اتفاقی محال سلام یافتہ چو
 میان خدا و پیش شد خیال سے بہتم کہ قطرہ سے طارش
 کیا نہ یافتہ نہ خیال زلف تو گفتا کہ جان وسیلہ ساز نہ کہ
 گفتار شہر ازین بدام یافتہ نہ بیا سیدی ازین در سر و زین
 فاسد بود کہ قرعہ دولت نہام یافتہ نہ جناب سرور عالم
 علیہ التسلیم وار و مسلم نے سکود ما سے خیر و کفر مایا
 یہ میرا انت حکم کیا گیا ہے جس جگہ یہ بیٹھے گا زمین میں
 او ترون گالیس اس جس جگہ آپ کی مسجد کا منبر ہے
 وہ اونٹ خود بخود بیٹھ گیا آپا او میر سے او تو سے
 اور ابو ایوب، انصاری کے گھر میں کہ وہاں سے قریب
 تھا تشریف لے گئے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
 و اکثر ذوالفضل علیہ السلام شہید ہوا کہ ہر لی کا
 خانہ اما ہی چہن با شد چہ یون کشو ہے کان عرب
 تا۔ یہ چہن با شد چہ ابو ایوب، انصاری رضی اللہ
 عنہ۔ یہ عرب سے ہے کہ جناب سرور عالم علیہ السلام

میرے گھر میں تشریف لائے تو بچے کے درجے کو اختیار فرمایا اور بچہ کو اور میری والدہ اور میرے لڑکوں کو اوپر کے درجے میں رہنے کا حکم دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماما پاپا آپ کے قربان ہو کر اوپر کے درجے میں رہنے سے کمال ہے ادبی معلوم ہوتی ہے بھگو کیونکر گوارا ہو کہ سعید المرسلین خاتم النبیین سیچے تشریف کہیں اور ہم بالا خانہ پر بیٹھیں یا رسول اللہ آپ اوپر کے درجے کو اختیار فرمائیے اور ہم سب نیچے کے درجے میں ہیں فرمایا یہی نیچے کا درجہ میرے لیے مناسب ہے ہو سکتا ہے کہ لوگ میرے ساتھ ہیں اور اوپر لوگ بھی میری ملاقات کو آتے جاتے ہیں تم سب اوپر رہو میں یہیں بیٹھوں گا اور ایک روایت میں ہے کہ ابو الیوب رضی اللہ عنہ ہمیشہ آپ سے اوپر رہنے کو عرض کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے اوپر کے درجے میں رہنا قبول فرمایا اور ابو الیوب رضی اللہ عنہ نیچے رہنے لگے کہ اس کے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو رافع اپنے آزاد غلام کو اور زینب عارثہؓ کو چھانوے روپیہ اور دو اونٹ دیکر کے گروانہ فرمایا کہ جناب فاطمہؓ زہراؓ اور ام کلثومؓ اور ام سلمہؓ سودہ بنت زیدہ رضی اللہ عنہا اور ام ایمنؓ زوجہ زید بن حارثہؓ

اور اسامہ بن زید کو مدینہ منورہ میں لے آوین اور عبد اللہ
 ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما ہی اوسکے ساتھ ہو سکے کہ اپنے
 گھر کے سب لوگوں کو لے آوین پس جب یہ سب لوگ مکہ
 منورہ سے مدینہ طیبہ میں ہجرت و عافیت تشریف لائے جب
 حضرت علیہ السلام و آلہ وسلم باطنیان تمام دعوتِ اسلام
 میں مشغول ہوئے اور جب انصار کے لوگ ایمان لائے
 اور کفر اور گمراہی اُنکی دور ہوئی یہود و مردود نے طرح طرح
 کی خیانتیں شروع کیں اور دشمنی اور تکلیف وہی پر کرنا بدی
 اور حقد و حسد کا عدالت میں کوتاہی نہ کی بعضوں نے
 اتفاق اختیار کر کے دنیا کو جمع کیا اور اپنی جان بچائی اور
 بعضوں نے کہ رحمت الہی اوسکے شامل حال تھی بسبب اوس
 پہچان سکے کہ توریت میں دیکھی تھی دین اسلام کو قبول کیا
 چنانچہ عہدِ انبیا میں سلام کہ بڑے عالم اور سرورِ ارباب و
 کے حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد سے تھے جید
 جناب سرورِ عالم علیہ السلام و آلہ وسلم ابوالقویس انصاری
 رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائے اُسی روز وہ اُسکے
 حضور میں آکر مسلمان ہوئے اور جناب سرورِ عالم علیہ
 السلام و آلہ وسلم کہ باقی روایات ساتھ میں نے ابوالقویس
 انصاری سے کہ گھر میں یہ مسیحا و مہجرو خامس نبویا یہ کہے

اوس زمانہ میں وہ جگہ دو یتیموں کی تھی اور نام اولیٰ یتیموں کا
 سہل اور سہیل بن رافع بن عمر و تھا وہ لڑکے اوس جگہ اپنے
 خرشے سو کھلاتے تھے آپ نے اوس زمین کو مسجد اور حجر
 کے لیے بقیت دس مثقال کے اوس مال سے کہ ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ نے نکلے سے چلتے وقت اپنے ساتھ لیا تھا
 ان یتیموں سے مول لیا اور اونچا بابر ابرو ایا اور حجر
 کے درخت کے بے موقع تھے کہ دو ادا لے اور مسجد بنانا شروع
 کی اور صحابہ سے فرمایا کہ مسجد کے لیے انیٹین تیار کرو باب
 رضی اللہ عنہم نے انیٹین تیار کیں اور وہ جگہ کہ جان یتیم
 نبائی گئیں تھیں اب تک مدینہ منورہ میں موجود اور ظاہر
 اور مشہور ہے پس دیواریں مسجد شریف کی کچی ٹٹوں سے
 تیار ہوئیں اور چٹ اور کہنیں اوسکے خرشے کی لکڑی
 بنے اور حال اوس چٹ کا یہ تھا کہ برسات میں پانی اور
 مٹی سرون پر گرتی تھی اور زمین ایسی تر ہو جاتی تھی کہ لوگ
 کیچڑ میں سجدہ کرتے تھے نبائی مسجد شریف کی پہلی مرتبہ قبلہ
 شمالی سے چون گز اور مغرب مشرق ترستہ گز تھی اور بعد
 فتح خیبر کے سنہ سات ہجری میں مسجد پر نئی سرسے سے
 نبائی گئی اور دونوں طرفوں سے صد و صد ہونی طرانی نے
 نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک

انصار رضی تھے کہ شیخ کے پاس رہتا تھا اور شاہ فرمایا کہ اگر تو اس
 گھر کو مسجد کے لیے دے دے تو میں اپنی مسجد بڑا کروں اور اس
 زمین کے بدلے تجھ کو بہشت میں گھر دے دوں گا تو میں نے
 اور مذکر کیا کہ یا رسول اللہ میں اس کے بدلے والا ہوں مجھ کو
 اپنی گنجائش نہیں کہ بے قیمت دوں تب حضرت عثمان رضی
 اللہ عنہ نے اس کو دو سو روپیہ دیکر وہ زمین منول لی اور
 آپ سے عرض کیا کہ اگر مجھ کو اس کی عوض میں بہشت میں گھر
 دے تو میں لیجے پس جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اس زمین کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منول لیکر
 داخل مسجد شریف کیا اور ایک اینٹ اپنے دست مبارک
 سے بیوہ میں رکھی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس کے
 پتھر سے ایک اینٹ برابر اپنی اینٹ کے رکھوائی اور
 ایسی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ
 ایک ایک اینٹ تم ہی رکھو اور وہ جو روایت کہ امام احمد نے
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ صحابہ اثنین لائے
 تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کے ساتھ آئے
 آتے تھے ایک بار دیکھا میں نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم بہت سی اثنینیں شکر سے تالہ بیہ مبارک اٹھا کر
 لیے آتے ہیں عرض کیا میں نے یا رسول اللہ اسے مجھ کو بھی

کہ میں ڈال آؤں فرمایا کہ ان میں بہت بڑی مین اوٹھا لاؤ
 اور انکو سیر کے پاس رستے دو یا آبا بھر فریہ لائیں اگر ان میں
 لا احقو پس یہ واقعہ بنا رہا مین ہوا ہو گا اس واسطے
 کہ اسلام ابو سرور رضی اللہ عنہ کا سنہ سات ہجری مین قصد
 حج خیر کے ہے اور بناہ اول سن پہلی ہجری مین سیرت دور
 اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تین
 دروازے رکھے ایک دروازہ طرف بیابان کے کہ آلاں
 قبلہ ہے اور ایک دروازہ جانب غربی کہ حالا او سکوا باب المرتہ
 کہتے ہیں اور ایک دروازہ آمد و رفت آن حضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ اب وہ باب آل عثمان ہے اور اس
 اب ہر میل ہوتے ہیں اور قبلہ بناہ اول مین بیت قدین
 طرف تھا بعد مولد یا سترہ سینے کے ہجرت سے طرف مسجد
 کے بخوں پایا مستقل ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم مسجد بنی سلمہ مین نماز پڑھتے تھے کہ کو ع کہ عس
 روم مین یہ آتہ کر یہ قول و جنگ شطر المسجد الحرام نماز کی
 باب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کو ع مین بیت المقدس
 سے طرف کعبہ مکرمہ کے پر گئے اور صفوف قصد یون
 کہ پیچے آپ کے تین سب پر گئے اور باقی نماز کی
 کی طرف تمام کی اور وہ مسجد اوسدن سے دو قبلتین مشہور

چین چینی

پہلی اور زیادتی اور تغیر اور تکلفات اور زیب و زینت
 کہ بعد خیاب سپرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 مسجد نبوی میں واقع ہوئی تاریخ مدینہ میں مذکور ہے اور بعد
 بنا مسجد شریف کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 حجرے بنا لئے بلندی ہر حجرے کی چیت کی قد آدم سے
 ایک ہاتھ بلند زیادہ اور دروازے اکثر حجروں کے
 جانب مسجد شریف کے تھے بعد تمام ہونے ان عمارت
 کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوالیوب انصاری
 کے گھر سے اہل و عیال تشریف لاکر وہاں اقامت
 فرمائی اور جب مہاجرین نے مدینہ منورہ میں اقامت
 کی آب و ہوا مدینہ کی اوسکے موافق نہ آئی اور حضرت
 ابوبکر صدیق اور عامر اور بلال رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ
 تپ محرق لاق ہوئے اور اسقدر ضعیف ہو گئے کہ طاقت
 جنبش کی نہ رہی اور بیہوشی اور ہذیان اوسکے حال پر
 طاری ہونے لگا یہ خبر بارگاہ عالم پہنچا جناب سید الانبا
 صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرت صلے اللہ علیہ
 آئے لجنے بیماروں کے حال پر رحم فرمائے دعا کی کہ اللہ
 تعالیٰ انہیں امینہ کھینکے اور اللہ باریک کفائی ہمارے
 تیرا تو چھانکنا و انقل چھا جائے الحق یعنی اسے بارگاہ

محبت دے تو پہلو دینیہ کی جیسے کہ محبت دی تو نے ہم کو
 کیے کی یا او میں زیادہ اسے بار خدا یا برکت دے تو ہم کو
 سیدہ کو وزن اور پیمانے میں اور موافق کر دے تو آب و ہوا
 او کی واسطے ہمارے اور پیر دے تب او کی طرف کوہ
 جحفہ کے پس یہ برکت دعا اور اس قبول باگاہ وحدت
 کے مع تعالیٰ اور چاروں رنجور کو شفا بخشی اور ہوا
 سہ کی او کو موافق اور ساز و آرم ہوئی اور سب تندرست
 ہوئے اور عفونت اور وبا و مان کی کوہ جحفہ کی طرف
 جاتی رہی اور دوسرے سال ہجری ماہ صفر میں اور ایک
 روایت میں ہے کہ ماہ ربیع میں عقد نکاح جناب سیدۃ النساء
 عائشہ بنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ سب
 رنگین سے چوٹی اور ازراہ شفقت اور محبت کے
 ہر ایک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے سب میں شری تئیں ساتھ شہر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ
 وجہہ کے منعقد ہوا اور اون دنوں میں ستر مبارک جناب
 سیدہ رضی اللہ عنہا کا بعضے روایات میں ملتا کہ پس
 پہلی میں اٹھارہ برس کا تھا اور عمر شریف جناب
 مرتضوی کی اکیس برس پانچ مہینے کی تھی قصہ اوں کا
 تاریخ النبوة میں شیخ المنذ عبد الحق محدث دہلوی نے

بیان نکاح
 جناب عائشہ
 رضی اللہ عنہا

اس قصیدہ سے بیان فرمایا ہے کہ اول شہادت اور کون
 اہل کفر و بدعت اور کفر و بدعت کی طرف سے
 سے اس قدر تعلق رکھتا ہے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 منتظر و وحی کا ہونا چاہئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 سے ایک دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بار
 اس پر ایک بار سے اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 ابو طالب چاہئے اور اس کا طبعیت اس کے لئے کہ اس کے لئے
 لیکر اس کا طبعیت اور اس کا طبعیت اس کے لئے کہ اس کے لئے
 فرمایا اور اس کا طبعیت اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 کیا اور اس کا طبعیت اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 اسے حق میں مین سے دیکھو و سوان حیدر اس کے لئے کہ اس کے لئے
 مایا سے بنایا اور اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 پلٹن آیا اور اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 سے لایا یہاں اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 آرزو و زوجیت سیدہ ایشا کی رکھتا ہوں اس کے لئے کہ اس کے لئے
 آدم ہر شہادت ماں بکف چہ اگر قبول اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 آپ نے فرمایا مر جیایا ابن ابی نقیل اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 بن مالک بنی ادریس سے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے
 نبوی میں حاضر تھا و کیا میں سے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے

یہاں سے اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے

وہ ایک مسلم پر ایک حالت مانند حالت وقت وحی کے طاری
 ہوئی بعد افاقہ کے اوس حالت سے مجھے فرمایا کہ اسے اس
 اس وقت جبریل علیہ السلام آئے اور پیغام رب العزت کا لایا
 کہ ترویج کرو تو فاطمہ نور ویدہ اپنی کو ساتھ علی ابن ابیطالب کے
 آئے اس جا اور ابو بکر صدیق اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور
 زبیر اور تمامی انصار رضی اللہ عنہم کو بلا لائے پس میں نے سب کو
 لا کر حاضر کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ بلند اور
 نصیح متضمن حمد و ثناء عطا کیا اور شتمل اور پیر غیب نکاح
 کے ٹھہرا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ علی علیہ السلام کے ترویج
 فرمایا اور تہرین چار سو شقال چاندی جیکے ایک سو آٹھ روپیہ
 آٹھ ماشہ ہوتے ہیں باندھ کر فرمایا اسے علی قبول کیا تنہ
 عرس کیا بعد جان و دل قبول کیا پس حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے ایک طبق خرمے کا لیکر سب کو عنایت
 کیے اسی جگہ سے فقہاء نے شیرینی وغیرہ لوگوں کو دنیا مجلس
 نکاح میں سنت مستحبہ لکھا ہے اور خطبہ نکاح حضرت فاطمہ
 رضی اللہ عنہا کا یہ تھا خطبہ احمد بن محمد بن حنفیہ

المعبود بقدرة المطلاع سلطان المروء من عذابه وسخطه
 الكافذ امره في سائر ارضه الدني خلق الخلق بعد ربه وسبحه
 بالحكامه وانعمهم دينه واكرمهم رزقه وسبحه محمد صلي الله عليه وآله وسلم

خطبہ
 نکاح خاتون
 رضی اللہ عنہا

دو نوں کو حضور پر نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قلم سے پہنچنے پر وہ کا
 بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کے حق میں دعا فرمائی اور ایک مٹی دراہم اور سہیج لیکر موالہ بل
 کے کہیں تو خوشبو وغیرہ میں صرف کرے اور باقی دراہم
 ام سلمہ مادر انس بن مالک کو دین تا جیہ فاطمہ کا اور جو کچھ
 کہ اسباب غانہ دار کا ضرور ہے مرتب کرے پس ام سلمہ
 نے دو چار برہ دیمانی اور دو نہالی کتان کی کہ او میں بجا کے
 رولی کے پوست خرما کوٹ کر ہر اتھا اور چاٹکیہ چمڑے
 و شبودار کے کہ دو میں پشمینہ اور دو میں وہی پوست
 خرما ہر اتھا اور دو باز و بند چاندی کے اور ایک پیارہ پانی
 سے کا اور چکی اور باسن مٹی کے اور مشک وغیرہ خوشبو
 کے نظر انور میں لاکر گزرانا اور موائہ بہت نہ نہ میں لکھا
 کہ وہ کہہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا
 رضی اللہ عنہا کا اور قبل اسکے کہ کا ویمہ نہیں ہوا تھا پس
 کہہ رکھی زہرا اپنی ایک بیوی کے پاس اور چند صاع
 جو اور چند صاع خرما اور سرخ و غیرہ لیکر سب کو کھانا بلا کر
 کھلا مارا وایت کی ہے امام احمد حنبل نے نے مناقب میں معید
 اور امام حنبل نے حصین میں لکھا ہے کہ بعد ترمذی
 فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وہ کہہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کے حق میں دعا فرمائی اور ایک مٹی دراہم اور سہیج لیکر موالہ بل کے کہیں تو خوشبو وغیرہ میں صرف کرے اور باقی دراہم ام سلمہ مادر انس بن مالک کو دین تا جیہ فاطمہ کا اور جو کچھ کہ اسباب غانہ دار کا ضرور ہے مرتب کرے پس ام سلمہ نے دو چار برہ دیمانی اور دو نہالی کتان کی کہ او میں بجا کے رولی کے پوست خرما کوٹ کر ہر اتھا اور چاٹکیہ چمڑے و شبودار کے کہ دو میں پشمینہ اور دو میں وہی پوست خرما ہر اتھا اور دو باز و بند چاندی کے اور ایک پیارہ پانی سے کا اور چکی اور باسن مٹی کے اور مشک وغیرہ خوشبو کے نظر انور میں لاکر گزرانا اور موائہ بہت نہ نہ میں لکھا کہ وہ کہہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا اور قبل اسکے کہ کا ویمہ نہیں ہوا تھا پس کہہ رکھی زہرا اپنی ایک بیوی کے پاس اور چند صاع جو اور چند صاع خرما اور سرخ و غیرہ لیکر سب کو کھانا بلا کر کھلا مارا وایت کی ہے امام احمد حنبل نے نے مناقب میں معید اور امام حنبل نے حصین میں لکھا ہے کہ بعد ترمذی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا اور قبل اسکے کہ کا ویمہ نہیں ہوا تھا پس کہہ رکھی زہرا اپنی ایک بیوی کے پاس اور چند صاع جو اور چند صاع خرما اور سرخ و غیرہ لیکر سب کو کھانا بلا کر کھلا مارا وایت کی ہے امام احمد حنبل نے نے مناقب میں معید اور امام حنبل نے حصین میں لکھا ہے کہ بعد ترمذی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

گھر میں تشہد لیت لائے اور فرمایا اسے فاطمہ پانی لاؤ خباب
 سیدہ رضی اللہ عنہا ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی بہ کر لائیں
 پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعابِ دہن مبارک
 اپنا اوسمیں ملا یا اور فرمایا اسے فاطمہ آگے آؤ جب وہ
 آگے آپ کے آئیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 وہ پانی اوسکے سینہ اور منہ پر ڈالا اور فرمایا اکی میں اسکو
 تیری پناہ میں شیطان رجم سے دیتا ہوں بعد اوسکے فرمایا
 اسے فاطمہ سیری طرف پیچھ کر پس باقی پانی درمیانِ دونوں
 شافون کے ڈالا اور فرمایا اکی میں اسکی اولاد کو شیطان
 رجم سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور لعابِ دہن مبارک ملا کر ساتھ
 علی رضی اللہ عنہ کے ایسی معاملہ کیا اور فرمایا جاؤ ساتھ اہل
 اپنے کے میں نے تمکو خدا کو سونپا اور بعضی روایات میں
 یوں آیا ہے کہ خباب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 روزِ نکاح فاطمہؑ پر اس کے بعد نمازِ عشا کے اوسکے گھر تشہد لیت
 لے گئے اور برتن پانی کا اٹھا لیا اور اوسمیں لعابِ دہن
 مبارک ملا یا اور جو دو تین پیرہن اور دم کیا اور علیؑ فاطمہ
 رضی اللہ عنہما کو دیا کہ اس سے وضو کرو اور پوچھو بعد اوسکے
 فرمایا اسی یہ دونوں مجھے ہیں اور میں اسے پس جیسا کہ

تو نے تجھ کو دور رکھا اور پاک کیا شیطان پلید سے دور رکھ
 اور پاک کر ایں دونوں کو شیطان بعین سے بعد از ان
 فرمایا جاؤ اپنی جگہ کو اور فرمایا خداوند العزت دسے انکو
 آپس میں اور برکت کر امین اور انکی اولاد میں اور دور کر
 پریشانی انکی اور نیکی کر انکو اور انکی اولاد کو دنیا اور آخرت
 میں اور حدیث عبد اللہ بنی عباس رضی اللہ عنہما میں آیا ہے
 کہ جب تزویج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ
 رضی اللہ عنہا کو ساتھ علی بن ابیطالب کے حضرت فاطمہ
 رضی اللہ عنہا روئے لگین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے اسے بھی کس چیز نے رو لایا تجھ کو عرض کیا یا رسول
 اللہ تزویج فرمایا تھنے تجھ کو ایسے شخص کے ساتھ کہ وہ محتاج
 اور بے مال و ماہر ہے پس فرمایا آیا راضی نہیں ہے تو اس پر
 شخص سے کہ برگزیدہ کیا حق تھا نے بنے دو آدمیوں کو
 تمام روئے زمین سے ایک باپ تیرا اور ایک بیج تیرا
 اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آیا راضی
 نہیں ہے تو ایسے شخص سے کہ وہ اقدم اصحاب سے ہے
 از روئے اسلام کے اور وانا تر ہے از روئے علم کے
 اور تو بہترین امت میرے کی ہے جیسے کہ میرے
 اپنی قوم میں اور تزویج کیا میں نے تجھ کو ساتھ نیک بخت دنیا

اور آخرت کے مسئول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و آلہ و
 سلم نے تمام کام گھر کے اندر کرنے کے چاہیے کہ روٹی پکانا
 اور جو پینا اور چارو دینا اور مثل اسکے واسطے فاطمہ
 رہبر رضی اللہ عنہا کے مقرر فرمائے اور باہر کے کام سب
 علی رضی اللہ عنہ کے واسطے مقرر کیے بعد ہستقار ابن
 امور کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے کام میں غول
 اور مصروف رہتی ہیں اور از بسکریج اور عنت امین
 کہ وہ ہے اتفاق ان کاموں کا نہ بڑا تھا اور بچائے تھے
 پس رنگہ رو سے مبارک خباب سیدہ رضی اللہ عنہا
 کا زردا اور مغیرہ گویا اور کپڑے غبار آلود اس واسطے
 اکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ دالابین عرض
 کیا کہ اگر ایک مادی بھگو عنایت فرمائے تو محنت میری
 اور کاموں میں کہ مجھے شلوک بہن ثالیو سے فرمایا ہے
 فاطمہ گاہی دون میں بھگو یا وہ چیز کہ اس سے بہتر ہو
 عرض کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہ بہتر ہو وہ عنایت فرمائیے
 کہا ہر روز وقت خواب کے تیس پر تین بار سبحان اللہ
 اور تیس بار الحمد للہ اور جو تیس بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الہ الا اللہ
 اللہ اللہ اللہ لا شریک لہ کہ کہ الملک و الملک و الملک و الملک و الملک و
 اللہ اللہ لا یوت بیا و الخیر و اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

یہاں تک کہ میں عرصہ اس کے ہزار حسرات اپنے اعمال میں تم لکھی
 ویکو کی خیاں اب میر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اوس سے
 اس ورد کو اوٹھو ان سے ترک کیا اور کتب میرین لکھا ہے
 کہ جب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے مہر سے واقف ہوئیں
 جناب اقدس نبویؐ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم تمام عالم کی گرد کیوں کا مہر درم اور دینار مقرر ہوتا ہے
 پس اگر میرا ہی یہی مقرر ہوتا تو کیا فرق ہوا مجھے تمنا یہ ہے
 کہ مہر میرا شفاعت امت کے مقرر ہو آپ جناب رب العزت
 میں میرا طرف سے التماس فرما دین حضرت صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم نے جناب کبریا میں دعا کی فوراً وہ مستجاب ہوئی
 اور حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک نامہ حریر بستی کا لاکر
 نظر اوردین گدزانا اوس میں کاتبان قضا اور قدر نے لکھا تھا
 کہ سچانہ جلق جلالہ نے مہر حضرت فاطمہ زہرا کا شفاعت
 امت گنہگار پر بزرگوار اوس کے کی مقرر فرمائی جناب ماقون
 قیامت سے اوس نامہ فیض ختامہ کو تابزلیت حرز جان اپنا
 کیا اور وقت انتقال کے وصیت فرمائی کہ اس نامے
 کو جسے جدا کرنا اور میرے ساتھ میری قبر میں رکھ دینا کہ جب
 میں قیامت کو اٹھوں گی اس نامے کو دست آور کر کے
 امت گنہگار پر بزرگوار اپنے کی شفاعت کروں گی کہ اس

یہاں تک کہ میں عرصہ اس کے ہزار حسرات اپنے اعمال میں تم لکھی
 ویکو کی خیاں اب میر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اوس سے
 اس ورد کو اوٹھو ان سے ترک کیا اور کتب میرین لکھا ہے
 کہ جب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے مہر سے واقف ہوئیں
 جناب اقدس نبویؐ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم تمام عالم کی گرد کیوں کا مہر درم اور دینار مقرر ہوتا ہے
 پس اگر میرا ہی یہی مقرر ہوتا تو کیا فرق ہوا مجھے تمنا یہ ہے
 کہ مہر میرا شفاعت امت کے مقرر ہو آپ جناب رب العزت
 میں میرا طرف سے التماس فرما دین حضرت صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم نے جناب کبریا میں دعا کی فوراً وہ مستجاب ہوئی
 اور حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک نامہ حریر بستی کا لاکر
 نظر اوردین گدزانا اوس میں کاتبان قضا اور قدر نے لکھا تھا
 کہ سچانہ جلق جلالہ نے مہر حضرت فاطمہ زہرا کا شفاعت
 امت گنہگار پر بزرگوار اوس کے کی مقرر فرمائی جناب ماقون
 قیامت سے اوس نامہ فیض ختامہ کو تابزلیت حرز جان اپنا
 کیا اور وقت انتقال کے وصیت فرمائی کہ اس نامے
 کو جسے جدا کرنا اور میرے ساتھ میری قبر میں رکھ دینا کہ جب
 میں قیامت کو اٹھوں گی اس نامے کو دست آور کر کے
 امت گنہگار پر بزرگوار اپنے کی شفاعت کروں گی کہ اس

دانتے بین حق تعالیٰ سے مجھے وعدہ شفاعت امت کا کیا
 اور اللہ و عذہ جلاوت میں سے ہے اور عابدانہ سے پہلے لو کہ
 مدت اقامت شریف حضرت سرور عالم سے اللہ علیہ و آلہ و
 سلم کی مدینہ منورہ میں باقی اہل قواہج و سن بزرگ ہوں اور
 اور میں مدت میں جو کچھ کہو اوقات اور درویش غریب
 اور سید ایا اور بنو حاتم اور شہنشاہ اور احکام سے گفتگو
 مقصود ہے کتب نیر اور قواہج کے مذکورین یعنی اوہین
 جلاوت ہی کے جائے میں طالب شاہن کو چاہیے
 کہ اوکو بالاسیغایہ اور غفیل و ازبیری کا یون میں
 دیکھیں و اللہ ذی التوفیق المصلوۃ والسلام
 علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ و سلم



نحمدہ و نصلی و سلم سید الشہداء حسن و حسین علی نبیہما السلام

یہ مجلس گیارہویں سیمینار ذکر غزوات
اور سردارِ اہلِ اہل کی تقدیر و تدبیر

جانتے تھے اسے اہلِ مجلس کہ دوسرے برس ہجری میں جب
یار اور اصحاب اور مہاجر اور انصار زیادہ ہوئے اور انہی
وفاداری اور خانہ نشینی سے دینِ اسلام نے خوب مضبوطی
پائی اور ظلمِ دین کے دشمنوں کا یہی حد سے زیادہ گذرا تب
جہاد کی آیتیں پڑھیں درپے آئے لیکن اور حکم لگے دیکھو وہاں
دین کا منہ بول ہوا تب آپ نے جہادِ انانی کی شیف
و القلم کا بلند کیا اور کبریت اور ہدایت کی دین و دشمنوں کی

یہ مجلس گیارہویں
سیمینار ذکر غزوات
اور سردارِ اہلِ اہل کی
تقدیر و تدبیر

خوابی پر باندھی اور اوکلی بیخ کنی کے لیے بھوٹا اور سرایا
 بھیجے گئے بھوٹا اوکو سوتھتے ہیں کہ جس لشکر میں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوتے اوکو غزوہ
 ہی کہتے ہیں اور جان آپ تشریف نہ لجانے کے گریہ و
 اور اوصیاء بنو کو بھیجتے اوکو ستر پہناتے ہیں اور ہر
 صحیح بخاری اور مواہب لدنیہ کے یہ ہے کہ جن لڑائیوں
 میں آپ خود تشریف لگے اوتھیں یا تائیس ہیں اور
 روضۃ الاحباب واسطے نے ایک روایت میں اکیس
 دوسری میں چوبیس لکے ہیں غرض کہ جن لڑائیوں میں
 کافروں سے مقابلہ ہوا وہ یہ ہیں پندرہ ائمہ اہل بیت
 کہ اوکو غزوہ خندق ہی کہتے ہیں اور بنو قریظہ بنو لہو
 خیبر فتح مکہ طائف حنین اور وہ لڑائیاں کہ جن میں
 آپ شریک نہیں ہوئے تائیس ہیں اور بعض جہیز
 کہتے ہیں تفصیل اوکلی بڑی کتابوں میں لکھی ہے ذکر
 غزوہ بدر یہ غزوہ بہت بڑا ہے کہ ہتر ہون
 ۱۰ رمضان المبارک کی دوسرے سال ہجری میں واقع ہوا
 اور یہ جگہ مدینہ سے اٹھائیس منزل کے کی طرف ہے
 اور قصہ اسکا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسلام
 کو ظاہر کرے اور کفر اور کراہی کو مٹا دے تو بہت سے

بازار

کا فر بہت مال لیکر ملک شام کی طرف متوجہ ہوئے اور سردار
 اوس قافلہ کا ایوسفیان بن حرب بن امیر بن عبد مناف تھا جب
 یہ خبر آپ کو پہونچی آپ نے کچھ لوگ لیکر اوس قافلہ کا قصد
 کیا اور ذوالعشیرہ میں تبشریف لائے اتفاقاً وہ قافلہ وہاں
 سے نکل گیا تھا پھر آپ مدینہ کو پہر گئے اور وہاں سے
 طلحہ بن عبد اللہ اور سعید بن زید کو ملک شام کی حد و نیز ہجا
 کر اوس قافلہ کے پہرنے کی خبر تحقیق کر کے اطلاع کریں کہ
 دوسری مرتبہ اوس قافلہ کا قصد کیا جاوے اور قبل جنبہ
 پہونچنے کے اپنے بارہویں رمضان المبارک کو عمر بن ابی سلمہ
 کو شہر کی خلافت اور غازی کی امامت کے لیے خلیفہ کر کے
 تین سو پانچ آدمیوں کے ساتھ کہ اوسین چونتہر آدمی مہاجرین
 اور دو سو اکیس انصاری تھے نکلے اور تین آدمی مہاجرین
 سے اور پانچ انصاری سے کہ ہر ایک بسبب عذر کے حاضر نہ تھے
 آپ نے انکو بدر کی لوث سے حصہ عنایت فرمایا اور اہل
 سیر نے انکو بدریوں میں داخل کر کے سب تین سو تیرہ
 آدمی موافق لشکر طلوت کے کہ جالوت کی لڑائی کے لیے
 گیا تھا کہے ہیں اور ان آٹھ آدمیوں کی تفصیل یہ ہے
 کہ ایک اون تین مہاجرین میں سے حضرت عثمان بن عفان
 رضی اللہ عنہ تھے کہ وہ اپنی بی بی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم کی پیاداری کے لیے آپ کے حکم سے مدینہ منورہ گئے تھے اور طلحہ بن عبد اللہ اور سعید بن زید آپ کے حکم سے اوس قافلہ کی خبر لگانے کے لیے شام کی طرف گئے تھے اور اون پانچ انصاریوں سے ایک ابو لبابہ بھی لے گئے تھے اور ان کے ساتھ ایک کورواں فہرہ لایا تھا دو شرے عامر بن عدی کہ اوکو بھی راہ سے اہل بیت کی حفاظت کے لیے خلیفہ فرما کر مدینہ کو بھیجا تھا تیسرے عمار بن جحش کہ اوکو بھی منزل رزعا سے کسی ہم پر بھیجا تھا چوتھے عمار بن اعمہ پانچویں خطاب بن جبیر کہ یہ دونوں راہ میں چوتھے اور زخمی ہوئے تھے اوکو بھی راہ سے پھیرا تھا اور پست صحابہ اس خیال سے کہ قافلہ کا لوٹنا مقصود ہے اور پراکھ سنین منظور اس سفر میں آپ کے ساتھ بنو سہم اور مدینہ میں رہ گئے اس لیے اوپر کچھ خلی نہولی اور اس ہز لشکر میں تین گھوڑے اور ستر اونٹ اور چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تین اور تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر اپنی اپنی باری چڑھتے تھے اور آپ کی سواری میں بن ابیہ اور ثوبن ابی مرثد مہاجر ہی شریک تھے جب آپ پیادہ چلتے یہ دونوں عرض کرتے کہ آپ سوار ہو لیں ہم آپ کو ہمراہ رکاب پیادہ پاچھین گے آپ فرماتے

کہ لگو تجھے زیادہ طاقت نہیں ہے غرض کہ جب جناب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے اور وہاں
حضرت اس کے قریب پہونچے صحابہ میں سے ایک آدمی ایک کتبہ
بن عمر خزرجی دو سرے حدی بنی النضر رضی اللہ عنہما کو کانٹوں
کے قانڈے پہونچے کہ جس کے لیے روانہ کیا اور ان کے جناب
مدینہ کے متوجہ ہو کر قافلے کے پہرے کی خبر سن کر فی الفور انکی
خبر میں خبر پہونچائی اور جب ابوسفیان قریب مدینہ کے
پہونچا اور ان لوگوں کی خبر سنی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لوگ اس قافلے کی فکر میں ہیں تب وہ بہت ڈرا اور
سید ہی راہ چوڑ کر پہرے کے واسطی طرف کنارے کنارے
جنگل کے حادہ علیہ روانہ ہوا اور راہ سے صفہ بن عمر غفاری
کو کچھ سونا مزدوری میں دیکر پہنچا کہ قریش کو آپ کے قصد
اطلاخ کرے اور کہے کہ جسطرح ہوسکے اپنے یمن قافلے
میں پہونچاؤ اور مال و اسباب کی حفاظت کرو صفہ نے
بہت جلد یہ خبر سنی کہ میں پہونچائی انو جہل احسن نے کہا کہ تم
اور اس کے اصحاب نے اس قافلے کو عمر حفصہ کے قافلے
کے مثل سمجھا ہے و انتیر یہ ایسا نہیں ہے اور قبل اسے
صفہ کے کہ میں آپ کی پہونچی تاکہ نے یہ خواب دیکھا کہ
ایک شتر سوار مویشی میں کھڑا ہوا باز بلند کہتا ہے کہ

اسے جماعت قریش تم اپنی قتل گاہ کو دوڑ دھبہ پر خواب
 مانگہ کی ابو جہل نے سستی عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ
 عورت تم میں کب سے پیغمبر ہوں گی تم مردوں کی نبوت
 پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری عورتیں ہی نبوت کا دعویٰ کرتی ہیں
 میں تین دن چپ ہوں اگر مانگہ کے خواب کا کچھ اثر نظر آ
 ہوا تو تمام عرب کے قبیلوں میں لکھ بیچوں گا کہ بنی ہاشم
 نہایت چوستھے ہیں اور منعم غفاری سے بھی مروی ہے
 کہ اوسنے کہا جب میں قافلے سے جدا ہوا اور مکہ کی طرف
 گیا میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک اوست پر سوار ہوں
 اور جنگل خون سے ہراسیے اور بیتا ہے جب جاگا سمجھا کہ
 قریش بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں گے اور بنی ہاشم منعم
 کی خواب سن کر خوش ہوئے کہ موافق مانگہ کی خواب کے تھے
 انقصہ گئے والی لڑائی کا سامان کرنے لگے اور بعض
 قریش کے رئیس لڑائی پر راضی نہ ہو ابو جہل نے ان کو خیر
 دلا کر چلنے پر راضی کیا اور ابو لہب نے اپنی عورت عاص
 ہشام بن مغیرہ کو بھیجا جس نے ہارمہ و جنگی لہجہ کرو و فرنگی کے
 ساتھ ساز و سامان درست کر کے مکہ سے نکلے اور کافروں
 کے لشکر میں تنگ و گھوڑے اور سات سو اونٹ تھے اور جو
 لوگ پیادہ تھے نہ زمین پہنچتے تھے اور عورتیں نہ اپنے گناہوں

اچون سمیت پہراہ بہتین اور کا فر لوگ جہان پانی دیکھتے
 اور تر پڑے اور حوریتیں باجا بجا کر وہ راگ گاتی بہتین جبین
 مسلمانوں کی ہجو اور ہڑائی ہوتی اور ہر روز ہر ایک شخص ہزار
 کہانا پنیاں شکر کا اپنے دمہ لیلیتا اور ہر روز نو یاد منی اوٹ
 فوج کرتے تھے آستین میں ابوسفیان نے قافلہ کو خوف
 کی جگہ سے نکال کر قیس بن امر و القیس کو قریش کے پاس
 بیجا کہ تمہارا آقا قافلہ کی محافظت کے لیے تھا سو قافلہ
 خوف کی جگہ سے نکل آیا ات بہتر یہ ہے کہ تم پلٹ جاؤ اور
 محمد کو نہ چھیڑو اسپر سب شکر کے لوگوں نے پلٹ جانیکا
 ارادہ کیا مگر یہی ابوہل خون گرفتہ نے کہا کہ جب تک ہم ہند
 میں پہونچکر اور تین دن ومان نہ بکراؤ تو ان کو فوج کر کے
 جہنم نہ کرینگے اور شراب پیمین گے اور گانا نہ سمین
 تب تک نہ پھریں گے تاکہ ہمارا دبدبہ سب کہیں مشہور
 ہوا اور ہر ہمیشہ ہم سے ڈریں اور کہی ایسا قصد نکرین پس
 جبریل علیہ السلام نے اگر سب خبر قریش کی حضور اقدس
 میں پہونچائی تب آپ نے صحابہ سے مشورہ فرمایا اور صلاح
 پوچھی اوہنوں نے عرض کیا کہ قافلہ چلا گیا اور قریش کے
 ادھر آتے ہیں ہم انکی لڑائی پر مستعد ہو کر بہن آئے
 اور سبے ساز و سامان نکلے ہیں اب مصلحت یہی ہے کہ

ہم ایک پلین اور مقابلہ مکرین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 دار و سلم اس بات سے غصہ ہوئے آتے ہیں یہ ابوبکر
 اور عمر رضی اللہ عنہما نے مہاجرین کی طرف سے اور حشر کو کیا
 کہا کہ آپ خوش ہوئے عباد کے سعد بن عبادہ نے اور حشر
 مرض کیا کہ قسم خدا کی ہم جان و مال سے حاضر ہیں اور نہ حال
 میں آپ کے تالیخ اور فرمانبردار اگر آپ قتل تک پہنچے
 ہر دشمنیوں میں سے کوئی شخص نہ پھر گیا اور مقتدا ہیں
 عمر نے التماس کیا کہ تم آپ کے ساتھ ہیں جان بیشک
 چاہے گئے اور بیابانی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے
 کہا تھا کہ تمہارا رب اور تم جا کر لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں ولیا ہم
 نہیں کہتے ہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ نحن المقاتلون یعنی ہم
 لڑنے والے ہیں اور قسم اس خدا کی جس نے آپ کو نبی کریم
 بھیجا ہے ہم ہرگز آپ سے جدا نہ ہونگے اور جب تک زندہ
 ہیں آپ کا ساتھ چھوڑیں گے اور سعد بن معاذ نے کہ ہمارے
 کے سرور تھے مرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کا ایمان لاہیں
 یہاں چاہیے کہ جو سب چلیے اگر فرمائیے تو ابھی بلا تا مل رہا
 ہیں گر نہیں اور آگ میں چلے جائیں کہو دشمنوں سے
 کچھ ڈر نہیں ہم صابروں سے ہیں پس خبابؓ بہرہ ور عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر اس نے اور ہر ایک کو دیکھ کر فرمایا

اور فرمایا افسہ تھا سنے نکو نفع دیکھا قسم خدا کی میں کافروں کے
 ہلاک ہونے اور مارے جانے کی جگہوں کو دیکھتا ہوں اور
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نذر میں جن ملک
 آپ نے اپنی اونگلی کے اشارے سے فرمایا تھا کہ یہ جگہ ظالم نے
 شخص کے مارے جانے کی ہے اور یہ ظالم نے شخص کی ہمت
 اوسکو وہیں مرا ہوا پایا اور روضۃ الاحباب میں مذکور ہے
 کہ جب قریش منزل حنفہ میں اترے جہیم بن اصبہ بن جحرہ
 بن عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر
 سوار آتا ہے اور اوسکے ساتھ ایک اونٹ ہے اور کہتا ہے
 کہ عتیبہ اوشیبہ اور ابوہلہ اور امیہ اور غلامانے ظالم نے سب
 گئے بعد اوسیکے اوس سوار نے اپنے اونٹ کے گلے میں
 ایک چمڑی مار کے چوڑ دیا پس قریش کے سب خیموں پر
 اوس اونٹ کے خون کی چھینٹیں پڑیں جب ابوہلہ نے
 یہ خواب سنی لکھا یہ دوسرا پیغمبر عبدالمطلب کی اولاد میں
 پیدا ہوا عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کون مارا گیا اللہ قصہ
 ابوسفیان نے قافلے کو مکہ میں پہنچا کر فی الفور انبیٹین
 قریش کے لشکر میں پہنچایا اور جناب سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لشکر ظفر پیکر کے ساتھ وادی بدر کے
 کنارے پر نزول فرمایا اور فوج کافروں کی دوسرے کنارے پر

کے کی طرف اور تری اور پانی کو گیر لیا اور مسلمانوں کے
لیے چوڑا اور جان لشکر اسلام کا اور متاوتادان امقد
ریت تھی کہ لوگوں کے پانون اور جانوروں کے ستم زانو
تک اور سین سما جاتے تھے اور مسلمان پیاس سے بہت
تنگ آئے پس شیطان نے اوسکے دلوں میں دوسو
ڈالاکہ تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا ہمارے ساتھ ہیں اور خدا کے
دوست ہیں ویکو قریش پانی پر غالب آئے اور متغیر ہیں
کہ جب تکو پیاس بہت ہو اور طاقت نہ ہے تو جو چاہیں
کریں آستے میں امتدعا لے لے اپنی قدرت کا ملہ ہے
اسفند پانی برسا پاک جنگل میں بہنے لگا پس لوگ خوش
اور سراب ہوئے اور طہارت کی اور اونٹوں کو پانی ملا کر
اپنی مشکین پہرین اور وہ زمین ریت کی سخت اور مضبوط
ہو گئی اور وہ زمین کہ جان کافر تھے سخت تھی دلیل جو گئی
اور دوسو شیطان کا مسلمانوں کے دلوں سے جاتا رہا
اور اطمینان حاصل ہوا بعد ازاں کہ جن جل شانہ فرمایا ہے
تاکہ تم میں استواء کا اور یکر کا یہ دینیمب حکم فرماتا ہے شیطان کہ
تاکہ تم میں استواء کا اور یکر کا یہ دینیمب حکم فرماتا ہے
پانی بھیجا کہ تم کو پاک کرے اور دوسو شیطان کا جسے دوزخ
اور تم پریشاں ہو اور تمہارے قدم مجھے نہیں اور مجھ میں

جاوہر علی اللہ عنہ نے آپ سے اجازت لیکر آپ کے سینے
 ایک بنگلہ خیمے کی لکڑی اور پتوں سے تیار کیا اور اسے
 یا سیر آپ کی نگہبانی کے لیے انصار کے لوگ مقرر کر کے
 عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اس بنگلہ میں تشریف لے کر بیٹھیں
 آپ کی سواری و ہتھیار سبے اور ہم سب لڑائی میں حاضر
 ہوں اور جان نثاری کریں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مستحق ہی
 توخیر بنیں تو آپ سوار ہو کر مدینہ کو تشریف لے جائیے گا کہ وہ
 وفاداری اور محبت میں مجھے کم نہیں ہیں اگر وہ جانتے
 کہ لڑائی کی نوبت پہنچے گی تو سہرگزا آپ کا ساتھ بخود دیتے اور آج
 دن جان نثاری اور سربازی کرتے آپ سے سعد بن ہاذ
 کو دعا سے خیر دی پہلے شکر اسلام لڑائی نہیں دے گا آپ
 منافقین پر ابھر کر کے جنت امہاجرین کا مصعب بن عمرو کو اور
 ابو جحش کا ثواب ابن ابی العزیز کو اور اؤس کا سعد بن معاذ کو عطا
 فرما کر کہا کہ جب تک میں نہ کون دشمنوں پر حملہ نہ کرنا اور اگر تمہارا
 نزدیک آدین تیر دن سے ہارنا لیکن کہ آپس میں تفرقہ نہ ڈالنا
 جب ترغش سب غالی ہو جاوین تو تم لواریں لپس او کل ورو
 کے لشکر سے عتبہ بن ربیعہ اور شعیبہ بن ربیعہ اور ولید بن
 عتبہ بن ربیعہ اور شکر اسلام سے عوف اور معاذ اور عبد اللہ
 بن رواحہ جماعت انصار بنے نکلے کافرون نے پوچھا کہ

تم کون قوم ہو کا ہم انصار ہیں کافرون نے کہا یہ تو تھے کہ
 کام نہیں تم میرا جو ہم اپنے چچا گون کے بیٹوں کے طالب
 ہیں غلبہ سرور عالم سے اشر علیہ وآلہ وسلم نے عبیدہ بن
 حارث اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب سے
 فرمایا کہ اے لڑو پس یہ تینوں شخص مست شیر کے مانند سیلا
 ہیں آئے اور حضرت عبیدہ نے عقبہ سے اور حضرت حمزہ
 نے شیبہ سے اور حضرت علی نے ولید سے مقابلہ کیا عبیدہ
 کو زار معذور جزار علی نامدار نے ولید پلید کو ایک ہی ہاتھ میں
 جہنم کو بھیجا اور شیر شیبہ دلاوری یعنی امیر حمزہ نے اپنی تلوار
 سے شیبہ کو ریزہ ریزہ کیا مگر عقبہ ملعون کے ہاتھ سے
 حضرت عبیدہ کے زانو پر زخم ہو چکا لیکن حضرت علی اور
 حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما نے عبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف
 کر کے عقبہ ملعون کو جہنم میں بھیجا اور حضرت عبیدہ کو اٹھایا
 آپ کے حضور میں لائے عبیدہ سے کہا یا رسول اللہ میں
 شہید ہوں فرمایا ہاں تو شہید ہے اور ریزہ سے پرستے
 وقت وادی شتر ایا ر و حامین عبیدہ نے وفات پائی
 اور وہیں دفن ہوئے جس جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کر میدان میں یاروں کو کم اور
 دشمنوں کو بہت دیکھا جنگلے میں آکر ماتہ دچا کے لئے

اور حاکم کیا اسے پروردگار دیکھ یہ قوم قریش کس تکبر اور
 عتوت سے آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبی سے زمین اور
 تیرے رسول کو جو ہوتا دین اگر تو اوٹھنے یا تیرن سے ابن
 مسلمان تو نکو ہلاک کرو اسے گا تو روئے زمین پر تیری عبادت
 نہ کیجا دیگی تو نے جو مجھے مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے اسکو
 پورا کر اور اس قدر دعائیں مشغول ہوئے کہ آپ کے کاندھے
 سے چادیر لٹ گئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسکو
 اور حاکم آپ کے کاندھے پر ڈال کر کہا یا رسول اللہ بس کہ
 قریب ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرے گا غرض کہ
 آپ دعا کرتے کرتے سو بگئے بعد ایک لمحہ کے جاگ کر
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اٹھا رستا ہو تمکو اسے
 ابوبکر کہ جبریل علیہ السلام ہزار فرشتے زرد پوشیں اپنی گھوڑوں
 پر سوار ساتھ لیکر زمین پر آئے اور شکر اسلام کو آگے صحت
 پہنچی اور اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ بھی ہزار فرشتے زرد
 پہنے شکر اسلام کے دہائی طرف کھڑے ہوئے اور پشانیل
 علیہ السلام مع ہزار سوار فرشتوں کے بائیں طرف لشکر کے
 کھڑے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْکُنْ تَخْفِیْکُمْ

اِنَّ یَوْمَکُمْ یَوْمٌ مُّشَاطٌ اَلَا فِیْ سَمِیْئِ الْمَآلِکِۃِ مُنْزِلِیْنِ
 رب نے زمین ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کی پس جب

مترجم ہو گئی اور دونوں طرف سے حملہ جہاں خاں سے ہوا
 مسلمانانہ علیہ السلام نے اس سے ٹھکر یہ آیت شریفہ کہ سب سے پہلے
 ہو کر کوئی اندیشہ ہی نہیں تھا کہ عجلت اور شتاب سے اور اس لئے
 ہر دو کے زبان مبارک پر لائے اور ایک شہی خاک و شبنم
 کی فوج کی طرف پیشگی ساتھی اسکے کافروں کے لشکر میں
 چل پڑا اور اس کے دونوں ہنڈیوں میں ڈر سا گیا جب ابو جہل حسین
 یہ حال دیکھا اونٹ پر سوار ہو کر میدان میں آیا اور پکار کر
 کہا کہ عتبہ اور شیبہ اور ولید کے مارے جاتے سے اندیشہ
 مت کرو کہ یہ بیوقوف تھے اور زانی میں عجلہ کی قسم ہے
 مجھ کو جب تک کہ محمد کے اصحاب کو رستیوں میں نہ بانڈھو گا
 ہر زبان شہ پر روں گا چاہیے کہ تم لوگ ان کو جان سے
 خارج بلکہ زندہ و بچر ہو تاکہ عبرت ہو جاوے اور ہر کوئی اپنا
 داد کا دین پھوڑے اتنے میں ہو تو اور حاذی دونوں پہلے
 حفرہ کے ابو جہل کے پاس پہنچے اور شیر کے مانند ڈپٹ کر
 ساف نے اکیس تو اڑیں ٹانگ اوسکی جدا کی اور جوڑ سہنے
 ایک زخم دوسرا دیکر زمین پر گر آیا ابو جہل کے بیٹے عکرمہ
 نے ساف رضی اللہ عنہ کے ایک تلوار باری کہ اور نکالنا نہ کٹ گیا
 کہتے ہیں کہ ساف رضی اللہ عنہ باوجود اس زخم کے حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کے زائے تک زندہ رہے اور قاضی

مالکی رحمۃ اللہ علیہ سنہ شفا بین ابن وہب سے روایت کی کہ
 کہ تمنا ذابن عفرہ آپ کے حضور میں آئے اور ہاتھ اڑھا کر
 شکایتا کہ آپ نے اپنا عذاب دہن مبارک لگا کر اوس
 ہاتھ کو اوس کے مقام پر جما دیا اور عوذ اسی لڑائی میں شدید ہوا
 اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے کون ہے جو ابو جہل کی خبر لاوے پس عبداللہ
 بن مسعود گئے اور اوس ملعون کو دیکھا کہ زخمی پڑا ہے اور
 کچھ دم باقی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اوس کے
 سینہ پر سوار ہوئے اور اوس ناپاک کی ڈاڑھی پکڑ کر فرمایا
 اے دشمن خدا کے تو ہی ابو جہل ہے اوس کا فر نے کہا
 کچھ سنا لے سنیں ہے کہ ایک مرد کو اوس کے قوم واسطے
 مارا اور تو بہت بڑی جگہ پر چڑھا ہے کہ ایک سردار کے
 سینہ پر بیٹھا ہے پس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
 اوس کا سر کاٹ لیا اور دستی سے باندھ کر آپ کے حضور میں
 لے آئے آپ نے فرمایا شکر اوس خدا کا خلیفہ اپنے
 بندے کی مدد کی اور اپنے دین کو عزت دی اور اگرچہ اوس
 ملعون کو اس امت کا فرعون کہتے ہیں مگر وہ فرعون ہے
 یہ تر شا کیونکہ فرعون نے دوستی وقت جانا کہ میں نے
 بڑا کیا تھا اور اس بد بخت نے مرے دم تک ٹکیر اور غرور کو

پھر اقبال کے عاصم بن حوث سہمی نے دشمن کے لشکر
 سے خلک کمال صفرائی سے لڑائی مانگی، ادھر سے ابو دجانہ
 انصاری نے اوپر چل کر کے ایک ہی تلوار سے وہل جہنم
 کیا جب ابو دجانہ اسکا سپاہی بولنے کو اترے معبود
 بن وہب سے اگر ابو دجانہ کی رائی پر ایک تلوار ماری اور وہ
 معبود پر کئی مرتبہ تلوار لگائی مگر کارگر نہ ہوئی آخر میں معبود ہلاک کر
 ایک غار میں گرا ابو دجانہ نے اسی جگہ جا کر اسکو قتل کیا
 اور نوفل بن خولید کہ بڑا سخت کافر تھا ایک انصاری کے ہاتھ
 میں قید ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ خواب سہرو عالم
 علی قہر علیہ السلام کو سوجھ میں بددعا کی تھی اسکو مار ڈالا جب تک کہ
 اسکا جانی خیر حضرت علی ہر علیہ السلام کو پہنچی فرمایا اسکو اس قید کا جہیز
 دیا قبول فرمایا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چوبیس چھتیس کافر
 اپنی تلوار سے مارے اور امیہ بن خلف اور اسکو بیٹے کو عبد الرحمن بن
 حوث رضی اللہ عنہ نے قید کیا تھا چونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے
 اس پر بخت کے ہاتھ سے بہت تکلیف اور مائی تھی نہ راد
 کی کہ اسکو مدد کرنے والو واقعہ اور اس کے رسول کی چہرے
 امہ سردار کافرون کا اسکے سنتے ہی ایک انصاری
 اسکو اور اس کے لڑکے کو دوزخ میں پہنچایا اور امیہ
 سر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسے مومن عاصم بن حوث

گو مار ڈالا ترومی ہے سلمہ بنت اسلم سے کہ بدر کی لڑائی میں
 میری تلوار ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ایک لکڑی میرے ہاتھ میں دی کہ وہ خوب تیز تلوار بن گئی اور
 میں اس سے لڑتا رہا اور اب تک میرے پاس موجود ہے
 اور ایسی ہی عکاشہ بن محسن اسدی کو بھی اونکی تلوار ٹوٹ
 جانے پر آپ نے ایک لکڑی عنایت فرمائی تھی کہ وہ اونکے
 ہاتھ میں سخت اور سفید لوہے کی لبنی تلوار ہو گئی اور وہ ہمیشہ
 ہر لڑائی میں اوسی سے لڑا کیے اور جب لڑائی خوب گرم
 ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا
 کہ میں جانتا ہوں کہ اس شکر میں کچھ لوگ بنی ہاشم کے خیر
 اور زبردستی سے اونکے ساتھ ملے سے آئے ہیں تم میں
 جو کوئی اوپر قابو پاوے خصوصاً عباس کو جان سستے
 نما رہے اور قتید کر کے میرے پاس لے آوے اور لے لے
 ابو البختری کے مارنے کو منع فرمایا اس لیے کہ اوسنے آپ کو
 اور آپ کے اصحاب کو کچھ تکلیف نہ دی تھی بلکہ کافروں کو
 آپ کے تکلیف دینے سے منع کرتا تھا پس کعب بن عمرو
 انصاری نے عباس کو گرفتار کیا آپ نے کعب سے پوچھا
 کہ تو باوجودیکہ عباس سے کہ تو رہتا انکو کیوں کرتید کیا کعب
 نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص نے میری مدد کی

کو نہیں بنے اوسکو کہتی بہن دیکھا تھا آپ نے فرمایا وہ فرشتہ
 بنا جس نے تیری اندکی اور اس دن فرشتوں نے بہت کافروں
 کو قید اور قتل کیا اور سب کافروں کو دیکھتے تھے
 اور جب ابو بختری کی طرح ہاتھ نہ آیا اور قید ہو سکا تب
 ابو داؤد مازنی نے اوسکو حصار ڈالا اور مسلمانوں نے
 قیدیوں کو رستیوں سے خوب کیسے مارا باندھا تھا عباس
 اوسکے دروستے دوست تھے اور آپ کو اوسکے روستے سے
 غنیمتیں آتی تھیں ایک صحابی نے فرشتے سے اس بات کو دریافت
 کیا کہ رستی عباس کی ڈھیلی کر دی اور عباس سے کہے کہ حضرت
 علیؑ اندھا بہ و آرمہ سلم نے فرمایا عباس کو کیا ہو گیا جو اوسکے
 روستے کی آواز نہیں آتی اور صحابی نے عرض کیا کہ میں نے
 عباس کے بندھے سے کہہ دینے آپ نے فرمایا سب قیدیوں
 کے بندھے سے کہہ دو کہ عرض کافروں کو نہایت دولت اور
 فراہمی سے مارے گئے اور میرے بہاگ گئے چنانچہ ستر
 آدمی سسر دار و عرش کے جان سے مارے گئے اور ستر
 آدمی کہ اوہ بن عباس بن عبد المطلب اور نوفل بن حارث بن
 عبد المطلب اور عقیل بن ابیطالب بن عبد المطلب تھے
 زندہ قید ہوئے اور ابوسفیان بہت زخمی ہو کر کافروں کے
 ساتھ میدان سے بہاگ کر کے بن پونجا اور لہا گئے وقت کی تھا

زمین نے اس مقام سے زیادہ کوئی مقام ڈر کا نہیں دیکھا
 اور جب مکے میں ابوسعیان پہنچا ابولہب نے کہا اسے میرے
 بیٹے آؤ اور سچ کو کہ اس مخرج کے میں کیا گذر کا اچھا چاہ
 ہم محمدؐ اور اس کے صحاب کے نزدیک پہنچے جتنے یہ ہی دیکھا
 کہ ہمارے ہتھیار چینیہ لیتے ہیں اور ہماری مشکین باندھے
 دیتے ہیں اور آسمان اور زمین کے سچ میں ایک فوج سفینہ
 کرتے ہیں اہل کورون پر سوار دیکھی اور کوئی اون سے
 کہہ نہیں کر سکتا تھا ابو رافع عباس کا ملازم کہتا ہے کہ میں نے
 کہا والدندہ فرشتے تھے ابولہب نے نہایت غصہ سے
 میرے منہ پر ایک طبائخہ مارا اور بچو بچاؤ کر میرے سینہ پر چڑھا
 لاٹون سے خوب مارا اور زمین کم زور آدمی تھا اس کے ساتھ
 لڑنے کا شبام افضل عباس کی بی بی نے یہ خبر سنا کہ ایک
 لاشی اونٹنی اور اس بد بخت کے سر پر ماری وہ ذلیل
 ہو کر اپنے گھر چلا گیا اور سات آٹھ دن کے بعد ابولہب ہمارے
 ہو کر مر گیا اور اس کو وہ سب کی بیماری تھی کہ عرب و انصار میں
 بہت بُرا اور نامبارک مانتے تھے اس لیے خوف سے
 کوئی شخص تین دن تک اس کی لاش کے نزدیک نہ گیا
 آخر شخص اس کو مردوروں نے گھسیٹ کر کے کے باہر لے
 غار میں پھینک دیا اور اس عمار کو کانٹوں اور کورے سے

بنیویا اور اس معاشرے کے بین سلمان لوگ سب چودہ آدمی
 چہدہ مہاجرین اور آئندہ انصاری شہید ہوئے اور بعد تمام
 لڑائی کے آپ نے حکم دیا کہ کافروں کی لاشیں بکریوں کے
 ایک کنوین میں ڈال دو پس جو تین قریش کے سرداروں کی
 لاشیں کنوین میں ڈال دی گئیں اور جب عتیبہ بن ربیعہ
 کی لاش گینچی گئی اس کے پیٹے ابو حنیفہ کا چہرہ متغیر ہو گیا آپ
 اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ اسے حنیفہ اس واقعہ
 سے تیرے دل میں کچھ دغمنہ آیا عرض کیا یا رسول اللہ خدا
 کی قسم بکھڑا سلام کے حق ہونے میں کچھ شک اور شبہ نہیں ہے
 مگر میرا باپ اچھے کام اکثر کیا کرتا تھا اور مجھ کو امید تھی کہ اس
 برکت سے وہ سلمان ہو گا اب جو میں نے دیکھا کہ وہ اس
 دولت سے محروم رہا اس بات سے مجھ کو رنج ہوا آپ نے
 حنیفہ کے حق میں دعا کی خیر فرمائی اور عادات بشریہ
 آپ کی یہ تھی کہ جب دشمنوں پر غلبہ پاتے اور فتح کرتے تین روز
 اس میدان میں مقام فرماتے چنانچہ تین دن کے بعد
 مع لشکر بدر سے کوچ کر گئے اس کنوین پر چہین کافروں
 کی لاشیں ڈال دی تھیں اگر کبڑے ہوئے اور ہر ایک
 کا نام لے لے کر کہ اسے ابو جہل اور اسے عتیبہ اور اسے
 شیبہ جو کچھ تھے اہل قحطانے نے وعدہ کیا تھا تعین پایا اور

جو کہ ہے وعدہ کیا تھا ہم نے پایا تم برسے لوگ تھے کہ اپنے
 رسول کو جو بھٹلایا اور اسکا لہانہ مانا اور تھے مجھ کو وطن سے
 باہر نکالا اور غیروں نے اپنے بیان مجھ کو جگہ دی پس حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کے دونوں سے باتیں کرتے
 ہیں فرمایا قسم خدا کی یہ تیسے زیادہ ان باتوں کو سنتے ہیں
 لیکن جواب نہیں دے سکتے بعد اوسکے قیدیوں کو آپ کے
 حضور میں حاضر کیا آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
 پوچھا کہ ان سے فدیہ لیکر انکو چوڑ دینا چاہیے یا مار ڈالنا
 اوہوں نے عرض کیا کہ ان کے مارنے کا حکم نہ دیجئے شاید
 مسلمان ہو جاویں اور فدیہ لیجیے کہ اوس سے مسلمانوں کو
 قوت حاصل ہو پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
 کہ تمہاری کیا صلاح ہے عرض کیا ان سبکو قتل فرمائیے
 مگر کافروں کے سرخا اور سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے
 آپ کو مال کے لینے سے پہلے پروا کیا ہے میرے غلاموں
 رشتہ دار کو مجھ کو بیچے اور غنیمت کو غلی کے سپرد کیجیے اور غنیمت
 کو خیرہ کے حوالے فرمائیے کہ ہر ایک اپنے اپنے رشتہ دار
 کو قتل کرے تاکہ معلوم ہو کہ آپ ہمارے دونوں مین کافروں
 کی دوستی مطلق نہیں باقی رہی پس حضرت سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بمقتضا سے وفور رحمت ابو بکر رضی اللہ عنہ

شہداء کا معافی

کی بات پسند کر کے فرمایا کہ مثل ابی بکر کی میرے صحابہ میں
 مثل ابراہیم اور عیسیٰ علیہما السلام کے ہے کہ یہ دونوں ہمیشہ
 اپنی قوم پر نرم دل تھے اور کبھی سوا سے رحم نہ کر کے اور نہ
 عذاب کے لیے دعا نہ مانگی چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے
 فرمایا اے باغذا یا میری قوم نے بہتیرے لوگوں کو گراہ کیا
 پس جہنم میں رکھا ماما وہ میرا ہوا اور جہنم نے ماما پس تو ہر
 والا سہرا بن ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو ادا کو
 عذاب کرے تو دے تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دے
 تو تو ذرہ دست حکمت والا ہے اور محمد بن فوح اور موسیٰ علیہ
 السلام کے ہے کہ یہ دونوں اپنی قوم پر بہت سخت تھے تو نبی
 علیہ السلام نے کہا اے پروردگار کسی کافر کو زمین پر نہ چھوڑ
 نہ چھوڑ اور موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ اے پروردگار
 کافروں کے مالوں کو مٹا دے اور ان پر بہت سختی کر کیونکہ
 جب تک ان پر عذاب نہ ہوگا ایمان نہ لائیں گے الغرض میں
 فدیہ لینا اور چھوڑ دینا خدا کی مرضی کے خلاف ہے اور وہی وحی
 کہ اپنے اصحاب کو کافروں سے فدیہ لینے اور ان کو چھوڑ دینے
 میں یا ان کو قتل کرنے میں اختیار دے اگر فدیہ لینا اور
 ان کو چھوڑ دینا اختیار کر میں تو اسکی یہ شرط ہے کہ اگلے سال
 میں شتر صحابی ان شتر قیدیوں کے بدلے مارے جاویں

صحابہ رضی اللہ عنہم سے کچھ بلحاظ برابری اور کچھ اس خیال سے
 کہ شاید یہ لوگ مسلمان ہو جائیں اور اسلام کی توفیق پائیں اپنا
 شہید ہونا قبول کر کے فدیہ لینا اختیار کیا اور اگلے سال احد
 کی لڑائی میں شتر صحابی درجہ شہادت کو پہنچے بعد اسکے جو لوگ
 اور بنین سے مغس اور بے مقدمہ و رستے اور اوسنے کچھ نفع نہتا
 اور انکو آزاد فرمایا اور یہ شرط کی کہ ہر مسلمانوں کی لڑائی پر کمر
 نہ باندھیں اور جنکو کچھ لکھہ آتا تھا اوسکے واسطے یہ بات
 مقرر فرمائی کہ ہر ایک انھیں انصار کے دو دو ارشکے پٹریا
 اور لکھایا کہ ان اور جو لوگ کہ مالدار تھے اوسنے اون کے
 مقدمہ و رستے کے موافق مال لینے کا حکم فرمایا اور عاصم بن ثابت
 موزکیہ اور عقبہ بن ابی معیط شہتی کو جسے خون اور غایب ظاہر
 اور ہر ہی اونٹنی اسکے بین عین نمازین آپ کے کندہ پونہ
 رکھی تھی حکم کیا کہ ان دونوں کو مار ڈالو اور جب عباس پر انکی
 ذات کے واسطے اور اوسکے دونوں بہتیوں لینے عقیل
 اور نوفل اور عاتبہ بن مہدم کہ اوس سے عباس دوستی رکھتے
 تھے ان سب کے بدلے عباس نے پرفدیہ مقرر ہوا اور پیش
 ادقیہ سونا کہ کافروں کی مدد کے لیے اپنے ساتھ لائے تھے
 اور ابھی وہ بیچ نہوا تھا اور مسلمانوں کے ہاتھ لگا وہ اوسکے
 فدیہ میں محسوب ہوا تب عباس نے کہا یا رسول اللہ میں

اور کچھ نہیں رہتا ہوں یہ سب مال کہاں سے دوں کیا انکو
منظور ہے کہ اچکا چچا ہیکہ یا نگے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ
پھیلاوے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب
تم مکے سے نکلنے تھے اتنا سونا اپنی بی بی کو سپرد کر کے
وصیت کی تھی کہ اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو اسقدر
تم صرف کرنا امد اسقدر میرے لڑکوں کو دنیا و مال کیا ہوا
میں نے حیران ہو کر کہا یا رسول اللہ آپ کو اس بات کی
کسے خبر کی فرمایا میرے پروردگار نے جہاں میں نے عرض کیا
کہ آپ نے سچ کہا اسوا سچے جبروت میں نے یہ مال اپنی
بی بی کو دیکر یہ وصیت کی تھی اسوقت سو خدا کے کوئی ایسا
حال سے واقف نہ تھا اب میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول
برحق ہیں اور کل کائنات پر بکر کے جاسنے کی خصیت حامل
کی تعبدا و سب کے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے زید بن حارثہ کو شمع کی خوشخبری پہنچانے کو مدینہ کی طرف
روانہ فرمایا اور آپ وادی صفا میں پہنچ کر لوٹ سکے مال کی
تقسیم میں مشغول ہو سکے اور ذوالفقار کو کہ اس میں تلوار کی
پیشہ شکل آدمی کی پیچھے گے گریوں کی تھی اپنے واسطے
سبب فرمائی اور غزوہ خندق میں وہ تلوار حضرت علی رضی
اللہ عنہ کو عنایت فرمائی ہر وہاں سے کوچ کر کے مدینہ و

صبح کو مدینہ طیبہ میں پہنچے اور اسی روز آپ کی صاحبزادی
حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی تھی لوگ اذکثر من
کر چکے تھے کہ آپ رونق افروز ہوئے اور فتح کی خبر سنکر
سارے نصارے روم کے اور اور بادشاہ مناسبت و شے
اور اس قدر اون کے دلون میں خوف اور ڈر سا گیا کہ اگر مکی
کے بچے کو دیکھتے تھے او سکویا اپنا حرفت سمجھ کر نہایت پریشانی
اور اضطراب سے بے اختیار ہاگیتے تھے اور دین اسلام
روز بروز ترقی پر تھا اور قضاہن اصحاب بدر کے بہت میں تھے
سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان اشتر قد اطلع علی اہل جبرق قال اعملو
اشتم غنم غنم لکم لینہ بیشک افتد تہا نے اصحاب بدر
سے واقف ہو ا پس فرمایا تم جو چاہو سو کرو یقینی سمجھو
نیکو بخشا اور جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ
اصحاب بدر کا کیا مرتبہ ہے فرمایا یہ میری ہمدی است
سے بہتر ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا میں بھی اون
فرشتوں کو جو بدر کی لڑائی میں حاضر تھے سب فرشتوں
سے بہتر جانتا ہوں الصلوٰۃ والسلام علیہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وخر غزوہ احد جانو تم اسے سہلانو کہ اعد کی لڑائی

بھی بڑی لڑائیوں میں سے ہے کہ ہجرت سے پہلے
 سال شوال کے سینے میں دروغ ہوئی اور اُحد ایک پہاڑی
 زمین کے سامنے شمال کی جانب دو کوس کے فاصلہ پر ہے
 اور اسکی غنیمتوں میں بہت حدیثیں آئیں ہیں از انجملہ
 ایک یہ ہے کہ آپ نے اس کے حق میں فرمایا اُحد جیلِ حبس
 و شجرہ یعنی اُحد ایک پہاڑ ہے کہ وہ جیل و دوست رکھتا
 ہے اور میں اسکو دوست رکھتا ہوں اور یہاں جو سب
 مدینہ کے ایک پہاڑ خیر ہے آپ نے اسکی شان میں فرمایا
 کہ خیر جبل یثرب و یثرب علی کایہ رت اَبوالنار یعنی
 خیر ایک پہاڑ ہے کہ مجھے دشمنی رکھتا ہے اور میں اس سے
 دشمنی رکھتا ہوں اور یہاں سے معلوم ہوا کہ تہرون نے یہاں
 محبت اور عداوت ہوتی ہے اور وقتہ اس لڑائی کا یہ ہے
 کہ جب مشرکان قریش بدر سے پلٹ گئے متعوان بن
 اُمیہ اور عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ نے کادکے عزیز قریب
 بدر میں مارے گئے تھے ابوسفیان سے کہا کہ تم لوگوں
 سے کہدو کہ اپنی اپنے مال سے ہماری مدد کریں تاکہ ہم شک
 تیار کر کے محمد سے بدلہ لیں اور سب مال پہلے قافلے
 مع نفع کے کہ ابوسفیان نے دارالندۃ میں رکھا تھا
 توڑے اشرفیوں کے تھے اور میں سے اصل مال بچا چکا

از انجملہ
 یہاں شوال و شجرہ

پھر فرمایا کہ میں نے یہ بڑا شکر ادا کر سکتی ہوں مگر
 کیا ہو گا جو اس کے لیے آدمی چرب زبان خوش بیان ہو سکے
 اور ایک اور بیٹہ جو میں خاص تھا عرب کے قبیلوں کی
 دولت و روانہ کیا تاکہ ان کو جبریت و کرہ و برہ کے لیے بلا لائے
 اور یہاں تک بہت تین کیا اور ایک چارست عورتوں کی دس بیٹے
 اپنے ساتھ لی کہ جو لوگ تیرہ میں بارے لگے اسے ان کو یاد
 کرے دو بیٹے اور ان کا حال بیان کریں اور شکر دے
 اور سکوٹ کر پیش ہیں اور ہلا اپنے پر غروب مستند
 ہو کر اتریں اور جب کہ فروان نے اپنے لشکر کا جائزہ لیا
 تین تیار آدمی اسے برائے تھے کہ ان میں سات سو
 آدمی زبرد و پوشش تھے اور دو سو گھوڑے اور تین ہزار
 اور تھوڑے اور نہ پتھر و سودے عورتوں کے گنتی میں آئے
 اور عبا بن امین عبد المطلب نے کہے میں دیکھے آپ کی
 حضور میں ایک خیر پوشیدہ اس منوں کا کہ فروان نے
 شکر کا خیر و بہت کیا ہے اور ان کا شکر اس قدر ہے
 کہ اگر مہینہ نہ میں کہ یہ لشکر گیارہویں تاریخ شوال کی تیسرے
 سال ہجری میں کے سنہ مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور جب
 ابو الحلیفہ میں کہ وہ ان سے مدینہ پہنچا یا چھیل رہا ہے
 پھر پھر منام کیا خباب سدر در عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خباب ابن المنذر کو اس لشکر کی طرف بھیجا کہ وہ ان خاک و ترنا
 کر آدین کہ ب لشکر کس قدر ہے وہ خاک و ترنا کتنے کتنے
 عباس کی خبر لے آئے آبا نے فرمایا حَسْبُنَا اللَّهُ وَرِزْقُكَ
الْأَكْمَرُ ایک اتوار کو ایک اصول یعنی اتنا کہ کفایت کرتا ہے
 اور اچھا کار ساز ہے اسے امتدین تیرے ہی سبب
 سے باز رہتا ہوں اور تیرے ہی سبب حملہ کرتا ہوں
 لشکر کفر نے وہاں سے کوچ کر کے یمن وادی میں قریب
 احد کے سامنے رہنے کے اپنا پڑاؤ ڈالا اور سعد بن معاذ
 و ورعہ بن عبادہ اور اسید بن حصیب رضی اللہ عنہم سے
 بہت سے سپاہی متیار بندھا لیکر آگے حفاظت شروع
 کی اور آب نے خواب میں دیکھا کہ میری تلوار میں رخنہ پڑا
 اور اس کی تعبیر یوں دہائی کہ اس لڑائی میں سلائیلا
 کو سببست ہو جائے گی اور وہ دشمن کے درمیان حاضر ہو
 جائے گا کہ کوئی لڑائی ہو کہ ہارنی نہ دست و درجہ لڑائی
 پر مستعد ہوئے اور یحییٰ بن یحییٰ کی بہ صلاح شہری کہ مدینہ
 سے نکلنا چاہیے اور یحییٰ بن یحییٰ اور یحییٰ بن یحییٰ
 چاہیے اور کہتے ہیں کہ آپ کی یہی مرضی تھی مگر ضرور ہونی
 غصہ اور کچھ مہاجرین اور کچھ انصار نے کہا کہ اگر ہم مدینہ میں
 پناہ لے کر بیٹھیں گے دشمن ہلکا جیٹ اور لوہا پائے گا

اور انکی جرات اور قوت نیا وہ ہوگی اور انکے اقامت نے
 بہر کی لڑائی میں اگرچہ تین تلو آدمی تھے مگر دشمنوں پر
 فتح دی اب تو اسکی عنایت سے ہمارا لشکر قوی بہت ہے
 اور ہمارا ایک مدت سے اسیدن کی آرزو تھی اور اب سعید
 قدری کے والد یعنی مالک بن سنان نے عرض کیا یا
 رسول اللہؐ کہ فتح ہے یا شہادت اور ہم دونوں کو دوست
 رکھتے ہیں اگر فتح پائی تو اسکا شکر ہے اور اگر مارے
 گئے تو کچھ غم نہیں اور سپہ ریح اور ہاجرا اور انصار جاننا
 پر مستعد اور شہادت پر آمادہ تھے آخر کو جب سب نے
 بہت التجا کی آپ نے سکلے کا قصد کیا اور وہ جب کاروز
 تھا آپ نے لوگوں کو نصیحت کر کے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو
 اور قدم ہائے رکھو گے تو فتح تمہارے ہی لیے ہے
 پھر لشکر کی تیاری کا حکم دیا وہ لوگ کہ لڑائی پر مستعد تھے
 خوش ہوئے اور آپ عصر کی نماز پڑھ کر حجرہ شریف میں
 لے گئے اور غامہ باندھا اور زرہ پہنی اور تلواریں لگائی اور
 نیزہ ہاتھ میں لیکر نکلے اور دروازے پر بہت لوگ صف
 باندھے آپ کی انتظار کر رہے تھے جو بہن آپ کو ہتیا
 بند دیکھا عرض کیا یا رسول اللہؐ کہ ہنیں ہونچتا ہے کہ آپ کی
 مرضی مبارک کے خلاف کریں اور جو جہنمے تکرار کی اور آپ کو

ترائی پر مستعد کیا ہم سے خطا ہوئی آپ سعادت فرما دیں پھر
 جو آپ حکم کریں ہم وہی بجالا دیں فرمایا کہ میں نے پہلے
 تم سے کہا تھے نہ سنا اب نہیں لائق ہے کہ جب پیغمبر نے
 ہتھیار لگائے تو اوٹکو کھول ڈالے ہاں اگر خدا کا حکم ہو تو
 ہو سکتا ہے اب جو کچھ میں کہوں اور کروں اور سکو تم سنو
 اور کرو اور صبر اختیار کرو اور دل مضبوط رکھو کہ تمہاری فتح
 ہوگی پھر آپ نے تین علم تیار کروائے گروہ مہاجرین کا
 سلم علی مرتضیٰ کو اور آؤس کا سعد بن عبادہ کو اور خزرج کا
 جناب ابن النذر کو عنایت فرمایا اور عبدالمطلب کو
 کوفہ میں خلیفہ کر کے نہرا آدمی مرنے اور جان دینے
 والے کہ سوا او میں زہر پوشش تھے اپنے ساتھ لے کر
 اُحد کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو بنی النجار کے مکانوں
 میں ٹھہر کر محمد ابن مسلمہ کو بچا پس آدمی دیکر گھبانی کے لیے
 مقرر فرمایا اور قریب صبح کے گھوڑے پر سوار ہو سکے
 اُحد میں پہونچے اور بعد نماز فجر کے اوٹس زہر پر ایک اور
 زہر پہنکر اور خود سرببارک پر رکھ کر لشکر کی صفیں بکھریں
 درست کیں کہ اُحد کے پہاڑ کو پیچھے اور مدینہ کو سامنے
 رکھا اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعد بن وقاص کو لشکر کا
 آگے لیا اور عکامہ اس کی داہنی طرف اور ابو سلمہ بن

انخرومی کو بائیں طرف مقرر فرمایا اور مقداد بن عمر کو لشکر
 کے پیچھے کھڑا کیا اور وہاں عین ایک پہاڑ تھا کہ اوسکی
 گھاٹی میں دشمنوں کا خوف تھا اوس مقام پر عبداللہ بن
 جبیر کو چاس تیر انداز دیکر متعین فرمایا کہ اوس راہ کو
 دیکھتے رہیں ایسا نہ ہو کہ کافر اوس راہ سے لشکر اسلام
 پر حملہ کریں اور بہت تاکید سے فرمایا کہ مسلمانوں کی فتح
 ہو یا شکست تم کسی حال میں اس جگہ سے جنبش نہ کرنا اور
 کافروں نے ہی اپنی صفیں اس طرح چہر آ رہے تھیں کہ خالد بن
 ولید کو واپسی طرف اور عکرمہ بن ابی جہل کو بائیں طرف اور
 ابوسفیان کو پیچھے لشکر کے مقرر کیا اور صفوان بن امیہ
 کو اوسکے ساتھیوں سمیت اوس پہاڑ کی گھاٹی کے برابر
 رکھا اور عبداللہ بن ربیعہ کو تیر اندازوں کا انصر کیا اور
 طلحہ بن ابی طلحہ کو علمدار بنایا پھر ثانی دو فوجوں سے
 ہونے لگی ابو عامر نے چاس آدمیوں سے لشکر لشکر اسلام
 پر تیر مارے مسلمانوں نے اون سب کو تیروں اور چھوڑ
 سے زخمی کر کے ہٹا دیا اور قریش کے علمدار یعنی طلحہ نے
 جب میدان میں آکر مقابلہ کرنے والا طلب کیا اس طرف
 سے شیرینیہ ولایت ہنر بہ میدان امامت یعنی علی رضی
 رضی اللہ عنہ نے جھپٹ کر اوسکے سر پر ایک ایسی تلوار

ماری کہ اوسکا بیجا نکل پٹا بعد اوسکے عثمان بن ابی طلحہ علیہ السلام
 ہوا اوسکو بھی اسیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جہنم کو پہنچایا اسیر
 کافروں کے دس علماء اسے زیادہ مسلمانوں کے ہاتھ سے
 مارے گئے بیان تک کہ نوبت علمداری کی علفہ کے بیٹے
 عمرہ کو پہنچی پس جو کوئی کافروں کے لشکر سے سروٹھاتا
 تھا اوسکا سر دس قدم پر پڑتا تھا اور خالد بن ولید نے
 کئی مرتبہ بہار کی گھاٹی کا قصد کیا کادس راہ سے لشکر
 اسلام پر حملہ کریں لیکن وہ لوگ جنگو آپ نے وہاں مقرر
 فرمایا تھا کافروں کو تیروں سے اودھیر کرنے ہنیں پھر
 اور مسلمانوں نے کافروں کے لشکر پر کیا رگی حملہ کر کے
 اونکی جماعت کو متفرق اور پریشان کر دیا اور کافروں کی
 عورتوں نے بجائے گانے کے رونا اور فریاد کرنا شروع
 کیا اور باجا ماتہ سے ہینک کر بہار کی طاف بہا گئیں آئیں
 اوں تیر اندازوں نے کہ گھاٹی پرستیں تھے دیکھا کہ کافروں
 کے لشکر کے لوگ بہا گے اور مسلمانوں نے لوٹنا شروع
 کیا اور ہنوں نے بے مہری کر کے اپنی جگہ سے جنبش کی
 ہر چند عبادتہ بن جبر نے کہ اوسکے افسر تھے نصیحت کی اور
 رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت یاد دلائی
 اور ہنوں نے نہ سنا اور اکثر لوگ لوٹا پر گھرے اور

اور غرض کیا یا بنی امیہ اس شخص سے بھاگے آپ کا علم لڑنے کے لیے
 پہونچایا تب میں نے اس پر کچھ قصور نہیں ہے تب اس شخص سے
 پہونچا گیا اس نے بیان کیا کہ جب میں نے چاہا کہ خالد کو آپ کا
 حکم پہونچاؤں اور لڑنے سے منع کروں تب ایک ہیبت والا کہ
 ادب کا آسمان سے گھٹا ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا
 میرے سامنے آیا اور کہا اگر تو اسے کہہ دے تو پہونچاؤں گا اور بارے
 سے منع کرے گا تو میں تجھ کو اسی ہتھیار سے مار دوں گا پس
 میں نے کہا چار ہو کر گیا اس نے کہا خالد سے کہدیا تب
 حضرت علیؓ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اُحد کے
 دن قسم کیا کہ تمہارا کھڑو کے بدلے میں شتر قریش کو ماروں گا
 اور اوس دن اُحد لے جانے سے بھاگے اس ارادے سے منع
 فرمایا لیکن آج کے دن محض اپنے فضل بکرم سے اس نے
 چاہا کہ جو اس کے رسول کی زبان سے نکلا ہے اس کو پورا کرے
 سو یہ معاملہ اس پر طوری میں آیا اور حدیث شریف میں
 آیا ہے کہ حضرت علیؓ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تجھ کو
 صفینہ کی خاطر نہ منظور ہوئی تو میں کھڑو کو دفن نہ کرتا اور یہ نہیں
 جوڑ دیتا کہ ان کو جانور کہا جلتے اور قیامت کو اُحد لے
 کھڑو کو اُحد میں سے اٹھاتا اور منقول ہے کہ جب صفینہ
 آپ کی پہونچی امیر کھڑو کی بہن دوڑے ہوئی آپ نے

اوس کے بیٹے زیر ترین عوام سے فرمایا کہ اپنی ما کو تیسیر لجاؤ کر لینا
 اگر اسے ہائیگی اس مال سے نہ دیکھیں اور وقتہ الا حساب
 میں لکھا ہے کہ آخر کو حضرت سفید امیر عمرؓ کی لاش پر لٹا
 اور توینٹ اور اوس کے روئے سے حضرت علیؓ علیہ السلام
 وسلم ہی روئے اور فرمایا کہ حمزہ کو ساق و آسمان و اس کے آئینہ
 اور اس کے رسول کہتے ہیں تھیں اسکے جناب سرور عالم ﷺ
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے کہ سعد بن ریح تھا
 خراج کی خبر لاوے کہ زندہ ہیں یا شہید ہوئے پس آپؐ
 انصاری نے جا کر سعد کو ملا جس کیا اور شہیدوں اور
 زخمیوں میں پایا کہ سید راوین دم باقی تھا اوس کے انصاری
 نے آپؐ کا سلام پہنچایا سعد نے کہا میرا سلام حضرت کو
 پہنچانا اور میرے یاروں سے بعد سلام کے میری موت
 سے یہ پیغام کہنا کہ اگر اپنے پیغمبر کی فرمانبرداری اور خدا کو
 میں تصور کر دے تو قیامت میں خدا کو کچھ جواب نہ دے گا
 یہ کہہ انتقال کیا اوس انصاری نے اگر یہ سب حال آپؐ
 حضور میں عرض کیا آپؐ نے فرمایا اللہم ائزنی عن سب
 بن الریح سچاں امت کو اخلاص اور محبت کا مقام ہے
 کہ جان دیتے تھے اور شکر کرتے تھے اور لوگوں کو جارا
 دینے میں حرص اور غیبت و لاسے تھے اور مروی ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ جب مسلمانوں نے آپ کو تہا
چوڑا اور سچلے گئے آپ غنہ میں آئے اور کمال غضب سے
اچکی پشانی سے پسینا ٹپکنے لگا اور میں آپ کے پاس کھڑا تھا
فرمایا تو اپنے بایوں میں کیوں بجا ملا میں نے عرض کیا کہ مجھ کو
آپ سے کام ہے جو لوگ لوٹ پر پڑے اور ہباگ گئے اون سے
کیا کام اتنے میں ایک گروہ کافروں کا اچکی طرف متوجہ ہوا اپنے
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب مدد کا وقت ہے
تو میری مدد کر جناب امیر علیہ السلام نے بہت کافروں کو دوزخ
میں بھیجا اور انکی جماعت کو متفرق کر دیا جبرئیل اور میکائیل علیہما
السلام نے کہ آپ کے واسطے بائیں کافروں سے لڑنے
تھے اور آپ کی حفاظت کرتے تھے حضرت علی کی کمر بستہ
کی طرح دوڑتے اور کافروں کو بکریوں کی طرح ہانکتے دیکھ کر
کہا یا رسول اللہ یہ کمال جانفشانی اور جواغروی ہے کہ علی رضی
اللہ عنہ آپ کی طرف سے کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اِنَّ
رَبِّيْ وَ اَنَا مِّنْهُ یعنی بیشک علی مجھے ہے اور میں علی سے ہوں
جبرئیل علیہ السلام نے کہا اَنَا مِّنْکُمْ یعنی میں تم دونوں میں سے
ہوں بعد اسکے حضرت علی رضی اللہ عنہ واکہ وسلم نے فرمایا
اے علی تو کچھ سنتا ہے کہ رضوان بہشت کا دار و غما آسمان
سے کہتا ہے لَا فِیْہِ اِلَآ اَعْلٰی لَا سِیْفٌ اِلَآ فِیْہِ النِّقَارُ یعنی کوئی

حوان مثل علیؑ کے اور کوئی تلواری مثل ذوالفقار کے نہیں رونق لہا
 میں اسقدر دلکشا ہے اور کشف الغمہ میں اس واقعہ کو بہت
 تفصیل سے بیان کیا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہ نے ماریج النبوة میں اور ترمذی علی کا یہی اسی
 سرکہ میں نقل کیا ہے مگر اور حدیث کی کتابوں میں اسکا کچھ
 ذکر نہیں ہے الغرض حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس
 سرکہ میں اسقدر جواہر دی اور شجاعت کی کریمان بن نہیں سکتی
 چنانچہ حضرت علیؑ اس قدر دھڑکے فرماتے ہیں کہ اللہ کی لڑائی میں
 میرے سوا دوسرا کون ہے اور چاروں کے مدد سے میں نہیں
 گر رہا اور جب گرتا تھا تو ہر بار ایک مرد خوبصورت کہ اس کا
 بدن سے خوشبو آتی تھی فوراً میرے بازو پکڑ کر کھڑا کر دیتا
 اور کہتا تھا کہ تم خدا اور رسولؐ کی نالباہاری بن رہے اور کدو و فرائد
 تجھے راضی بن کافروں کی طرف متوجہ ہو کر جان تک چھوڑ
 مارنے میں تصور مکر یہ جب لڑائی ہو چکی میں نے یہ حال
 حضور پروردگار میں عرض کیا فرمایا اوسکو پیچھا نہ مینہ
 کہا نہیں مگر وہ شخص مثل وحیدہ کلبی کے تھا آپؐ نے فرمایا
 اے علیؑ اقدار تمہارے تیری آنکھ وہ دشمن کرسے وہ جبریلؑ ہے
 اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس لڑائی میں نہایت دلاوری
 سے لڑے اور ایسا باتہ حضرت سے اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبدالمنکر بن جبیر نو دس آدمی لیے ہوئے کڑے سے رہے یہاں تک
 خالد بن ولید کہ وقت کا منتظر تھا فرصت پا کر بہت کافروں کے
 ساتھ عبدالمنکر بن جبیر کی طرح دوڑ کر ان کو اور ان کے ساتھیوں
 کو شہید کیا اور اسی راہ سے اگر مسلمانوں پر دست درازی
 کی اور قتل عام شروع کر دیا یہاں تک کہ مسلمانوں میں
 بڑا فرقہ پڑا کہ سب پریشانی کے ایک دوسرے کو نہیں چھوڑتا
 تھا اور آپس میں لڑنے لگے چنانچہ انسید بن حصیر اور ابو بردہ
 کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کئی زخم پہونچے اور عبداللہ رضی اللہ
 عنہ کے والد یحییٰ بن مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے
 اور قصہ کافروں نے اس قدر غلبہ کیا کہ معاملہ اولٹا ہو گیا
 اور آپ کے حکم نہ ماننے کی شامت سے شکر اسلام پرست
 آئی کہ شکست پائی بہت مسلمان ہلاک گئے لیکن غنایت
 انہی ہنوز ان سے منقطع نہ ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا
 گناہ معاف کر کے اوپر رحم کیا پس اصحاب لوگ چار فرقے
 ہوئے ایک فرقہ گر شہید ہوا دوسرا فرقہ پہاڑ کی گھاٹیوں
 میں ہلاک کر چپ رہا اور تیسرے فرقے والوں نے مدینہ میں
 دم لیا چوتھا فرقہ آیت قدم رہا اور داد و لیرمی اور جواہر و
 کی دی سبحان اللہ یہ خالد بن ولید ہی ہے جس نے آخر کو
 مسلمان ہو کر اسلام میں بہت فتح کی اور اس میں مرتبہ کو پہونچا کہ

خانہ کعبہ میں پہنچ کر اس کی شان میں وارد ہوا
 اور کتبہ قلمیہ میں لکھا کہ محمد بن عبد اللہ
 سیدنا سیدنا محمد بن عبد اللہ خراجی اور ہر سے
 کلا اور ہر سے امیر حمزہ نے سنا کیا اور فرمایا اسے
 سیدنا سیری مامانہ غور توں کا فتنہ کر نیوالی سے
 تو خدا اور اس کے رسول سے لڑتا ہے یہ ککر اکب ہی حملہ
 میں اس کو مار ڈالا اور وحشی ملعون ایک بڑے تھپڑ
 کے نیچے چپا بیٹھا تھا جو ہیں امیر حمزہ اس کے پاس ہو کر
 نکلے اس سے جیسے اپنا نیزہ امیر حمزہ کی ٹانگ پر مارا
 کہ دو بیٹوں راہوں سے نکل گیا اور آپ شہید ہوئے شوق
 سے کہ جب وحشی بسبب عداوت محمد بن عبد اللہ کے کہ اس کا
 چچا بدر کی لڑائی میں امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور
 وحشی اس کا غلام تھا اور اس کو یہ طمع تھی کہ اگر ہیں امیر حمزہ
 کو اس کے ہاتھ میں مار ڈالے گا تو جبرائیل علیہ السلام بھیجے
 وعدہ کے موافق آؤں گا اور اسے مار ڈالے گا اور جب وحشی امیر حمزہ
 مارنے کے ارادہ پر اٹھ لی طرف جاتا تھا عیسائی بھی اس کی
 کی جو وہ معاویہ کی مائے نیندہ رستے میں ملی اور وحشی نے
 کہا کہ یہ طرح ہو سکے حمزہ کو مار ڈالنا اور ہرگز نہ ڈرنا کہ میں
 سیری ہی وحشی ہے اور تیرا مالک بھی نہ ہوگا اور اس کے گناہ

ہر جا بہت کچھ دیکر خوش گزشتہ کی کہ عمرہ نے میرے باپ
 عتبہ کو بڑی لڑائی میں مارا ہے انقضیٰ وحشی سنگ دل
 بعد شہادت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے اونکی لاشیں سارے
 کے نزدیک آیا اور اونکے پاس چکر اور جگہ نکال کر بندہ کو
 دیا اور بد بخت نے اپنے منہ سے اونکو چبا کر ہینک دیا
 اسی حرکت سے اونکا نام اٹکا لگا لگا دیا شہور ہوا اور
 اونے اپنا سب زیور اور لباس وحشی کو اوٹار دیا اور وعدہ
 کیا کہ میں ہونچکر دس اشرفیان اور انعام دونکی تعبد
 اونکے بندہ بد نصیب نے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش
 پر اکرا دیکھا سب بدن شریف کا شکر بطور زیور کے پہنا
 اور حیووت مسلمان لوگ میدان میں اپنے رحمی ڈھونڈہ
 ہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 مَا قَبِلَ عَمِّيَ مَا قَبِلَ حَمْرَةَ سَیْنِیَ کیا کیا میرے چچا نے کیا ہونچ
 حمزہ امیر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اونکی لاش کو تلاش
 کر کے اس حال سے دیکھا بہت روئے اور سب حال اپنے
 اگر عرض کیا جانا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
 علیؑ کے ساتھ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لے گئے
 اور وہاں کھڑے ہو کر روئے اور فرمایا کہ کسی جگہ مجھ کو
 ایمان سے زیادہ رنج نہیں ہوا اور غصہ نہیں آیا قسم خدا کی

۷
 منہ چبا کر کھانے لگا

اگر میں قریش پر فتح پاؤں گا تو شتر آدمی اونٹین سے اچلی ماروں گا۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حکم لائے کہ اگر تم اس کے پیچھے مین کا فروں کو سزا دیا جا ہو تو وہ اس کے لاکھ بین اور اگر صبر کرو تو یقینی صبر کرنا بہت ہے آپ نے فرمایا خداوند امین نے صبر کیا اور اس کی سے درگزر اور آپ نے اپنی قسم کے پے شتر باد امیر خرمی رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی اور اگرچہ آپ بدلائیے کے ارادے سے منع کیے گئے لیکن جس روز مکہ فتح ہوا استغفار سے اسے کرم سے آپ کی قسم پوری کی کہ شتر قریش خالد بن ولید وغیرہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں سے مارے گئے اور وقفہ اور سکایہ سے کفر فتح کے روز خالد رضی اللہ عنہ ایک گروہ سے لڑتے تھے آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ خالد کو لڑنے سے منع کرو واکوس شخص نے جا کر اولٹا بیان کیا کہ آپ نے حکم دیا ہے کہ حزب لڑو اور مارو اور پھر خالد نے داؤد جو انحر دی اور دیکھ کی دیکھ شتر آدمیوں کو مارا پھر جب خالد نے یہ حال عرض کیا آپ بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ داؤد جو منع کر سکتے تو نے اس قدر جلدی کیوں کی خالد اس شخص کو بکا لے رہے تھے آپ کی طرف سے لڑنے اور مارنے کا حکم ہو گیا ہوا تھا

کی آڑ کر کے ابن قتیبہ ملعون کی تلوار کو روکا کہ اوکھا ماتہ زخمی ہو کر
 نکال پڑا اور باوجودیکہ اونہوں نے اس ڈرائی میں آتشی زخم
 کھانے مگر کافروں سے رُستے رہے اور آپ کی حفاظت
 کیے گئے اور انس بن النضر انس ابن مالک کے چچا نے جب
 سنا کہ کافروں نے دوران حال حضرت علیہ السلام علیہ وآلہ و
 سلم کو شہید کیا اپنے یاروں سے کہا کیا بجایا ہے کہ ہم
 زندہ رہیں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارے جاویں
 پس تلوار میان سے گھنچ لی اور کافروں کے لشکر میں جا کر
 بہتیروں کو فی النار و الشقر کیا اور کچھ اوپر آتشی زخم کھا کر شہید
 ہوئے اور سعد بن وقاص نے کہ تیر اندازی پر مقرر تھے
 مالک ابن زبیر کو کہ اوسنے بہت مسلمانوں کو مارا اور زخمی کیا
 تھا ایک ہی تیر سے ہلاک کیا خباب سردار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے اُنکے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! میرے پیغمبر
 کی دعا قبول کیا کر پس سعد رضی اللہ عنہ آپ کی دعا کی برکت سے
 مستجاب الدعوات ہو گئے اور ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ
 نے اپنے تین حضرت علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم کا سپر بنایا اور
 جو تیر کافروں کی طرف پھینکتے تھے وہ خالی نہ جاتا تھا اور اُن
 ترکش میں پچاس تیر تھے جب سب ہو چکے آپ نے اُن کو بچا
 لکڑی دی اور انہوں نے اُس کو کمان میں رکھ کر مارا اوس نے

تیر کا کام کیا اور ایسے ہی جب عید فطر میں بخش کی تلواریں تو ش
 گئی آپ نے انکو خرے کی ایک شاخ دی کہ انکے ہاتھ
 میں بہت اچھی تلواریں گئی اور انکا نام غریبوں رکھا اور
 ہم ہی تلواریں امیر کے ہاتھ ڈھونڈنا رکھیں اور ان کا
 گناہ دینی اللہ عنہ کی انکے پر کیا تیرا دیا آگنا دینی انکے ہاتھ
 اسچہ تیرا دیا اسکو اسکی جگہ پر رکھ کر فرمایا اللہ اسکی انکے کو اچا کر دے
 پس انکی وہ انکے دوسری انکے سے بہتر اور زیادہ روشن ہو گئی اور
 دلاورون اور جاننا نرون کے غلام ایک صحابی تھے کہ انکو غیل الملک کہتے
 اور کا قلعہ عیب غریب تھے کہ اسکی رات کو دینی میں انکی
 پایا ہوا تاج کو دے غیل کے اہلادہ میں تھے کہ انکو
 کیا کہ انکو ان کا علیہ سنا اور دینی ہو اور سیر وقت ہوتا رہا
 اسکو کے میں شریک ہوئے اور انکے لگے اور بہت کا
 کو زخمی ہوا اور مارا خود شہید ہوئے اور حضرت علی امیر علیہ
 اللہ وسلم نے دیکھا کہ انکو فرشتے تھلا رہے ہیں بعد ورنہ
 حال کے معلوم ہوا کہ انکو نہانے کی حاجت تھی اسی
 انکو غیل الملک کہتے ہیں ابو سعید ساعدی فرماتے ہیں
 جب میں حضور رضی اللہ عنہ کی لاشیں پر گیا تو ان کے
 سے پانی ٹپکتا پایا اور عمر بن جموح انصاری لنگڑے تھے
 جب انہوں نے سنا کہ اصحاب پر شری تگی اور ان

جانیگا اور وہ کیا اف کی بی بی نے منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو سببِ خنہ داری کے بیان چوڑا ہے اور میں جانتی ہوں کہ تم بہاگ کر رہاؤ گے اور انہوں نے ہتھیار اٹھا لیے اور دھاوا مچی کہ اتنی تو محکوم میرے گھر پہنچ کر نہ لانا اور آپ کے حضور میں پہنچ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں امیہ دار ہوں کہ ان کے پانوں سے بہشت میں جاؤں آپ نے منع کیا اور ان کو جب بہت اصرار کیا آپ نے اجازت دی پہرہ موکر کہ میں پہرے سے اور کافروں سے لڑتے تھے یہاں تک کہ شبیہ ہوسے اور جب اف کی بی بی نے آکر اف کی لاش کو اونٹ پر لاد کر دفن کے لیے نہنہ کا قصد کیا اونٹ بیٹھ گیا ہر چہ اٹھا یا نہ اٹھا آخر کو معلوم ہوا کہ اونٹوں نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ محکوم میرے گھر کی طرف نہ پہنچانا پہاڑ کو اتار کر وہیں دفن کیا اور صہب بن عمیر کہ ہاجرین کا علم اُن کے ہاتھ میں تھا ابن قتیہہ ملعون نے تلوار سے اُن کا سینہ لٹکا کر اویا اور انہوں نے اُسے لٹے ہاتھ میں علم لے لیا اور کہا وَاَمَّا مُحَمَّدٌ اَلَا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یہاں سے ملعون نے دوسرا لٹے ہی کاٹ ڈالا مصعب رضی اللہ عنہ دونوں بازو سے علم کو سینہ میں ملائے ہوئے میدان میں چلتے تھے پہر ایک تیراؤں کے سینہ پر آگ دوڑ کر پڑے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مصعب کی صورت کا بنا

کہ آخر لڑائی تک سلم کو لیے رہا اور وہب بن قابوس نے
 رمی و شتر عنہ ایک صحابی تھے کہ نہایت سجاوٹ سے میں تیر
 کافروں کے لشکر کو ہر دم درہم کر دیا اور او کو آب کی طرف
 نہ آنے دیا یہاں تک کہ شہید ہوئے سعد بن وقاص رضی اللہ
 عنہ سے مروی ہے کہ اُخذ لی لڑائی میں میں نے جو تجارت
 اور دلاوری وہب بن قابوس نے منی سے دیکھی کسی کسی
 میں کسی سے دیکھی اور بعد اذ کی شہادت کے میں نے رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اس کے سر پر کمر بنے
 قرار ہے تھے کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 تجھے راضی ہوا اور میں بھی تجھے راضی چون اور خوفت اکیلا
 یہودی نہایت حکمت تھا اس نے آپ کے ہفتین اگلی کتابوں
 میں دیکھی تھیں حید بن غباب سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اُخذ کی لڑائی کو نکلے تھے اس میں یہودی کے
 ولیم اسلام کی جو ہش سید اہول وہ ہتھیار لگا کر آپ کے
 حضور میں اگر سلمان ہوا اور نہایت عجمی مروی اور دلاوری
 اس قدر لڑا کہ تنہید ہوا اور کو سلمانوں کے لشکر میں چند عورتیں
 تھیں کہ غازیوں کو پانی پہونچاتی تھیں اور میں ایک عورت
 نیسہ بیٹی کعب کی تھی جب اس نے کافروں کا غلبہ دیکھا
 پانی پلا ما موقوف کیا اور ہتھیار لگا کر بہت کافروں کو جان

نارا اور بہتیروں کو زخمی کیا اور میدان سے نہ ہٹی اور لڑائی
 سے منہ نہ موڑا اور دلتہ نہ روکا اور اس کے تیرہ زخم لگے تھے
 کہ ایک زخم سال بہر میں اچھا ہوا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
 سلم نے اس کے حق میں اور اس کے خانہ زید بن عامر اور اس کے
 لڑکوں عمارہ اور عبد اللہ کے حق میں دعا فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْهُمْ
 مَقْتَلِي فِي الْجَنَّةِ یٰقَیْنِ اے اللہ جنت میں ان سب کو میری قتل
 کر سب جان اللہ کی کیسی عورت تھی کہ بہت مردوں پر فائق تھی
 اور یہ بات سچ ہے کہ جب شیر جنگل سے نکلتا ہے سب
 یہی کہتی ہیں کہ شیر نکلا کوئی نہیں کہتا کہ یہ مادہ ہے یا نہ العرض
 اس لڑائی میں اصحاب رضی اللہ عنہم کا مارنا اور مارا جانا اس
 زیادہ سے جو بیان ذکر ہوا اگر ہر ایک کا قتلہ جدا جدا مفصل
 بیان ہو تو یہ کتاب ایک بڑا دفتر ہو جائے اور جو شدتیں اور
 تکلیفیں خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو
 لڑائی میں پہنچیں اس کے علاوہ ہیں منقول سے کہ پانچ کافروں
 نے آپ کے مارنے پر اتفاق کیا ایک عبد اللہ بن قیس
 و حشد اعیتہ بن ابی قحاص بہا بن سعید بن ابی قحاص کا کہ اس نے
 آپ کے دانت اور ہونٹ کو زخمی کیا تیسرا عبد اللہ بن شہاب
 زہری چوٹا ابی بن خلف پانچواں عبد اللہ بن حمید اسدی تھا
 اور ان کافروں نے نجانا کہ آپ اس کے ہاتھ سے تائب ہو جائیں گے

اور جب تک آپ کا دین پورا نہ ہو گا اور سب دینوں پر غالب نہ آوے گا آپ عالم سے نہ جائیں گے غرض کہ ابن مہدی ملعون نے اس قدر چغیر مارے کہ آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور خود کے طلعے کالون میں ایسے جم بیٹھے کہ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے اگلے دانت سے کینچا اور کالون دانت ٹوٹ گیا پھر دوسرے دانت سے کینچا وہ بھی گر پڑا اسے مین ایک پتھر کی پشیلان مبارک مین لگا کر وہ زخمی ہو گئی اور خون اوس سے بہہ کر ڈاڑھی تک آیا آپ اوسکو اپنی چادر سے پوچھتے تھے اور فرماتے تھے کما کر اس خون کا ایک قطرہ زمین پر گرے گا بلا اسے آسمانی نازل ہوگی اور ساری مخلوق کو نیت اور نابود کرے گی اور کبھی زمین پر سبزہ خضبے گا وہ باوجود اس کے کمالی رحمت سے دعا کرنے سے آئیںم افقرم قوسہ فکرتکم لا یتلکون فیوای اللہ میری قوم کو تو بخش دی کہ یہ حکم نہیں جانتے اور میری حقیقت نہیں پہچانتے ہیں اور عبیدہ بن ابی قحافہ پاک لے آپ کا چہرہ شریف پر ایک پتھر مارا کہ جیسے کا ایک اگلا دانت پھوٹا اور عبیدہ بن شہاب نے ایک پتھر سے آپ کے سر مبارک کو زخمی اور آپ کے ہنس پر شتر ملواریں ٹپریں گوار اللہ تعالیٰ کے حفظ و حمایت سے جیسے کہ کام کیا اور عبیدہ بن قیسہ ملعون نے اپنی تلوار آپ کے مبارک سر پر سی آپ اوس کے مدد سے گر پڑے اوس ملعون نے

اپنے سر کیا کہ میں نے محمد کو مارا اور شیطان ہی خوش ہوا اور
 یہ خبر کافرون کے لشکر میں مشہور کی پس علیؑ نے جیت کر آپ کو
 اپنی بغل میں لے لیا اور میرا مومنین علی رضی اللہ عنہ نے آپ کا
 اشارہ لے کر اٹھایا جابا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اون پانچوں کافرون کے لیے ہمد و عافرائی کہ یہ سب ایک ہی
 کشتی میں مرجائیں پس بعضے اسی روز مارے گئے اور بعض
 اسی سال میں مرے اور ابی بن خلف اخیر لڑائی میں گھرے
 یہ سوار ہو کر نکلا اور آپ کو دیکھ کر بے ادبانه کلام کیا اور کہا اے
 محمد اگر تم آج میرے ہاتھ سے بچ جاؤ تو میں نجات نہ پاؤں پس
 صحابہ نے اوسے مارنے کا قصد کیا آپ نے زمین پر عوام کے
 ہاتھ سے نیرہ لیکر مارا اوسکی گردن پر لگا وہ گھوڑا پیر کر چلا تا ہوا
 کہ مجھ کو محمد نے مارا اپنی قوم میں ہونچا لوگوں نے کہا یہ زخم اب
 نہ نہیں کہ تو اس قدر چلتا تا ہے فقط کچھ چیل سا گیا ہے اوس سخت
 نے کہا قسم خدا کی میرا اتنا زخم اگر تمام عرب والوں کو قسہ کیا جائے
 سب یکساں مر جائیں آخر وہ بد بخت بہانے بہانے کرتا نظر
 میں ہونچا کہ مکہ وہاں سے ایک منزل رہتا ہے مر گیا اور عبد اللہ
 بن حمید ملعون نے آپ کے مارنے کو گھوڑا دوڑایا ناگاہ
 ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی ہاتھ میں اوس کو دو زخموں پہنچا
 اس طرح یہ پانچوں کافروں کے مارے گئے لے لے

حضرت علیؓ و آلہ وسلم نے یہاں کہ بازار پر چڑھ جائیں
 ناطا قتی سے چڑھ نہ سکے طلحہ رضی اللہ عنہ اگرچہ زعمون سے
 چار چور بنے مگر آپؐ کے لیے لیٹ گئے اور آپؐ اپنا پانوں
 اور نیکے پیٹھ پر لگا بازار پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ طلحہؓ نے
 اپنے اوپر بہشت کو واجب کر لیا اور کافر میں ان میں دوم
 اور اپنی بہادری اور شجاعت بیان کرتے تھے اور ان کی عورتیں
 مثل ہندہ وغیرہ کے مسلمانوں کے بدن کو کاٹ کر اور ان کے
 سین پر گرز بوس کی طرح گٹے اور ماتوں میں پھنسی نہیں اور
 کافر یہ کھڑو ہان سے ہرے کہ اگلے سال ہر مین ہر ہار
 تمہارے زانی ہے حضرت علیؓ و آلہ وسلم نے فرمایا
 کہ اب کافر ہر شمع نیا دین گے اور آپس میں ہر کے میں ہر
 مسلمان کہ اوں میں چار ہا جرمی اور باقی انصار تھے و جبہ
 شہادت کو پہنچے اور تیش کا فرار سے گئے اور ابو غزوہ
 شاعر کہ اس کو بدر میں بے دیہ لیے آراؤ کیا تھا اس زانی
 میں ہر قید ہو کر مارا گیا اور معاویہ بن مغیرہ کہ اس سے مسلمان
 کو بہت تکلیف پہنچائی تھی گرفتار ہو کر قتل ہوا اور امّہ کے شہید
 کے اوپر غازیڑ سننے میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ حبیب
 رسول اکرمؐ علیؓ و آلہ وسلم نے پہلے سید الشہداء
 امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے کی نماز پڑھی بعد ازاں

جس کا جنازہ آتا تھا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے
 آگے رکھ دیا جاتا تھا اور امیر نماز پڑھتی جاتی تھی یہاں تک
 اوس دن امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر ستر مرتبہ نماز
 پڑھی گئی اور اسس روایت کو متقیوں نے اختیار کیا ہے
 اور دوسری روایت کہ اکثر حدیث کے مامون نے نقل
 کی ہے اور اوس کو شافعیوں نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ
 آپ نے اوس دن اٹھارے شہیدوں پر نماز مہین پڑھی اور
 بعد اٹھ برس کے شروع مرض میں قریب اپنی دناست کے
 اوپر نماز پڑھی لیکن اسپر سب کا اتفاق ہے کہ شہیدوں کو
 غسل مہین دیا گیا اور جو کپڑے خون بہہ رہے تھے
 اوس میں دفن ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی شہید
 کو بیان سے اور جگہ نہ لیجاوے اور جو کوئی لے گیا ہو پھر لاؤ
 جس جابر رضی اللہ عنہ اپنے والد عبد اللہ کو مدینہ لے گئے
 تھے آپ کے حکم سے اُحد میں پھیر لائے اور فرمایا کہ جس کو
 آپ مہین بہت محبت تھی اوکو ایک ہی قبر میں دفن کرو چنانچہ
 امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو اوسکے پاس نبی عبد اللہ بن جحش کے
 ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا اور جب سب شہیدوں کو دفن
 کر چکے قریب شام کے آپ سوار ہو کر مدینہ طیبہ کو تشریف
 لے گئے وہاں ہر قبیلے کی عورتیں کہ آپ کے منتظر تھیں بی

آپ کا استقبال کر کے ساتھ چلے آئے اور آپ کے صحیح اور
 سلامت رہنے کا شکر کرتے تھے اور جس سب کو جو عیسیت
 چھوڑ چکی تھی آپ کی تندرستی سے اوسکو اوسکا رنج نہ تھا اور
 ایک عورت تھی کہ اوسکا باپ اور خاندان اور رگڑ کا اور سب
 عزیز و قریب مارے گئے تھے وہ کہتی تھی اگر رسول اللہ
 سے اقرار علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں تو مجھ کو کسی کے مارے جا بگا
 غم نہیں بلکہ وہ آپ پر یقین ہوئے اور آپ کا اور جب آپ
 نبی عبد اللہ کے قتل کے نزدیک ہوئے تب تب نہایت رنج
 سعید بن مسعود کی والدہ دوشلی ہوئی آپ کی زیارت کے لیے
 باہر نکل آئیں اور آپ کو بڑے پر سوار تھے سعید بن مسعود نے
 گھوڑے کی باگ سے لے کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری ہے
 کہ آپ کی زیارت کو آئی ہے آپ ٹھہر گئے اور وہ نزدیک
 آکر دیدار فیض آنا سے شرف ہوئیں اور عرض کیا میں نے
 آپ کو سلامت پایا اب سب عیسیت چھوڑ آسان ہے آپ
 اوسکے بیٹے عمر بن سعد کا ذکر کر کے فرمایا اسے ہم خود غوثی کی
 جگہ سے نہ رنج کی اسوا سے لے لاکھ کے سب شہید کشت
 کے مکانوں میں سید اور غوثی کرتے پرستے ہیں اوسکو
 اپنے عزیزوں میں سے جسکی شفاعت کرینگے اقرار تھا قبول
 فرمایا آم سعید نے عرض کیا یا رسول اللہ اب جو لوگ آتی ہیں

اوس کے حقیقین و عاتق و سیے آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَوْفِنِيْ حَزَنَ
 فَلَکُمْ یٰمَنْ وَ اَوْفِنِیْ حَزَنَ سَیِّدِیْ اَسْأَلُ اَقْدَارَکَ دُنُوْنَ کَا سَبَّحْ دَوْرَکَ
 اَوْ رَاکَ مَصِیْبَتِ کَا بَدَلِ اَوْ سَے ہر فرمایا جو کوئی زخمی ہو دے
 گھر جا کر دو اکریسے جیسے ساتھ میرے گھر تک آنا کہ ضرور بین اوس سقیط
 کے قریب تیں آدمیوں کی زخمی تھے اپنے اپنے گھر چلا گئے اور سعد بن
 معاذ آپ کے ساتھ رہے اور آپ کو پہنچا کر اپنے گھر کے منقول ہے
 کہ جب مدینہ کے لوگ آپ کے استقبال کو نکلے تھے فاطمہ بی امیر غزوہ
 رضی اللہ عنہ کی بھی سہراہ اگر بھی تین دیکھا کہ آپ کا لشکر غول کا
 غول چلا آتا ہے ہر خند اپنے باپ کو تلاش کیا نہ پایا تب
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے میں نے
 اوسکو لشکر میں نہیں دیکھتی ہوں صدیق اکبر غور وقت آئی اور انگوٹھوں میں اشارہ
 ہر آئے اور فرمایا یہ دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیف میاں تو ہیں
 جب تک تھے میگ آئی اوس تیمار نے اپنی باپ حمزہؓ کو آپ کو ساتھ بھی نہ دیکھا گھوڑی کی باپ
 پھر حمزہؓ مرنے کیا میرا باپ حمزہؓ کہاں ہے آپ نے فرمایا میں تیرا باپ ہے ان کو نہ کہایا
 رسول اللہ اس کلام سے محکوم اپنی باپ کی شہادت کی بوائی ہو اور یہ کلمہ اختیار
 رونے لگی سب اہل اب بھی اوسکا حال کو بیکر رونے لگے تب اوس کے اوسنے
 اپنے باپ کی شہادت کی کیفیت پوچھی آپ نے فرمایا اے بی بی اگر میں
 اوسکو بیان کروں تو تیرے دل کو اوس کے شے کی تاب نہ آوے گی
 اس بات سے وہ اور بھی زیادہ بے اختیار رو سنے لگی

آپ نے اسکی تسلی کرنے کے خاموش فرمایا اور منقول فرمایا
 کہ جب ابوسفیان وغیرہ کفار قریش آئندے تھے تو نہ ہر
 راہ میں اپنے پرستے سے یشیان ہو کر کہنے لگے کہ ہجرت
 اور بھائی اور شکر خج کیا اور ابھی کا تم تمام چوڑ کر رہا ہے
 اب مصاحت یہ ہے کہ ہر طبع اور بیخ کنی اسلام کی کرن
 جب یہ خبر آپ کو پہنچی اتوار کے دن کہ ٹرائیکا دو مسندوں
 تھا بلال کو حکم کیا کہ مینہ کے ٹھکڑوں میں پکار دو کہ کافروں
 جاو کے بے اور ترو اور جو لوگ کل ٹرائی میں شریک تھے
 وہی آدین سنا سنا اسکے اور کوئی نہ آوے اسوا جسے یہ
 شکر لوگ یہ نہ جانیں کہ مسلمان کل کی ٹرائی سے سب سے
 بڑے گئے اور بہت بار گئے جن صحابہ رضی اللہ عنہم یہ آج
 سنے ہی زخمیہ یشیان باندہ کر ٹرائی گیدا سب سے پہلے
 اور سوائے اسکے اور لوگ بھی ٹرائی پر آمادہ ہوئے
 مگر آپ نے سوائے جابر بن عبد اللہ کے اور کسی کو نہ
 مدعی اور علم کو علی بن ابی طالب یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سیرد فرما کر روانہ ہوئے اور جبرائیل السلامین کہہ دینے
 تین گوس ہے مقام کیا اور فرمایا کہ اسو جگہ یہ آگہ جا
 تاکہ کافر لوگ بڑا لشکر بھیج کر دریں اور مسجد خراعی کو پہنچان
 مشین ہوا تھا اور مسیدین کے کو جاتا تھا حضرت علیؑ

علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کو وہاں دیکھ کر ابوسفیان سے کہا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑاؤ کر لے چوتھم سے
 رخصت ہو کر جبرائیل امین تشریف لائے تھے میں وہ لوگ یہ خبر
 سنا کر بہت ڈرے اور اگرچہ ظاہر میں ابوسفیان نے
 مسلمانوں سے کہلا بھیجا کہ ہم تم سے ڈرتے اور تم کو زبرد کرنے
 آتے ہیں لیکن اس قدر ڈرے کہ چھاپ کر نہ کیا اور بہت جلد
 مکہ میں پہنچے پھر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کوئی مقام وہاں کر کے مدینہ طیبہ کو پلٹ گئے **فائدہ**
 یہ بیان ہے اُمّہ کے شہیدوں کی فضیلتوں کا منقول ہے
 کہ جو لوگ غزوہ اُمّہ میں شہید ہوئے تھے ان کے عزیز و اقربا
 ان کے مارے جانے سے نہایت مجروح خاطر شکستہ دل
 تھے آپ نے ان کی تسلی اور اطمینان کے لیے ان شہیدوں
 کا حال بیان کیا کہ جب ان کی روحیں ان کے بدنوں سے
 جدا ہوئیں حق تعالیٰ نے ان روحوں کو سبز چڑیاؤں کے
 بدن عنایت کیے پس ہر روز وہ بہشت کی نرویز کراؤں کا
 پانی پیتے ہیں اور بہشت کے میوہ کھاتے ہیں اور بہشت
 بانگوں میں اڑتے پھرتے ہیں اور وہاں کے مکانات میں
 رہتے ہیں بعد اوسکے جب سیر کر چکے ہیں رات کو سوئے
 ان کی قندیلوں میں کہ عرش مجید میں گنتی ہیں اور اتر لے

فائدہ
 بیان فضائل
 شہداء و اہل بیت

شہید ہوئے ہیں پر قسم مایا قیامت تک جو شخص انکی زیارت
کرسے اور اپنے سلام پہنچے یہ اور نیکایا جواب دہنیکے اور ہر سال
آپ انکی زیارت کو جائے اور فرماتے تھے السلام علیکم جو
ہما صلیتم فمعم غفر لی لہذا اور محمد آپ کے جواب حدیث اکبر
اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے یہی ہی طہر بقیہ ہمیشہ جاری
رکھا اور فاطمہ خراعیہ فرماتی ہیں کہ میں ایک دن احد میں گئی
اور کہا کہ اسے حمزہ بخاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے میرا سلام تکو ہو چکی ہے میں نے اسے اس کے جواب میں کہہ دیا
سنی کہ علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ باقی اور فضیلہ
احد کے شہیدوں کی حدیثوں کی کتابوں میں بہت ہیں یہاں انکی گنجائش
ہنن الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر عزوہ حنین یہ حنین کی
ترائی سن آٹھ ہجری عید کے مہینے میں واقع ہوئی اور
حنین کے اور طاہت کے کچھ میں ایک جگہ کا نام ہے اور
ایک روایت میں ہے کہ حنین اور ہر دینا کا نام ہے جو کہ
سے طاہت کی طرف تین رات دن کی راہ سے اور قصہ
اسکا یہ ہے کہ جب مکہ فتح ہوا اور اس کے بندوبست سے
فراغت ہوئی سب عرب والوں نے آپ کی تابعداری اختیار
کی مگر دو قبیلوں یعنی بنو ازن اور ثقیف نے جد اور بنو

بناؤں کے حنین

چوترا اور یہ لوگ بہت شیش اور مالدار تھے انہوں نے
 آمینین کہا کہ اب محمد نے قریش پر فتح پائی اور اس قسم
 انکی خاطر جمع ہوئی کچھ عجب نہیں ہے کہ ہماری طرف متوجہ
 ہوں اب صلح یہ ہے کہ وہ ہماری طرف نہ آئے پاؤں
 ہم شکر لیکر انکی طرف جائیں بعد اسکے ہوا زمین سے
 واپس شکر جمع کر کے مالک بن حوث قحری کو سردار کیا اور
 ثقیف نے کنانہ بن عبدیلمیل ثقیفی کو اور بعض قبیلوں کو
 کہ انکے چارمین رہتے تھے اپنی لگاں کو بلا کر سب چاٹ لیا
 آدمیوں سے نکلے اور اپنے اہل و عیال اور جان و مال
 ساتھ لیے جب یہ خبر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آ کر
 وسلم کو پہنچی آپ نے ایک شخص کو اس خبر کی تحقیق کے
 لیے بھیجا وہ انکے لشکر میں جا کر اور سب حال دریافت
 کر کے پلٹ آیا اور ہانکی سب خبر عرض کی کہ اس قدر آدمی اور
 ہتھیار اور جانور ہیں آپ نے فرمایا انشا اللہ تعالیٰ
 یہ سب مسلمانوں کو ملے گا اور اپنے لشکر کو حکم دیا کہ
 دشمن کے لیے مستعد ہواستے میں ایکٹ معافی سے
 کہا کہ آج ہم پر کا فر غالب ہوں گے آپ اس بات سے
 آزرہ ہوئے اسوہ کے کہ جنگ اٹھ میں ابھی ہی باتوں
 سے مسلمان کو شکست پہنچتی تھی کہ اپنی شوکت اور کثرت پر

نماز ان تھی اور یہ بخانا کہ فتح ہونا شکر کے بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ
 اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔ انقصہ جب شکر اسلام تیار ہوا آپ نے خطاب
 بن اسید کو بلا لیا اور بارہ ہزار مسلمان کروں ہزار بیتوں اور دھنوں کی کڑی کا
 تیار کیا لیکن اس آئینہ پر ہی ہم کی جی تاریخ دو شہنشاہوں کی خبر اور ان کے
 شکر اسلام کی خبر اسے کو بھیجے تھے وہ ہمارا حال دریافت کر کے نہایت
 ڈرے اور کانپتے ہوئے اپنے شکر میں جا کر کہا کہ مجھے محمد کے شکر میں
 ہزار ہا آدمی سفید کر دیے ہیں اہل گھوڑوں
 پر سوار ایسے دیکھے کہ ہرگز کہیں ویسے
 لوگ نہیں دیکھے تھے اب مصلحت یہ ہے
 کہ تم پہر چلو اور او دہر کا ہرگز قصد نہ کرو کہ مجھ پر کہیں فتح
 نہ پاؤ گے اور بد بختوں نے اور جا سو سون کا کہا نہانا
 اور اور لوگ بھیجے وہ بھی یہی حال دیکھ کر بہرائے اور انکو
 اس قصد سے منع کیا ورنہ خون گرفتہ اپنے ارادے
 سے پھرے اور شکر اسلام کے پہونچنے سے پہلے چین
 کے جنگل میں اگر آڑ میں سمیٹھ رہے اور یہ صلاح کی کہ جب
 مسلمانوں کی فوج غافل اس میدان میں آوے تم سب
 ایک بار گ رہاؤ اور ہر طرف سے تیر مارو اور عرض
 جناب سردار عالم علیہ السلام و آلہ وسلم و شیوین تاریخ
 صبح کو اس جنگل کے نزدیک پہونچے اور چھندے

شکر کے ہر قبیلے کے سرداروں کو عنایت کیے اور چونکہ
 رہستہ وان کا بہت تنگ تھا مسلمانوں کی فوج نے
 چاہا کہ محمود سے محمود سے غول ہو کر اور اور راہبوں سے
 دیان ہو چنیں پس ساری فوج متفرق ہو گئے دشمنوں نے
 موقع پایا اور آڑ سے نکل کر مسلمانوں کے لشکر میں اگر
 لڑائی شروع کر دی اور ہر طرف سے مارنے لگے پس
 وہ غول مسلمانوں کا کہ اوہیں اکثر نئے مسلمان تھے نہتیا
 تھے ہانگا اور اونکو دیکھ کر ادروں کے بہی پائوں اڑ گئے
 اور متفرق ہوئے اور اس قدر تفرقہ پڑا کہ سو اسے جیتا
 آدمیوں کے آپ کے پاس کوئی نہ رہا اور آپ کہ اکثر تعلق
 پر ہر دوسار کہتے تھے اور اسباب ظاہری پر نظر نہ تھی
 باوجود اس پریشانی کے اپنے گھوڑے کو کہہ کر کہ نام تھا
 دشمنوں کی طرف بڑھاتے تھے اور چاہتے تھے کہ
 اپنے شین دشمنوں کے لشکر میں پہنچا دیں ابوسفیان
 بن حارث آپ کے گھوڑے کی یاگ روکتا تھا اور آپ
 فرماتے تھے کہ یا انصار ائترو یا انصار رسولہ میں پیغمبر خدا
 ہوں اور یقینی جانتا ہوں کہ اللہ قصاب ہے موافق اسے ہے
 وعدہ کے میری مدد کرے گا تم پہرہ اور لڑو مگر ہانگے دلاؤ
 میں سے کوئی مٹہ پہرہ کر نہیں دیکھتا تھا اور لے لے لے

مسلمان کہ اور کچھ سیدہ بقیع اور حد سے خوب صاف
 نہیں ہوا تھا کہتے تھے کہ آج محمد کا جادو بچلا اور اون کے
 اصحاب ایسے بہاگتے ہیں کہ دریا کے کنارے تک نہ ٹھہریں گے
 پس جب یہ سب لوگ پریشان ہو گئے اور سو اسے ان
 چند آدمیوں کے اور کوئی نزلہ علی ابن ابیطالب عباس
 بن عبدالمطلب ابوسفیان بن حارث ربیعہ بن حارث بن
 عبدالمطلب قثم فہر اسامہ بن زید عبد اللہ بن زبیر
 بن عبدالمطلب عقیل بن ابی طالب ابوبکر عمر عبد اللہ بن
 مسعود اور چند آدمی اور اہلبیت کے پس آپ نے ان
 صحابیوں کے ساتھ ثبات قدمی کر کے عباس رضی اللہ عنہ
 سے فرمایا کہ اپنے پیاروں کو بچا رو اور کو یا مَشْرِائِ الشَّجَرِ
 یا اکھٹا یا الشَّجَرِ اور سمرہ ایک درخت کا نام ہے کہ صحابہ
 نے حدیبیہ کی لڑائی میں اوکو پیچھے بیعت کی تھی اون اصحاب
 کو اصحاب الشجرہ اور اہلبیت الرضوان بھی کہتے ہیں عبا
 نے کہ اونکی آواز بہت بڑنی تھی آپ کے فرمانے سے ہر ایک
 کا نام لے کر بچا رہا آپ نے کہا ہم حاضر ہیں اور عباس
 رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑے اور بعضوں کی سوار سی
 تھی وہ اپنی سوار یوں سے کود کر آپ کی طرف دوڑنے
 اور قریب سو آدمیوں کے جمع ہوئے اور تلواریں نکال کر

ایک بار لی کافرون پر ایسا دھاوا کیا کہ گویا آسمان سے
پتار سے توٹ پڑے آدھ آپ بھی سواری سے اترے
اور ایک مٹی خاک یا کنکریاں دشمنوں کی طرف پھینکیں
پس وہ خاک سب کی آنکھوں میں پڑی اور ان نے
نے شکست کھائی اور ہمارے اور نہایت بڑی طرح سے
دورے گئے اور پس زرائی میں چار سلیاں شہید ہوئے
اور دیگر کافر جن کو گئے اور بہت لوگ مسلمان ہوئے
اور ایک گروہ نے ہوازن کے رئیس کے ساتھ
کے قلعہ میں پناہ لی اور بیٹھے اوس مال کے بچاؤ کو
جو اوحاس میں رکھا آئے تھے دوڑے اور مسلمانوں
نے اونکا یہاں تک پہنچا لیا کہ سب کو قتل کر کے وہ سب
مال لوٹ لائے اور وہاں کے سب تھانہ توڑ ڈالے
اور وہ لوگ کہ طائف کے قلعے میں چھپے تھے حاج
ہو کر حاضر ہوئے اور اوس روز چھ ہزار غلام اور
اونٹ اور کچھ اور چالیس ہزار بکریاں اور کئی سیار
چاندی مسلمانوں کے ہاتھ آئے آپ سب فرمایا کہ اس
لوٹ کو چھراہ میں جمع کرو اور حفاظت رکھو کہ بعد فرست
کے میں بانٹوں گا اور چھراہ بکسر جم و عین و رشہ
راہ و حاس اور جنین گئے یحییٰ میں کے سے اکتے

وحاس تک
وزن میں ایک
مجلس ہے ۱۱۱۱

ایک جاگے اور آپ طائف کی مہم سے فراغت کر کے
 بصرہ میں تشریف لائے اور اوس سال کو تقسیم کیا
 اور ہندوہ یا سولہ دن وہاں رہ کر شبائے شب کے میں جا کر
 عمرہ بجالائے اور بعد اس منہج کے بہت لوگ ایمان لائے
 اور وہاں کے قیدیوں میں شیما آپ کی دودھ شریکی بہن
 بنی تھیں آپ نے اوسکے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور
 بیت خاطر کر کے اوسکو اوسپر بٹھلایا اور بوسش محبت سے
 آپ کے آئندہ جاری ہوئے پھر آپ نے اپنی دائی جلیہ
 اور اوسکی قوم کا حال پوچھا اور نہون نے عرض کیا کہ یہاں
 لوگ دنیا سے چلے پھر آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے
 تو میرے پاس رہ کہ میں تجھکو بہت اچھی طرح سے رکھوں گا اور
 اگر منظور ہو تو اپنے گھر جا اور میں تجھکو کچھ دون اور خونے
 اپنے شہر میں جانا قبول کیا پھر آپ نے امیہ لونڈی اور تین
 غلام اور چند کمریاں دیکر رخصت فرمایا شیما رضی اللہ
 عنہا مسلمان ہو کر اپنے گھر تشریف لے گئیں اور باقی لڑکیوں
 کا حال کہ سن اول ہجری سے سن دس ہجری تک وقوع میں
 آئیں کتب سیر اور احادیث میں مذکور ہیں یہاں ان کی سیر
 بیان کی گئی ان میں سنین الصلوٰۃ و السلام علیہ
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وصل یہ تو کہ ہے آپکی بیماری اور اوسکی شدت کا
اور اون واقعوں کا جو اون دنوں میں گذرے جانتا
چاہیے کہ جب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہجرت کے وقتوں پر سس حج کیا تو بعد میں آپ کے
حکم اور حج کے طریقے سکھانے کے اپنی وفات کا اشارہ
بیان فرمایا اور بوگوں کو رخصت کیا اور کہا یہ حجۃ الوداع
ہے شاید اگلے سال جبکو حج نہ نصیب ہو اور میں تم میں
نہ ہوں اور اوسیدن عصر کے وقت یہ آیت مشریف
نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَنْتُمْ کَامِلٌ لِّیَوْمَ
لَکُمُ الْاِسْلَامُ دِیْنًا یعنی آج پہنچے تمہارا دین کامل کیا اور
اپنی نعمتیں پوری کیں اور تمہیں بسبب دین اسلام کے
راضی ہوئے پس اس آیت کے اوترنے کی وجہ سے آپ کا
ادب قصوا بیٹھ گیا اور اگرچہ بظاہر یہ آیت مذہب
سرور اور باعث خوشی تھی لیکن جو صحابہ عقلمند اور اذکی
تھے نہایت ماول اور شکستہ خاطر ہوئے اور سمجھے کہ اب
زمانہ آب کی وفات کا قریب آیا چنانچہ وہاں ہی ہوا کہ بعد
اس آیت کے اوترنے کے بروایت صحیح بناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو مہینے اکیس دن دنیا میں نہ
رہے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ

نہرما تھا کہ ہم مجھ کو صفر کے مہینے کے بعد اپنے پاس
 بلاؤں گے موافق اس وعدے کے آپ ربیع الاول
 کے چاند کے نہایت مشتاق رہتے اور امتد قاس نے
 دیدار کے شوق میں بمقام ہو کر نہر مانتے تھے من کثرتی
 بحر فوج صفر بہتر نہر غزل الجشت یعنی جو شخص مجھ کو صفر کے
 مہینے کے تمام ہونے کی خوشخبری پہنچا دے گا میں اس کو
 بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں گا اور اسی ج کے
 دنوں میں سورہ اذا جاء نازل ہوئی آپ بموجب حکم خدا
 کے یہ وظیفہ بہت بڑا کرتے تھے شہناک اللہم و محمدک
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِرَبِّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ صحابہ نے عرض کیا
 یا رسول اللہ آپ یہ وظیفہ زیادہ کیوں پڑھتے ہیں فرمایا کہ اب
 مجھے خدا ہونے اور امتد قاس نے سے نزدیک ہونے کا
 وقت قریب آیا ہے اور امتد نے مجھ کو بیچ اور استغفار کا
 حکم کیا ہے یہ کہا اور روئے سب نے عرض کیا یا رسول اللہ
 کیا آپ مرنے سے ڈرتے ہیں اور امتد قاس نے آپ کو
 معصوم اور بے گناہ پیدا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ دن
 بہت سخت ہے کہ سب کو آنے والا ہے اور عبد اللہ بن
 مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے ایک مہینے آگے سے
 اپنی وفات کی صرح خبر دی تھی کہ ایک ن ام المؤمنین

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے خاص صحابیوں کو
 لایا اور نہایت شفقت اور رحمت سے آپ دیدہ ہو کر
 فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ یہ میری گاری چھوڑنا اور
 خدا کے غضب سے ڈرتے رہنا اب میں تم کو خدا کے
 سپرد کرتا ہوں وہ ہر حال میں تمہارا مددگار اور نگہبان
 رہے گا تم کو لازم ہے کہ حق تعالیٰ سے سرو اور گھٹن
 نہ کرنا اور اس کے خلق میں فساد نہ کرنا کہ وہ اس سے
 راضی نہیں جب آپ نے یہ کلمات درویش رقت انگیز
 فرمائے تو نہایت غم ہوا اور عرض کیا کہ آپ کب تک
 دنیا میں شریف رہیں گے فرمایا فراق کا زمانہ بہت نزدیک
 ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا ہے چاہوں
 دنیا میں رہوں اور چاہوں اپنے پروردگار کی نزدیکی
 اختیار کروں لیکن میں نے دنیا کو چھوڑا اور قریب پارگاہ
 الہی اختیار کیا پہر پہنے ہو چکا کہ آپ کون ملاوٹے پہرے
 میرے اہلبیت سے جو لوگ زیادہ میرے قریب ہیں
 پہر پہنے اتنا سس کیا کہ گفتن آپ کا کسی کپڑے کا ہو فرمایا
 انہیں کپڑوں میں کہ میں پہنے ہوں یا تمہاری پٹن کے
 کسی سفید کپڑے میں جو سفید آوے پہر پہنے عرض کیا
 یا رسول اللہ آپ کی نماز کون پڑھاوے یہ پوچھ کر ہمارے

یا بوسے مانا اور نہایت سخت طاری ہوئی اور آپ کی سب
 شفقت کے آبدیدہ ہوتے اور فرمایا تم میرے کرواتہ قہارے
 پر رحمت کر سے اور تمہارے سب گناہ بخشے جب تم بخلا کر
 کفن میں لپیٹا تب اسی گہرین میری قبر کے کنارے بجا کر مگر
 دیا ہر نکل جانا اور ایک گہری خاکو اکیلا چوڑ دیا کہ اوس گہری میں
 پہلے میرا پردہ لگا رہی رحمت خاص چھپر نازل کر کے گا بھیج
 جبریل میرا دوست نماز پڑھ گیا پھر اسرافیل پھر میکائیل پھر ہارک
 یعنی نورائیل بہت فرشتوں کے ساتھ مجھے نماز پڑھیں گے
 اور اوس کے اہلبیت کے مرد پر عورتین بعد اوس کے
 تم فوج فوج آکر نماز پڑھنا اور روضے پٹنے سے بجاو تکلیف
 نہ دینا آؤ جو میرے یار اور اصحاب اوس وقت نہ موجود ہوں
 اؤ کو میرا سلام پہنچانا اور جو لوگ میری تالیداری کریں اور
 میرے کہے پر عملیں اؤ کو قیامت تک میرا سلام پہنچانے
 دینا یہ میرے عزم کیا آپ کو قبر میں کون اتارے فرمایا
 میرے اہلبیت اور اوس کے ساتھ فرشتے ہونگے کہ تم کو دیکھیں
 اور تم اؤ کو نہ دیکھو گے اور صحیحین میں عقیدہ بن عامر سے مروی
 ہے کہ جناب سید و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنیوں
 میں ایک روز منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں تمہارے
 آگے چلتا ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور تم سب حوض کوثر پر

آؤ گے اور میں بیان سے عرض کو ترک و دیکھتا ہوں اور مجھ کو
 تمام زمین کے خزانوں کی کھجیاں دی گئی ہیں یہاں
 اس طرف سے کہ بہت شہر فتح ہو گئے اور مسلمانوں کو بہت
 خزانے ملیں گے اور منقول ہے کہ پہلے آپ کو درود
 شروع ہوا اور آپ ام المومنین سیوہ رضی اللہ عنہا کے
 گھر میں بیمار ہوئے اور جب بیماری زیادہ ہو چکی تھی
 اسی مکان میں آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوئیں آپ
 کوئی باریہ کلمہ فرمایا این آنا خدا یعنی میں کل انہیں مکان میں
 نہ رہوں گا سب بے بیان بھیں کہ عایشہ کے گھر جانے کی
 مرضی ہے سب نے عرض کیا کہ آپ عایشہ کے مکان میں
 تشریف لے چلے آپ نے سب کی مرضی پا کر قبول کیا اور
 وہاں جا کر بیٹھے ابو بکر صدیق نے عرض کیا میری یہ تمنا ہے
 کہ میں اس بیماری میں آپ کی خدمت گزار رہی میں حاضر ہوؤں
 فرمایا اسے ابوبکر اگرچہ تم یار غار ہو اور لائق پاس رہتے
 اور خدمت کرنے کے ہولیں اگر میں اس وقت میں ہوا
 اپنی بی بیوں اور بھائیوں کے کسی اور سے خدمتوں کا
 تو انکو بڑی حسرت نہ رہے گی اور اپنے دلوں میں نہایت
 شکوک ہو گئی اور بار مفاہقت اور جدائی کا نہ ہو تھا مکین کی
 اور تمہاری بیٹی کی خدمت سے اللہ تعالیٰ کو ثواب ہے

مردم نرس کے گاہک پس روز بروز بیماری زیادہ ہوتی بیان تک
 کہ ایک دن نہایت بے چینی سے بچو نے پر فوسے تھے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اگر مجھے کیونکر ایسا فطر
 ہوتا تو آپ غصہ فرماتے آپ نے فرمایا اے عائشہ میری
 بہت سخت ہے اور قاعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور
 اولیاء پر بہت سختی نازل کرتا ہے اور اوس کے بدلے میں بے
 زیادہ ثواب اور مرتبہ عنایت فرماتا ہے ابو سعید خدری
 رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کو دیکھنے آیا اور چاہا
 کہ آپ کے بدن مبارک پر ہاتھ رکھوں لیکن سبب شدت
 حرارت آپ کے میں ہاتھ نہ رکھ سکا اور آپ کے بدن پر
 سے ایسے شعلے نکلتے تھے کہ پاس بیٹھنے والوں کو اوس کی
 گرمی معلوم ہوتی تھی میں نے تعجب سے سجان اللہ کہا
 آپ نے فرمایا کہ انبیاء کے برابر کسی پر سختی نہیں ہوتی اور
 جب قدر اور پرمصیبت زیادہ ہوتی ہے اوس قدر اذیت کا مرتبہ
 زیادہ ہوتا ہے اور مروی ہے کہ اپنی سب بیماریوں
 میں اپنے اچھے ہو جانے کی دعا مانگتے تھے مگر اس
 بیماری میں دعا کی اور منقول ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ عنہا سے کہ ایک دن اوسی بیماری میں آپ نے
 قائلہ نہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا کر اوس کا من

کوئی ایسی بات کہی کہ وہ نہایت عجیب اور طولی ہوئیں پھر دوسری مرتبہ
 آپ نے ان لوگوں میں کچھ فرمایا کہ وہ بہت خوش ہو گئیں میں نے کہا کہ اگر
 فاطمہ یہ کیا بات ہے تم اس قدر عجیب ہوئیں اور ابھی خوش ہو گئیں
 اور انہوں نے اوس دن تک جو اس دنیا پر آگئی فاطمہ کے بعد بیٹا بھی آیا
 اوس سے پوچھی اور انہوں نے کہا کہ اسے والدہ اور مدین آپ سے پہلے
 مجھ سے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال میرے پاس آکر ایک
 مرتبہ کلام اقتدر پڑھ جاتے تھے اس برس میں دو مرتبہ پڑھا
 اس سے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت بہت قریب ہے
 اور تم سے جدا ہونے کا وقت نزدیک آیا یہ سن کر مجھ کو نہایت
 غم ہوا پھر آپ نے مجھ کو گلین دیکر فرمایا کہ تو بیچ مست کر کہ میرے
 اہلیت میں سے تو ہی سب سے پہلے میرے پاس پہنچ گئی پھر
 میں خوش ہو گئی چنانچہ چھ مہینے کے بعد حضرت فاطمہؑ
 رضی اللہ عنہا نے وفات پائی اور جب تک زندہ رہیں آپ کے
 غم میں رو دیا کین اور کبھی نہ ہنسیں اور منقول ہے کہ جب
 انجاری شدت ہوئی آپ نے فرمایا سات سنگین پانی کی
 بجھ کر جوڑو مشاد کچھ تخفیف ہوا اور میں لوگوں کو کچھ نصیحت
 کروں لوگ آپ کا حکم بجالائے اور آپ کو کچھ سنگین ہوں
 پھر آپ نے باہر تشریف لاکر سب کے ساتھ نماز پڑھی اور خطبہ
 ارشاد فرمایا اور بعد حمد پروردگار کے اٹھائے شہید ہو گئے

لیے دعا مانگ کر فرمایا کہ انصاری میرے بڑے دوست
 مین مین اپنے شہر میں آیا انہوں نے مجھ کو جلدی اور میری
 خوب بجالا لے اور میری محبت اور مدد میں کوئی دقیقہ
 اور ٹھکانہ نہیں رکھا اور نہایت جواہر دی کی قسم پروردگار کی
 مین انکو بہت دوست رکھتا ہوں تمہارے اچھوں کے ساتھ
 نیکی کرنا اور رب و ن کی برائی کا بد لانا لینا القصہ حسب انصاری
 دیکھا کہ پھر آپ کی دن پردن زیادہ ہوتی جاتی ہے حیران
 و پریشان ہوئے اور اپنے اپنے گھر چوڑ کر آپ کی مسجد کے
 گرد پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم دنیا سے نشر یمن لیے جاتے ہیں خدا جانے اوسکے بعد
 ہمارا کیا حال ہو گا جب آپ نے انصاری کی یہ کیفیت سنی
 اوسٹھنے کا قصد کیا اور ایک ہاتھ علی مرتضیٰ کے کاندھے پر
 اور دوسرا ہاتھ فضل بن عباس کے شانہ پر رکھ کر مسجد کعبہ
 چلے اور ہاتھ مبارک نا طاقی سے گھسیٹتے جاتے تھے
 اسطرح مسجد شریف میں پہنچے اور منبر کے پہلے درجہ پر
 بیٹھ گئے اور سبب شدت درد سر کے سر مبارک پر ہاتھ بندھا
 تھی مسلمان لوگ آپ کی خبر سنا کر مسجد میں جمع ہوئے حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد حمد خدا کے فرمایا اے
 مسلمانو! میں نے سنا ہے کہ تم میری موت سے

درستی پس کوئی چیز نہیں اپنی ایشیا میں ہمیشہ نہیں رہتا اور ہم تم پر
 خدا کی طرف ہمارے واسطے ہیں مگر لازم ہے کہ آپس میں محبت
 رکھو اور ایک دوسرے سے اسان اور نیکی کیا کرے اور کسی کام
 میں جلدی نہ کیا کرے کہ اگر خدا سے کسی جلدی کرنے سے کسی
 کام میں جلدی نہیں کرتا اور دوسرا اس کے خواہش اور رضامندی
 کی کچھ نہیں جوتا اور اسے گروہ مہاجرین میں نکال دیتا کرتا ہو
 کہ انصار کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا کہ یہ لوگ تم سے پہلے ایمان لائے
 اور اپنے گروہ میں نکال دیتا ہے اور اسے آدھے سے آدھے نکال
 دیتا ہے اور اپنی ضرورت اور احتیاج کا کچھ خیال نہ کیا
 جو غرض تم سے انہیں عالم ہوا کہ ساتھ نیکی کرے اور ان کی ہدی
 کو معاف کرے اور انصار کو یہی وہی وصیت کرتا ہوں کہ یہی
 طرح مہاجرین سے اتفاق رکھیں کہ انہوں نے اسے کو چھوڑا
 اور انصار سے مدینہ کو اختیار کیا اور میرا حق اچھی طرح آدا کیا اور
 میری محبت اور تعابری میں غلبہ رکھا قصور نہیں کیا
 اور فرمایا اسے انصار میرے عباد اور نوکروں سے بہتر ہے
 اور ان کی خاطر داری تم سے زیادہ کرینگے انصار نے عرض کیا
 یا رسول اللہ ہم آپ کے ساتھ کیا کریں فرمایا ہمیشہ میرے ساتھ
 آپ کے عہد معاویہ کے زمانے میں ایک انصاری پر ظلم
 ہوا وہ معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے اس کی طرف کچھ تہنات

سید اور اوس کے ظالم سے بد لائلیا اوس الفزاری نے کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 وصدق رسولہ فرمایا اعتد تھا سنے اور اوس کے رسول نے
 آپ نے حکم خبر دی تھی کہ میرے بعد پھر ظلم ہوگا اور کوئی تمہارا
 فریاد نہ سنے گا۔ تاویہ نے کہا کہ پھر رسول اعتد صلی اللہ علیہ وسلم
 واکہ وسلم نے اوسکی عیون میں نکا کو حکم دیا کہ افسر مایا تھا
 کہ ہم خبر کریں تاویہ نے کہا جا اور صبر کر اور قتل میں جھاس
 دینا۔ اعتد تھا سے مروی ہے کہ جب آپ کی بیماری مد سے
 زیادہ گذرتی تو آپ نے سرسبار رک پی پی بانہ ہی اور میرا پاتہ
 پیکر مسجد بین تشریف لائے اور منبر پر بیٹھا بلال رضی اللہ عنہ
 عنہ سے فرمایا کہ لوگوں کو جمع کرو اور کہدو کہ یہ تمہارے
 رسول کی آخری وصیت ہے تم سب میں بلال رضی اللہ عنہ
 عنہ موافق حکم شریف کے مدینہ کے محلوں اور کوچوں اور
 مدینہ کے بیرون میں پکارتے پکارتے کہ اسے لوگو آج خاتم النبیین
 کی آخری وصیت حاضر ہو کر سنلو نبین تو پھر یہ رسول کہاں
 اور یہ وصیت کہاں لوگوں نے بلائی کی دردناک آواز سنی
 اور اپنے گردن اور دو کانوں کے دروازے دھڑکی ہی
 کہے ہو شکر حیران اور پریشان دوڑے اور اسے چوٹے
 جسے سرد و عورت جمع ہونے کہ مسجد میں مطلق جگہ نہ رہی
 پس اوس منافق ملک عادم صلی اللہ علیہ وسلم واکہ وسلم نے

بعد حمد خدا کے فرمایا اے لوگو! میں مسرت ہوں کہ
 جاننے والا ہوں جس شخص کی مجلس کی تکلیف پہنچی ہو اور اس کو جاننا
 آج مجھے اپنا بدلہ لے لوں اور جس کسی کا حق میرا ہے وہ
 ہو اور اس کو لازم ہے کہ مجھے میری لپٹے اور ہرگز نہ ترستے
 میں اس سے کہ فضل و عطا و تکرکون گا کہ میری
 اور شرف نہیں ہے میرا دوست وہی ہے جو آج مجھے آنا
 حق نے میں تامل کرے اور میں پاک اور صاف ہو کر اللہ
 تعالیٰ کے حضور میں جاؤں اور میں جانتا ہوں کہ یہ میرا
 حکم و کیا رکعت کرے گا میں اس بات کو کہے جاؤں گا اور
 اس میں بہت تاکید کروں گا پہلے سے اور ترک اندر نہ رہے
 لے گئے اور میرے وقت ہو مسجد میں تشریف لائے اور
 نماز کے بعد منبر پر بیٹھ کر وہی کلمہ پڑھنا یا تب ایک شخص نے
 اوٹھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے تین درم آپ کے
 ذمہ ہیں آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں میں جانتا ہوں
 قسم ہی نہیں دلاتا ہوں لیکن تو بیان کر کہ یہ تین درم کس
 سے میرے ذمہ ہیں اس نے عرض کیا کہ آپ نے ایک
 کو دوائے تھے آپ نے فرمایا اے فضل اس کو تین درم دے
 پھر فرمایا جس کسی کو دے کہ کیا حق ہے چاہیے کہ اس کو آج
 ادا کرے اور دنیا کی بدنامی سے نڈرے اس نے

آخرت کی فضیلت دنیا کی رسوائی سے بہت زیادہ ہے اسپر ایک
 شخص نے عرض کیا کہ میں نے لوٹ کے مال سے تین درم
 چور لیے تھے وہ میرے ذمے ہیں آپ نے پوچھا تو نے
 یہ کیوں کیا کہا مجھ کو احتیاج تھی فرمایا اسے فضل تین درم اس
 لیکر بیت المال میں رکھ دو پھر فرمایا جس کسی سے کوئی گناہ ہوا
 بیان کرے کہ میں اس کے حق میں دعا کروں ایک شخص نے
 عرض کیا یا رسول اللہ میں جو ہٹھ بہت بولتا ہوں اور مجھ کو
 فحش بہت آتی ہے فرمایا اسے اللہ اس سے یہ عیب دور کر
 اور ایک شخص نے گزارش کی کہ میں منافق ہوں اور کوئی بر کام
 مجھے چوٹ نہیں پہنچتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسے
 شخص تو نے اپنے تئیں رسوا کیا خباب سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی رسوائی آخرت کی فضیلت سے
 بہت کم ہے اسے اللہ تو اس کو ایمان نصیب کر اور سب بڑے
 کام اس سے چھوڑ کر نیک کاموں کی توفیق دے پھر آپ
 منبر سے اتر کر حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور وہاں
 ہی اسے طرکی نصیحتیں فرمائیں اور ازواج مطہرات کو گوشہ نشینی
 اور منبر کرنے کا حکم فرما کر یہ آیت پڑھی وَ قَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ

تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْأَوَّلَىٰ وَأَكْنَ الْمَكُونِ وَالْمَكُونِ
 اللہ و رسولہ انما یرید اللہ لیتب علیکم العلم الذی یرید

یعنی اسے بی بی جو تم اپنے گھر میں بیٹھ رہو اور اس کے زمانہ کی
 طرح باہر سے پہرہ اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اشتر اور اوٹ کے
 رسول کی تعمیل کی کرو بیشک اشتر تمہارے لئے تم سے
 ہر برائی کو دور کیا اور تم کو خوب پاک فرمایا اور منقول ہے
 کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنی عادت کے موافق اذان کہہ کر
 دروازہ شریف پر حاضر ہوتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو نماز کے لیے اطلاع کرتے اور آپ مسجد شریف
 میں اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اکیڈن آخر بیماری میں
 عشاء کے وقت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے پکارا آپ
 فرمایا عجب بیماری کی شدت سے باہر آنے کی طاقت نہیں رہی
 سے کہ وہ نماز پڑھاؤں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض
 کیا یا رسول اللہ میرے باپ کا دل نہایت نرم ہے اور آپ
 آپ کی بیماری سے دو کو بہت غم رہتا ہے وہ جب آپ کی
 جگہ پر کھڑے ہوں گے اور آپ کو دیکھیں نہ دیکھیں گے نہایت
 روئیں گے اور نماز نہ پڑا سکیں گے اگر کسی اور کو یہ حکم ہو تو
 بہتر ہے اور یہ چند صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کئی بار یہی کہا
 کہ آپ نے منقول کیا اور یہ کہا کہ ابو بکر سے کہہ دو نماز پڑھاؤ
 النقصہ جب بلال سے آپ کا یہ حکم کہا گیا وہ روئے اور کھڑے
 حسرت اور اندوہ کے کہتے ہوئے پہرے اور صدیقین اکبر

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خیاب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محکوم ہر آنے کی طاقت نہیں ہے تم اہل
 کے نماز پڑھا دو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حسب الحکم امام ستائے
 لیے او شجر جب اونکی نگاہ محراب پر پڑی اور آپ کی جگہ خالی
 دیکھی جنبہ مکر کے اور روتے روتے بیہوش ہو کر گر پڑے
 شجر در نماز خم ابرو سے تو چون یاد آمد بد حالتی
 رفت کہ محراب بفریاد آمد بد او سوقت درو دیوار جن دہانس
 ملک و فلک سے رونے اور وادیا کی آواز بلند ہوئی جب
 پیش رو غل آپ نے سنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا
 کہ یہ کیا فریاد و شور ہے شجر گفتا ہمہ و غمت خراب اند
 زمین راہ و روش پر پتیا ب اند بد صد مرحلہ طے دراز رویت
 صد قافلہ گم حجت و جومیت بد یاران تو از غمت زیونند پذیرین
 پیش چہ گو میت کہ چونند از ہجر تو سوخت استخوان ہا بد
 چون موم گدخت مغر جان ہا بد پس حضرت صلی اللہ وآلہ
 وسلم حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کے شانوں پر کاتہ
 رکھ کر مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا اے مسلمانو اب
 میں تم سے جدا ہوتا ہوں اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں
 تم کو چاہیے خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری میں رہو اور
 کوئی بات اس کے حکم کے خلاف نہ کرو اور کوئی پیغمبر اپنی امت میں

ہمیشہ ہمیں رہا اور میں بھی نہ ہوں گا جو کوئی بیان آیا ہے
 اور کو بیان یہ ہے جانا ضرور ہے سو اپنے اشرعہ سے
 کے کہ کچھ یقیناً ہمیں پر آپ سے عشا کی نماز ابو بکر صدیق رضی
 اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
 عنہما فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی امت میں سے جو آپ سے
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی مگر
 ایک مار بن مریم عبد الرحمن ابن عوف کے پیچھے قریب ایک
 رکعت کے پڑھی تھی اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 فسداتی ہیں کہ آپ کی وفات کے روز میں سہ ماہی یعنی
 بھٹی آپ کے ہونٹھ ملتے دیکھ کر میں نے کان لگانے اور
 سنا آپ فرماتے تھے اتنی میری امت کو دوزخ سے بچانا
 اور اونپر قیامت کا حساب آسان اور سہل کرنا میری ہے
 عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا کیا حال ہے فرمایا اے ام
 مخوذی دیر میں تو میری آواز نہ سنے گی اور سہل غنی سعد
 رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کہیں سے کچھ دنیا راہ کے
 پاس آئے تھے اور محتاج و فقیروں کو بات کر چہ یلعات
 دنیا رہ گئے تھے جب آپ بیمار ہوئے وہ دنیا راہ لے
 صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سپرد کر کے فرمایا کہ یہ کسی فقیر محتاج
 کو دے دو بعد اوس کے آپ بیہوش ہو گئے صدیقہ رضی اللہ

کو برب رنج کے کچھ یاد نہ رہا جب آپ کو افاقہ ہوا فرمایا اسے
 عائشہ وہ دنیا رو سے قہا لے یا نہیں اونہوں نے کہا کہ ابھی میرے
 پاس ہیں فرمایا دسے ڈالو اور پھر بیوشش ہو گئے اس طرح
 تین مرتبہ بعد افاقہ کے فرمایا کہ صرف کر ڈالو اور صدیقہ رضی
 اللہ عنہا کو کمال اضطراب سے یاد نہ رہا پھر چوتھی مرتبہ بعد
 افاقہ کے آپ نے پوچھا اونہوں نے عرض کیا کہ ابھی میرے
 پاس ہیں فرمایا لے آؤ دسے لے آئیں آپ نے اپنے ہاتھ
 میں لیکر فرمایا بڑی حیف کی بات ہے کہ میں اللہ تعالیٰ
 سے ملاقات کروں اور یہ دنیا میرے پاس رہیں پھر وہ دنیا
 محتاجوں کو بانٹ دیے اور اوسنی روز انتقال فرمایا
 شام ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا اپنی
 ایک پڑوسی عورت کے پاس بیجا کہ اگر تیرے چراغ میں
 کچھ تیل ہو تو تھوڑا سا کھجودے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا آخری وقت ہے سجان اللہ کیا مرتبہ عالی ہے کہ
 اگرچہ گھر میں تیل تک نہ تھا مگر سات دنیا رسوئی کی اوس وقت تصدق
 الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم * * *

تمام جوئی مجلس یازدہم کتاب دوازده مجلس کی *

مجلس دروازہ

نحمدہ و نصلی و سلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمیہ الکیم

یہ مجلس بارہویں سہیچ ذکر و فاتحہ
 اور غسل اور تحنیر و تکفین اور نماز اور روضہ
 کے اوپر سچ بیان فضائل زیارت مرزا
 شریف اور انبیاء کی زندگی کی قیرون میں
 افس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ روایت
 کے دن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صبح کی نماز پڑھ کر
 رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے دروازے کا پرزہ اٹھا کر سلیمان بن ابی حفصہ کی

دیکھا اور سکرانے صحابہ سمجھے کہ آپ تشریف لیے
 آتے ہیں نہایت خوش ہو کر جاہلک نماز کو چھوڑ کر آپ کی
 زیارت سے مشرف ہوئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 نے بھی ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ کر مقتدیون کی صف میں کھڑے
 ہوں آپ نے سب کو اشارے سے فرمایا کہ تم سب
 کھڑے رہو اور اپنی نماز تمام کرو بعد اوسکے پردہ چھوڑ دیا
 اور اسی روز انتقال فرمایا عبدالعزیز بن عباس رضی اللہ عنہ
 عتھا سے منقول ہے کہ آپ کے وفات کے دن اللہ
 تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ میری حبیب کے
 دروازے پر جا کر کھڑا ہو اور اجازت مانگ اگر وہ پوچھ
 انبیا اجازت دین تو اوہ کی روح شریف قبض کر نہیں
 جلد پھر آ ملک الموت نے ہزاروں فرشتے ساتھ لیکر
 دنیا کا قصد کیا اور جنگلی آدمی کی شکل پر حاضر ہوا اور
 دروازے پر کھڑے ہو کر کہا السلام علیکم یا اہل بیت
 الجنۃ وسعدن الرسالۃ اگر اجازت ہو تو میں گھر کے
 اندر آؤں جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے جواب
 دیا کہ اے اعرابی پہر جا اس وقت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہوگی عزرائیل نے دوسری
 بار اجازت مانگی پہر وہی جواب پایا تیسری مرتبہ ایسی آواز

کھارے اور گھر کے سب لوگ مارے ڈر کے کھاتے
 لگے آتے میں آپ کو پوچھتا آیا اور آگاہیں کہوں کر
 فرمایا کیا حال ہے اور تم سب کیوں ڈر رہے ہو فقیر
 خاقون جنت سے مرض کیا کہ دروازے پر ایک گنوار
 کھڑا ہوا اندر آنے کی اجازت مانگتا ہے میں نے حیرت
 اندز کیا نہیں سنتا ہے فرمایا اسے فاطمہ تم نہیں جانتی
 کہ یہ کون ہے اور ہونے کے کما اور اس کا رسول
 خوب جانتا ہے فرمایا اسے فاطمہ یہ شخص لہ قون کا
 کھونے والا اور مرادون کا ناتمام رکھنے والا
 اور جماعتوں کا خدا کرنے والا اور سورقون کا بیوہ کریم
 اور رنگون کا تسم کر نیا لا ہے اور یہ وہ شخص ہے کہ بے
 کشتی دروازے کے کھولے اور بے ہتھیار جان نکالے
 اگر دروازہ بند کر لیں دیوار کے سولہ سے گھس آوے
 اور جس گھر میں جائے وہاں رینج و غم چھا جائے اسے
 فاطمہ یہ ملک الموت ہے کہ تیرے باپ کی روح قبض
 کرنے آیا ہے اور ادب سے باہر کھڑا اجازت مانگا
 ہے نہیں تو اجازت مانگنا اسکی عادت نہیں فاطمہ
 رضی اللہ عنہا نے یہ حکام سن کر رونا اور دایک شروع
 کیا اور کہا افسوس صد افسوس آج میرے خراب ہونا

آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے سینہ سے لگا کر دیر
 تک آنکھیں نہ کھولیں لوگوں نے جاننا کہ آپ کی روح شریف
 نے بدن مبارک سے مفارقت کی حضرت فاطمہ رضی اللہ
 عنہا نے آپ کے کان میں کہا یا ائبتاہ آنکھیں کھولو اور
 مجھ غم دیدہ سے کچھ فرماؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا اے نخت جگر نور بھر دینا
 موقوف کر کہ تیرے رونے سے عالمان عرش رونے
 ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے خون کے آنسو
 جاری تھے اور آپ اپنے دست مبارک سے اونکے
 آنسو پونچتے تھے اور تسلی دیکر فرماتے تھے انہی میری
 فاطمہ کو صبر دے بعد اوسکے اونہوں نے کہا آہ افسوس
 میرے باپ پر کیا سختی ہے آپ نے آنکھیں کھول کر
 فرمایا اے فاطمہ تیرے باپ پر حج کے سوا پھر کوئی
 معصیت نہیں ہے اور حسین علیہا السلام کو بلوایا اور
 اپنے برابر بٹھلایا وہ آپ کا حال دیکھ کر نہایت رونے اور
 آپ کے سینہ مبارک پر منہ رکھ کر ایسے چہین ہوئے
 کہ سب کے پوش و حواس جاتے رہے آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم پیار سے اونکی طرف دیکھتے اور اونکی
 پیشانی نورانی چومتے تھے اور لوگوں کو اونکی محبت اور

تعمیم کے لیے وصیت فرماتے تھے ہر عالمہ صدیقہ عیسیٰ
 اشد عشا نے سمن کیا ہے چشم رحمت بکشا سو کے من
 انداز نظر سے اسے قریشی لقب و دانشی و مصلحتی چہرہ اور کچھ
 محکومیت فرمائی تھا جو کچھ میں نے کل کہا ہے اوی پر
 عمل کرو اور اس پر صرح سب بی بیوں کو تسلی اور تشفی دیکر
 رخصت فرمایا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ اگر چہ
 پاس جٹھ گئے آپ نے اپنا سر مبارک بچھونے سے
 اور تھایا تب خباب امیر علیہ السلام نے اپنے بچے انور پر
 رکھ لیا اور آپ نے اون سے فرمایا کہ اسے علی اٹھانے
 یو یو کی کہ اتنی دنیا پر چہر قرمن بین تم او سکو دیکر بھگوان برہما
 کو نیا اور اسے علی سب سے پہلے تمہیں مومن کو شہر
 پر تجھے ملاقات کرو گے اور میرے بعد تمکو بہت کمروا
 ہو چین گے تم ملول ہونا اور صبر کرنا اور جب دیکھنا کہ
 خلق سے دنیا کو اختیار کیا تم آخرت کو اختیار کرنا بعد اس
 آسانے ملک الموت کو آئی کی اجازت دی و س کے آسانے
 اور کہا اسلام ملک ایک ایسا الجنی و رحمتہ اللہ و برکاتہ اللہ علیہ
 سے آپ کو سلام کہا ہے اور تجکو حکم دیا ہے کہ یہے ایمان
 میرے حبیب کی روح قیض نہ کرنا جیسا حکم ہو بجا لاؤن آپ
 فرمایا اسے ملک الموت جلدی نہ کر اور جبرئیل کو آگاہی دے

اتنے میں جبریل علیہ السلام روئے ہوئے اگر آپ کے
 سر پرانے بیٹھ گئے آپ نے اوسے فرمایا کہ مجھ کو سفر آخرت
 درپیش ہے اسوقت مجھ کو کوئی امیر تعالیٰ کی عنایت
 اور مہربانی کی بات سنا کہ میں خوش ہو کر اپنی روح ملک الموت
 کے سپرد کروں جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آج آسمانوں کے دروازے کھل گئے اور درخت کی آگ
 بجھا دی گئی اور مقرب فرشتے اور عورین اور غلمان ہفت
 نصف آپ کی روح مبارک کے انتظار میں کھڑی ہیں اور
 امیر تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے آپ نے فرمایا کوئی یہی
 خبر سنا کہ میں خوش ہوں جبریل علیہ السلام نے عرض
 کیا آپ اس سے زیادہ کیا چاہتے ہیں فرمایا مجھ کو اپنی دعا
 کی کچھ پروا نہیں لیکن اپنی امت کا رنج اور خیال ہے کہ جو
 پیچھے رہے میری شفاعت کی امید پر جنت میں اور میری صحبت
 اور دوستی میں جان دیتے ہیں مجھ کو اونسے حال
 خبر کر کہ اونکا کیا انجام ہوگا اور کل قیامت کو حق تعالیٰ
 اونسے ساتھ کیا معاملہ کرے گا اونہوں نے عرض کیا کہ جب
 آپ ہشت میں نہ داخل ہونگی تب تک سب نیتوں پر ہشت
 حرام ہے اور جب تک آپ کی امت ہشت میں نہ پہنچے
 گئے گی تب تک کسی نبی کی امت ہشت میں نہ جاسکے گی آپ نے

فرمایا اے محمدؐ اور بعضی روایتوں آیا ہے کہ آپؐ نے اس وقت یہ بھی فرمایا کہ اے جبرئیلؑ یا رگاہ کبریا میں جا کر میری طرف سے عرض کر کہ اپنی تخایت سے میری تیسری امیدیں اور پوری کراؤں یہ کہ قیامت کے دن محکوم حکم دے گا کہ میں اپنی امت گنہگار کی شفاعت کروں و دوسری یہ کہ میری امت کو اوٹے گناہوں کی شامت سے دنیا میں عذاب کر کے رہنوا فرماوے بلکہ انہیں عذاب کو قیامت پر اوٹھار کے تیسری یہ کہ ہر پختہ بین و ہوشیار اور جبارت کو میری امت کا مال محکوم معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اگر اوٹے کے کام آجے ہوں تو عین اللہ تھا کا شکر کروں اور وہ کام اوٹے کے ناسخ اعمال میں ہو گا لگا ہواؤں کہ کسی گناہ سے نہ شے اوٹا کر اوٹے کے کام آجے ہوں تو دعا کر کے پختاؤں اور اوٹے کے ناسخ اعمال میں نہ لکھنے و دن پس جبرئیلؑ علیہ السلام جا کر اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے کہ میں نے تیری تینوں باتیں قبول کیں اور جیسی تیری مرضی ہے ویسی ہو گا ہر جانب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر اسے فرمایا کہ اے عزرائیلؑ اب تو اپنا کام کر لے پس جبرئیلؑ علیہ السلام رخصت ہوئے اور کہا السلام علیک یا ا

آج سے میں دنیا میں کبھی نہ آؤں گا کیونکہ میں دنیا میں فقط
 آپ ہی کے پاس آتا تھا اور مجھ کو آپ ہی سے کام تھا۔
 رفت از بوسے سیر زلف تو حریفی بجین چہ در نہ کے دشت
 نسیم سحری باو سے غرض چہ الفرض ملک الموت
 قبض روح میں مشغول ہوئے اور آپ کو اعتقاد موت
 کی سختی ہوئی کہ رنگ مبارک کبھی سرخ کبھی زرد ہو جاتا تھا
 اور چہرہ مبارک پر اوسکی شدت سے پسینا آگیا ایک
 پیالہ پانی آپ کے پاس رکھا تھا اوس میں انیا ہاتھ ڈال کر
 منہ پر ملتے تھے اور فرما سنے تھے اللکم اعنی علی سکرۃ
 الکلیف یعنی اے اللہ موت کی سختی میں میری مدد کر
 بعد ازاں کے فرمایا اے ملک الموت جان کلنے میں صحت
 سختی موتی سے تو میری امت کی جان بھی اسی سختی سے
 نکالتا ہو گا عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس آسمانی
 سے کسی جان نہیں نکالی فرمایا اے ملک الموت
 تجھ کو حقیقت میری امت پر سختی کرنا ہو وہ سب آج تو میری
 جان پر کرے مجھ کو ان کی تکلیف گوارا نہیں جو ایذا اور سختی
 ہو تجھی پر ہو اور میرا ہوشہر اسے جان صدمہ ہزار چ
 ماہ رفت جان ہو چہ ہر دم ہر لڑتھ زبا بروان تو یہ حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اوس وقت آپ کا

سر مبارک پہر ہی گود میں تھا اور گپ آسمان کی طرف پہنچے
 تھے پس باتہ اوٹھا کر ستر یا رتہ اخیری و آنحضرتی یا آیت
 الاصلیٰ پہر آپ کا ہاتھ گر پڑا اور روح شریف بدن مبارک
 سے نکل کر متوجہ بقائے ایزد و ذوالجلال ہوئی و تالیف و تالیف
 راجون عشرین اوٹھا جان سے جو وہ ختم مرسلان
 افسوس چہ سیاہ ہو گیا آنکھوں میں سب جان افسوس
 یہ حال دیکھ کے رونے لگو صغیر و کبیر چہ صحابہ کرم نے لگے نالہ
 و فغان افسوس چہ یحیٰی غم سے ہوئے اہل بیت
 تالان چہ سبوں کی آنکھوں سے دریا ہوئے روان فغان
 لگی جو آتش فرقت سبوں کے سینے میں چہ جلا متاع عیسا
 او حیم و جان افسوس چہ بیان میں حضرت زہرا کا کتا
 کروں کرنا چہ یہی کہیں تھیں کہ بابا مرا کہاں افسوس
 ہو افراغ بہ تازیست او کو اس غم سے چہ بلا کہ گئیں جون
 سہل طیان افسوس چہ کلام حضرت حسین کا تھا و آواز
 چلے اکیلا ہمیں چوڑ غم کہاں افسوس چہ پڑا یہ لشکر غم
 اکی تشویر و لیر چہ لیا ہے لوٹ سبھی طاقت و توان افسوس
 نہیں بیان کی بھی احتیاج اسے عاصی چہ کہ رنگ غم سرے
 چہرے پہ ہے عیان افسوس چہ الیغیر حسن اس وقت
 جانگزا اور سانحہ ہوشربا سے او سدن مدینہ میں کیا

حشر بپا تھا کہ قلم او کی تحریر سے عاجز اور خافیت
 شدی او کے بیان سے قاصر ہے آپ کے فراق
 سے ہر ایک کو اپنی زندگی دشوار تھی حجازہ رضی اللہ عنہم
 کا یہ حال ہوا کہ بعض مہوت اور بعض گوسنگے اور بعض
 بہرے اور بعض دیوانے ہو گئے اور بعض شل ہو کر
 جان تھے وہیں رہ گئے اور اکثر لوگ بیمار اور روئے
 روئے اندھے ہو گئے اور بعضوں نے مدینہ کو چھوڑ
 دیا چنانچہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ شام کی طرف سے چلا گئے
 اور زمانہ خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ میں ایک
 دن بلال نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و
 سلمہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے بلال
 تو نے یہ کیا ظلم کیا کہ میرے مدینہ سے چلا آیا اور ہماری
 زیارت کو نہیں آتا بلال رضی اللہ عنہ جاگتو ہی مدینہ
 کی طرف روانہ ہونے اور وطن پہنچ کر آپ کی زیارت
 سے بہشت ہونے اور ایک انصاری اپنی کہیت میں
 تھا جب اوسنے یہ خبر سنی دعا مانگی کہ اتنی عین نہیں چاہتا
 کہ اب ان آنکھوں کی جگہ دیکھوں پس اوس وقت وہ
 اندھا ہو گیا شہر مدینہ را فائدہ آیت کہ دلبر مدینہ
 و زہد مدینہ چہ بود فائدہ نیائی را و القصد بعض منافع

کہتے تھے کہ اگر محمد پیغمبر ہوتے تو ان کو موت نہ آتی حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنا کر تلواریں ان سے
 اٹھائی اور مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے
 لگے کہ جو کوئی کہیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے انتقال فرمایا میں اس کو اسنی تلوار سے مار ڈالوں گا
 اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے گھر میں تھے
 یہ خبر سنا کر بولے اوندو احمد او احمد کہتے ہوئے
 دوڑے اور گزرتے ہوئے مسجد شریف تک آئے وہاں
 لوگوں کو پریشان دیکھ کر اندر تشریف لے گئے اور ان
 کی چادر مبارک اٹھا کر مٹیانی پر پوسہ دیا اور کہا وہاں
 میرا آپ کو دفن ہوتا ہے چوم کر کہا و اصفیاء و اعلیاء ہالی
 انت و امی طخت صا و مینا بے میر کے باب آپ پر
 قربان آپ زندگی میں پاک صاف تھے اور بعد وفات
 کے بھی پاک صاف رہے اگر میرا اختیار ہوتا تو ایسی ما
 آپ پر بنا کر دیتا اور اگر آپ نے عزوہ میں نہ ہو تو بد
 کیا ہوتا تو آج اپنی آنکھوں سے خون کی ندیاں بہاؤ
 اسے اللہ اپنے حبیب کو میرا سلام پہنچا اور اسے
 محمد مجھ کو اپنے پروردگار کے پاس میں یاد دہاؤ میرا
 رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا

کہ کہ سے ہیں کہ جو کوئی آپ کی وفات کا نام لیکھا ہو سکوا
 میں مار ڈالوں گا اور ہونے لگی ہر تہہ حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ اور خون نے نہ سنا ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ نے اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے وفات پائی اور کیا تمکو سنیں معلوم کہ اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَنْتُمْ مُشْشَوْنَ حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اوسوقت میں آپ
 بیچو کس تھا کہ گویا میں نے یہ آیت کہی سنیں سنی تھی
 جب ابو بکر نے یاد دلائی میرا بدن تھرا گیا اور میں گر پڑا
 بعد ازاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے
 اور بعد حمد خدا اور لغت سرور انبیاء کے فرمایا کہ اے
 سلیمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال
 فرمایا اور اللہ جل جلالہ زندہ ہے وہ ہرگز نہ مرے گا تب
 لوگوں نے جانا کہ آپ نے اس جہان سے سفر کیا
 سب نے انا اللہ وانا الیہ راجعون کہا پھر صدیق اکبر رضی اللہ
 عنہ نے تمام اہل بیت کی تسلی فرمائی اور کہنا کہ بخیر اور
 تکفین تمہارے تعلق سے تم اسکا سر انجام کرو اور
 آپ مہاجر اور انصار کے سرداروں کو لیکر واسطے
 قرار داد امر خلافت اور دفع نزاع اور استطام امور اسلام

وہ جس نے اس کو بیان کیا ہے
 اس کو بخیر اور برکت
 اور اجر و ثواب ملے گا

سفینہ نبی ساعدہ میں تشریف لے گئے تفصیل اس کی
 آگے بیان ہوگی **المصلوۃ والسلام علیا**
 یا رسول اللہ و **صل** پر ذکر ہے آپ کے
 غسل اور پختہ اور تکفین اور نماز اور دفن کا اسے اہل
 محلبس جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اس پر جاری بین فرمایا تھا کہ غسل اور پختہ اور تکفین
 میری مردان اہل بیت کریں موافق اس کے یہ ثابت
 اور نہیں سے متعلق رہی چنانچہ حضرت عباس بن عبد
 اور علی بن ابی طالب و فضل اور قثم اور اساکمہ بن
 اور صالح حبشی رضی اللہ عنہم حجۃ تشریف میں تشریف
 لے گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حجۃ تشریف
 کا دروازہ بند کیا اور چادر پانی کا پردہ باندھ کر اس
 مبارک کو غلا نیکی لے اس پر دسے میں اس کے
 ناگاہ ایک آدمی آدنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سلم کو غسل نہ دو کہ وہ پاک ہیں حاجت نہلا نیکی نہیں ہو
 و ہو نہ پا کہنے والے کا تپانہ لگا اور سب نے جابا کہ غسل
 دنیا موقوف کریں مگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 کہ اس آواز سے ہم یہ سنت نہیں چوتھے سکتے اور
 نہیں جانتے کہ یہ کس کی آواز ہے دوسری بار یہ آواز

کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکلاؤ اس لیے
 منع کرنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہوں تو ہر جگہ
 آپس میں اختلاف پڑا کہ آپ کو کپڑے پہنے ہوئے
 نکلاؤ یا اور مردوں کی طرح تنگاکر کے پس غیب سے
 آواز آئی کہ کپڑوں سمیت نکلاؤ اور بدن شریف تنگ
 نہ کرو پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے
 چاہا کہ چار دنوں بیچہ کر اور لاش مبارک کو گود میں لیکر
 نکلاؤ میں آواز آئی کہ ٹٹ کر نکلاؤ تب آپ کو سر طرح ٹٹایا
 کہ سر مبارک مشرق کی جانب اور پاؤں مغرب کی طرف
 رکھے اور جناب امیر علیہ السلام نے بموجب وصیت
 کے آپ کے سینہ کو اپنے سینے سے ملا کر اور ستائیس
 بار تین پہن کر بہت نرمی اور کھستکی سے بدشیریں
 ملا اور انسار بن زید اور صالح نے سات مشک پانی
 بموجب وصیت کے عریس کے کنوین سے بہر کر ڈالا
 اور عریس مدینہ میں ایک کنواں سے لے کر آپ نے
 اوسکا پانی پیا اور وضو کر کے بچا ہوا پانی اوس میں ڈال
 دیا تھا اور رقم اور عباس رضی اللہ عنہما آپ کو اوسٹتے اور
 لٹتے تھے اور فرشتے انکی بدد کرتے تھے کہ ذرا سی خوشی
 میں آپ ایک طرف سے دوسری طرف پہر جاتے تھے

اور آپ کو تین پانی سے غسل دیا گیا پہلے سا دھوئے
 پانی سے پھر اوس پانی سے کہ اوس میں سیر کی تیناں لگے
 گرم کیا تھا پھر کاغذ کے پانی سے اور بعد غسل کے گرم پانی
 سے دھوئے پھر اوس کے نیچے اور زلف میں زونگے سے
 اوندھو بوجھ وصیت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 لی لیا اوس کے پینے سے آپ کا علم اور مہر زیادہ ہوا
 پھر آپ کے بدن بشارت اور چوڑوں پر کاغذ اور شکر
 ملا اور جناب امیر علیہ السلام نے حضور اسامہ شکی
 کا فورسجا ہوا اپنے صاحبزادوں کے سپرد فرمایا کہ اسکو
 تیرنگا سیر سے کفن میں لگا دینا اور تین سفید کپڑوں میں
 آپ کو کفن دیکر اور خوشبو لگا کر موافق حکم کے اوس
 حجرے میں تنہا چوڑ کر شب بائیں کھل آگے اور فرشتوں
 سے توجہ توجہ اگر نماز پڑھی بعد اوس کے مسلمانوں سے
 سبے امامت اور بے جماعت اکیلے اکیلے اسطرح کہ
 نماز پڑھی کہ پہلے اہل بیت میں سے حضرت علی اور
 حضرت عباس اور بنی ہاشم پھر چہا جرین پھر انصار
 پھر اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعد اوس کے گھر کی لی بون
 نے پھر اور مسلمانوں کی عورتوں نے پھر لڑکوں نے
 اور اسطرح جدا جدا خاندانوں کی نماز بے امامت خاص

آپ کے لیے تھی دوسرے کے لیے دوسری نہیں اور چونکہ
لوگ بہت تھے اور سب نے غلجہ علیہ نماز پڑھی دفن میں
میں دیر ہوئی کہ آپ نے دوشنبہ کے دن انتقال فرمایا
اور بدو کی رات کو پچھلے وقت دفن ہوئے اور لوگوں نے
آپ کی نماز میں جناب امیر علیہ اسلام کی سکھائی ہوئی یہ دعا

پڑھی **اِنَّ اَمْرًا مَّا یُکَلِّمُکَ لَیْسَ اَوْ عَلٰی اَمْرٍ یَّا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا**

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا اَسْلَمَ اَللّٰہُ رَبَّنَا لَکُمَا دَسْعَارُکُمَا مَلَاوَاہُ اَلْمَیْمَہُ

اَلْیَمِیْنِ الرَّحِیْمِ وَالْمَلٰئِکَۃُ الْمَقَرَّرِیْنَ وَالْمُسْتَغْنِیْنَ وَالْمُتَّکِلِیْنَ وَالْمُسْتَعِیْذِیْنَ

وَالْقَاضِیِّیْنَ وَیَا سَیِّدَیْکُمَا رَبِّ اَعْلٰی کَیْنِ عَلٰی مُحَمَّدِیْنِ

حَبِیْبِیْنِ اَمْرًا خَاصًّا اَلْمُسْتَحِیْنِ وَرَبِّہِ اَلْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِیْنِ اَلْمُسْتَغْنِیْنَ وَرَسُوْلِیْنِ

رَبِّ اَعْلٰی کَیْنِ اَلْمُشَافِدِیْنِ اَلْمَدَاعِی اَلْکِیْکَ بِاَدْنٰکَ اَسْتَرْجِعُ

اَلْمَسْیَرِ عَلَیْکَ السَّلَامُ بعد اوستے صحابہ میں یہ اختلاف پڑا

کہ ہر ایک آپ کے مزار شریف دو حری جبکہ تجویز کرتا تھا

بعضوں نے کہا کہ جس جگہ روح مبارک قبض ہوئی وہیں

دفن کرو اور بعضوں نے مسجد میں اور بعضوں نے بقیع

میں اور بعضوں نے سکے میں اور بعضوں نے بنی ابراہیم

میں دفن کرنا تجویز کیا شب جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

سنا ہے کہ سب پیغمبر اسی جگہ دفن ہوئے ہیں جہاں ان کی

رنج قبض کی گئی ہے پس آپکو یہی عین دفن کرنا اور حیات
 اخیر غایبہ اسلام نے ہی کہا کہ یہاں سے کوئی جگہ نہ برگ
 اور بہتر جگہ نہ ہے اور اہل علم انصاری نے گورن کو لگا کر اور لیسہ
 مبارک اور ٹھاکر اوسی مقام پر مزار شریف بطور تجدید کے
 کندوائی اور عباس اور علی اور فضل اور قثم رضی اللہ عنہم
 قبر شریف میں اور ترے اور ایک چادر سیاہ سے لٹا کر
 بھران کی گھیر کی لڑائی میں آپ کو ملی تھی اور آپ اوس
 کہی اور ترے اور کہی بچا لیتے تھے بوجہ وصیت کے
 تیرے قبر شریف میں بچا دنی اور یہ بات ہی آپ کے
 لیے خاص تھی بعد اوس کے لاش مبارک کو قبر میں رکھا اور
 کچی ٹوائیڈون سے لٹک کر بند کر کے مٹی ڈالی اور اوس کو
 زمین سے ایک باشت اوچا کر کے سرخ اور سفید پتھر
 اور پیرخین دیئے اور بلال رضی اللہ عنہ نے سر اٹھائے
 پانوں تک پانی ڈالا قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی
 کہ میں سب کے بعد قبر مبارک سے نکلا اور کھلتے وقت
 آپ کا منہ کھول کر دیکھا تو آپ کے ہونٹ کھلتے تھے میں نے
 کان لگا کر سنا کہ آپ یا رب امی امی فرما رہے تھے اور
 بعد فراغت کے جب سب صحابہ رضی اللہ عنہم حیات کاملہ میں
 رضی اللہ عنہما کے دروازے پر حاضر ہوئے تھے

جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر آئے تھے تب نے غرض کیا ہاں
 فرمایا تمہارے دلوں نے کیونکر گوارا کیا کہ آپ کے بچوں
 مبارک پر مٹی ڈالو کیا وہ تمہارے رسول اور پیارے بچے
 اور نبی الرحمتہ نہ تھے سب یہ کلام سنکر رونے لگے اور کہا
 اے عیدۃ النساء ہمارے دل بھی اس بات سے ٹکڑے
 ٹکڑے ہوئے مگر کیا کرنے کے حکم شرع یوں ہیں تھا اور
 ہم سب مجبور تھے اور بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے
 فراق سے نہایت مصیبت زدہ اور پریشان ہوئے
 اور آپ کا دراز گوش آپ کے غم سے ابی ایشم کے
 کنوین میں گر پڑا اور آپ کے ناقہ نے تین روز کچھ نہ کھایا
 پیا آخر کو اپنا سر توڑ کر مر گیا اور ہر چند یہ رنج و غم سب کو
 تھا مگر حبیبتہ خباب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے باپ
 کی جدائی کا غم تھا کہ سکو تھا کہ کیسے زندگی بسر اور کون جو شش
 ہوتے اور نہ تھو نہ دیکھا اور منقول ہے کہ بعد دفن خباب
 سزور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علی علیہ
 السلام نے جناب سیدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا آج
 مدینہ میں قیامت برپا ہے اور سب لوگ مسجد کے گرد جمع
 ہیں ایسا نہو کہ کوئی تمہارے رونے کی آواز سنے

تم اس وقت صبر کرو اور رات کو تنہائی میں روضہ مشہور
 اور مرقد مطہر پر جا کر زیارت کرنا اور دل کھول کر اللہ
 آوندوں نے قبول فرمایا اور رات کو جب مسجد بیگانوں
 سے خالی ہوئی جناب امیر علیہ السلام گھر میں تشریف لے
 آئے کیا تو جناب سیدہ بیوشش پری پین آپ شہر کے
 اسنے میں اونکو بیوشش آیا اور پوچھا اے ابوالحسن
 کتنی گئی فرمایا تین حصے یا کچھ زیادہ تب خاتون حنیف
 رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اب مجھ کو اجازت ہے میں
 جا پر آؤں جناب امیر علیہ السلام نے اجازت دی
 چاہا کہ کثری ہوں بسبب طاقی کے کہ پڑھیں جناب امیر علیہ
 السلام ہاتھ پیر کر فرار شریف پر لائے جب آپ کی نظر
 شریف پر پڑی دوڑ کر لیٹ گئیں اور نے اختیار روئے
 لگین کہ اے گوہر پاک آپ کو خاک سے کیا کام تھا
 اور تھوڑی سی خاک فرار شریف کی اپنے منہ اور آنکھوں پر
 ملی اور رو کر یہ مرثیہ شریف اشعار ادا فرماتے ہوئے
 زرت قبرگن با گیا + انوح و اشکوا اراک مجافیا + باؤا اکل
 سن شتم شربتہ + ان لا یشتم عدو لرائین عوا لیا + شبت
 علی مصائب + و شبت علی الایام حزن کیا + سہ
 یاساکن العبراء و علمنی انکما + و ذکرک انسانی جمع العبراء

فَإِنْ كُنْتَ عَنْ عَيْشِي فِي الشَّرَابِ مُغْتَابًا فَمَا كُنْتَ عَنْ قَلْبِي
 الْخَيْرِ لِنَجَائِبٍ بِهِ تَوَدُّ النَّاسُ بِنِ الْإِلَهِ رَضَى اللهُ عَنْهُ
 مَقُولٌ بِهِ كَهْدَنَ جَنَابِ رَسُولِ الْكَرَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ بِمِنْدِهِ مِثْلَ تَشْرِيفِ لَانِي تَحْتَهُ أَوْسٍ سَهْلَةٍ بَهْرَةٍ كَوْنِي دُنَى
 نَهْمًا أَوْ حَبْدَنَ آتِي فِي اِتِّمَالٍ فَرَمَا أَوْسٍ سَهْلَةٍ كَوْنِي رُوزِ
 بِهْتَرِ نَهْمًا أَوْ أَوْسٍ رُوزِ بِهْكُومَارِ غَمِّ كِي بِهْرُوجَتَا تَهْمًا أَوْ
 جَانِنَا چَا بِهْمِ كِي اِيكَا كِه مِثْلِ دَفْنِ بَهُونَا أَوْ جِدَا جِدَا جَانِنَا
 كِي نَمَازِ بِهْرُ سَهْمًا أَوْ قِرْمِ چَا دِرِ بِهْمَانَا آتِي كِي بِهْرُ خَا صِ
 بِهْرُ بَانِنِ أَوْ كِي كِي بِهْرُ دِرِ نَهْنِ أَوْ آتِي كَامَالِ بِهْرِ
 نَهْمَا آتِي كِي بِهْرُ خَا صِ كِي كِي فَرَمَا بِهْرُ خَا صِ بِهْرُ
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ
 لَوْ كِي وَرَثَةُ نَهْنِ بِهْرُ كِي مِثْلِ بِهْرُ كِي بِهْرُ كِي
 صَدَقَ بِهْرُ خَا صِ بِهْرُ كِي اِبْلِ بِهْرُ كِي بِهْرُ كِي
 صَادِقِ أَوْ عِمْرَ فَا رُوقِ رَضَى اللهُ عَنْهُ سَهْلَةٍ بِهْرُ كِي
 فَرَمَا كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي
 اَوْسِ كِي خَلِيفَةُ نَهْنِ اَوْسِ كِي خَلِيفَةُ نَهْنِ كِي
 اَوْسِ كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي
 بَالُونِ كِي نَفَقَةُ دِي تِي اَوْسِ كِي كِي كِي كِي
 اَوْسِ كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي كِي

علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا
 وہ لوگ آپ کے انتقال کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 کے پاس آئے اور انہوں نے انکو موافق آپ کے وعدہ
 کے دیا اور انہیں علیہم السلام کے مال میں میراث نہ دینے کی
 یہ وجہ ہے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور میراث
 مردے کے مال میں ہوتی ہے اور انہیں علیہم السلام
 کی زندگی سب کے نزدیک ثابت ہے ہمیں کبھی شک
 نہیں اور انہیں علیہم السلام اور شہدا کی زندگی میں امت
 فرق ہے کہ انکی زندگی دنیاوی ہے اور شہدا کی زندگی
 اخروی ہے چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے کہ اَلْاَنْبِیَاءُ وَ اَحْبَاؤُنِیْ فَبُورِیْہِمْ فُیْصَلُّوْنَ یعنی پیکر
 پیغمبروں کو دفن کیا جاتا ہے سب نبی زندہ ہیں اور اپنی اپنی قبروں
 میں اللہ تعالیٰ کے سامنے نماز پڑھتے ہیں اور قیامت تک
 اسی طرح رہیں گے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ
 جو مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اوسکا جواب دیتا ہوں
 اور فرمایا کہ حجہ کے روز مجھ پر بیت درود پڑھا کر وکراؤں
 تمہارا درود میرے سامنے لایا جائیگا صحابہ رضی اللہ عنہم
 نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کا بدن مبارک مٹی میں
 گھل جائیگا تب ہمارا درود آپ کو کیونکر پہنچے گا فرمایا

چنانچہ انہیں علیہم السلام کی زندگی میں
 ہی دفن کیا جاتا ہے

یہاں سنیں یہ بلکہ اقتدر تھائے نے نبیوں کا بدن اور گوشت
 کھانا زمین پر حرام کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زندگی انہما
 علیہم السلام کی ویسی ہی ہے جیسے دنیا میں ہی اسی واسطے
 اور کمال اور نہیں کی ملک میں رہتا ہے اور کوئی اور سکا
 وارث نہیں ہو سکتا اور اس دعویٰ پر سعید بن مسیب کی آواز
 اور اقامت کھنک کا قصہ دلیل قوی ہے اور وہ قصہ یہ ہے
 کہ سن ۶۳ شریعت سحری ماہ ذی الحجہ میں یزید پلیدی نے مسلم بن عقبہ
 علیہ اللعنت کو بارہ ہزار آدمی شام کے دیکر مدینہ طیبہ میں بھیجا
 کہ مدینہ کے لوگوں سے میری بیعت کے بعد اس طرح اقتدر
 بیوے کے اگر میں چاہوں تو او کو بیچ ڈالوں یا آزاد کروں
 یا خدا کی بندگی کا حکم کروں یا اوں سے فسق و فجور کراؤں
 اگر وہ قبول کریں تو خیر نہیں تو او کو قتل کرے اور سب
 اموال و متاع و جان کا لوٹ لے اور تین دن تک بے جان جو ظلم
 چاہے کرے یا بچہ مسلم بن عقبہ ملعون مقام حرہ میں
 کہ مدینہ سے ایک میل ہے پہنچا اور وہاں کے لوگوں سے
 یزید پلیدی کی بیعت کے لیے کہا کہ میں نے قبول کیا تا کہ انکو
 نہایت قبیحتی اور رسوائی سے قتل کیا اور ظلم اور شتم
 حرمت پر خوب ہاتھ کھولا اور سترہ سو آدمی مہاجر اور انصار
 اور عالم مارے اور عوام الناس میں سے سو

عورتوں اور لڑکوں کے دست پر اور آدمی قتل کیے اور
سات سو حافظ قرآن اور ستانوے سیردار قریش کے
مارے کہ یہ سب باہر ہر چار سو ستانوے آدمی ہونے
اور فتنہ و فحشاء اور بیکاری اس قدر جاری کی کہ بعد ازیں باپوں
کے ہزار عورتوں سے زنا کے ٹکے پیدا ہوئے اور
آپ کی مسجد میں گھوڑے دوڑائے اور درمیان منبر اور
قبر شریف کے گراؤ سکوا آپ نے جنت کا ٹکڑا کھا ہر گھوڑے
باندھے کہ اونہوں نے دیوان لید اور شیاپ کیا اور جو
کوئی موافق قرآن اور حدیث کے کوئی کام کرتا اور سکوا
مارڈا لئے اوس زمانے میں مدینہ میں کوئی آدمی نہ رہا اور
دیوان کے باغوں کے پھل جانوروں نے کھائے اور
مسجد شریف میں جانور رہنے لگے اور تین دن ٹھیک ہنگام
لوگ بڑی قید میں رہے کہ کھانا پانی نہ پایا اور جیسا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا
سب ظاہر ہوا اور سعید بن مسیب کو مسلم بن عقیل کے
ساتھ لے گئے اوسنے کہا کہ نریذ کی بعیت کر اونہوں
قبول نہ کی اسپر اونکی گردن ہارنیکا حکم و بااستی میں کہتے
کہا کہ یہ مجنوں سودا ال ہے اسکو جانے دو تھب وہ اوکو
ہاتھوں سے بچے اور مسجد نبوی میں جا کر بیٹھ رہے اور

سوائے اوتنے کوئی مسجد میں نہ تھا جب مسلم ملعون کے
 لشکر و ہاتھ آئے کہتے کہ یہ دیوانہ مسیحی میں کیوں بیٹھا ہے
 وہ فرماتے ہیں کہ تین دن تک ہر نماز کے وقت آپ نے
 حجرے سے اذان اور تکبیر کی آواز میں سنتا تھا اور
 اوتنی آواز پر نماز پڑھتا تھا اور ایک ادنی ظلم ان لوگوں کا
 یہ تھا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں اگر سب
 اسباب اوتھانے گئے اور آپ کی دائرہ کی بالکل
 ڈالے اور اونہوں نے صبر کیا غرض کہ اس طرح بہت
 ظلم کیا کہ اوتنے کے بیان کی طاقت نہیں اور آخر کو موافق ارشاد
 جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھوڑے
 عرصہ میں نہایت دولت اور عازری سے جہنم کو گئے اور
 اس سیطرہ آپ کی قبر میں زندہ موجود ہو نیکی و دلیل
 سلطان نور الدین شہید کی حکایت سے ثابت ہوتی ہے
 اوتس قصہ کو مدینہ طیبہ کی تاریخ لکھنے والوں نے اس طرح
 بیان کیا ہے کہ سن ۶۰۰ یا ۶۰۱ ہجری میں سلطان رابع
 شہید محمود بن ترک نے ایک رات میں تین مرتبہ جناب
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ
 آپ کے سامنے دو شخص حاضر ہیں آپ ان کی طرف اشارہ
 کر کے مجھے فرماتے ہیں کہ اسے سلطان جلد آ اور مجھ کو

ان دونوں کے شر اور اذیت سے بچا جب سلطان محمود
 آجا گا محفل سے دریافت کیا کہ شاید بدینہ مسمرہ میں کوئی
 حادثہ واقع ہوا ہے وہاں چلا چاہیے اور دیکھئے کہ
 کیا ماجرا ہے اسی رات کو بیت مال اور بیس آدمی
 اپنے خاص مصاحب ساتھ لیکر بدینہ طیبہ کی طرف روانہ
 ہوا اور رات دن برابر چل کر بہت جلد ملک شام سے
 بدینہ منورہ میں پہونچا اور دعوت کا حیلہ کر کے سب خلق
 کو بلایا اور حکم دیا کہ جو شخص یہاں آوے گا میں اسکو کھانا کھائے
 اور بیت مال دوں گا اور غرض اس سے یہ تھی کہ شاید وہ
 دونوں ملعون خلیکو خواب میں دیکھا ہے کہیں نظر تیرین
 ہیں اس جبر کے سننے ہی تمام شہر کے لوگ حاضر ہوئے
 پادشاہ نے سب کو دیکھا مگر وہ دونوں شخص نہ نظر آئے
 پوچھا کہ شہر میں کوئی اور یہی باقی رہا ہے کہ حاضر ہوا ہے
 غرض کیا کہ اب کوئی باقی نہیں مگر وہ شخص مٹری کہ نہایت
 بزرگ اور بے پرواہین اور دن رات عبادت میں مشغول
 رہتے ہیں اور اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے اور کیسے دوا
 پر سب گزنین جاتے پادشاہ نے حکم دیا کہ اؤ کو ابھی بہت
 جلد حاضر کرو ورنہ بارون نے اؤ کو اومسی دم لاکر حاضر کیا
 پادشاہ نے ان دونوں کو اسے صورت اور شکل پر دیکھا

کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھلایا
 پوچھا کہ تم کہاں رہتے ہو عرض کیا کہ اوس حجر سے مین
 کہ آپ کے حجرہ شریف کے قریب ہے اور اب وہ مکان
 ویران پڑا ہے اور ایک جہنجر ہی اوسکی طرف مسجد کے
 دیوار میں کہ دی گئی ہے پادشاہ اون دونوں شخصوں کو لے
 چھوڑ کر اوس مکان کے دیکھنے کو گیا جب وہاں پہنچا دیکھا
 کہ کلام اشفاق مین رکھا ہے اور وعظ اور نصیحت کی کتابیں
 بجا رکھی ہیں اور تھوڑا مال بھی ایک کونے مین خفیرون کے
 لیے رکھا ہے اور اونکے سونے کی جگہ پر ایک بوریا پڑا ہے
 پادشاہ نے اپنے ہاتھ سے وہ بوریا اٹھایا دیکھا کہ وہاں سے
 مزار شریف کی طرف ایک سڑنگ کہو دی ہے اور ایک جگہ
 پر ایک گڑیا کہو دیا ہے کہ اوس مین سڑنگ کی مٹی بہری ہے
 اور ایک روایت مین ہے کہ چترے کی شکیں لگی ہیں کہ مین
 مٹی بہر کر آدمی رات کو باہر ڈال آتے تھے پادشاہ نے
 وہاں سے آکر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دونوں شخص نصرائی
 ہیں کہ اونکے پادشاہ نے انکو بہت مال دیکر حاجیوں کے
 بھیس مین بھیجا تھا کہ سڑنگ کہو دکر بدن سرعین قبر سے
 نکالیں اور اوسکے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کریں اور
 جس رات کو اون بدبختوں نے سڑنگ مزار شریف کے نزدیک

مزار شریف کا زیارت کرنا ثابت ہوتا ہے اور میں سے
 ایک یہ ہے وکوانتم اذ ظلموا انفسکم جادواک فاستغفروا اللہ فاستغفر
 لکم الرسول لوجود اللہ تو ابابکرؓ جیسے اگر کوئی برے کام کرے
 تیرے پاس آوے اور خدا سے بخشائیں چاہئے اور
 اذ سکور رسول بخشواوے تو اللہ اوسکی طرف متوجہ ہو اور
 اوس پر رحم کرے شیخ ابن حجر مکی نے جو اہل النظم فی زیارت
 قبر المکرمین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت سے اپنے
 بندوں کو اپنے رسول مقبول کے پاس حاضر ہونے اور
 اوس سے طلب بخشش کرنے کے لیے طمع اور رغبت
 دلاتا ہے اور یہ مرتبہ عظیم آپ کا آپ کی وفات سے جاتا
 نہیں رہا بلکہ جس طرح زندگی میں تھا اوسے طرح اب بھی باقی
 ہے اور شیخ المذہب الحق محقق دہلوی نے جذبہ قلب
 میں اس آیت سے قبر شریف کی زیارت واجب ثابت
 کر کے فرمایا ہے کہ حافظ عبد اللہ نے مصلح العظام میں
 امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات سے تین
 دن کے بعد ایک اعرابی پہنچے کہ ان آیا اور مزار مبارک پر
 گر کر دبانے لگا کہ اپنے سردار کو اپنے لگا اور کہا یا رسول
 اللہ جو کچھ آپ نے خدا سے سنا ہے سنا ہے آپ سے سنا او

جو کچھ آپ اپنے خزانے میں کیا تھے آپ سے مستحکم
 آواز دے کہ میں جو خدا نے آپ پر اور تارین اور میں سے
 ایک یہ ہے **وَلَوْ أَنفَعُ الْغُلَامُ الْغُلَامُ الْغُلَامُ** اور میں اپنے
 اوپر علم کر کے آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھ کو بخشا کریں
 اور سیو قوت قبر مبارک سے آواز آئی کہ جا اے اللہ نے تجھ کو
 بخشا اور تین دنوں میں سے دوسری یہ آیت ہے کہ فرمایا
 اے اللہ تمہارے لئے جو کوئی اپنے گھر سے اترے اور اس کے
 رسول کی طرف چلے پھر راوی میں مر جائے تو اے اللہ تمہارے
 بیشک اور اس کا ثواب اور اس کو دیکھا اور اس کے لئے بخشے والا ہے
 ہے شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ جو بہر المنظم میں فرماتے ہیں
 کہ جب کو علم حدیث اور قرآن کی کچھ لذت حاصل ہو کر
 اس بات میں خشک نہ ہو کہ جو شخص اب نہیں رسول اللہ سے
 اترے علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو نکلے گا اور اس کو مہاجر ہے
 اللہ و رسول کہیں گے کیونکہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے
 کہ آپ کی زیارت زندگی اور موت میں برابر ہے اور آپ
 بعد وفات کے بھی زندہ ہیں اور دنیا اس آیت سے معلوم
 ہوا کہ آپ کی زیارت زندگی میں واجب تھی ویسا ہی پس
 وفات کے حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے تھا چہ جو حدیث
 تمام تعالیٰ الدین سبکی نے صحیح سند و قوت سے اپنی کتاب میں

شمار الحاق نام فی زیارت خیر الانام میں لکھی ہیں یہاں نقل
 کیا ہے یہ حدیث اول من زار قبری او بیتہ او شفاعت
 یعنی جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اور سب کے لیے شفاعت
 کرنا مجھ پر واجب ہوگی حدیث دوم میری من زار قبری
 حلت کہ شفاعتی یعنی جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا
 اور اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی حدیث تیسری
 من جاءنی زاراً لا یعلیٰ لکما غیر الا زیارتی کان حقاً علیّ ان
 اکون کشفیعاً یوم القیمۃ یعنی جو شخص میری زیارت کرے گا
 اور سب کے لیے میری شفاعت کرے گا اور میں اس کی شفاعت
 کروں گا حدیث چوتھی من حج من زار قبری بعد وفاتی فکان
 زاراً فی حیاتی یعنی جو شخص حج کرے میری وفات کے
 بعد میری قبر کی زیارت کرے گا پس گویا اس نے زمرہ کی میں
 میری زیارت کی حدیث یا نحوین من حج بیت
 وکم زارنی فقد جفانی یعنی جو کوئی بیتہ کا حج کرے اور میری
 زیارت کو نہ آوے پس بیشک اس نے مجھ پر ظلم کیا حدیث
 چھٹی من زار قبری کنت کشفیعاً و شہیداً و فی رواۃ
 من زارنی مسجد اکان فی جواری یوم القیمۃ من مات فی
 اخر من بیتہ اند من الامین یوم القیمۃ یعنی جو شخص

میری قبر کی زیارت کر گیا میں اوسکی شفاعت کروں گا اور
 گواہی دوں گا اور جو کوئی قاصد میری زیارت کرے وہ قیامت
 کو میرے پاس پہنچے گا اور جو کوئی سکے یا دینہ میں سرے لگا
 اقد قائلے اوسکو قیامت کے روز عذاب اور حساب
 سے محفوظ اور شاد کیا حدیث تھیں تو میں انہیں ائمہ
 ائمہ کے لئے تم کلمہ بزرگ علی بن ابی طالب نے جو کوئی میری قبر
 سے مالدار ہو اور میری زیارت کرے پس اسے تقصیر کا
 عذر ہو گزرنے والا جائے اور اس طرح ان حدیثوں کو شیخ
 ابن حجر مکی نے جو اہل السنن میں اور شیخ الحدیث عبدالحق دہلوی
 نے غیب القلوب میں روایت کیا ہے یہاں تک قبر
 شریف کی زیارت واجب اور مستحب ہوئے قرآن اور حدیث
 سے ثابت ہوا اب اجماع اس سے ثابت کیا جاتا ہے
 علی قاری نے مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا ہے

فَمَنْ كَانَ زِيَارَةً لِلْمُرْتَدِّينَ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَمَّا مَنْ
 جَاءَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَصَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَمَّا مَنْ
 وَارَثَ الْوَسَائِلَ وَالْوَاعِي لِكَيْلِ الْبَرِيَّاتِ فَتَرْتَبِعُ فِي رَجَائِهِ
 بِلِصْلِ أَنْ مَرِنَ الْوَأَجَابَاتِ كَمَا يَمْنَعُ فِي الْبَرَةِ الْمَنْعَةِ فِي الزَّارَةِ
 وَالْمَعْلُومَةِ لِمَنْ كَسَبَتْهُ وَاسْتَطَاعَتْهُ وَتَرْتَبِعُ كَمَا تَعْلَمُ بِالْمَعْلُومَةِ
 كَثِيرَةٌ يَنْتَعِلُهَا نَوْمٌ أَسَى سَلَامًا لَوْ كُنْ زِيَارَتًا جَابِيَةً لِمَنْ

خاتم النبیین کی بڑی عبادت ہے اور مبراؤین حاصل ہونے کے
 لیے بہت اچھا وسیلہ ہے اور قریب واجب کے ہے
 بلکہ بعضوں نے واجب کہا ہے جیسا کہ پہلے کتاب و تفسیر
 فی زیارت المصطفویہ میں بیان کیا ہے اور آپ کی زیارت
 اوس شخص پر واجب ہے جو زاو راہ اور چلنے کی طاقت
 رکھے اور جو باوجود قدرت اور طاقت کے اتنی بڑی سعادت
 اور عبادت سے محروم رہے وہ بڑا غافل اور ظالم ہے
 اور شیخ ابن حجر مکی نے جو ہر المنظم میں لکھا ہے گما آشیخ
 العلماء علی مشر و خیر الزیارة و السفر الیکما فکذک احب
 المسلمون من العلماء و غیرہم علی فعل ذلک فان الناس
 لم یزالوا من عبد الصحابة اسے الیوم تو جن من سایر
 الافاق اسے زیارت تو صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل الحج و بعدہ
 و یطعمون فیہ مسافرات البعیدة و ینفقون فیہ الاموال فی سبیل
 الحج متعبدین ان ذلک من اعظم القربات و من زعم ان
 نہا الجمع العظیم علی تکرار الازیمة مخطئون و المخطی المحروم العین
 جس طرح عاملوں نے آپ کی زیارت کرنا اور اوسکے لیے
 سفر کرنا لکھا ہے اوسے طرح سب مسلمانوں اور عاملوں نے
 فضل اوسکا متفق ہو کر مشروع اور سنون لکھا ہے اس لیے
 کہ تمام مسلمان صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے سے آج تک

شیخ ابن حجر مکی
 جامع ترمذی
 جامع ترمذی
 جامع ترمذی

دور دور سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ
 کے لیے قبل حج کے ہوا بیچ سکے آتے جاتے زمین اور پری
 بڑی سختیں اور سختیں اٹھاتے ہیں اور دوسکو پری عبادت
 اور سعادت سمجھ کر اپنا جان اور مال صرف کر دیتے ہیں پس
 با اگر کوئی شکر شفی سمجھے کہ یہ سب لوگ اتنی ہیرت سے
 چرا کرتے رہے ہیں تو وہی کہنے والا خاظمی اور ہے
 اور انہی سعادت اور دولت سے محروم ہے اللہ تعالیٰ
 بطفیل اپنے حبیب کریم اور رسول رحیم کے سب کمالوں کو
 یہ دولت ابدی اور سعادت سیرمدی تعریف کرنے لگے
 ہنکروں کو گراہی سے نجات اور انکار سے رملی دے
 آمین یا رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیک
 یا رسول اللہ **خاتمہ** یہ بیان ہے ان
 سطرات اور اولاد کرام اور اہلبیت نبوت اور خلفاء
 راشدین اور ماونکی مناتب کا **وصف** جس ذکر
 ازواج سطر استیادہ سرایا سے نیک ذات پر علی اللہ تعالیٰ
 کے جانتا جاسیے کہ بی بیان جناب سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی کیا رہ تھیں چہ قریشی اور چار عربی خیر
 اور ایک بنی اسرائیل کی قوم سے تھیں وہ چہ بی بیان کر
 تھیں یہ زمین اکیثام المؤمنین خیر بہشت عوایہ میں اسل

خاتمہ
 ذکر اولاد کرام
 راشدین
 وصف
 سطر استیادہ
 سرایا

یہ حدیث کبریٰ آیت کے لیے کہانا ہے آتی ہیں حبیب
 کے پاس آوین اوکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام ہو جا کر
 ابو ہریرہ کی طرف سے لعبتہ کے خوشخبری دیکھ کر
 تمہارے لیے بہشت میں موتی کا ایک گہرے اور عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چار عورتیں حبیب کی سب
 عورتوں سے بہتر ہیں حدیث نبیہ غلط فاطمہ بنت محمد
 مریم بنت عمران اشیہ زوجہ فرعون اور ایک روایت
 میں ہے کہ حبیب ان چار عورتوں کی مشتاق ہے اور
 امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مریم بنتی
 کی اپنے وقت کی عورتوں سے بہترین اور حدیث نبی
 غلط کی اپنے زمانے کی عورتوں سے بہترین و خوشتر
 ام المومنین سوڈہ بنت رمضہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد
 دوحہ بن کہ اوکا نسب ہیں عامر بن لوی میں آپ کے ساتھ
 ملتا ہے کنیت اوکی ام الاسود تھی اور حج شریف میں رہا ہے
 نبوت کے مکے میں اسلام لائیں تھیں اور پہلے سکران
 بن عمر بن عبد شمس اپنے چچا زاد بھائی کے کالج میں تھیں
 اور سکران اس کے خاوند ہی مسلمان ہوئے تھے اور
 اس نے ایک بیٹا عبدالرحمن نام پیدا ہوا تھا جب سکران

استحال کیا تو خباب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت
 کے دسویں برس بعد وفات حضرت خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا
 کے بعد منیٰ مہر چار سو درم جبکہ چتر روپیہ چہرہ دار اور ایک
 فقرہ ہوتے ہیں اور اسے نکاح کیا وفات اولیٰ سن
 چوں ہجری ماہ شوال میں مدینہ منورہ میں معاویہ کے زمانہ
 میں ہوئی اور بقیع میں دفن ہوئے تیسری ام المومنین
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 کی بہن آپ نے نبوت کے دسویں برس عید کے پہلے
 میں بکے معظمہ میں بعد چار سو درم یعنی چتر روپیہ
 چہرہ دار ایک ماشہ فقرہ اور اسے نکاح کیا اور وہ اول
 دنوں میں چتر برس کی بہن پر مدینہ طیبہ میں سن و ہجری
 میں نو برس کی عمر میں زفاف واقع ہوا اور بعد نکاح کے
 نو برس آپ کی صحبت میں رہیں اور جب حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی وہ اٹھارہ برس کی تھیں
 اور تیسرے عشرہ برس کی بنو کر سن ستاون یا اٹھاون ہجری
 میں شب شنبہ پندرہ یومین رمضان المبارک میں انتقال
 کیا اور جب وصیت کے رات ہی کو بقیع میں دفن ہوئے
 اور اور اسے دو ہزار دو سو دس حدیثیں مروی ہیں
 مناقب اور فضائل اس کو ہر کان ملاحظت اور دریا کے

محبت و محبت کے تیار ہیں اور ثناء و تحقیر دونوں کی
 پاک دامنی کی شان میں موجود ہیں اور بڑی فضیلت والی
 یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس
 نہایت محبت اور کمال الفت و تہی و تحاریر رضی اللہ عنہم نے
 عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ کس حوریت سے
 محبت رکھتے ہیں فرمایا عورتوں میں عائشہ سے اور مردوں
 میں اوس کے باپ یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
 اور منقول ہے کہ سوا سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ
 آپ پر کسی بی بی کے پاس ایک لحاف میں وحی نہیں اوتھتی
 اور ایک روز آپ نے جناب سیدۃ النساء فاطمہ زہرا
 رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ حکو میں دوست رکھتا ہوں
 اوسکو تم بھی دوست رکھتی ہو عرض کیا یا رسول اللہ
 فرمایا تم عائشہ سے محبت رکھو کہ میں اوسے بہت محبت
 رکھتا ہوں اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں انتقال
 فرمایا اور انہیں کے مکان میں دفن ہوئے اور حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا بہت کچھ خدا کی راہ میں صرف کیا کرتی
 تھیں مگر ادنیٰ چادر میں چونکہ لگے رہتے ایک بار عبد اللہ
 بن زبیر رضی اللہ عنہ نے لاکھ درہم بھیجے اور اوس دن وہ

کے روزہ تین اور سی وقت وہ سب درم فقیروں اور محتاجوں
 اور غریبوں کو بانٹ دیے اور اپنے واسطے ایک بھی
 باقی نہ رکھا لوٹدی نے عرض کیا کہ اگر اپنے لیے ایک درم
 کا گوشت منگواتین تو کیا ہوتا فرمایا محکویا دنڑا اگر تو یاد دلا
 تو نے کیتی چوتھی حصہ بیٹے ثمر بن خطاب کی بہن کے پہلے
 تھیں بن خذافہ سہمی کے نکاح میں بہنیں جب وہ بدر میں
 شہید ہوئے اور حصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تب
 آپ نے سن تین ہجری میں بعوض چار سو درم سیفے چتر
 روپہ چہرہ دار و ایک مائتہ نقرہ اون سے نکاح کیا وفات
 انکی سن پتالیس ہجری ماہ شعبان میں ہوئی اور قبرستان
 بقیع میں دفن ہوئیں اونکی عمر شریف ساٹھ برس کی تھی
 اور اون سے ساٹھ حدیثیں منقول ہیں پانچویں ام المومنین
 سلام سلمہ رضی اللہ عنہا تین اور وہ پہلے ابو سلمہ عبداللہ
 بن عبداللہ اسدی کے نکاح میں تھیں اور اپنے خاوند کے
 ساتھ پہلے اونہیں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور اون کے
 بار اڑکے پیدا ہو چکے تھے بعد غزوہ بدر یا احد کے
 اون کے خاوند نے وفات پائی تب سن چار ہجری شوال
 میں آپ نے اون کے ساتھ نکاح فرمایا اور دس درم کی قیمت
 کی کسی اسباب پر مہر یا ندیا اور اونہوں نے سن اونہ

ہجری شصتی تاریخ ماہ ربیع الثانی میں وفات پائی اور بعض
 روایت میں آیا ہے کہ سن بائیس ہجری میں مدینہ ماویہ
 بن ابوسفیان کے زمانہ میں بعد شہادت امام حسین علیہ
 السلام کے وفات فرمائی اور اُنکی عمر شریف چوڑاسی برس
 کی ہوئی اور انہوں نے سب بی بیوں کے بعد وفات
 پائی اور بقیع میں دفن ہوئیں اور تین سو و اسی حدیثیں
 ان سے مروی ہیں چوتھی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
 بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھیں اور
 ان کا نام رملہ تھا وہ پہلے عبد المطلب بن حشیش کے نکاح میں
 تھیں جب ان کے خاوند حبشہ بن مرہ سے تو سن چھ ہجری
 میں آپ کو نکاح میں آئیں اور پانچویں حبشہ کی بادشاہ فریدین اور نکاح
 آپ کو سات چار نو گویا رہی پھر ان کے چوتھے نکاح سے پچیس چھ و اسی حدیثیں
 اس سے مروی ہیں اور وہ کلام ہندہ کہ آپ کی قدیمین خاندان دیا اور صبری آپ نے
 پاس سے انکو دے دیا سن بیاسی یا چالیس ہجری
 میں وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئیں اور اُنکی عمر شریف
 پچاس چھ برس کی ہوئی اور چھتھ حدیثیں ان سے
 مروی ہیں اور وہ چار بی بیوں کے قریشی نہ تھیں یہ ہیں
 ام المومنین زینب بنت جحش خزيمة بن عاتق کی تھیں
 انکو ہجرت کے تیسرے سال رمضان میں جو حوض جاں نثار

یعنی چتر روپیہ چہرہ دار و ایک ماشہ نقرہ اسے نکاح سے
 شرف فرمایا وہ بعد نکاح کے آئندہ بیٹے زندہ رہیں اور
 آپ کے سامنے جنت کی چوتھے برس بیع انسانی سے
 بیٹے میں انتقال فرما کر بقیع میں دفن ہوئیں وہ پشوری
 ام المؤمنین زینب بنت جحش کی بیٹن سے اولاد نام بڑھتا
 آپ نے بدل کر زینب رکھا کینت اونکی ام الکیم اور والدہ
 اونکی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھوٹی اہلیہ بنت
 عبد المطلب تھیں وہ پہلے زید بن حارثہ کے نکاح میں تھیں
 جب زید نے طلاق دی تب آپ نے سن پانچ ہجری ماہ
 ذی قعدہ میں بچہ مہر چار سو درم بیٹے چتر روپیہ دیا ایک سال
 بعد ان کو نکاح کیا بغیر گواہ اور فرمایا نکاح کرنا والا اللہ عز و جل سے
 خاصہ آپ کی گواہی دو ستر گواہین سن بیٹی یا کمین تھیں وہ تین
 وفات پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام مدینہ والوں نے اسے نماز پڑھی
 اور بقیع میں دفن کیا اونکی عمر شریف تیرن برس کی ہوئی اور گیارہ
 حدیثیں ان سے مروی ہیں اور اس کے فضائل حدیث
 کی کتابوں میں بہت مذکور ہیں پیشوری ام المؤمنین
 جو سیرہ بنت حارثہ بن ابی صدار تھیں اونکا
 نام بھی بڑھ تھا آپ نے جو سیرہ رکھا اور اونکو
 سن پانچ ہجری ماہ شعبان میں غزوہ بنی المصطلق سے پہلے

سپو حن مہر چار شود رم لینے چتر رو پیہ و ایک ماشہ نقسہ
 اشہ نکل جسے مشرف فرمایا سن بچاش یا چہن بچہ بچہ
 ربیع الاول میں انہوں نے انتقال کیا اور بیعت میں دفن
 ہوئیں اور انکی عمر شریف چہن برس کی ہوئی اور سات چہن
 اون سے مروی ہیں چہن تھی ام المؤمنین میمونہ بنت
 حارث ہلالیہ عامرہ تھیں اور انکا نام بھی تیرہ تھا آپ نے
 میمونہ رکھا وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حقیقی
 خالہ تھیں اور پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں
 پھر ابی رہم بن عبدالغری سے دوسرا نکاح ہوا البتہ ابی کے
 سن سات ہجری ماہ ذیقعدہ میں آپ نے اون سے نکاح
 کیا اور چار شود رم لینے چتر رو پیہ و ایک ماشہ نقسہ کا مہر لیا
 اور سن اکاون ہجری میں مقام شہرہ میں کہنے کے
 سے دن میل ہے انتقال کیا اور عبداللہ بن عباس
 رضی اللہ عنہما وغیرہ اوسکے بھائیوں نے ام پر نماز پڑھ کر
 انکو وہیں دفن کیا اور اون سے چتر حاشین مروی
 ہیں یہاں تک چہ قریشی اور چار غیر قریشی بیویاں کا ذکر
 ہو چکا گیا ابھیون صفینہ بنت حنی بن اخطب حضرت
 ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں سلام بن مسلم
 کے نکاح میں تھیں پھر کنانہ بن ربیعہ کے نکاح میں آئیں

جب کہنا نہ خیر کی ترائی میں مارا گیا اور یہ وہاں کی دوست
 بین آئین اور آپ کو حصہ میں تیرین آپ نے اونکو آزاد کر کے
 اون سے نکاح کیا اور آزاد دی اور نکاح مہر مقرر فرمایا اور یہ
 واقعہ سن رات ہجری ماہ رمضان میں ہوا اور وقت اونکی
 ہجرت شدہ برس کی تھی اور سن ہجری ماہ رمضان میں
 انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئیں عمر شریف اونکی ساٹھ
 یا بائیسٹھ سال کی ہوئی اور نوں حدیثیں اون سے مروی
 ہیں یہ گیارہ بی بیان وہ تین بیٹے صحبت واقع ہوئی
 اور بعضی انہیں سے صاحب اولاد تین اور ام المؤمنین
 خدیجہ کبریٰ سے اور زینب بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے
 ساتھ منہ وفات پائی باقی سب بی بیوں نے آپ کے بعد
 خرمائی اور باقی حال اون عورتوں کا کہ قریب بیس کے
 تھیں بعضوں سے فقط نکاح ہوا اور نوبت صحبت کی نہیں
 آئی کہ اونکو چھوڑ دیا اور بعضوں کے لیے صرف پیغام بھیجا
 اور نکاح نہیں ہوا شیر کی کتابوں میں اونکا حال مفصل لکھا
 ہے اور آپ کی سرایا چار عورتیں تھیں اور سریرہ اوسکو
 کہتے ہیں کہ ہباد میں سلمان کو ملے اور بے نکاح کے اوس
 صحبت درست ہو غرض کہ اس طرح کی عورتیں چار تھیں
 ایک ماریہ قبطی بیٹی شمعون قبطی کی کہ مقوقس اسکندریہ

حاکم نے اوکو آپ کی تذکیر کیا تھا اور وہ نہایت حسین اور
 خوبصورت تھیں حضرت سید الشہداء علیہ وآلہ وسلم نے اوکو
 اپنا سر پہ کیا اور اپنے تقرت میں لائے اور اول سے
 محبت رکھتے تھے اور ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور نہیں سے پیدا ہوئے وہ شہر علی
 ریحانہ بنت زید کہ بنی النضیر کی لڑائی میں علی قتیل اور اس
 اور پھر تقرت فرمایا تھا اور انہوں نے حجۃ الوداع کے دنوں
 میں وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئیں تیسری
 جمیلہ کہ وہ بھی کسی لڑائی میں قید ہو آئیں تھیں اور آپ
 علیہ السلام میں پڑی تھیں چوتھی ایک اور لونڈی تھیں کہ حضرت
 زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آپ کو دی تھی لصلوات
 و السلام علیہا یا رسول اللہ و علیٰ
 سچ ذکر اہل لاد کو نام لگے اے اہل محلیں معلوم کرو کہ سب
 اولاد شریفینہ با اتفاق چہ بین دو قرند قاسم اور ابراہیم
 اور چار لڑکیاں زینب رقیہ ام کلثوم فاطمہ اور بعضوں
 نے دو اور کئی ہیں زینب اور عا ہر کہ یہ دونوں ملا کر انھ
 چارے چارے مرد اور چار عورتیں اور بعضوں نے کہا ہے
 کہ سوا سے حضرت قاسم اور ابراہیم کے ایک صاحبزادی
 آپ کے عہد اللہ تھے کہ کے میں رخصتی میں انتقال کیا

یا ذکر اولاد

اور احوال ان سب کی جدا جدا بیان ہوئے ہیں قحطاسم
 بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نبوت کے پہلے پیدا
 ہوئے اور نبین کے سبب سے آپ کا لقب ابو القحطاسم
 ہوا اور انکی عمر میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ چلنے
 پھرنے کے قابل ہوئے تھے اور بعضوں کے نزدیک
 قابل سواری کے اور بعضوں کے نزدیک دو برس کے
 اور بعضوں کے نزدیک شش ماہ کے ہوئے تھے اور
 تحقیق یہ ہے کہ قبل نبوت کے اونکا انتقال ہوا تھا چنانچہ
 بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مکہ میں بعد اسلام
 کے پیدا ہوئے اور ثرکین میں جاتے رہے ابراہیم
 بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کے سب اولاد
 سے پیچھے پیدا ہوئے اور انکا تو کہ ماریہ قبطیہ سے مدینہ
 منورہ میں ہجرت کے اٹھویں برس ذی الحجہ کے مہینے میں ہوا
 اور دسویں محرم یا دسویں ربیع الاول روز شنبہ سن ۱۱
 ہجری میں وفات پائی اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ
 کی قبر کے برابر بقیع میں دفن ہوئے اور آپ نے انکی
 قبر پر پتھر چن کر پائی ڈالا اور فرمایا کہ اگر یہ لڑکا جیتا تو میں
 اسکے تمام اقربا سے مادری کو آزاد کر دیتا اور سارے
 قبطیوں سے خیرہ موقوف کرتا اور صاحبزادیان جناب

چشم بین
 محل اقصیٰ
 محل اقصیٰ
 دار السلام

چشم بین
 محل اقصیٰ
 محل اقصیٰ
 دار السلام

۱۱
 سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں صاحبزادی
 حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامی
 ولادت با سعادت انکی واقعہ فیل کے تیسویں برس نبوت
 سے دس برس پیشتر ہوئی تھی انکا اسکے خالہ زاد بھائی ابو جہش
 بن الربیع بن عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف بن کنعہ
 ساتھ ہوا والدہ انکی خاندن کی مہذبیت و خویہ حقیقی تھیں حضرت
 خدیجہ الکبریٰ کی تین انکو دیک کر کا علی نام اور ایک بیٹی امانہ
 نام پیدا ہوئے علی بن ابی العاص جوان ہوئے اور روز فتح
 مکہ کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چاہنے
 کے ساتھ ایک سواری پر تھے اور امانہ کو خباب امیر غزوہ
 اسلام بعد وفات خباب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے
 بموجب وصیت خباب مسیدہ کے اپنے نکل میں لائے
 ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا نام اوسکا محمد اوسے تھا و ثبات
 پائی خباب زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے رو برو سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آہوں
 سال ہجری میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو
 اپنے دست مبارک سے قبر میں دفن کیا و قبر ہی بعد خیر
 رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین پیدا
 و انکی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے تین برس کے بعد ہوئی

یہ قبل نبوت کے عیسائی ایل لب کے کھاج میں تھیں جب سورہ
 بقرہ آیت ۱۷۱ میں ہے ایل لب نے اپنی بیٹوں سے کہا کہ میں تم سے
 راضی نہیں ہوں کیا جب تک کہ تم محمد کی بیٹی کو چھوڑو گی پس
 اللہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو قبل محبت کے چھوڑ دیا
 یہ حضرت علیؓ اور علیہ وآلہ وسلم نے او کو حضرت عثمان
 بن عفان خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ دیا اور حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ حبشہ کو ہجرت فرمائی مین
 اون سے ایک بیٹا عبد اللہ نام پیدا ہوا ایک یاد و برس کا
 تھا کہ اس کی تکبیر میں مرغ نے چوچ مار سی کہ وہ اسی مرغ کی جبت
 سے جبت کو گیا اور ہون نے ہی اپنے والد بزرگوار سے لے لیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سا بیٹے سال دو ہجری
 میں یک پہلی تاریخ وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئے تیسری
 صاحبزادی ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تھیں اس کا نکاح پہلے عقیقہ بن ابی لہب کے ساتھ ہوا تھا مثلاً
 حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے آگے بھی اس کے خاوند نے چھوڑ دیا
 بعد انتقال حضرت خاتون رقیہ رضی اللہ عنہا کے حضرت علی
 علیہ السلام نے تیسرے سال ہجری میں حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اون سے کوئی اولاد نہیں ہوئی
 وفات اذی کی ماہ شعبان سنہ نو ہجری میں حضرت سرور عالم

حضرت عثمان
 بن عفان
 رضی اللہ عنہ
 کا
 بیٹا
 عبد اللہ
 نام
 تھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوئی فرمایا خباب رسالت مآب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر میری تیسری بیٹی باقی ہوتی تو میں
 او کو بھی عثمان کے ساتھ بیاہ دیتا چوتھی صاحبزادی سب سے
 چوتھی فاطمہ رضی اللہ عنہا تین قبل نبوت کے پانچ برس پیدا
 ہوئیں ان کا بپ مشعلہ اس کے سیدہ کنا و عالمین اور سیدہ
 نسراہل جنت اور زہرا اور بتول اور زکریا اور راضیہ اور زہرا
 بین اور نہایت مشابہ تین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے راہ اور روش اور صورت اور سیرت اور گفتگو میں اور
 آپ کو اس کے ساتھ کمال الفت اور محبت تھی کہ آہنی ہاؤر صاحبزادی
 سے نفی جب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضور نبوی میں آئیں
 آپ اودھ کڑے ہوتے اور چار قدم آگے بڑھ کر اؤنگو بیٹے
 اور پیشانی پر پوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بیٹھاتے اور ایسے چوتھی
 جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زہرا علیہا السلام
 کے گھر تشریف لیجاتے وہ اودھ کڑی ہوئیں اور اپنی جگہ پر
 بیٹھاتیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کا نکاح حضرت علی کریم
 ویر کے ساتھ ہوا خباب سیدہ رضی اللہ عنہا سے تین صاحبزاد
 حسن اور حسین اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم
 اور رقیہ پیدا ہوئیں حسن اور رقیہ نے لڑکپن میں وفات
 پائی اور زینب عبد اللہ بن جعفر طیار اور ام کلثوم حضرت عمر

عائشہ رضی اللہ عنہا
 فاطمہ رضی اللہ عنہا
 زہرا رضی اللہ عنہا

عنه کے نکاح میں آئیں اگرچہ ام کلثوم کا عمر بن خطاب رضی اللہ
عنه سے ایک لڑکا زید نام پیدا ہوا تھا مگر اون دونوں سے
کوئی اولاد باقی نہ رہی اور عمر شریف حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کی نکاح کے وقت پندرہ سال پانچ مہینے پندرہ
روز کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ اچھا رہ سال کی تھراون کا
چار سو مشقال چاندی کا تھا جبکہ ایک سو آٹھ روپیہ چہرہ دار
اور آٹھ ماشہ چاندی ہوتی ہے سن شریف تیس سال یا چوبیس
یا اسی سال کا ہوا اور بعد استقبال جناب سرور زانام علیہ
الصلوة والسلام کی چھ مہینے کے بعد تیسری ماہ رمضان شب
سینہ سنہ گیارہ ہجری میں وفات پائی اور رات کو خجستہ لقیع
میں دفن ہوئیں جب خبر وفات جناب سیدہ رضی اللہ عنہا
کی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو پہونچی اونہوں نے
جناب امیر علیہ السلام سے شکایت کی کہ آپ نے بہکو خبر نہ کی
کہ ہم سنی شریک نماز جنازہ ہوتے جناب امیر علیہ السلام نے
عذر کیا کہ میں نے بموجب وصیت کے شب کو دفن کیا اور
اکہی وصیت ہی تھی کہ جب میں دنیا سے رحلت کروں تو مجھ کو
رات کو دفن کرنا کہ کسی نا محرم کی نگاہ میرے جنازہ پر نہ پڑے
ولادت باسعادت حضرت سبط رسول قرۃ العین بتول بچانہ
مشہوم امام مسموم نوریدۃ مصطفیٰ جگر گوشہ مرتضیٰ امام حسن مجتبیٰ

امام حسین علیہ السلام
کی وفات پانچ مہینے پہونچی
اور انہوں نے جناب امیر علیہ السلام
سے شکایت کی کہ آپ نے بہکو خبر نہ کی
کہ ہم سنی شریک نماز جنازہ ہوتے
جناب امیر علیہ السلام نے عذر کیا
کہ میں نے بموجب وصیت کے شب کو
دفن کیا اور اکہی وصیت ہی تھی
کہ جب میں دنیا سے رحلت کروں
تو مجھ کو رات کو دفن کرنا کہ
کسی نا محرم کی نگاہ میرے
جنازہ پر نہ پڑے

علیہ السلام کی نسبت ماہ رمضان سنہ ہجری میں نہایت
 متور و مین ہونے لگتی حضرت امام حسن علیہ السلام کی ابو محمد اور
 انقاب لختی اور رکی اور لب اور سید اور سید احمد علی اور
 بختیہ سے اور آپ سے سیتہ تک بہت شایہ تھے سائے
 یغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے آگیا اور آگیا کے بانی حضرت امام حسین
 علیہ السلام کو خست کے جوانوں کا سردار فرمایا وقت وفات
 جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میر شریف آگیا
 سات برس چہ میسے کی تھی اور بعد شہادت جناب امیر علیہ
 السلام کے مندرجہ سے خلافت ہوئے اور با شہادہت
 حدیث شریف کے کہ اَلْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً
 خلافت بعد میرے تیس برس رہے گی چہ میسے کی ولی خلا
 کی اور سنہ اکتالیس ہجری ماہ ربیع الاول میں اس خلافت کو
 معاویہ بن ابی سفیان کے سپرد کیا اور گوشہ نشینی اختیار فرمائی
 اور رضوان حدیث یَا اَبْنِیَّ سَیِّدُیْ فَعَلِیْ اَمْرٌ یُفْضِلُ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ نَسْرِہِ
 خلیفہ تین مہینے میں اس کے لئے یہ میرا بیٹا سید اکبر دار سے
 غریب اللہ تعالیٰ کے سبب سے دو پڑے کہ وہ سید اکبر
 بن صالح کر لگا لگی ذات پاک سے غا ہر ہوا اور آخر عمر شریف
 میں نیرید پچید سے چیا کر لاکہ درم جعدہ بنت اشعث بن قیس

گو کہ آپ کے نکاح میں تھی بیچی اور قرار کیا کہ اگر تو امام حسن کو
 زبردستی تو میں تجھے نکاح کر لوں گا تو اس پر غضب نہ دینا کی
 کو ذرا اور لالچ میں اگر آپ کو تین بار زبردیا دو مرتبہ اثر نہ کیا
 تیسری بار کارگر ہوا یعنی چالیس دن اس کی تکلیف اور ٹھاکر کا
 ماہ صفر ستھنہ پچاس ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی اور بقیع
 میں اپنی والدہ شریفہ یعنی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس
 دفن ہوئے غرض شریف آپ کی سستیائیں برس کئی مہینے کی
 ہوئی چہرہ رو سیاہ و ذات حضرت امام حسن علیہ
 السلام کے چاکر نیز یہ اپنا وعدہ پورا کر کے اور اس کو اپنے
 نکاح میں لاوے یزید نے کہا کہ جب میں نے تیرا رہنا حسن
 کے پاس گوارا کیا تو اپنے واسطے کب جائزہ کو بخاؤں وہ روایہ
 دونوں جہان کی مودودہ ہوئی نہ دنیا ملی نہ آخرت نامہ آئی مروی
 ہے کہ امام حسن علیہ السلام نے اپنے بہائی امام حسین علیہ
 السلام سے فرمایا کہ اے بہائی موت میری آہو پوچی اور وقت
 فراق کا تسے نزدیک آیا اور وعدہ دیدار الہی قریب ہوا مجھ کو
 تین بار زہر دیا گیا اور اس مرتبہ ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں
 امام مظلوم شہید کر بلائے عرصہ کیا کہ اسے برادر بزرگوار یہ
 حرکت نالایق کہتے کی فرمایا تم اس واسطے پوچھتے ہو گے کہ
 قتل کرو غرض کیا مان فرمایا اگر میرا قاتل وہی ہے جس پر

گمان ہوئے تو خدا عذاب کر نیکی و کفایت کرتا ہے اور اگر وہ
 معین ہے تو میں معین چاہتا کہ کسی بیگناہ کو میرے دست سے
 تم قتل کرو سجان امیر کیا مقام استقامت و مالی حوصلگی ہے
 کہ باوجود اسکان عومض کے معاملہ او سکا منتقم حقیقی کے پھر
 فرمایا اور اپنے قاتل کا نام نہ لیا معلوم کرو کہ صاحبزادے
 آپ کے متفق علیہ فوتھے زید ام الحسن ام الحسن حسین
 عمر قاسم عبدالرحمن حسن عقب با شرم ادوہ خیر
 جید طلحہ فاطمہ ام عبداللہ فاطمہ ثانیہ ام شکرہ رقیہ منجور
 تین صاحبزادے قاسم عمر عبدالرحمن ہر راہ اپنے چچا سید
 ابشہ ارضی اللہ عنہ کے واقعہ کر بلا میں شہید ہوئے اور چوتھے
 حسن شہزی بھی ہر راہ تھے اور بعد شہادت امام مظلوم علیہ
 السلام کے یرید یون کے ماتہ میں قید ہوئے استعانت
 خارجہ نے اگر انکو وکان سے خلاص کروایا اور زید گنہگار
 انکی ابو الحسن نہی عمر شریف اذکی نشے برس کی اور بواجر
 چچا نوے برس کی اور بیعتی تتریس کی ہوئی اور انچو چا یعنی حضرت امام
 علیہ السلام کے ساتھ کر بلا میں نہیں گئے تھے اور باقی آپ کی
 اولاد میں اختلاف بہت ہے کہ کتب سیر میں مذکور ہے اور
 ولادت با سعادت سبط رسول قرۃ العین بقول نبی و اولیاء
 بستان رسالت ماہ سپہریاوت امام مظلوم سید الشہداء

سید الشہداء

ابن علی رضی اللہ عنہ کی روزِ شنبہ چوتھی یا پانچویں ماہِ شعبان
 کے نہ چار ہجری میں مایہ منورہ میں واقع ہوئی کیفیت آپ کی
 ابو عبد اللہ اور لقب ان کی سہی اور سینہ سے قدم تک بہت
 مشابہ حضرت رسول مقبول سے تھے اور بہت اور شجاعت
 اور فضائل اور کمالات میں سب سے فائق تھے اور بہت جود و سخا
 و مستکارانِ حیا اور قہری بکر دارانِ پر ظلم و فاحشہ الدنیا و الدینی
 سے واقعہ کر بلا میں دشمنِ محترم روزِ جمعہ بعدِ طہرانہ کشتہ
 ہجری میں درجہ شہادت سے فائز ہو کر کر بلا میں آسودہ ہو کر
 عرضِ شریف چہن برس پہنچے میت لکھی دن کی ہوئی اولادِ شریف
 ان کی جہ صابرا سے اور یثین صاحبزادیاں تھیں علی اکبر
 والدہ او کی یثین بنت عروہ بن مسعود ثقفی علی اوسط ملقب
 زین العابدین والدہ او کی شہر بانو بنت یزدجرد بن نو شیران
 حضرت والدہ او کی خزاہیہ تبین عبد اللہ اور سکینہ والدہ ان فزون
 کی زباب بنت امراء القیس علی اصغر اور محمد اور فاطمہ صغری
 ایک ما سے نام او کا ام ایمن بنت طلحہ بن عبید اللہ اور زینب
 نقش نگین خاتم امام مظلوم علیہ السلام کا لکھل آہل کتاب
 تا وصل یہ ذکر ہے فضائل اہل بیت نبوت کا عجب معجزہ
 ابن و حاتم رضی اللہ عنہ قال لکنا زکات ہذہ الآیۃ شیخ انبیا
 و انبیا و کرم و فار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علیا و فاطمہ

ایسا کہ ان اشعریہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال
 بخاری اور فعل کیا ہے بخاری علیہ الرحمہ نے حدیث میں
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نہ تھا کوئی شخص شاہ زیاد و موت
 میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسین علیہما
 السلام سے یحییٰ بن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ قال راوی ابی ہریرہ
 اللہ عنہ عن علی بن ابی حمزہ عن علی بن ابی حمزہ عن ابی حمزہ
 عن یحییٰ بن علیہ اور روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے حدیث راوی
 بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو او حسن بن علی دو شخص مبارک کے
 فرمایا ہمارے خدا یا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی آپ کو
 دوست رکھو و عن ابن عمر قال راوی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم علی ابی حمزہ و حسن بن علی جب یہ دونوں علی بن ابی حمزہ
 مرے و علیہما خیر و کہتے ہیں ان اپنی ہمارے ہیں اللہ ان سے
 بہترین ہے علی بن ابی حمزہ بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما اور فعل کیا ہے
 بخاری رحمت اللہ علیہ نے حدیث ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے کہ
 دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسرور اور
 حسن بن علی برابر پہلو سے مبارک کے پیچھے تھے
 خواب سہ و در عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلا ہر قوم کی طرف
 دیکھتے تھے اور دوسری بار وہام حسن علیہ السلام کی مبارک

متوجہ ہوئے تھے اور فرماتے تھے یعنی یہ دنیا میرا سرور
 قوم کا ہے اور غریب امت کا ہے اس کے سب سے علمائے
 کے دوہرے گروہ میں صلح کر گیا اور اپنی کی نرائی سے باز
 کے کا وعین ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم اری صدیرہ فقال اللہم علیہ الخصالہ وخی رواۃ
 علیہ کتاب رواہ البخاری اور روایت کی ہے بخاری نے
 حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینہ مبارک
 سے لگایا اور فرمایا بار خدا یا اسکو حکمت سکھلا اور ایک روایت
 میں ہے کہ اسکو اپنی کتاب یعنی قرآن کی تفسیر کا علم عنایت
 کرو عن النبی رضی اللہ عنہ قال لما توفی ابراہیم قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کہہ فی الخصالہ رواہ البخاری اور
 ہی بخاری نے روایت کی ہے حدیث برابر بن عازب رضی اللہ
 عنہ سے کہ وقت وفات ابراہیم بن رسول اللہ کے فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اوسکے لیے جنت
 میں دو دروازے والی ہو ویگی وعن اسماء بن زید رضی اللہ
 عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات لیلۃ فی بعض الخصالہ
 فرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ووضعی علی شئ لا ادری
 ما ہو قلت ما جی قلت ماہ الذی انت متحمل علیہ

حدیث عید الشہد بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین پر
 دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں وَعَنْ حَدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالحسين
 شَجَرَتَا شَجَابِ اِلْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اَوْرِیْہِی تِرْمِذِی رَوَاهُ
 حَدِیقَةُ بَنِ یَاقَانَ سَے کہ طویل سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہ حبت کی عورتوں کی درار
 اور حسین اہل بہشت کی جوانوں کے سردار ہیں وَعَنْ سُلَیْمِی قَاتِ
 وَحَلَّتْ عَلَیْ اَیْمِ سَلَمَہِ وَہِی سَلْجُی فَحَلَّتْ کَا سَلْجِی کَ تَابَتْ بِرَأْسِی رَسُوْلُ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَعْنٰی مَعْنٰی رَاسِہِ رَاحِیۃُ الرَّسَالِیۃِ فَحَلَّتْ کَا سَلْجِی رَسُوْلُ
 قَاتِ شَرِیۃِ قَبْلِ الْحَسَنِ اَنَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی اَوْرِیْہِی تِرْمِذِی نے حدیث سلمی
 رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک بیان میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 کہ گئی دیکھا کہ ام المؤمنین یوسف بن عیسیٰ عرض کیا کہ آپ کیون یوسف بن فرمایا
 میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا
 کہ آپ کے سر اور ڈاڑھی شریف پر گرد و غبار سے حال پوچھا
 فرمایا میں اس وقت شہادت گاہ حسین میں تھا وَعَنْ ابْنِ عَدِی
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَامِلًا
 الْحَسَنَ بَنِ عَلِیِّ عَلَی عَارِضَہُ فَقَالَ رَجُلٌ لِّغَمِ الْمَرْکَبِ رَکِبْتَ یَا عَلَیَّ
 فَقَالَ ابْنِی عَلِیَّ اللہُ عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَوْ لَغَمَ الْمَرْکَبُ ہُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی

اور یہی تری زندگی سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روزیت
 کی ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خست
 بن علی کو اپنی گردن پیارک پر پڑا رہے تھے پس ایک شخص نے
 کہا کیا اچھی سواہی ہے اور بچے لڑکے جیسے تو سوچو اور پتے آپ
 فرمایا یہ سواہی کیا اچھا ہے اور میری رائے سے جا پڑی عبد اللہ
 انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ کو دیکھتا ہوں کہ او سکا دھن
 نور سے بہا ہوا ہے اور او سیکے ذہن باطن کی گنگے پیچھے
 سات سات ہزار فرشتے ہیں اور میری امت کی عسکری
 جو رہن کو نیش کی طرف کہنہ پتی ہے اور منقول ہے
 ابواب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب قیامت قائم ہوگی کچا رہنے والا
 عرش کے نیچے سے نکالے گا کہ اسے اہل محشر اپنے اپنے
 سر پہنچے اور انکسین بنکر لو کہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صراط سے گزندہ ہیں پس خباہت
 چنی اللہ تعالیٰ عنہا تیر ہزار ہزاروں کے ساتھ علی کے
 جہت پت علی صراط سے گزندہ جائیں گی اور حدیث شریفہ میں
 آیا ہے کہ فرمایا خباہت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اللہ تعالیٰ فاطمہ کے غم سے غصہ میں آتا ہے

اور اوسکی خوشی سے خوش ہوتا ہے اور تیرندی نے عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے جعفر کو فرشتوں کے
 ساتہ بہشت میں اوڑنا دیکھا اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ نے
 ابو درغفاری سے نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ بیشک میرے
 اہل بیت تم میں مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہیں کہ جو اوپر
 سوار ہوا نجات پائی اور جس نے پیچھے پھری وہ ہلاک ہوا اور
 مروی ہے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مجھ کو
 اور میرے اہل بیت کو ایذا دے پس بیشک اوس نے ایذا ہی
 خدا کو اور جو کوئی میرے اہل بیت کی تکلیف دہی اور ایذا رسانی
 میں کیسکی بددکرے اور اوسکے دشمنوں کا ساتہ دے
 پس بیشک اوس نے اللہ اور اوسکے رسول سے لڑائی بھائی
 اور وہ میری شفاعت سے بے نصیب ہے اسے مسلمانو
 اگر یہ ثابت جلیلہ اور مفاد عظیمہ اہل بیت نبوت کی شد
 ہیں کہ اگر کبھی جائیں وقت ہو جائیں پھر ہی آخر ہوں اور
 عمر میں اوسکا احصاء نہ ہو سکی مگر جان حکم بالائیدرک کلمہ لا ھیک
 کلمہ کے تھوڑی سی کبھی گئی کہ سینے والوں کو نورایان بہرہ

خباب حاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے ترو داد و بول تو
 ارٹیش بریں کی عمر میں مخاطب بختاب صدیق ہو سے
 حلیہ مبارک آپ کا اسطر چہرہ صحت کو پہونچا ہے کہ آپ مرد
 سفید رنگ مائل برزردی و راز قد و بل سیکے خشک رخسار سے
 بلند پیشانی تھی اور عرق منہ پر بہت طاہر اور وارہی شریف
 و سمہ اور مندی سے رنگین رہتی آپ کی مہرین یقیناً
 کد اٹھا غنہ و لیل رست بختل اور بعض روایت میں ہے
 کہ لقمہ قادر اکثر تھا اور خلافت اوس پیشوا کی باجماع صحابہ
 منعقد ہوئی اور قصہ اوسکا بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ یوں منقول ہے کہ آخر روز و شنبہ دن وفات خباب
 سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس ہنگام میں کہ
 لوگ حجرہ مقدسہ کے دروازے پر جمع تھے مغیروں نے شعبہ
 نے اگر حضرت عمر سے خبر کی کہ تمام انصار شقیفہ بنی ساعدہ
 میں کہ جان تمام بڑے بڑے کے کام کی صلاح اور مشورت
 ہوتی ہے صحیح ہیں اور چاہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کو خلیفہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہراوین خباب عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
 کہ حال اس طرح ہے مبادا انکے اجماع سے اسلام میں
 شیعہ و فساد برپا ہو سیکے اصلاح اس امر کی چاہیے تاکہ ہم

اس
 روایت میں
 صحیح

اس
 روایت میں
 صحیح

عائشہ بن ابی وجہ سے مواخذہ کیے جاتے تھے۔
 دونوں پر گوار خباب رضی اللہ عنہما کے ساتھ
 کو اسی مالی پر چور کر دیا۔ بن خراخ وغیرہ مہاجرین کے
 ساتھ سقیہ بنی ساعدہ میں تشدد کے ساتھ
 کہ چاہتے تھے کہ بن عبادہ کے گھر سے اوروں کو
 گرفتار کر لیں۔ یہ ہے اس اثنین بعد پونے ایک ہفتہ
 کے ایک انصاری نے ان سے کہا کہ اسے مباشر
 قریش ایک حاکم اور امیر جاری طرف سے چھوڑ دے
 اور ایک حاکم تمہاری طرف سے جب حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا گفتگو سے لاطاعی اور بد اعمال
 کہیں ایک میان میں دو تلواریں اور ایک ایک میں
 سامنے بیٹا پس درمیان میں چاروں انصاریوں کے گفتگو
 بہت ہوئی اور ہر ایک اپنی اپنی منافع اور منافع پر
 کرتے تھے آخر الامر خباب رضی اللہ عنہما کے
 نے فرمایا کہ اسے گروہ انصاریوں میں سے لے لیا اور ان کو
 یا دہے کہ فرمایا خباب رضی اللہ عنہما کے ساتھ
 نے ان کو چھوڑ دیا۔ قریش نے چھوڑ دیا۔
 ہو گا تب بشیر بن سعد انصاری سے لے لیا اور ان کو
 چھوڑ دیا۔ خباب رضی اللہ عنہما کے ساتھ

سنی ہے اور کچھ خوب یا دوسرے اور بالیقین جانتے ہیں
 کہ یہ امر عظیم اہل قریش پر قرار پایا و گیا اور ان سے متجاور
 شوگا پس بعد مشورہ اور قرار داد امر خلافت کے اور پر
 قریش کے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 اسے گروہ مسلمانان کچھو اس منصب کی خواہش اور اس
 امارت اور حکومت کی حرص نہیں تمکو لازم ہے کہ عمر اور
 ابو عبیدہ سے کہ استحقاق خلافت اور شان ریاست
 رکھتے ہیں بیعت کرو اور کچھو اس سے معذور رکھو
 حضرت عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہرگز ایسا
 شوگا تم سب کے پہلے اسلام لانے اور سب سے زیادہ
 فضیلت رکھتے ہو ہم کب طرح تم پر اقام کر سکتے ہیں اور
 علاوہ اسکے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و
 سلم نے اپنی زندگی میں تمکو دین کا امام فرمایا ہم کیونکر
 امور دنیا میں تمکو اپنا امام اور پیشوا مگر میں اپنا ہاتھ دراز
 کرو کہ ہم سب بیعت کریں اور مسلمانوں کا رئیس بنائیں
 پس پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی بعد
 اوسکے صحابہ کہ اوس جگہ موجود تھے سب نے آپ کی
 خلافت پر اجماع کر کے بیعت کی اور دوسرے دن
 بیعت عام وقوع عین آئی اور خواص و عوام کا استعد

از دو عام ہوا کہ سعد بن جبادہ پامال ہو کر مر گئے کافی روز قیامت
 اور بعد بیعت عام کے خیاب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا کہ اسے گردہ ماحرہ انصار میں نے تہاڑے
 اصرار سے اس امر کو اختیار کیا تھا اسے لایزال محکوم
 اس حکومت کی حرص منی اور یہ بیعت کہ واقع ہوئی طبعاً
 تدبیر واقع ہوئی اور بجمہت خوف فتنہ و فساد کے میں نے
 اس امر عظیم کو قبول کیا اور وہ کام کہ نہایت دشوار تھا
 تم نے میری گردن پر لا دیا اب کہ وہ فتنہ موقوف ہوا میں چاہتا
 ہوں کہ جو مجھے قوی اور بہتر ہووے اسے اس کے سپرد کر دو
 اور محکوم اس سے معاف رکھو سب نے اتفاق و اجماع
 کیا کہ ہم سب آپ کی بیعت پر راضی ہیں ہمارے نزدیک آپ
 بہتر کوئی نہیں کہ اس کو ہم اس امر کا والی کریں پس فیصلہ
 حضرت صدیق اکبر کی باجماع صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم
 اجمعین منعقد ہوئی مشغول ہے کہ خیاب امیر علیہ السلام
 بسبب اشتغال تخیل و تکلفین خیاب سردور عالم صلے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مجمع میں تشریف نہیں لیتے
 تھے اور بعد اس کے بسبب کمال رنج اور حزن فراق تنہا
 کے گوشہ نشینی اختیار کر کے قرآن شریف کے جمع کرنے
 میں مشغول ہوئے اسی سبب بیعت میں توقف ہوا

اس اشامین ہر چند ابوسفیان وغیرہ نے جناب امیر
 علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر آپ خلافت قبول کریں
 تو ہم آپکی بیعت کریں جناب امیر علیہ السلام اونی بہت
 باخوش ہوئے اور لکھنوار اور کمانچہ میں ابوبکر کو سزاوار
 خلافت اور لائق اس ریاست کا جانتا ہوں اور جب جناب
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دین سکے
 کام لینے نماز میں ہمپر فوقیت دی اور واسطے امامت
 کے اختیار فرمایا حالانکہ میں موجود تھا تو اب میں کس طرح اونکو
 امور دنیا میں اولی اور احق بجا نون اور صحت کو پہونچا ہے
 کہ بعد وفات خاتون حبت رضی اللہ عنہا کی جناب امیر
 علیہ السلام نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر لولایا
 اور بعد ملاقات اور بیان فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تو وقت اور قعلل میرا
 جسے بیعت کرنے میں کچھ ازراہ حد کے نہ تھا خود یا بعد
 منہا بلکہ دو وجہ سے تھا ایک یہ کہ تم نے اس امر میں غلبہ
 کی اور محکمو اس مشورہ میں شریک نہ کیا دوسری یہ کہ میں نے
 قسم کھائی تھی کہ جب تک قرآن شریف کو جمع نہ کر لوں گا جاو
 کند ہے پر نہ ڈالوں گا اور پھر نماز فرض کے باہر نہ نکلوں گا
 اسوئے کہ مبادا قرآن شریف کہ ہنوز جمع نہ تھا مسلمانوں

و لوں سے محو ہو جا سے قیاب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا کہ میں نے نجات غیبی حیدر اور وقوع سے
 و فساد کے اس امر میں حیدری کی قسم خدا کی کہ تجھ کو کب قتل
 میں خواہش خلافت اور حوص امارت نہیں تھی اب تم کو
 اختیار ہے اگر تم اس کو اختیار اور قبول کرو میں بجاؤں دل
 تمہاری بیعت اور اطاعت کروں کہ تم مجھ سے زیادہ آدمی
 لائق اور خدا پرست قیاب امیر علیہ السلام نے فرمایا یا مہدی
 و کلام ہرگز اب نہ ہو گا تم افضل اور اسکے احب ہو اور قیاب
 سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جیٹا میں
 تم کو ہمارا امام اور پیشوا کیا ہے مجھ کو ہرگز نہیں انکار
 نہیں پس دونوں بزرگوار مسجد نبوی میں تشریف لائے
 اور قیاب امیر علیہ السلام نے سب کے رو بہ رو ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور خلافت اوس
 محبوب کبریٰ کی بروایت صحیح دو برس تین مہینے گئی وہ
 رہی اور مدت قلیل میں قتل میلہ کتاب کا کہ اس نے
 نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور دفع شد ظالمہ اسدی اور
 شجاع اور شد اکثر اہل فساد و ارتداد کا واقع ہوا اور بہت
 شہروں میں اور شام کے اسب جہد مبارک میں فتح ہرگز
 تخیراہل اسلام میں آئے اور یہودی کے زہر و فحش سے

اس وقت تک
 حضرت علی رضی اللہ عنہ
 نے قیام فرمایا

اور ایک سال کی بیماری اور تکلیف اور ٹھانسنے سے تیرہ^{۲۳} برس کی عمر میں بروایت اصح روز جمعہ یا عیسویں یا مئیویں^{۲۳} ماہ جمادی الثانی کی ۱۳ شیعہ تیرہ ہجری میں وفات پائی اور بموجب وصیت کے روضہ مقدسہ جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مدفون ہوئے جناب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں مرض الموت میں ہی اگر میں عیادت کے واسطے گیا اور اونکے سر ہانے بیٹھا مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے مخدوم دو جان اب سے فراق اور جدائی کا وقت قریب آیا اور زمانہ وصال محبوب حقیقی کا نزدیک ہو چکا امیدوار ہوں کہ بعد جدا ہونے میری روح کے میرے بدن سے تم اوں باتوں سے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا ہے مجھ کو بھی غسل دو اور کفن پٹاؤ اور جہازہ میرا بجا کر دو بروا استتائہ کرامت نشانہ روضہ مقدسہ جناب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہ کر میری طرف سے عرض کر دو کہ یارسول اللہ لو کہ آپ کے آستانہ فیض کا شانہ پر حاضر ہے پس اگر دروازہ نہیں کھلے کہ جسے دروازہ کھل جائے تو مجھ کو وہیں دفن کرنا و آلا سلمانوں کی قبرستان میں مدفون فرمانا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے بہت حسرت اور تاسف کیا اور فرمایا

جنت النبی
مجلس دوازدهم
ص ۹۹۶

رحمت خدا کی ہو چہرہ اسے ابو بکر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 آکر وسلم کرتے الفت تھی اور تمہارے دیکھنے سے خوش
 ہوتے تھے اور تمکو اپنا مستند جانتے تھے اور تم سے پہلے
 اسرار رکھتے تھے اور مشورہ لیتے تھے افسوس کہ تم
 مفارقت کر چلے اور یکو تنہا اس دنیا میں چوڑا
 اسی بے توگردش فلکی بیدار حیف ہے باشد زمانہ و تو نباشی تیار
 حیف ہے بعد از ان جناب امیر علیہ السلام نے ہر جب وصیت
 کی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے ماتہ سے غسل دیکر اور
 گفتن ہینا کر چنانہ آستانہ مبارک پر رکھا اور پیغام ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کا پہونچایا ہنوز وہ پیغام تمام نہیں ہوا تھا کہ
 روضہ مقدسہ کا خود بخود کھل گیا اور معلوم ہوا کہ کسے کو لا اور
 روضہ منورہ کے اندر سے یہ آواز آئی کہ اؤ فلو و اؤ فلو و اؤ فلو
 یعنی داخل ہوا اور دفن کرو ابو بکر کو ساتھ عزت اور کرامت
 کے پس جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
 امام ہو کر مع تمامی صحابہ نماز چنانہ پڑھی اور پہلو سے جانب
 ربول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دفن کیا اور دوست
 کو پاس دوست کے پہونچایا اور جب حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر اس کے والد ابو قحافہ کو پہونچتی
 اونہوں نے کچھ خیر و فرح نکلیا اور صبر و تسبیح ہوا اور کہا

حضرت عائشہؓ کو کتنا اعلیٰ سینے شرف نے پہنچا لیا اور اسی نے
 دیا تھا اور جانو تم کہ ایام جاہلیت میں جناب صدیق اکبر رضی
 اللہ عنہ نے دو عورتوں سے نکاح کیا تھا ایک قتیبہ بنت
 عبدالمطلب اور دوسری ام کلثوم بنت عامر بن عبدالمطلب
 اور قاتلہ نبی کریمؐ کی بہنیں اور زمان اسلام میں یہ دو بی بی
 عسہ بنت خارجہ بن زید انصاری کہ وقت وفات حضرت
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حاملہ تھیں اور ان سے ایک لڑکی
 پیدا ہوئی ذکر فضائل و مناقب ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ فضائل اور مناقب اوس مخزن اسرار
 نبوی و مبطل انوار مسطفوی سے تمام کتب میں حدیث کی علو
 اور شہون ہیں اور کلام الہی اوس سے ناطق شہر کی طاقت
 نہیں کہ اوسکا احاطہ کر سکے مگر تمہیں و تیر گاتھوڑا سانپ
 مختصر کا کیا جاتا ہے قال اللہ تعالیٰ فی آئینہ اذ ہمما
 فی انکار یعنی دوسرا دو کا جیہ وقت کہ تھی و سے دونوں
 غار میں مرا و اوس سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ
 سوا کے اوکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 اوس غار میں تیسرا تھا اور فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے

حضرت عائشہؓ
 کو کتنا اعلیٰ
 سینے شرف نے
 پہنچا لیا اور
 اسی نے

حضرت عائشہؓ
 کو کتنا اعلیٰ
 سینے شرف نے
 پہنچا لیا اور
 اسی نے

حضرت صدیق اکبر کی شان میں عسیح نبیا الا لئی الذی یولیا
 فاکثر تفریحی لینے غریب دور کرینگے ہم آتش دوزخ سے
 سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کو جسے اپنا مال راہ خدا میں
 دیا اور پاک ڈھونڈ ہی آلاش دنیا سے اور اتر قاسے
 نے آپ کی سیرت سے خبر دی فاما من اخطی و اخطی و اخطی
 جس کی تفسیر یہ ہے یعنی وہ شخص ہے کہ اوسنے
 اپنا مال راہ خدا میں دیا اور شرک اور کباب سے پرہیز کر لیا
 اور کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کی پس غریب
 ہے کہ اوسکو میں آسانی دون نیک راہ کی اور فرمایا
 حق تعالیٰ نے ان اکبر کلم عند اللہ اتقوا یعنی بزرگ کلمہ
 تم لوگوں کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ شخص ہے کہ
 سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور خدا اس سے مدد فرماتا ہے
 رضی اللہ عنہ ہن اور فرمایا والذی تبارک بالیقین و صدق
 اولئک ہم المتقون یعنی وہ شخص کہ لایا یا رب میں اور وہ
 شخص کہ اوسنے سچ مانا اوسکو دیسے دونوں پرہیزگار ہیں
 میں سے ہیں اور اول جس شخص نے تصدیق فرمائی
 بہ البنی کی کی صدیق اکبر تھے لہذا اوشکا لقب صدیق ہو
 اور فرمایا حق تعالیٰ نے و الذین امنوا شیئا و اخطی و اخطی
 و اخطی یعنی جو لوگ بغیر سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ساتھ رہنے والے ہیں کافرون پر سختی کرنے والے ہیں
 اور آپس میں دوستی اور محبت اور نرمی رکھنے والے اور یہ
 مدح اور تعریف صدیق اکبر کی ہے کہ انہوں نے کسی حال میں
 خباب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑا اور
 ہمیشہ آپ کی رفاقت میں دارا و نهار اور جاکو وغیرہ میں موجود
 اور جانناز رہے اور سوائے اسکے اور اہل بیت صدیق اکبر
 رضی اللہ عنہ کی شان میں بہت ہیں کہ تفسیر کی کتابوں کے
 ملاحظہ سے دریافت ہو سکتا ہے یہاں تک بیان اون
 بعض مناقب کا ہوا جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اب ذکر ہر
 اولیہ مناقب کا جو با ما دیث صحیحہ ثابت ہیں جانتا چاہیے
 کہ منافرا اور مناقب علیہ اوس منظر تجلیات ربانی کے قتب
 سدیش ہیں بشمار ہیں بجلہ اوسکے ایک یہ ہے کہ مروی ہے
 امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو قرآن ایمان ابوبکر
 رضی اللہ عنہ کے حج یعنی اگر تو لا جاوے ایمان ابوبکر
 کا اور ایمان تمام جن اور انس کا بیشک ایمان ابوبکر کا گران
 اور غالب ہوگا سب کے ایمان پر اور مروی ہے ابو سعید
 خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے کہ میں مجیر احسان نہیں کیا اور منت نہیں کی

مجلس وارثہم
 کتاب مناقب
 علی بن ابیطالب
 رضی اللہ عنہ

لچکو حاصل ہوا وہ سب میں سے ابو بکر کے سینہ میں بہر دیا
 اور فرمایا اے ابو بکر کل قیامت کو ائمہ تعالیٰ اپنی تجلی عام
 سے ہر شخص کو سر فراز فرما دیگا اور تجھ کو تجلی خاص سے
 مخصوص کرے گا اور فرمایا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے
 کہ فرمایا خباب بنوت ثاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
 بعد میرے ابو بکر ہر شخص سے افضل ہے اور فرمایا کہ جو شخص
 حضرت ابراہیم خلیل الرحمن کے سینہ کی طرف بزدکنہ کا مشتاق
 نہ ہو اس کو چاہیے کہ ابو بکر کے سینہ کی طرف دیکھے یعنی آپ
 سر اسریر قدیم خلیل رضی اللہ عنہ علیہ السلام میں اور فرمایا کہ جب وقت
 تمام عالم قیامت کے میدان میں حاضر ہوگا اللہ تعالیٰ نے
 کے حکم سے فرشتہ پکارے گا کہ اے ابو بکر اپنے دوستوں
 کے ساتھ بہشت میں داخل ہو اور مروی عمر بن عباس رضی اللہ
 عنہ سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے کہ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ کون محبوب اور دوست
 ہے فرمایا کہ عارفہ پرین نے عرض کیا کہ مردوں میں سے
 کون زیادہ دوست ہے فرمایا یا آپ اس کا یعنی ابو بکر
 رضی اللہ عنہ پرین نے پوچھا کہ بعد اس کے فرمایا عمرؓ اور بقول
 سے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ یا
 رسول اللہ حق تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ تو اپنے پیارے ابو بکر

در یافت کرد کہ میرزا رضی سبے یانہین آپ نے ابو بکر صدیق سے
 رضی اللہ عنہ سے پیغام خداوند تعالیٰ و تقدیر میں لکھا کہ اذین
 عرض کیا کہ میں ایک گنبد بنیاد اور سکا ہوں میرا کیا رتبہ
 اور میں کون ہوں کہ وہ میری رضا چاہتا ہے اور اگر وہ
 اپنی کمال عنایت اور نوازش خداوندی سے پوچھتا ہے
 تو میں اس سے بہت راضی ہوں بعد ازاں کے پیر چیر علی
 علیہ السلام نے اگر حضور نبوی میں عرض کیا کہ حق سبحانہ
 تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ابو بکر کہتا کہ میں رضی اللہ عنہ ہوں
 تو میں سب انبیاء کو اس کے راضی کر نیو بھیجا اور منقول ہے
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب مجھ کو آسمان کی طرف لے گئے
 میں رو بہ رسول اللہ تعالیٰ دیکھ کر کہتا ہوں فرمایا حق تعالیٰ نے
 اسے اچھڑانے میں میں کہہ چوڑا میں ہٹے عرض کیا
 اے پروردگار ابو بکر صدیق کہ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ
 وہ بعد تیرے سب نبیوں سے زیادہ حیران محبوب ہے
 اور کو میرا سلام پہنچانا اور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میں آسمانوں پہنچا
 تو میرا آسمان پر نام میرا لکھا تھا محمد رسول اللہ اور اس کے
 پیچھے لکھا تھا ابو بکر صدیق اسے طرح بہت احادیث آپ کی

مخالفت از مناقب میں واروہین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول
 ذکر احوال و مناقب زبدۃ الاحباب قدوۃ
 الاصحاب زین المنیر و المحراب الناطق بکرم
 و الصواب امام المتقین امیر المؤمنین عمر
 بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسے سہلانو
 حلیفہ ثانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباب امیر المؤمنین
 عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد الغری بن ریح بن عبد
 بن قریط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن فہر
 پاک اوٹکانب اطرب خباب بنی کرم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے
 ساتھ کعب بن لوی میں ملتا ہے تو کہ شریف اوٹکا بعد کثیرہ
 برس کے واقعہ فیل سے روز و شبینہ ماہ جمادی الاولیٰ
 کی پہاڑ پر کہ جانب جنوب کے مکہ معظمہ سے واقع ہے
 ہو اگیت اوٹکی ابو حفص اور لقب شریف فاروق ہے
 فرمایا خباب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ان اللہ جلّ جلالہ علی لسان عمر و قلیہ و ہوا نقار و فی قریۃ
 اللہ ربہ بین الحق و الباطل علیہ مبارک آب کا یہ ہے
 کہ مرد جسم فربہ دراز قامت گندم گون اور آنکھیں نہایت
 سرخ اور ڈاڑھی ابھوہ اور جو چہین ایسی لانی کہ غصہ کے
 وقت انہیں تپتی ہیں اور بال اوٹل میں جنوب سرنگ ہوا تو

باب
 مناقب
 حضرت
 عمر بن الخطاب

باب
 مناقب
 حضرت
 عمر بن الخطاب

اور بعد ملاحظہ اس حدیث شریف سے کہ مکتب شتاب مستحب ہے
 فی الاسلام کما نکتہ کہ تو اس کو ہم الفیضہ خضاب کو چھوڑ دیا اور
 سال ستتم نبوت میں پیش برس کی عمر میں اسلام لائے
 اور اعلان سے کلمہ الحق پر مکرہت مضبوط باندھی اور بعد
 اسلام لانے کے خباب رسالت تاب اور صحابہ با پیش
 انساب کو کہ گشتہ تنہائی میں ادا سے فریضہ کر سکتے
 مسی حرام میں لیا کر آشکارا ادا سے نماز پر قیام کیا اور
 اس شیعہ عرب کے وید بہ اور صاہیت سے منع کر سکے
 اور بنین دنوں میں یہ آئیہ کر میہ یا آئیہ انشی خشک و کثرت
 اتجاک من المؤمنین یعنی اسے نبی کفایت کرتا ہے
 بیکر اشد تعالیٰ اور وہ شخص جسے میری تابعہ اری کی سزا
 میں سے حضرت فاروق انعم کی ضمانت نازل ہوئی اور
 اول جس شخص نے کہ تراویح کو بجا آست اور نماز جبارہ جان
 بکیر و قیام پڑھنے کا حکم دیا اچھا تو کہ قبل کی مخالفت کے نماز تراویح تنہا
 اور نماز جبارہ پانچ یا چھ بکیروں سے تھی اور چارویں شخص فریضہ بنایا اور
 شرابی کو اتنی ذرہ مارو اچھی تو اور پیکر مخالفت کو زمانہ میں کہ وہ سب
 چھ مینو پانچ ولی ہی کو ذرا اور جبرہ بنایا اور وہ روکھند رہا اور اکثر شہر شام اور
 عراق اور فارس اور کرمان کے اور بعضی طبرستان کی فستج ہوئی
 نقول ہے کہ بعد خلافت خلیفہ ثانی میں ایک پیر اور چھ پیر تھے

مجلس دہار و ہم
 الفیضہ خضاب
 کو چھوڑ دیا اور
 سال ستتم نبوت
 میں پیش برس کی
 عمر میں اسلام
 لائے اور اعلان
 سے کلمہ الحق پر
 مکرہت مضبوط
 باندھی اور بعد
 اسلام لانے کے
 خباب رسالت تاب
 اور صحابہ با پیش
 انساب کو کہ گشتہ
 تنہائی میں ادا سے
 فریضہ کر سکتے
 مسی حرام میں لیا
 کر آشکارا ادا سے
 نماز پر قیام کیا
 اور اس شیعہ عرب
 کے وید بہ اور
 صاہیت سے منع
 کر سکے اور بنین
 دنوں میں یہ آئیہ
 کر میہ یا آئیہ
 انشی خشک و
 کثرت اتجاک من
 المؤمنین یعنی
 اسے نبی کفایت
 کرتا ہے بیکر
 اشد تعالیٰ اور
 وہ شخص جسے
 میری تابعہ اری
 کی سزا میں سے
 حضرت فاروق
 انعم کی ضمانت
 نازل ہوئی اور
 اول جس شخص
 نے کہ تراویح کو
 بجا آست اور
 نماز جبارہ جان
 بکیر و قیام
 پڑھنے کا حکم
 دیا اچھا تو کہ
 قبل کی مخالفت
 کے نماز تراویح
 تنہا اور نماز
 جبارہ پانچ یا
 چھ بکیروں سے
 تھی اور چارویں
 شخص فریضہ
 بنایا اور شرابی
 کو اتنی ذرہ
 مارو اچھی تو
 اور پیکر مخالفت
 کو زمانہ میں
 کہ وہ سب چھ
 مینو پانچ ولی
 ہی کو ذرا اور
 جبرہ بنایا اور
 وہ روکھند رہا
 اور اکثر شہر
 شام اور عراق
 اور فارس اور
 کرمان کے اور
 بعضی طبرستان
 کی فستج ہوئی
 نقول ہے کہ بعد
 خلافت خلیفہ
 ثانی میں ایک
 پیر اور چھ پیر
 تھے

نقد و تحریف
 مجتہد و مخالفین
 ایک پیر اور چھ
 پیر تھے

فتح ہو کر سلیمانوں کے قبضہ اختیار میں آئے اور چالیس ہزار
 مسجدیں بنیں اور چار ہزار تہ خانہ خراب اور ویران ہوئے
 اور ایک ہزار نو سو منبر حجبہ کو خطبہ پڑھنے کو مسجدوں میں
 طیار ہوئے اور اتحاد بیت المال کا اسلام میں اور جاری
 نہونا چکری کا اور وقت کرنا گاؤں اور کہیتوں کا اور مقرر ہونا
 تاریخ ہجری کا اور بنانا قید خانہ کا سب آپ ہی کے وقت میں آباد
 ہوا اور روپیہ اشرفی پر نام اللہ تعالیٰ کا نقش ہوا بعضوں پر
 کلمہ لا الہ الا اللہ اور بعض پر الحمد للہ یا قل ہو اللہ اور اس کو
 نیچے عمر فاروق لکھا گیا اور قبل اسکے نام نو شیر و ان کا کندہ
 ہوتا تھا ابو لؤلؤ و مردود کے خنجر کے زخم سے غرہ محمد ربوڑ شہید
 ۱۲۱۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں شہید ہو کر انتقال فرمایا
 آپ کی وفات کی تاریخ مدینہ کی بکس نامہ ہی اور قصہ شہادت
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ ایک دن
 جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ کی بازار میں بیٹھ گئے
 کہ فیروز غلام مجوسی مغیرہ بن شعبہ کا کہ اس کی کنیت ابو لؤلؤ
 آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا خلیفۃ الرسول میرا
 مالک یعنی مغیرہ بن شعبہ ہر روز مجھے دو درم لیتا ہے اور
 میں اس قدر ادا کرنے میں عاجز ہوں آپ کی عدالت اور انصاف
 سے امیدوار ہوں کہ آپ میرے مالک سے فرما دیں کہ

نہی اللہ عنہم
 فی اللہ

یہ ہم لیا کرے اور میری طاقت کے موافق مجھے معاملہ
 کرے۔ آپ نے فرمایا تو کیا پیشہ رکھتا ہے عرض کیا کہ
 دودوگری اور آہنگری اور نقاشی فرمایا کہ دو دو درم لے کر
 پیشہ کے لحاظ سے بہت مناسب ہے تو اس سے کہہ کر
 درخواست مت کر اس فیروز پر روز کو یہ حق بات بہت
 ناگوار اور نہایت شاق ہوئی اور خیر کو تیز کر کے اور زمین
 بوجھا کر آپ کے خون کا پیاسا ہوا اور منتظر فرصت کا رہتا تھا
 کہ روز چار شہنشاہیوں کی بجھ کر ٹھیک نماز میں کہ آپ
 موافق عادت کے اندھیرے میں اول وقت نماز پڑھیں
 تھے اور پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۃ یوسف شروع
 کیا تھی اس لمحوں نے تین باتیں ایک شانہ پیر اور ایک پلو
 پیر اور ایک ناف کے نیچے مارے آپ نماز ہی میں گر پڑے
 اور یہ آیت شری و کلاقی ائمہ القدر قدرا منقذہ آئینے حوائش
 نے جا پاؤد ہوا اور فرمایا قتل کی قیامت ہے یعنی قتل کیا بھوکو
 شہادت نے اور ایک رعایت میں سے گنت ہے یعنی قتل
 کیا بھوکو کہنے نے بعد اس کے عبدالرحمن بن عوف کو خلیفہ
 مانا کہ کیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جس پر
 نماز تمام کر کے آپ کو کہ لبیب کثرت سیلان خون کے
 پیشہ جس تھے گھر آئے الوداد لہو ان نے اسی امر

باہر یا اندر آدمی زخمی کیے اور جب دیکھا کہ میں بھی سیطر
 نہیں بچ سکتا ہوں تب اسی خبر سے اپنا گلا کاٹ کر فی ہزار
 واسقہ جا پر جب جناب خلافت ماب ہوش میں آئے
 پوچھا کہ لوگوں نے نماز پڑھی عرصہ کیا کہ سب نے پڑھی
 بعد اس کے آپ نے وضو کر کے نماز فجر کی ادا کی اور پہلی رات
 میں سوڑہ رات صبر اور دوسرے میں قلیا ایسا الکافرون پڑھی
 اور عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہاں
 خلافت کو تمہارے سینہ و کروں اور ہونہار سے کہا و اقلیدین
 اس باز گران کا تحمل نہیں کر سکتا بعد ازاں حضرت عثمان بن
 عفان اور حضرت علی بن ابیطالب اور حضرت زبیر بن عوام
 اور عہدین و قاصی اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم کو بلا آیا
 طلحہ کہیں گئے تھے اس دن وہ سینہ پیر ہستہ باقی سب
 اصحاب کرامت انقباض جمع ہوئے آپ نے اون سے کہا
 فرمایا کہ تم اس توہم اہل اسلام میں سب سے بزرگ زیادہ ہو
 ہو اسے بھٹا رہے کہ نیکو لائق اور سزاوار نہیں کہ خلیفہ
 ہو دیکھو اور طلحہ بن عبید اللہ بیان نہیں ہیں عین دن
 انکی آغوش کرنا اگر آؤین تو انکو کہیں مشورہ میں شریک
 کرنا اور انکو اختیار صحت اور جہت تک کوئی خلیفہ مقرر نہ
 شب تک نماز کی امانت صہیب بن سنان کے سپرد کرنا

خلافت
 عثمان بن
 عفان

یہ نما کر انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپ کے
 انتقال کے بعد تیسرے روز حضرت عثمان بن عفان سنا
 خلافت پر جلوہ افروز ہوئے عمر شریف حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ کی ترستشہ برس کی ہوئی اید جب جناب فاروق رضی اللہ
 عنہ سنے جانا کہ یہ زخم کاری اچھا ہونے والا نہیں اپنے
 فرزند حبیب اللہ کو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس
 بھیجا کہ میری طرف سے بعد سلام کے عرض کر دو کہ عمر رسول
 اور صدیق کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے
 جناب صدیقہ سنے فرمایا کہ وہ ان ایک قبر سے زیادہ اور
 جگہ میں ہے اوسکو میں نے اپنی قبر کے نیلے رکھا تھا
 مگر اب میں نکو دیتی ہوں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ
 بسنکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ بعد میری وفات
 کے بارگاہ پر جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت لے لیا
 اور تھوڑی دیر میں جنازہ درمیان سپر اور روضہ شریف
 کے رکھ دیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اوس جگہ کی شانیں کہ جہنم کی قبریں کفر و کفر میں لیا
 ایک باغچہ ہے جنت کے باغوں میں سے اور بعد حاصل
 ہونے اجازت ثانیہ جناب صدیقہ کے حجرہ مقدسہ کے اندر

کہ خون کرنا و آلا مسلمانوں کی شہرستانین دفن کر دیا پھر
 جب آپ نے انتقال فرمایا سب اکابر اصحاب و اعیان
 قریش نے بعد فراغ غسل اور تجنیز و تکفین کے جنازہ آپ کا
 موافق وصیت کے مابین قبر و منبر شریف کے رکھا اور بعد
 حاصل ہونے اجازت دوبارہ کے نماز جنازہ پڑھ کر
 امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن
 کیا پس اس وقت وہ جان گزرا و حادثہ روح فرسا سے ایک عالم
 دردناک اور سینہ ہر ایک کا اس رنج و غم سے چاک چاک
 تھا اور ہر ایک بزبان حال کہہ رہا تھا کہ اسے فلک بابا
 عجب نقش غریبی باختری بہ آفتابے راہ بردی روز ما شب باختری
 و چریم وصل او بودیم باعیش و نشاط و رخت عیش ما چہ در
 دریا سے غم انداختی کہ از الم در سینہ ما آست غم افروختی کہ وز
 نہ رخا کہ مارایتی افراختی کہ بی بیان آگہی چہ اور سریر و دہتین
 اور سب صاحب اولاد دہتین مجموع اولاد آپ کی نویسیں اور
 چار بیٹیاں دہتین آون میں سے علیہ السلام اور عبدالرحمن اور
 خضر رضی اللہ عنہم کہ حضرت زینب بنت جحش سے
 پیدا ہوئے مشہور و معروف ہیں اور باقی نام اور احوال
 از دل و اولاد شریف کا بڑی کتابوں میں مذکور ہے
 مفاخر اور مناقب اس نائب مناب خیر البشر

ہمارے
 ہمارے
 ہمارے
 ہمارے

نہایت خدین اور فضائل اور فضائل اوستے کو سائیت ہمیں
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 اگر وہ سلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ فضائل ہر
 شاعر و جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ عمر فوج کی ہے
 تاکہ فضائل حضرت عمر کی تمام ہوں پس اعضاء اوستے کا کہہ
 ہو سکے ایک اوستے فیضات آجکی یہ ہے کہ دس آیتیں
 قرآن شریف کی موافق خواہش اور اسے شریف آیتیں
 سنیج تعلیمات ربانی کے نازل ہوئیں ایک عاتقہ کو ازمنہ
 مقام ہدایت ہم تکلی کہ جب غائب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 و اگر وہ سلم مقام ابراہیم میں ہوتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ ہی ہر گاہ سے پوچھا یا رسول اللہ یہ مقام ہمارے جہاں
 جلیل الرحمن کا ہے فرمایا ان میں عرض کیا کہ کہ ہم اس کو
 اپنا مسئلہ کیوں نہ بناویں فرمایا کہ تجلیو اسکا حکم سنیں پورا ہے
 پس اوسی دن یہ آیت نازل ہوئی دو ستر سی آیت عجایب نزل
 جس حال میں کہ اسے برکت کوک ازواج مطہرات کی حد
 میں آمد و رفت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو
 ماکو اور معلوم ہوا تب آیتیں عجایب کے واسطے دعا کی اور
 یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ قاروا لکم منکم منکم منکم منکم منکم
 منکم و زابہر جابہر و زابہر جابہر و زابہر جابہر و زابہر جابہر

ایمان لائے اور اوسکے کلام کی تصدیق کی اور باوجود اسکے
 نجات نہ ملی مگر توروں کو تب یہ آیت نازل ہوئی کہ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ
وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْآخِرِينَ تو بن سنی گاں عَدُوٌّ لِّدِينِ اللَّهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ و
 خبریں کہیں گال فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ منقول ہے کہ
 بت ہے یہود کے مالموں نے جناب سرور عالم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ جبریل آپ کے پاس ہے
 اور وہ ہمارے دشمن اور ہم اوسکے دشمن ہیں اور اگر سیکھیں
 آپ کے پاس آیا کرتے تو ہم آپ کا ایمان لائے آسے حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو دشمن جبریل کا ہے وہ دشمن
 میکائیل کا اور جو دشمن میکائیل کا وہ دشمن جبریل کا ہے
 اور جو ان دونوں کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے پس
 یہ آیت کریمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تصدیق کے
 لیے نازل ہوئی دشمن آیت کریمہ مُبَارَكٌ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَلْقِ
 مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ
 نازل ہوئی اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روپر و پڑتی حضرت
 عمرؓ فرمایا مُبَارَكٌ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَلْقِ حالانکہ ہنوز یہ کلمہ
 آپؐ نے زبان مبارک نبوی سے نہ سنا تھا اور مروی ہے
 ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ
 کوکون کو میرے سامنے لائی ہیں بعضوں کے کپڑے
 سینک اور بعضوں کے اوس سے کم مگر عمر بن خطاب کو
 میں نے دیکھا کہ اوس کے کپڑے پانوں کے نیچے تک تھے
 صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی تعبیر کیا فرمائی
 فرمایا کہ یہ دین اسلام تھا کہ بصورت پیراہن کے نظر آیا اور کمال
 اور نقصان اوسکا اوسکی درازی اور کوتاہی سے ظاہر ہو گیا
 اور مراد آپ کی اس تعبیر سے کثرت دین تھی کہ حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئی اور مروی ہے عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
 ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو ایک پیالہ دو وہ کاویا
 میں نے اوسکو اس قدر پیا کہ دو وہ میرے ناخن سے
 نکلنے لگا اور جو کچھ بچ رہا وہ میں نے نکل کر دیا صحابہ رضوان اللہ
 علیہم اجمعین نے اتنا س کیا یا رسول اللہ اس خواب کی آپ نے
 کیا تعبیر فرمائی دو وہ اشارہ ہے علم سے کہ دو وہ اور
 علم دونوں میں نفع بہت ہے پس جو علم کہ حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ کو تھا وہ آپ کے علم کا ٹکڑا تھا چنانچہ کس طرح پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کی ہدایت کے وسیلہ بنے
 وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلق کی ہدایت کے ذریعہ بنے

اور یہی روانے مذکور سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صلے
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَوَّلُ مَنْ يَلْبَسُ عِلْمًا رُبُّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 عَمْرُؤُنِ الْجَنَابِ کہنے قیامت کو اشد تقاضے و تقدس سے
 پیشتر عمر بن خطاب پر سلام کرے گا اور مروی ہے عبد اللہ
 بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جب عابین فتح ہوا اور وہاں کا
 مال غنیمت جمع ہوا امیر المومنین امام حسن رضی اللہ عنہ نے عین
 لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ مانگا حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے ہزار درم دیے بعد اوند کے جناب سید
 امام حسین علیہ السلام تشریف لائے او کو بھی ہزار درم دیے
 اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو پان سو درم دیے عبد اللہ رضی
 اللہ عنہ نے کہا یا عمر ہم مرد پہلوان ہیں اور ہمیں ہمراہ رکاب
 جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاد کیا ہے
 اور دشمنوں کو تلواریں مازین ہیں آپ نے سکو ان ٹوکوں
 کے برابر بھی حصہ نہ دیا حالانکہ یہ لشکر کے دونوں میں مدینہ
 کی بار بار خون میں کیلتے تھے اور بیت چوڑے تھے سدا
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اسے عبد اللہ اگر تو ایسا باپ
 کے باپ کا ایسا اور اپنی ماں کی ماں کی ایسی اور اپنا دادا اس کے
 دادا کا ایسا اور اپنی دادی انکی دادی کی ایسی اور چچا اور پوپا
 اور ماما اور خالہ اس کے چچا اور پوپا اور ماما اور خالہ کی ایسی سدا

کرے تو تھکاو بھی ہیں اس کے برابر صبر و دل تو نہیں جاننا ہے
 کہ بابت اسکا طے کرتے اور مانگی ناگہ زیر اور وادانگا محض
 اور دای انکی خود کج کرے اور چچا انکا جعفر طیار اور پوچی انکی
 ام بانی اور خالہ انکی رقیہ اور ام کلثوم اور ماں اس کے امیر ابی ہریرہ
 بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جب یہ حال ہو گیا
 علی کہ اللہ ربہ کو معلوم ہوا فرمایا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ عمر اہل جنت کا چارٹ ہے جس سے لپکتا ہے
 اسکے جب یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی اور ان دنوں
 اگر عمر من کیا کہ یا علی یہ حدیث کجیو لکھ دو جناب امیر نے اسلام
 نے یہ حدیث اذکو لکھ دی اور انوں نے اپنی اولاد سے فرمایا
 کہ اس پر حد کو میرے کفن میں رکھ دینا چنانچہ بعد وفات حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کے انکی اولاد نے اسی وصیت پر عمل کیا
 اس طرح آپ کے فضائل اور قیامت میں ان حدیث کثرت
 وارد اور کتب مطولہ میں مذکور ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک
 یا رسول اللہ ذکر احوال و مفاخر و مناقب مسلمانان
 علم و حیا منبع جو و وسخا امیر المؤمنین عثمان بن
 عفان رضی اللہ عنہ کا مانو تم آپ کے سیلہ انور خاندان
 سوم رسول شعلین کے جناب امیر المؤمنین عثمان بن عفان
 بن عفان بن ابی العاص بن عمار بن امیہ بن عبد شمس

حضرت عثمان بن عفان
 رضی اللہ عنہ

بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن بنی شریف اونکا خبا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت میں عبد مناف میں
 تھا ہے ولادت با سعادت اونکی بعد گزرنے پانچ برس پہلے
 چاند وز کے واقعہ قبل سے شب شنبہ ماہ ربیع الثانی کو سکے
 میں ابو جہل کے گھر میں غوریائی کیفیت اونکی ابو عمر اور نام
 مبارک عثمان تھا اور سبب نکاح دو صاحبزادیوں رقیہ اور
 اُمّ کلثوم نبات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لقب
 پدی النورین ہوئے اور بدولت صحت جناب صدیق اکبر
 رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مشرف ہو کر طاعات اور عبادت
 پر کمر بستہ باندہی قد شریف اونکا مائل بدرازی اور مال سر کے
 انہوہ اور صورت مبارک نہایت نورانی باہمت و شکوہ رنگ
 ہا یوں گندم گون سینہ مبارک چوڑا ڈاڑھی شریف بینی الحسن
 نہایت زیبا صورت و میرت تھی کہ جو دیکھتا تھا بجاں و دل شفقت
 و فرقت آپ کی صورت کا ہوتا تھا حدیث شریف میں آیا ہے
 کہ جسٹیل علیہ السلام نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یوسف علیہ السلام کے دیکھنے کا
 اکا جی چاہے تو عثمان بن عفان کو دیکھنے کہنے آپ حسن
 و خوب صورتی میں حضرت یوسف علیہ السلام سے بہت مشابہ
 ہیں خلافت حقہ آپکی گیارہ سال گیارہ مہینے اٹھارہ دن ری

اس مدت میں بہت شہر میں پیدا ہوئے اور اس کے بعد افریقہ اور
 اکثر بلاد و طبرستان کے مثل طالقان و غیرہ اور ملک فارس
 اور جرجان مفتوح ہوئے اور انہارہ شہر شام میں آئے
 اور غنائم اور مال بہت آپ کے خدمت مبارک میں مسلمانوں کو
 ملا اور آپ گمانی باحیا و علم اور نہایت صاحب جوہر و کریم تھے
 اور آپ ہی نے قرآن مجید کو جس وضع پر اب تک باقی ہے
 مرتب کیا اور مصریوں کے بلوے میں انہارہ شہر میں ماہ
 سورج میں سنہ پچیسویں ہجری کو مدینہ منورہ میں شہید ہو کر
 شرف بقا سے ایڑ و ذوالجلال ہوئے اور مقدمہ آپ کی
 شہادت کا یوں ہے کہ جب فوت ہوا آدمی پھر سے اوج
 و نشوونما کو فہم ہے اور پچاس برس سے سب مقبضین
 ہجری ماہ و سال میں پچیسویں طیبہ کو اگر عید الشہدین کے دن
 کے غم اور فتنہ اور فتنہ و غم سے کہ آپ کی طرف سے
 سفر کا حاکم تھا آپ کی خدمت میں شکایت کی اس کے بعد
 بعضی اشد غم نے اس کی بہت تسلی و تسکین فرمائی اور عید الشہدین
 صبح کی حکومت سے غم و غم کے محمد بن ابی بکر رضی اللہ
 عنہ کو اس کی جگہ پر مقرر فرمایا اور غم و غم کے
 حضرت سے حضرت جوہر محمد بن ابی بکر رضی اللہ
 عنہ اسے اس شہر میں اس وقت کے امیر مصریوں نے

نسخہ
 حضرت جوہر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

ناقہ سوار کو دیکھا کہ مصر کو جاتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ تو
 کون ہے اور کہاں کو جاتا ہے کہا کہ میں امیر المؤمنین حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں عبداللہ کے پاس مصر کو
 جاتا ہوں پوچھا کہ تجھ کو کسے بھیجا اسکے جواب میں کہی کہ تھا کہ
 عثمان خلیفہ وقت نے اور کہی کہ تھا کہ مروان نے پوچھا کہ تیرے
 پاس کوئی خط ہے کہا نہیں بعد اسکے مصریوں نے اس کے
 اسباب میں جو تلاش کیا تو ایک خط سہرہ ملا اس کو کہو کہ مضمون
 اوسکا یہ تھا کہ محمد بن ابی بکر کو مار ڈالنا اور جو فرمان حکومت
 مصر کا اوس کے پاس ہے اوس کا کچھ اعتبار نہ کرنا اور مصریوں کو
 کہ اوسوں نے تیری شکایت بیان کی ہے اور محمد بن ابی بکر
 کے ہمراہ وہاں آتے ہیں فلاں نے فلاں کو جان سے
 مارنا اور اوس کا سہرہ دینہ میں بھی بیا اور بعضوں کو شکہ کرنا یعنی
 اوس کے باتہ پانوکاٹ ڈالنا اور یہ خط مروان کے ہاتھ کا لکھا ہوا
 اور آپکی مہر کیا ہوا تھا حالانکہ کیفیت اس خط کی یہ تھی کہ پہلے
 مروان نے پروانہ بمضمون تعظیم و احترام مصریان اور زجر
 و توبیخ اور مغرولی عبداللہ کے لکھا اور حضرت عثمان رضی
 اللہ عنہ کو دکھا کر لفافہ پر آپکی مہر کروالی بعد اوس کے مضمون
 اس پروانہ کا بدل دیا اور لفافہ وہی مہر ہی حضرت عثمان رضی
 اللہ عنہ کا رہنے دیا اور حالہ شتر سوار کے کیا القصصہ

اہل مصر کہیں نہایت کے معقول سے واقف ہو کر نہایت
 عقوبت میں آئے اور کو فیوں اور بصریوں کی خبر کے پہرہ میں
 کی طرف روانہ ہوئے اور آتش فتنہ و فساد کی روشنی کی
 جناب خلافت ماب نے ہر چند قسم کمالی کہ میں اب نامے
 سے آگاہ نہیں ہوں اور انہوں نے نہ سنا لاجا حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور وہ گروہ ناچار جا کر
 دن آچکا کہ گھر کے رہے اور روز جمعہ اٹھا رہا ہوں دیکھ سنا
 نہ ہو کہ دار الخلافہ کو جلا دیا اور اندر جا کر جس حال میں کہ
 جناب خلافت ماب قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھے
 شربت شہادت کا پلایا اور اول خیر میں چند قطرے نوش
 کے آپ کے صبر مبارک سے آئینہ کریمہ فیکر فیکر ہو رہا
 اللہ تعالیٰ پر جسکے گھر کمال حیا و علم سے قافل کی طرف ہرگز گناہ
 اور شکار نہ کیا اور ہر چند کہ ایام محاصرہ اور شہادت میں حضرت
 امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام اور بہت لوگ
 مہاجر و انصار دار الخلافہ کے دروازے پر جمع تھے
 اور سناٹ سو غلام خود حضرت کے ہتھیار بند مستحق جنگ
 موجود و حاضر مگر آئینے کی گواہوں کو گون سے لڑنے کی
 اجازت نہ دی اور فرمایا کہ جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ
 السلام نے حکموں کو گون کے ماتہ سے شہادت کی خبر دی

اور فرمایا تھا کہ غسریب اس بیخ میں ایک شیک آدمی کو دفن
 کرینگے اور یہی بن حاتم سے منقول ہے کہ جب موج پاک
 اوس سعد بن عامر و حیا کی اس عالم شفی سے اعلیٰ علیین کو فنی
 گوئے جاوگو کشون سے جاو ادا زمین آئین ایک گوشتے
 سے یا ابن عفان الکثیر بن عقیل ذات الکوان دو شہر
 گوشتے سے یا عثمان الکثیر بن عقیل شیرخان تیسری جانب
 سے یا ابن عفان الکثیر بن عقیل درینجان چوتھے گوشتے
 سے یا ابن عثمان الکثیر بن عقیل غیر عقیل اور عمر شریف
 آپکی بیانیسی برس کی پوجی تھی کہ دادم لذات نے بنیان اقم
 وجود کو منہدم کیا ازواج طاہرات آپکی مع حضرت رقیہ و کلم
 و دون صاحبزادیوں خباب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم کی آٹھ بی بیان تھیں اور سو اسے حضرت یحییٰ کا شوم
 رضی اللہ عنہما کے سب صاحب اولاد آپکی بیٹی شیا بن
 شہرہ تھے آٹھ بیٹھے اور نو بیٹیاں اور بعض روایات میں
 گیارہ لڑکے اور چھ لڑکیاں اسماے شریف اوسکے
 تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہیں مفاخر اور مثاقیب
 اوس سعد بن عامر و حیا و منیع جو دو سخا کے کلام مجید اور
 احادیث رسول حمید میں بہت ہیں اور بڑا فخر اور بڑا فضیلت
 آپکی کہ کسی امت میں کسی شخص کو میرا بنائے یہ بھی کہ

دو صاحبزادیاں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی آپ کے نکاح میں تھیں اور کون سا وت اس کے زیادہ ہو
 کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ
 بعد وفات حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے کہ تم میں سے
 جس کے لیے لڑکی ہو لائق ہے کہ اس کا نکاح عثمان سے کرو
 اور اس کو تنہا مت چھوڑے بیشک اگر میرے پالین پشیمان
 ہوئیں تو میں ایک بعد دوسری کے عثمان کے نکاح میں
 دیتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 کی شان میں کہ اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ اَمْرًا كَثِيرًا سَابِلَ اللّٰهِ فَمِنْهُمْ
 اَمَّا اَلْقَوْمُ مَنَ لَا اَوْحَى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ غَيْرَ تَحْمٍ وَلَا خَوْفٍ عَلَيْهِمْ وَلَا تَحْمٍ
 تَحْمٍ لَّهُمْ لِيْنِ دَسَّ لَوْكُ كَرِ اِنِ اِمَالِي خَدَا اَكِي رَاہِ مِیْنِ دِیْتِ
 اور حرج کرتے ہیں اور اس دینے کا احسان نہیں
 رکھتے اور بعد دینے کے منت رکھ کر ایذا نہیں دیتے
 اور نہیں لوگوں کے واسطے سے بہت اجر و ثواب نزدیک
 پروردگار کے اور ان کو قیامت میں کچھ ڈرا اور رنج نہیں
 حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ غزوہ بدر
 میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس قدر زرا اور اونٹ
 اور گھوڑے سے سونٹ نو دی قلب اور بخت و اخلاص
 علی سے لشکر اسلام کی مدد کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و بیستم نے شام سے صبح تک دست مبارک اٹھا کر یہ دعا پڑھائی
 کہ یا رب رحمت عن لکھان قار من خش عیسیٰ اے پروردگار
 میں عثمان سے راضی ہوا پس تو بھی اوس سے راضی ہو
 تب آیہ مذکورہ نازل ہوئی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی
 تاریخ ۱۱ ذی القعدہ ۱۱۰۰ قمریہ یا ۱۱۰۰ قمریہ
 یہ آیت بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے
 کہ راتوں کو غار ادرسیہ میں بخواب نہایت اور رات
 بخواب نہایت گذارتے تھے اور رات بہر مطلق نہ سو سکتے
 تھے اور فرمانا ہے عن قنابہ و من لیل ابشور رسول اللہ
 صبح اکثرین العلم اللہ کلیم میں اہل بیت و اہل بیت
 و اہل بیت میں جو کوئی اہل بیت و اہل بیت کی اور
 کر گیا وہی خبیثون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون
 ساتھ ہو گا اور مراد شہیدون سے حضرت عمر اور حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہما ہیں جیسا کہ مروی ہے انس بن مالک
 رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار خواب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم جبل احد پر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت
 ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے سو فرمایا اے جبل
 چھٹا اور چھٹا یعنی اعدایہ پہاڑ ہے کہ ہمارے دو دوست
 رہتا ہے اور ہم اوسکو دوست رہتے ہیں ایسے ہیں

رکت اور جنبش میں آیا اور سوت اپنے او کو اپنے
 سے مباہک سے مارا اور فرمایا کہ شہر ارہ اپنی جگہ پر
 سے احد بشک تجہیز ہے اور صدیق اور دوشید اور
 یہ کہ یہ رجاء بنتم ہی آپ کے حال فرزندہ مال سے
 بروتی ہے کیونکہ آپ فقیر و ن پر بہت رحیم اور شفیق
 تھے اور یہ آیت بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان
 میں ہے کہ وَلَوْ اَصْحَابُ الْحَقِّ وَلَوْ اَصْحَابُ الْفِئْرِ اسوا سے کہ آپ
 ہمیشہ غلق کو راہ حق اختیار کرنے اور مصائب پر صبر و تحمل
 کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے اور سوا سے اس کے بہت
 ایسے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل
 ہوئیں اور مروی ہے علیہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
 سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 جو شخص سیرار ہو عثمان سے شیک وہ سیرار ہو اپنے
 ایمان سے اور منقول ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
 عنہما سے کہ اکیس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے کہ اس کو جس سے ایک ایسا شخص آتا ہے کہ وہ اہل
 جنت سے ہے پس آئے عثمان بن عفان رضی اللہ
 عنہ اور مروی ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہما سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے

کہ میں جیسے پرے تھے اور تھوڑی سی ران یا ساق
 اچھل کھلی تھی پس ابو بکرؓ نے آنے کی اجازت پا ہی آپؐ
 ان کو اجازت آنے کی دی جسے آئے اور آپؐ اوس حال
 سے لیٹے رہے بعد اوس کے عمر نے اجازت مانگی ان کو
 بھی اجازت ملی اور اوس کے آنے پر بھی آپؐ اوس طرح
 لیٹے رہے بعد اوس کے عثمان نے اجازت مانگی آپؐ
 اجازت دی اور اوٹھ بیٹھے اور ران کو چھپا لیا اور جب
 بزرگوار رخصت ہو کر چلے گئے میں نے عرض کیا کہ بھائی
 ابو بکرؓ اور عمرؓ کے آنے سے آپؐ جنبش نہ کی تو ران
 عثمانؓ کے آنے سے آپؐ اوٹھ بیٹھے اور ران یا ساق
 کو چھپا لیا اس کا کیا سبب ہے فرمایا اے صدیقہ کیا
 میں اوس شخص سے حیا کروں جس سے فرشتے حیا
 کرتے ہیں اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے حق تعالیٰ کی ایک تلوار سے علات میں جب تک
 کہ عثمان زندہ ہے اور جب عثمان کا انتقال ہو گا تو
 تلوار علات سے باہر نکلے گی اور قیامت تک ہر علات
 میں نہوگی اور منقول ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ
 سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عمر القدر کتاب یا عثمان کا قیامت و نما آخرت یعنی اسے
عثمان القدر تھا نے تیرے سب اگلے چھلے کنائش
وہیلے اور مروی ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے و اللہ عثمان میری
امت میں سے اور ستر ہزار آدمیوں کی شفاعت کریں گے
کہ تیرے گنہگار ہونگے اور دوزخ میں جہنم اور کافروا حبیب
موجود ہیں وہ لوگ عثمان کی شفاعت سے بہشت میں داخل
کیے جائیں گے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جیسا ایمان
کا جزا ہے اور اگر کفر جیسا میری امت میں گئے عثمان کو ستر
اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جب
اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہشت
الرضوان کا حکم دیا تو اس زمانہ میں عثمان رضی اللہ عنہ
کو آپ نے اپنے گھر فرشتوں کے پاس صلح کے واسطے
بھیجا تھا پس سب صحابہ نے آپ کے دست مبارک پر بیعت
کی آپ نے فرمایا کہ عثمان القدر اور اس کے رسول کے کام
کے سببے گناہ ہے اور اپنا سیدنا ہاتھ اوسلئے کا تہ پر
ما کر فرمایا کہ سیدنا رسول کا ہے اور اولنا ہاتھ عثمان
کا ہے چنانکہ انہما اولنا ہاتھ عثمان کا ہاتھ قرار دیا اور اس میں شک

ہنیں کہ آپ کا ہر صحابہ کے ہاتھوں سے ہر مالی بہتر تھا
 یہ آئینہ ہی سی مناقب آگے تھی کہ بیان کلی گئی باقی خبریں کہیں
 صحابہ کے احوال و مناقب سے معلوم و شون ہیں الصلوٰۃ
 والسلام علیک یا رسول اللہ یہ توکر سے
 جناب ولایت باب شیر نیروان شاہ مردان
 منظر العجائب والفرائب اسد القلوب الغالب
 امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا
 اسے اہل مجلس معلوم کرو کہ علیہ چارم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلطان الا ولایا بریک الاصفیا
 شجر العجائب والفرائب امام الشارق والمغرب امیر المومنین
 علی ابن ابیطالب بن عبد المطلب چچا زاد بہائی جناب علیہ السلام
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں ولادت شریف آگے تقریباً
 ماہ رجب روز جمعہ سنہ اٹھائیس یاتین میں واقعہ میل
 سے خانہ کعبہ کے اندر کہ وہ جگہ تمام عالم سے بہتر ہے
 ہوا اور یہ شرف و بزرگی کسی شجر کو میرزا الیٰٰ خیا نہ کسی
 شاعر نے کیا خوب فرمایا ہے ۵ سو بود بخانہ خدا شد
 مانت رسول کہ خدا شد ۶ اور بعد پیدا ہونے کے حبش
 گواہی میں لائے آپ کی آنکھیں بدترین جوہنیں ہوا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے آنکھیں کہول ذین

تاریخ
 مناقب
 علی بن ابیطالب

پہلے آپ کی نظر کہ دنیا میں پڑھی پیغمبر خدا ہی کی رو سے مبارک
 پڑھی آپ نے اور کنگو گو دین اور حاکم اپنی زبان مبارک
 دینی اور انکے طشت اور پانی شکار نلایا اور فرمایا کہ میں نے
 اسکو پہلے روز نلایا اور یہ مجکو آخر روز غسل دیکھا اور اسکو
 یہ یاد کہ اسکا نام کیا رکھا ابو طالب نے کہا میں نے زید تجویز
 کیا ہے اور انکی مانا طہنت ہے بولیں کہ میں نے حیدر رکھا
 مگر خاتم آپ رکھیں وہی بہتر اور منظور ہے اپنے فواید میں نہیں آ رہا
 کا نام علی رکھا لقب اکچا مرتضیٰ اور کنیت ابو الحسن اور انور
 اور ابو السبطین اور ابو الریحانین ہے اور نقش نگین اکچا
 الملک اللہ تھا آپ نے کبھی بت کو نہیں پوچھا اور کبھی کبھی
 یا توں کو اختیار نہیں فرمایا اور اگر کون میں سے جس سے
 پہلے اسلام قبول کیا اور پیغمبر خدا کی رسالت کی تصدیق کی
 آپ ہی تھے اور ہر جگہ اور ہر ٹرائی میں ہمراہ رکاب جناب
 رسالت تاب کے رہ کر داد شجاعت اور مہارت بازی کی دہائی
 علیہ سرفراز کیا یہ تھا کہ مرو میانہ قاست مائل کو تہا ہی گندم کو
 مائل سیرجی آنکھیں مری کشا دو دہن اور بال سیر اور
 داری کے سفید نورانی چمکتے ہوئے جیسے آفتاب اور
 انکی پیشانی نورانی سے اور شجاعت و شہادت کے تابان
 نور اور شہادت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

علیہ السلام
 علیہ السلام
 علیہ السلام
 علیہ السلام

امرات مہاجر و انصار کے گھنے اور اصرار کر کے سے سند
 خلافت کو چار برس نو بیفہ کنی دن ناک اپنے وچ ونا انصاف
 سے زیب و زینت بخشی اور ترستہ ہوس کی عمر میں حبیب الرحمن
 بن باجم لعین کی تلوار کے زخم سے شہید ہو کر مشرق و باقیات
 اتنی ہو کہ قصہ شہا و شہداء میں مرد میدان و بھارت
 سر پریشہ و لابت کا بروایت اسح یہ ہے کہ بعد فتح جنگ
 نہروان کے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کون سے
 کوئے کو جاوے اور اس وقت کی خبر کوئے کے لوگوں کو
 بنا و سے اس میں عبد الرحمن بن ابی بکر کہ قبیلہ مراد سے تھار
 آیا اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین اگر حکم ہو تو میں تباؤن اور
 اہل کوفہ کو اس فتح کا شہرہ سنہ و نون جناب خلافت تابی
 فرمایا کہ جاتا تو ہی مگر نوا کیا کام کریگا آج ہم اس کلمہ سے بھیا
 کہ حضرت نے اپنے قتل کی نسبت میری طرف کہا ہے یہاں
 یہاں ہرگز یہ خیال خالی نہیں ہے جہاں نہیں اور میں اللہ
 فدا سے بنا و ہنگام ہوں اس امر سے کہ آپ اسیری میں
 نسبت کرتے ہیں میں اپنا وطن اور بار و احباب چھوڑ کر
 آپ کی محبت میں آیا ہوں اور بھان بول آپ کی دوستی اور اللہ
 اختیار کی سہ سے آپ یہ کیا فرما سکتے ہیں فرمایا جناب امیر علیہ السلام
 نے کہ مقتدر ہوں ہی سے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ

میں نے یہاں سے

دار و سلام نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ قاتل تیرا قبیلہ مراوے
 ہو گا اس سے کہیں طرح چارہ اور گریز نہیں اور آخر کو تو ہی
 پرستہ ہو کر زیر نفاق کا جام وفاق میں بہرگیا کہا یا امیر التو
 میں اس وقت آپ کے روبرو حاضر ہوں کسی سے فرمائیے کہ مجھ کو
 مار ڈالے اور میں اس کناہ عظیم سے بچوں آپ نے فرمایا
 کہ قبل صا ور ہونے گناہ کے قصاص یعنی مار ڈالنے کا بدلا
 درست اور روا نہیں میں ابھی تنجکو کمینو مکر قتل کروں تو جا اور
 فتح کی خبر اہل کوفہ کو پہنچا پس ابن بلجم ومان سے کوئے کو
 گیا اور کوچہ و بازار میں خوشخبری فتح ہروان کی پہنچائی اس اثنا
 میں ایک گھڑ کے دروازے پر گزرا اور آواز راگ باجے
 کی شکر ومان کھڑا ہوا اور آؤ نکوا پس وادہیات سے منع کیا
 اور عقوبت الہی اور سیاست بادشاہی سے ڈرایا اتنے میں
 بہت سی عورتیں زیور اور لباس فاخرہ سے آراستہ اوس
 گھر سے نکلیں اونہیں انیک عورت تھی قطام نام کہ حسن و جمال
 میں تمام اہل عرب میں فائق و بے نظیر تھی جو بین ابن بلجم
 مردود نے اوس کو دیکھا اوس کے حسن و جمال پر فریفتہ اور
 عاشق ہو گیا اور وقت فرصت و شہنائی کے اوس سے
 علاج کا سوال کیا اوس نے کہا آج مجھ کو مہلت دے کہ میں اپنی
 برادر نبی والوں سے اس بات کا مشورہ کروں اور یہ قطام نام

کہ قبیلہ بنی سہیل سے تھی کہ بارہ آدمی اوس قبیلہ کے نہروان کی
 لڑائی میں مارے گئے تھے اور سب سے پہلے باپ اور بھائی
 اور خوشام آقارب اسی قحطام کے تھے لہذا اوس قبیلہ
 کو جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ نہایت مدار و مروت تھی اور
 دوسرے روز صبح کو اپنے تئیں نہایت آراستہ کر کے
 ناز و عشوہ دکھاتی ہوئی جلوہ گر ہوئی اور بنی سہیل سے کہا کہ
 میرے اقربا اس امر سے راضی نہیں مگر تمہارے حکیم ابن علی
 کہا مگر کیا ہے کہ تین چیزیں ایک تین ہزار درم نقد و
 ایک نوٹہ ہی گمانے والی نہایت خوب صورت تیشہ قتل کرنا
 علی ابن ابیطالب کا کہ اونہوں نے بارہ آدمی میرے اہل خانہ
 سے مارے ہیں ابن علی نے کہا کہ دو باقی تو آسان ہیں
 مگر قتل کرنا ہمیشہ کج حاجت شمشیر سیدان جلالت علی
 ابیطالب کا کہ جسکے خوف سے آدمی کا سر ہانی پانی بہا
 یہ کام مجھے کس طرح ہو سکے اوس ملعونہ نے کہا کہ مال اور
 نوٹہ میں نے سہا کی مگر قتل علی ابن ابیطالب سے
 درگزر نہ کروں گی آخر الامر وہ شعی ازل تا اب شرافت اور طاقت
 مہاجرت اوس ملعونہ کی نہ لایا اور اس امر عظیم کو قبول کیا
 اور وہ شخص لینے شیبہ ابن یحیرا شجعی اور ذوالان کو قبیلہ
 سہیلان سے ہمراہ لیکر قاصد اس امر عظیم کا ہوا مشغول ہے

جب جناب امیر علیہ السلام خلیفہ نروان سے مراجعت فرما کر
 کوٹہ کو پہنچے لوگ آپ کے استقبال کو آئے لیکن جناب
 امیر علیہ السلام پہلے مسجد کو فہین تشریف لائے اور دو گانہ
 تحیت الوداع پڑھ کر منبر پر بیٹھے اور بعد حمد و صلوة و فصاحت
 کے ایک جانب کو طرف امیر المؤمنین امام حسن علیہ السلام
 کے منبر پہر کر دیکھا اور فرمایا اے فرزند و نسیب! اس مہینے
 کے کتنے دن گزرے عرض کیا تیرا دن اور وہ رمضان کا
 مہینا تھا بعد اوسکے دوسری طرف دیکھ کر جناب سید شہدا
 امام حسین علیہ السلام سے پوچھا کہ اے نخت جگر کتنے روز
 اس مہینے میں باقی رہے عرض کیا بشیرہ دن بعد اوسکے
 آپ نے اپنی دائرہ مبارک پر مارتے پہر کر فرمایا کہ اس مہینے
 میں پیرا بد بخت اس امت کا میری ڈاڑھی خون سے رنگیگا
 یہ کھر نہایت اشکبار ہوئے اور اس قدر روئے کہ دائرہ ہی
 مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا کہ میرا رونا حنف
 کے خون سے نہیں ہے بلکہ رنج ان دونوں قرۃ العین
 بتول نخت جگر رسول کا ہے کہ یہ رنج یتیمی اور غیری میں مبتلا
 ہونے کے بعد اوسکے منبر پر سے اتر آئے اور ایک شب
 امام حسن علیہ السلام کے گھر روزہ افطار فرماتے اور ایک
 شب امام حسین علیہ السلام کے گھر اور تین نعموں سے زیادہ

نہ کہا تے اور کہتے کہ اب زمانہ وصال الہی کا قریب آیا ہوا
 میں اپنے تئیں آلالیش طعام سے محفوظ رکھتا ہوں اے نقیب
 جب وہ بیٹوین شب کہ وہ شب جمعہ کی تھی آئی آپ تمام شاہ
 نہ سوئے اور بار بار گھر کے صحن میں کھلتے اور آسمان کی طریت
 دیکھ کر فرماتے تھے کہ صدق اللہ و رسولہ میں نے خواب
 پاک سے کبھی جو ٹوٹہ نہیں سنا آج میرے قاتل کو کیا ہوا
 اودا دسکو کون خیر مانع ہے میرے قتل سے یہاں تک
 کہ میری نماز کا وقت آگیا آپ نے تازہ وضو کیا اور مسجد
 میں تشریف لیا کرا اذان دی اوس دن دسے اشٹیا
 اندھیرے میں مسجد میں لگ رہے تھے شہید اور
 ڈوڑا ان مسجد کے دروازے پر اور ابن بلجم اندر مسجد کے
 تھا جب آپ اذان دیکر مسجد کے اندر چلے ایک نے تلوار اٹھا
 وہ مسجد کے قلاق پر لگ کر ٹوٹ گئی پھر دوسرے نے تلوار اٹھائی
 وہ بھی دیوار پر لگ کر ٹوٹ گئی آپ اندر مسجد کے تشریف
 لے کر دسے دونوں بد بخت خوف سے ہانک گئے آپ نے
 دو گانہ تحت الوضو کا پڑھ کر نماز فجر شروع کی تھی اور سر مبارک
 پید مسجد سے اٹھایا تھا کہ ابن بلجم لعین نے تلوار آپ کے
 سر مبارک پر ماری اور ضرب اوس نا پاک کی اوس مقام پر پڑی
 کہ عمر بن عبدود نے روز خندق کے زخم مارا تھا خباب میر علیہ السلام

نے باور زبہ فرمایا کہ فرشتہ برستہ اللغیر یعنی قسم یہ کہ جس
 کہ میں اپنے مقصود کو پہونچا اور حجاب ہستی سے جو کما این بجم
 ملعون نے جب یہ آواز سنی مسجد سے یہاں گا اور کہا قتل امیر المومنین
 یعنی قتل کیے گئے امیر المومنین اہل کوفہ دوسرے اور عجمین
 نے اور صاحبزادوں نے و او ملا و عیبتا شروع کیا حجاب
 امیر علیہ السلام اپنے سر مبارک کا خون ہاتھ میں لیکر منہ اور دُڑی
 پر ملتے اور فرماتے کہ اسی حال سے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ
 و السلام کے پاس پہونچوں گا اور فاطمہ زہرا سے ملاقات کروں گا
 اور سید الشہداء امیر حمزہ اور برادر حضرت یار سے ملوں گا لوگوں نے
 پوچھا یا امیر المومنین یہ حرکت کس بد بخت نے کی فرمایا اسی سبب
 مسجد کے دروازے سے نکلے گا ناگاہ شب بدو اس
 دروازے سے نکلا لوگوں نے اس کو منہ کے بھل کر اس قدر
 مارا کہ مر گیا اور ابن ہاجم ملعون اپنے چچا زاد بھائی کے گھر یہاں کر
 گیا اس کے بھائی نے اس کو مضطرب گہرا یا ہوا دیکھ کر کہا کہ مجھ کو
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قاتل امیر المومنین کا تو ہی ہے کہ امان
 پس رہ ہاتھ اور گردن اس کی باندھ کر مسجد میں لایا حجاب ولایت
 مآب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو قید رکھو اور جو میں کہاؤں
 اور پیوں جب تک میں زندہ رہوں اس کو بھی دو اور اس کا کہنا
 چاہتا ہوں نہ کرو اگر میں زندہ رہوں گا جو کچھ میری رائے میں

آویجا کے ساتھ کر دینا اور بعد میں سے ایک فریب سے اسکو
 زیادہ نمازنا کہ اسنے مجھ کو اس سے زیادہ عین مارا تہان ونا
 کی شان عالی سے کہ باوجود ایسی خطا کے اپنے دشمن سے
 ساتھ احسان سے نکلنے اس مقام کی مناسب ہے
 بلکہ امی نے فرمایا ہے ابن ابیہم جو بر شہ نیردان و از میرانی
 زخم زدکاری و گشت زان بحر شیر لاہوتی و ہر طرف جوہا نے
 خون جاری و پیش زخم شعلہ زد و در دل و تشنگی رنجت زنگ
 بسیاری و شربت ساغند چون کوثر و سرود و خوشبو و مشک
 تاتاری و جام شربت و پیش آوری و دند و تانف و جوارت
 ساری و شاہ گیتی پناہ از سر لطف و گشت باخادمان و ہارایا
 کہ ازین جام حصہ بخشند و بہر آن بحر نوش خوشخواری و ہارایا
 چشمہ قبل وادند و کردایا از سر زبان کاری و تا کہ زہر سودا
 الماس و نرزد نشتر دل افکاری و زین را شاہ و صورت و معنی و
 کرد از زیر لب گہ باری و کہ بدل و اشتیم عدد و دست و خورد
 سو گند حضرت باری و کہ اگر جرعه خورد زین جام و ابن ابیہم
 باین ستمکاری و نخورم جام از معنی کوثر و ندیم جرعه تابان تری
 واسطی چون شینہ این قصہ و خواند این بیت از ظلمکاری
 دوستان را کجا کنی محروم و تو کہ باد عثمان نظر داری و ابن
 خباب امام حسن رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی بجا عت پر پی اور

حضرت کو دیان سے اوشاکر گھر لے آئے دختران فاطمہ ہر
 اور تمامی فرزندان خباب سلطان الاولیاء نے خوش کیا
 اور نعرہ و اتباہ و مصیبتاہ کا زمین سے آسمان تک بلند ہوا
 جب جراح کو بلایا اور سنے زخم کو دیکھا واپس آیا اور کہا کہ نیزم
 اچا ہو نیوالا نہیں کہ یہ تلوار زہر کی بجھی تھی آو سکی گفتگو سے
 غمزدون کا غم و الم اور تازہ اور بے اندازہ ہوا پس خباب
 امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ٹھکرو حجیرین لچلو اور اوسین کیکو
 آنے مذ و صاحبزادون نے ویسی کیا اور دروازہ حجرے کا
 بند کر کے آپ باہر دروازہ کی پیشو ناکاہ حجرے کے اندر
 سے کہنے والے نے کہا کہ اَلْمَنْ يَلْقَى فِي الشَّارِعِ خَيْرًا مِّنْ
 يَأْتِي آتِيًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی وہ شخص کہ دوزخ میں ڈالا جائے
 بہتر ہے یا وہ شخص کہ بسلامت اور امن آوے روز قیامت
 کہ دوسری بار بات سے جواب آیا کہ بَلْ مِّنْ يَأْتِي آتِيًا
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی وہی بہتر ہے جو بخیرت و بہر کس ہو قیامت
 کو بعد از ان آواز لا الہ الا اللہ کی آئی صاحبزادون نے
 دروازہ کو لا دیکھا کہ روح اطہر نے قالب عنصری سے طرف
 جوار رحمت الہی کے پرواز کیا اور جسم پاک آپ کا غسل دیا
 اور کفن میں لپیٹا ہوا ہے پس اوپر ناز پر ہی اور جنازہ لیکر
 اویسی شب کو اوس مقام پر کہ آپ نے اوسکان شان دونوں

اساجنہ اور ون کو بتلایا تھا دین کیا اور جو چاہیے وصیت سے
 سرقد اور روغن منظر کو خلافت کی نظروں سے پوشیدہ کیا
 اور تازان بارون رشید خلیفہ عباسی کے وہ مقام مخفی رہا
 بعد اوس کے استہار پرایا اور مشہور نجف اشرف ہوا اور کچھ
 ظاہر ہونے اور تہمت پانے نزار شریف کا کتب تواریخ
 میں یوں مذکور ہے کہ ایک روز اتفاقاً بارون رشید شکار
 کو نکلا اور ایک ہرن کے پیچھے شکاری کتے چوڑے
 دو ہرن ایک چیلے پر جا کر کھڑا ہو گیا اور کتے ٹھٹھک رہے
 اوس کے قریب کتے اسپر بارون رشید نے اوس مقام
 کے گرد و نواح کے رہنے والوں سے کیفیت اوس مقام
 اور اوس چیلے کی دریافت کی اور لوگوں نے کہا کہ میں نے
 اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ بیان نزار شہ بہن علی مرتضیٰ
 کریم اللہ وجہہ کاسب ہے پس بارون رشید کو اس کے بیان
 اور باز رہنے شکاری کتوں سے یقین کامل ہوا کہ یہ
 مقام معظم مشک نزار محترم حضرت کاسب ہے پس بوجہ حقیقت
 صادق کے دہان عمارت بنوائی اور گاہ گاہ واسطے زیارت
 روضہ مقدسہ کے جایا کیا الغرض یہ واقعہ شہادت جناب
 امیر علیہ السلام شب یکشنبہ اکیسویں ماہ رمضان المبارک
 سنہ چالیس ہجری میں واقع ہوا انشاء اللہ تعالیٰ

مقتول ہے کہ دوسرے روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
سجہ میں شہید لائے اور خطبہ طبع پڑھا اور لوگوں نے
اونکی بیعت کی اور ابن ملجم ملعون کو قید خانہ سے نکال کر منبر
کے سامنے کھڑا کیا پس ایک شخص چوہانی نے امام علیہ السلام
کے مکہ سے ایک ضرب تلوار سے اس ملعون کی گردن ماری
کہ سردارِ سکا تن سے جدا ہو کر دس قدم پر جا کر اربعہ اوسکے
سجدے سے باہر لاکر اتارے پانوا اسکے کاٹ کر اور پورے میں پھینک
پھونک دیا بعد اوسکے جناب امام مہموم علیہ السلام نے
موجب ارشاد جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ اَنْجَلَا فَاَنْتُمْ لَعْنَتِي مَلَكُوْنَ سَمِعْتُمْ ثُمَّ يَقْبِضُ مَلَاكُؤُهُمْ
چبہ مینے کئی دن کہ تیس برس میں باقی تھے پورے کر کے
خلافت کو چوڑ دیا اور گوشہ نشینی اختیار کر کے فرمایا کہ میں
چاہتا ہوں کہ ظالم بادشاہوں میں شمار کیا جاؤں اور
جاؤں کہ بی بیان حضرت شیر خدا مشکل کشا علی مرتضیٰ کی بعد
جناب سیدہ فاطمہ بنتِ رضی اللہ عنہا کی آئندہ ہوئیں اور
صاحبزادی بروایتِ صحیح پندرہ مہینے بعد اسکے باتفاق تمام
اہل سیر و تواضع کے آپکی پانچ صاحبزادوں کی نسل رہی جس
اور حسین اور محمد حنیفہ اور عباس اور عمر اور صاحبزادیاں
سترہ مہینے تفصیل انکی اسماء پاک کی بڑی کتابوں میں

خبر مستتر آنکہ علی بن ابی طالب سے معروف و مشہور اور علم کامل
 حدیث صحیح انما ینتہ العلم و علی بابینا سے مقرر و معین اور
 خود بخشش آپ کی کلام معجز نظام الدین سیفون ائمہ اکبر
 علیہ السلام و الثمار سر او علیہ السلام سے پور و شرف ہوید اور آثار
 جہاد و شجاعت کے بغیر اسے لافقی الا علی لا سیف راگ
 و افکار کے جبین بسین سے پیدا اور و غور فضیلت اون کی
 مضمون گیارہ علی بن ابی طالب یوم النبی افضل من
 انما استی سے ظاہر و باہر اور انوار خلافت اوس کے
 مقتضا کے شرف کثرت مولانا علی مولانا سے متاوع و ملاح
 سے اوصاف علی گنبتگو ممکن نیست گنجائش بحر در
 سبب ممکن نیست و من ذات علی بواجبی شناسم و الادام
 کہ مثل او ممکن نیست و خصہ اللہ تعالیٰ روحہ مجد و ابوجہ
 القیات و شرف خیل مجیدہ من روحہ الشریف و قور الترقیات
 انہ مجیب الدعوات و معطی المرادات سبحان رب
 العزیز عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب
 العالمین الحمد للہ علی الاختتام و الصاوة و السلام علی حبیبہ
 و انام و علی آلہ الانبیاء و العظام و اصحابہ البرۃ الکرام و علی
 من اتبعہم باحسان الی یوم القیام و و قد وقع الفراق من
 بالیف ہذہ الاذکار طے سے یہ ریاض الارز پار فی احوال

خبر مستتر آنکہ علی بن ابی طالب سے معروف و مشہور اور علم کامل

حدیث صحیح انما ینتہ العلم و علی بابینا سے مقرر و معین اور

خود بخشش آپ کی کلام معجز نظام الدین سیفون ائمہ اکبر

علیہ السلام و الثمار سر او علیہ السلام سے پور و شرف ہوید اور آثار

جہاد و شجاعت کے بغیر اسے لافقی الا علی لا سیف راگ

و افکار کے جبین بسین سے پیدا اور و غور فضیلت اون کی

سيد الأبرار يوم الجمعة من شهر رمضان سنة الف
 بائتين وسبعة وخمسين من هجرة سيدنا الحسن المجاني عليه
 أفضل الصلوات وأكمل الصلوات من الملك المنان والامام
 العظيم السكين الراحي الى رحمة رب القوي والميتين استين
 ابو العلاء محمد خير الدين ابو قاسم موسى تاج التبرستى حيا عليه
 وعفله ولوالديه فقط

تمام ہوئی کتاب ہے از وہ مجلس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول الله وآله وصحبه وسلم
 پوشیده و نهی که از ایشان سادات اقران میں کتابیست خطاب بہت انتساب
 ماحد مذکور گزینی بہ ریاض الانوار المعروفہ دوازده مجلس و حال
 سید ابوالحسن علیہ السلام و علم من الایت عالم تحریر فاضل عظیم الشان
 مقبول و قبول مادی شروع و اول ابوالحسن مولوی محمد حسین الدین صاحب
 گویا مولی و دام ظلہ العالی خائب شاد و خیر خیا و خباب مولوی صاحب حق آگاہ
 معرفت و سنگا و عاشق و دل مقبول بارگاہ احد مولوی و جہدہ الدین محمد
 صاحب مولیٰ الذکر خیر از کاغذ ان کتاب میں حج سبب طبع آفاق ہر
 خباب فی نول کشور حبیب سید القیام الہدایہ میں کار پردازان خوش بخت
 اہتمامی شہرہ حال اہم سہ بارہ اسطورہ راسی مطابق ماہ فروری ۱۳۱۵ء و دارالکتاب
 بیروتیہ اول مقام کتب و طبع ہر طبع طبع نام و قبول خاطر عزیزین امام مولیٰ